ماہنامہ
کتاب
غالب نام آورم، نام و نشانم مپرس
ہم اسداللہم و ہم اسداللہیم

بانی
سید احمد شاہ مرحوم
چیئرمین
سید محمود شاہ

ویسٹ پاک پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ

قائم شدہ
۱۹۳۲ء

صدر دفتر: ۵۶ این گلبرگ ۲ لاہور۔ فون ۸۰۴۰۹ شاخیں: اردو بازار لاہور۔ فون ۵۲۳۲۷
۱-۶/۶ ۵۶ - نزد آب پارہ اسلام آباد۔ فون ۲۱۶۴۰

دیدہ زیب اور معلوماتی کتابیں

کتاب	قیمت
کلدان تمدن (جلد اول) (عبادہی)	۱۵٫۰۰
اطلس اصلی و سائنس (از نقوش ثانیہ)	۲٫۵۰
تدریس سائنس انیس الدین انصاری	۳٫۰۰
" " (ڈیلکس)	۵٫۰۰

یونیسکو کی نگرانی میں تیار شدہ بچوں کے لئے منظور شدہ کتب

کتاب	قیمت
دو شہر ایک کہانی	۱٫۵۰
عظیم سائنسدان (ایچ جی ویلز)	۱٫۹۲
کہانیاں - ٹالسٹائی	۱٫۵۰
سمندر کی سیر	۱٫۵۰
[illegible] کا دل چیرن سید عابد حسین	۱٫۰۰
ایران - مقبول بیگ بدخشانی	۱٫۰۰
ترکی	۱٫۰۰
امریکا [illegible] سید عابد حسین	۱٫۰۰
[illegible] محمد تقی رضا	۱٫۰۰
[illegible] سید امجد الطاف	۱٫۰۰
[illegible]	۱٫۰۰
	۱٫۰۰
[illegible]	۱٫۰۰

کتاب	قیمت
سائنس خادم انسان	۰٫۷۵
طاقت کے سرچشمے	۰٫۷۵
جسم کی کہانی	۰٫۷۵
نئی تعمیر پاکستان (آسٹر گلڈ)	۱٫۷۵

انگریزی کتابیں

کتاب	قیمت
ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ ان پاکستان (ڈاکٹر ڈبلیو ایم وک)	۷٫۵
سیو باریرن - علی نواز احمر	۴٫۵
سکول آرگنائزیشن اینڈ منیجمنٹ (غلام محی الدین)	۱۱
ہادیٔ اسلامؐ	۱٫۰۰
صدیق اکبرؓ	۱٫۰۰
فاروق اعظمؓ	۱٫۰۰
عثمان غنیؓ	۱٫۰۰
حضرت علیؓ	۱٫۰۰
بچوں کے لئے قرآن (اپنی نوعیت کی پہلی کتاب)	۱٫۷۵
الحمرا کی داستانیں	۳٫۰۰

اردو ادب میں بہترین منظور شدہ کتابیں

کتاب	قیمت
بچوں کی دنیا	۲٫۵
جدید تعلیم	۱٫۰۰
بنجمن فرینکلن	۴٫۵۰
نئے دیس نئی راہیں	۳٫۰۰
تکمیل اردو	۲٫۰
کائنات قدرت	۲٫۵۰
بیتے دن	۲٫۵۰
انتخابات نثر اردو	۲٫۵۰
حکی راہیں	۲٫۵۰
مشعل راہ	۱٫۷۵
جارج واشنگٹن	۱٫۰۰
مدرسہ سائنس	۳٫۰۰
ابراہیم لنکن	۱٫۲۵

نقشہ پاکستان

(پاکستان پر اپنی قسم کا واحد اردو نقشہ)
رنگین سات رنگوں میں
سائز ۴۰" × ۵۲"
قیمت ۔۔۔ ۵٫۰۰

واحد ایجنٹس برائے پاکستان ہولسکو پبلیکیشنز ہاسراں درسی کتب و قرآن مجید

دیوانِ غالب اُردو (آفسٹ طباعت) عرشی رامپوری کے متن و اعراب کے مطابق مروج متن کو حسرت موہانی کے انتخاب، عتیق صدیقی و عبدالرحمان چغتائی کی تصاویر کی شان دہی، ناقدین کی آرا کو مختلف عنوانوں کے تحت جمع کر کے ایک مفید ایڈیشن بنا دیا ہے۔

میری لائبریری ۲٫۲۵ روپے — با تصویر سفید کاغذ مجلد ۵٫۰۰ روپے

مفہومِ غالب ۔ کلام غالب کو سمجھنے کی کوشش بار بار ہو چکی ہے نواب احسن علی خان (آف کج پور) کی مفہوم غالب تک رسائی کو غالب شناسوں نے ایک کامیاب ترین کوشش مانا ہے مقدمہ از جسٹس ایس اے رحمان، استقبال از سید وزیر الحسن عابدی عمدہ طباعت۔ میری لائبریری ۶٫۰۰ روپے مجلد سفید کاغذ ۱۵٫۰۰ روپے

کلیات دیوانِ غالب فارسی: سید وزیر الحسن عابدی نے تحقیقی و انتقادی اسلوب میں مرتب کیا ہے ایک کتاب جو کئی کتابوں پر مشتمل ہے بڑی تقطیع ۲۶/۸×۲۰ تقریباً چھ سو صفحات

میری لائبریری میں ۱۲٫۰۰ روپے مجلد سفید کاغذ ۲۰٫۰۰ روپے

انتخابِ غالب: غالب کے خود نوشت سوانح، مع قلمی تصویر، لائق تحفہ، عمدہ کاغذ، عکسی بلاک طباعت ۵۰٫۰۰ پیسے۔

غالب دیاں غزلاں ۔ اردو کلام کا منظوم پنجابی ترجمہ مع متن جناب شہاب دہلوی کے مقدمے کے ساتھ مترجم پرنسپل دلشاد کلانچوی آفسٹ طباعت، بہترین کتابت

میری لائبریری میں ۱٫۷۵ روپے
سفید کاغذ مجلد ۳٫۵۰

اردو میں سائنس کی تعلیم

بی ایس سی ، ایم ایس سی کے طلبا کے لیے سائنس کی درسی کتابیں

(یہ کتابیں مغربی پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں کے نصابوں پر حاوی ہیں)

نام کتاب	انگریزی نام	مصنف	صفحات	قیمت
مادے کے خواص ۔ دو حصے	Properties of Matter	پروفیسر حمید عسکری	۸۰۲	۸/- روپے
حرارت	Heat	پروفیسر حمید عسکری	۱۰۱۲	۱۰/- روپے
آواز	Sound	پروفیسر علی ناصر زیدی	۴۵۲	۸/- روپے
جدید طبیعیات	Modern Physics	پروفیسر حمید عسکری	۴۳۶	۱۵/- روپے
ہندسی روشنی	Geometrical Optics	" "	۸۳۰	۱۰/- روپے
طبیعی روشنی	Physical Optics	" "	۸۹۶	۲۰/- روپے
شماریات	Statistics	محمد حنیف میاں	۳۵۰	۵/- روپے
اطلاقی شماریات	Applied Statistics	محمد حنیف میاں فیض الحسن قاسمی	۳۰۰	۳/- روپے
نظریۂ سیٹ	Set Theory	ڈاکٹر بی ۔ اے ۔ سلیمی	۱۶۰	۲/- روپے
ڈٹرمی نشوں اور میٹرسوں کا نظریہ	Determinents and Matrices Theory	ڈاکٹر محمد یوسف	۳۳۹	۵/- روپے
علم الافلاک	A Book on Astronomy	پروفیسر برکت علی چوہان	۲۱۹	۳/۵۰ روپے
بے تخم نباتیات (الجی)	Cryptogamic Botany (Algae)	پروفیسر اشرف ملک	۵۰	۶/- روپے
بنیادی حشریات	Basic Entomology	ڈاکٹر اقبال حسین نادری	۱۳۸	۲/- روپے
نصاب حیوانیات	Vertebrate Animals-Chordata	ڈاکٹر نذیر احمد	۹۶	۲/- روپے
پاکستان کا حیوانی جغرافیہ	Ecology of Pakistan	ڈاکٹر اقبال حسین نادری	۱۰۱	۳/- روپے
مغربی پاکستان کے ممیل	Mammals of Wast Pakistan	مرزا زاہد بیگ	۱۲۹	۶/- روپے
قشریہ	Crustacia	ڈاکٹر نسیمہ ترمذی	۱۲۳	۲/۵۰ روپے
بنیادی خرد حیاتیات	Basic Microbiology	پروفیسر احمد علی انور	۴۲۳	۵/- روپے
امراضی خرد حیاتیات	Medical Microbiology	پروفیسر احمد علی انور	۶۹۳	۸/- روپے
حرحرکیات	Thermodynamics	پروفیسر عبدالناق	۱۴۱	۲/- روپے

مرکزی اردو بورڈ

۱ ۔ اے ، گلبرگ ۔ لاہور

سول ایجنٹس : ۔ فیروز سنز لمٹیڈ ۔ شارع قائد اعظم ۔ لاہور

غالبیات نمبر

جلد : ۴	فروری - مارچ ۱۹۷۰ء	شمارہ ۵ ، ۶

(الف)

(ب)

سید قاسم محمود نے علمی پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

ماہنامہ 'کتاب' کا یہ شمارہ غالبیات کے سلسلے میں خصوصی امور کا حامل ہے۔ غالب صدی کے سلسلے میں ۱۹۶۹ء میں دنیا کے بیشتر ممالک میں غالب کی صد سالہ برسی کی تقریبات منائی گئیں۔ اس دوران میں غالب کے فن اور زندگی پر بے شمار مضامین اور کتابیں شائع کی گئیں۔ غالب کی اپنی تصانیف کو مختلف ممالک نے مختلف انداز میں شائع کیا۔ ایک عہد آفریں شاعر کو دنیا نے جس خلوص کے ساتھ خراج تحسین پیش کیا، یہ اردو ادب کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔

غالب کے طالب علموں، محققوں اور عام ادبی قارئین کے لیے غالب کے سلسلے میں جو کچھ کام ہوا ہے، اس کا مکمل طور پر احاطہ کرنا اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور تھا۔ ماہنامہ 'کتاب' نے اس دشوار کام کو آسان بنا دیا ہے۔ اس خصوصی شمارے میں جہاں غالب کے بارے میں چند اہم مضامین شریک اشاعت ہیں، وہاں پانچ ایسی مستند اور جامع فہرستیں بھی شامل کی گئی ہیں جن کے ذریعے غالب پر اب تک جو کام ہوا ہے اس کا بھرپور اندازہ ہو جاتا ہے۔

فہرست سازی کا یہ کام بحر ذخار میں غوطہ لگانے کے مترادف تھا۔ اس مشکل، کٹھن اور دقت طلب کام کو جناب شیخ محمد اسماعیل پانی پتی صاحب نے بحسن و خوبی انجام دیا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ یہ کام انہی کے کرنے کا تھا، اور وہی اس سے عہدہ برآ ہو سکتے تھے۔ ہم اس سلسلے میں شیخ صاحب کے انتہائی ممنون ہیں کہ اگر وہ اس کٹھن اور مشکل کام کا بیڑہ نہ اٹھاتے تو ماہنامہ 'کتاب' کا یہ "غالبیات نمبر" نامکمل اور ادھورا ہی رہتا۔ شیخ صاحب نے کتب و رسائل پر تبصرہ کرتے وقت کہیں کہیں سخت لہجہ اختیار کر لیا ہے اور ایسی رائے ظاہر کی ہے جس سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

ان فہرستوں کی تکمیل میں جن بزرگوں، دوستوں اور دانشوروں نے رسائل و کتب کی فراہمی کے سلسلے میں ماہنامہ 'کتاب' اور جناب محمد اسماعیل پانی پتی کی اعانت فرمائی وہ ہمارے خصوصی شکریے کے مستحق ہیں۔ ان حضرات و اصحاب کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

سید امتیاز علی صاحب تاج۔ ڈاکٹر محمد باقر صاحب۔ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی صاحب۔ محمد طفیل صاحب مدیر نقوش۔ حکیم یوسف حسن صاحب مدیر نیرنگ خیال۔ ناصر الدین صاحب ناصر مولف دستان غالب۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب قریشی (ادبی دنیا)۔ جناب مشفق خواجہ (کراچی)۔ محمد عنایت شاہد صاحب (پنجاب پبلک لائبریری)۔ گوہر نوشاہی صاحب۔ پیام شاہجہانپوری صاحب۔ محمد عالم صاحب مختار حق۔ کسری منہاس (لاہور)۔ ناصر زیدی صاحب۔ چودھری بشیر احمد صاحب (مکتبہ میری لائبریری)۔ نیاز احمد صاحب (سنگ میل پبلی کیشنز)۔ قیوم نظامی ایم اے۔ آغا حسن عابدی صاحب (کراچی)۔ محمد ایوب صاحب قادری (کراچی)۔ قریشی احمد حسین صاحب (گجرات)۔ ریاض صدیقی صاحب (لاڑکانہ)۔ سید غلام رسول شاہ صاحب (پنجاب یونیورسٹی لائبریری)۔ عبدالستار چودھری صاحب (ماہنامہ کتاب)

بھارت کے جن مشاہیر ادب اور علم دوست حضرات نے اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون کیا ہم ان کے بھی شکر گزار ہیں کہ ان فہرستوں کی تدوین و تکمیل میں دور بیٹھے اعانت فرمائی۔

جناب مالک رام صاحب۔ ذہین نقوی صاحب، انچارج غالب اکیڈمی نئی دہلی۔ ڈاکٹر عابد رضا بیدار۔ گوپال متل صاحب ایڈیٹر تحریک۔ پروفیسر محمد اکبر الدین صدیقی صاحب (حیدرآباد دکن)

اعجاز رحیم پشاوری

دیوانِ غالب کا نسخۂ لاہور

گزشتہ سال غالب کی صد سالہ یادگار کے حوالے سے میرزا غالب کے متعلق تقریبات کا سال تھا۔ اس دوران میں برصغیر کے طول و عرض میں غالب شناسی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر رسالوں نے خاص نمبر نکالے۔ مقالوں نے نئے نئے پہلوؤں سے غالب کی زندگی اور غالب کے کلام کا جائزہ لیا۔ یادگار غالب کے اداروں اور انجمنوں نے نئے سرے سے غالب کی تصنیفات کو از سر نو مرتب کیا اور ناشروں نے مقدور بھر انہیں حسن طباعت سے آراستہ کر کے قارئین تک پہنچایا۔ یہ سلسلہ سال بھر جاری رہنے کے بعد فروری میں ختم ہو جانا چاہتا ہے لیکن اس سال کے جانے سے قبل آج سے کوئی مہینہ بھر پہلے لاہور سے محمد طفیل کی ادارت میں نقوش کا دوسرا غالب نمبر شائع ہوا جو غالب کے سلسلے کی اشاعتوں میں ایک تاریخ ساز واقعے کی حیثیت رکھتا اور غالبیات کے سلسلے میں ایک نئے باب کا آغاز کرتا ہے۔

چند مہینے پیشتر اخباروں میں یہ خبر دیکھنے میں آئی تھی کہ ہندوستان میں پرانی دستاویزوں اور قلمی کتابوں کا کاروبار کرنے والے ایک بزرگ کو کسی کباڑی کے ہاں سے دیوان غالب کا ایک نادر نسخہ ہاتھ لگا ہے جس کی کتابت غالب نے خود اپنے قلم سے کر رکھی ہے۔ روایت کرنے والے کے مطابق جب خریدنے والے بزرگ پرانی کتابوں کی تلاش میں اس کے ہاں پہنچے تو انہوں نے بعض اور کتابوں کے ساتھ ایک قلمی کتاب ان کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا "میاں کیا یاد کرو گے تمہیں غالب کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیوان دے رہا ہوں مگر اس کی قیمت پچیس روپے سے کم نہیں لوں گا" خریدنے والے نے مول تول شروع کیا۔ رد و کد کے بعد یہ نسخہ گیارہ روپے میں خرید لیا۔ آج یہی نسخہ غالب کے بارے میں اس صدی کی عظیم ترین دریافت سمجھا جانا چاہیے۔ شروع شروع میں اس پر شک و شبہ کا اظہار ہوتا رہا لیکن جب ہندوستان

کے اعلیٰ درجے کے غالب شناسوں نے تحقیق و تفتیش کے بعد اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی تو اس نسخے کو غالب صدی کی سب سے گراں قدر دریافت قرار دیا گیا۔ خیال ہے کہ یہ نسخہ "امروہہ" کے نام سے یاد کیا جائے گا۔

دلچسپی کی بات یہ ہے کہ "نسخۂ امروہہ" ابھی ہندوستان میں نہیں چھپ سکا۔ وہاں اس کی اشاعت کے ایک سے زیادہ حقدار پیدا ہو گئے۔ باہمی لڑائی قانونی مقدمے بازی تک پہنچی اور عدالتی کارروائی میں اس کی اشاعت روک دی گئی۔ ادارہ نقوش کے محمد طفیل صاحب نے اپنے ذرائع استعمال اور کسی طور اسی نسخے کی فوٹوسٹیٹ کاپی ہندوستان سے حاصل کر کے غالب کے اس نودریافت نسخے کو 'نسخۂ خط غالب' کے عنوان سے لاہور سے شائع کر دیا۔ کسے معلوم کہ آگے چل کر غالب کا دیوان 'نسخۂ لاہور' ہی کے نام سے یاد کیا جائے کہ اس کی اولین اشاعت کا سہرا اور اسے عوام تک پہنچانے کی سعادت اسی شہر کو نصیب ہوئی ہے۔ اسے ادارہ فروغ اردو لاہور نے شائع کیا ہے اور قیمت اس کی تیس روپے رکھی ہے۔ یہ نسخہ غالب کو بڑے اہتمام اور سلیقے سے شائع کیا گیا ہے۔ دائیں طرف نسخے کا فوٹو عکس اور اس کے بالمقابل بائیں صفحہ پر وہی اشعار خوبصورت کتابت میں شائع کیے گئے ہیں۔

شروع میں بیاضِ غالب کے بارے میں نثار احمد فاروقی کا ایک جامع مقدمہ درج ہے جس میں اس تاریخی دریافت کی تفصیلات بھی درج ہیں اور جس سے اس نسخے کے بارے میں ضروری معلومات بھی میسر آتی ہیں دیوانِ غالب کا یہ نادر مخطوطہ ۹۲ اوراق پر مشتمل ہے اور اس کے اختتام پر واضح الفاظ میں رقم کیا گیا ہے کہ مرزا غالب اس دیوان کی کتابت سے ۱۴ رجب کو منگل کے دن شام کے وقت فارغ ہوئے لیکن اسے مرزا کی ابہام پسندی کہہ لیجئے یا قدرت کی ستم ظریفی کہ غالب ۱۴ رجب کے آگے سن ہجری کے اعداد نہیں لکھے۔

یہ بات افسوس کی بھی ہے اور خوشی کی بھی افسوس اس بات کا کہ جو بات مرزا کے قلم سے طے پا سکتی تھی وہ قدرت نے غیر یقینی عالم میں چھوڑ دی خوشی اس امر کی کہ اس سے محققوں اور نقادوں کے لئے قیاس کے گھوڑے دوڑانے اور دور کی کوڑی لانے کے نئے مواقع پیدا ہو گئے اب برسوں اس پر بحث اختلاف قائم رہے گا ہر چند کہ لاہور کے ایک بزرگ غالب شناس نے تقویم کے حساب سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ غالب کی زندگی میں صرف دو مرتبہ رجب کی ۱۴ تاریخ منگل کے روز آتی ہے پہلے واقعے پر غالب کی عمر اتنی کم بنتی ہے کہ وہ صاحبِ دیوان نہیں ہو سکتے لہذا یہ مرقومہ دوسری تاریخ کا ہے نثار احمد فاروقی نے اپنی تحقیق سے اس نسخے کو غالب کے تمام نسخوں پر فوقیت دی ہے اور نسخۂ حمیدیہ اور نسخۂ شیرانی دونوں سے پہلے کا رقم شدہ قرار دیا ہے۔

اس نو دریافت بیاضِ غالب کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ نسخۂ حمیدیہ کے مطبوعہ نسخے میں جس کی جو غلطیاں ہیں ان کی اصلاح اس نسخے کی روشنی میں کی جا سکتی ہے نسخۂ حمیدیہ کا قلمی نسخہ گم ہو چکا ہے اور موجودہ نسخہ امروہہ دستیاب نہ ہوتا تو ان غلطیوں کی اصلاح کبھی یقین کے ساتھ نہ کی جا سکتی تھی غالب نے اپنے اشعار پر جو کس طرح اصلاح کی اور کیسے بعض ردیفوں اور ٹکڑوں کو قلم زد کر کے ان کی جگہ نئی تراکیب استعمال کیں یہ بذاتِ خود ایک کائنات ہے جو اس نسخے میں جا بجا جلوہ دکھاتی ہے غالب جب اپنے اشعار میں خود ہی "حرمِ نظارہ" کو "تہمتِ نگاہ" سے تبدیل کرتے ہیں اور "مجلس آرائی" کو قلم زد کر کے اس کی جگہ "مجلس افروزی" کر دیتے ہیں تو ان تبدیلیوں سے غالب کے ذہن حالی کی خبر بھی ملتی ہے اور اس بات کی شہادت بھی میسر آتی ہے کہ وہ کیسے اپنے اشعار پر مسلسل نظرِ ثانی کرتے رہتے تھے غزلوں میں بہت سے مصرعے ایسے ہیں جن کو مصرعہ اول یا مصرعہ ثانی نصیب نہیں ہوا اور وہ اس انتظار میں رہے کہ "قرآن السعدین" کی کوئی گھڑی آئے گی جب ان مصرعوں کا نصف بہتر ان سے آ ملے گا لیکن ایسا نہ ہو سکا اور یہ مصرعے اسی صورت میں غزلوں میں اپنی جگہ موجود ہیں بیاض کے آخر میں ایک ضمیمہ تصریحات کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے جس سے ان تمام تبدیلیوں کے علاوہ بہت سی اور ضروری معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں نقوش کے اس نمبر میں غالب میں غالب کے بارے میں چند اہم مضامین اور غالب کے چند خطوط اور دیگر گرانمایہ دستاویزوں کے عکس بھی چھاپے گئے ہیں لیکن ایک چیز جس کی شمولیت کا جواز محلِ نظر معلوم ہوتا ہے وہ پاکستان کے ممتاز مصور صادقین کی تصاویر ہیں جو انھوں نے شعرِ غالب سے متاثر ہو کر بنائی ہیں صادقین پاکستان کے نوجوان مصوروں میں صفِ اول کے مصور ہیں اور یورپ میں شہرت پا چکے ہیں پچھلے سال انھوں نے غالب کے کلام سے متاثر ہو کر کچھ تصویریں بنائی تھیں جو ایک مشہور ملک کی ڈائری میں بڑی خوبی اور نفاست کے ساتھ چھاپی گئیں اس نسخے میں ان کی کچھ دیگر تصاویر چھاپی گئی ہیں جو اس کی تاریخی اہمیت کے اعتبار سے اور اس بیاض کے مزاج سے کسی طور لگا نہیں کھاتیں اور غالب کے اشعار کے ساتھ جب ان تصویروں پر نظر پڑتی ہے تو وہ شعر کے حسن کو دوبالا نہیں کرتیں وجہ اس کی شاید یہ ہو کہ غالب اول تا آخر شعر کے علمی اور مشرقی حسن کی عظیم ترین روایت سے وابستہ ہیں صادقین اپنی خط کشیدگی، تصویر سازی اور تشبیہ گری میں یورپی مصوری سے بے حد

اس بیاض میں ان کی بنیادی تشبیہ "مسیح مصلوب" کی تشبیہ ہے اس شبیہ کا کرب اور المیہ یورپ کے گرجوں اور کلیساؤں کی مصوری کی یاد دلاتا ہے۔ کسی کسی شبیہ کو دیکھ کر تو سسٹین چیپل کی سقفی مصوری کا خیال آنے لگتا ہے۔ غالب کا شعر اور صادقین کی تصویر ایسی دو مختلف روایتوں کے تصادم کا عمل ہے اور شاید اسی وجہ سے یہ تصویریں بیاضِ غالب کا حسین اور فکری جزو نہیں بن کا میاب نہیں ہو سکیں بہرحال بیاضِ غالب مجلسِ غالب کی اشاعتِ لاہور کا ایک تاریخی کارنامہ ہے اور اس کا چھپنا غالبیات میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے

(بشکریہ ریڈیو پاکستان لاہور)

"دبستانِ غالب" ، ناصر الدین ناصر ، مکتبۂ تعمیر ۹۵ ۔ ای شارع علامہ اقبال لاہور ، قیمت : علمی ایڈیشن ۲۵ روپے ، عام ایڈیشن ۱۵ روپے

دبستانِ غالب کا ان کئی ایک شائع ہونے والی کتابوں میں شمار ہوتا ہے جو غالب کی صد سالہ برسی پر لکھی گئیں ہمارے ملک میں غالب پر شائع ہونے والی کتابوں میں دبستانِ غالب کا نمبر سب سے پہلے ہے کیونکہ یہ کتاب غالب کے برسی کے سلسلے میں شائع ہوئی تھی اس بات کے پیشِ نظر اس کتاب کا شائع ہونا ایک وقت عقیدت کا مظہر بھی ہے اور تنقید غالب میں ایک تسلی بخش اضافہ بھی ہے۔

مضمون کے اعتبار سے دبستانِ غالب کو بآسانی دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے پہلا حصہ غالب کے زندگی سے متعلق رکھتا ہے اور دوسرے حصے میں غالب کے منتخب اشعار کی شرح دی گئی ہے ان دو حصوں کو ملا کر پڑھنے سے غالب اور کلامِ غالب کو برسی کے موقع پر ایک ہی نظر سے دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے تاہم یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ سوانحعمری کا مضمون روایتی سوانحعمری سے بڑھا ہوا دکھائی نہیں دیتا اور بسا اوقات سوانح عمری پر تذکرہ نگاری کا اسلوب چھایا ہوا محسوس ہوتا ہے شرح و تفسیر کلامِ غالب کا معیار اچھا ہے مگر اشعار کی شرح سے مضمون کی وضاحت میں شاذ و نادر ہی کامیابی ہوتی ہے غالب کے فن پر جو کچھ کہا گیا ہے وہ بعض اوقات تکراری ہے اور غالب کے فن کو سمجھنے کی راہ میں علمی تکرار سے کچھ سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔

میں نے جن باتوں کا ابھی ابھی ذکر کیا ہے ان سے صاف ظاہر ہے گا کہ میں دبستانِ غالب کو قابل قدر گردانے سے احتراز کر رہا ہوں اس کتاب کی قدر و قیمت ایک مخصوص علمی و تنقیدی روایت ہی کے حوالے سے قائم ہوتی ہے میں نے جن باتوں کا ذکر کیا ہے ان سے ہی دیگری اعتراضات ضرور پیدا ہوتے ہیں لیکن یہی اعتراضات اس کتاب کی درست تفہیم کے لیے پس منظر بھی مہیا کرتے ہیں

اس کتاب کے پہلے حصے میں (میرے اعتراضات کے باوجود) غالب کی زندگی کو غالب کے زمانے ، اس زمانے کی پریشانیوں ، غداریوں اور ذہنی و سیاسی مصیبتوں کے دائرے میں بیان کیا گیا ہے اور ایک نہایت واضح تسلسل کے ساتھ غالب کی زندگی کی کہانی پیش کی گئی ہے جہاں تک میرا اپنا علم ہے دبستانِ غالب سے قبل کسی دوسری کتاب میں اتنے واضح تسلسل کے ساتھ شاید کبھی پیش نہیں کی گئی ۔ شہروں مہینوں اور تاریخوں کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے غالب کے خاندان کی پیچیدہ قرابت داریوں کا بھی بڑی وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے ان رشتہ داریوں کے باعث غالب کی زندگی میں جو نشیب و فراز ہوئے ان کے باہمی تعلق کو بھی بڑے صاف انداز میں پیش کیا گیا ہے جس سے ایک ترکمانی رئیس زادے کا تصور بخوبی ظاہر ہوتا ہے ۔

اس حصے میں (جہاں سوانح عمری دی گئی ہے) غالب شاعر کی بجائے مرزا قوقان بیگ خان کا پوتا ' اور میرزا الٰہی بخش خان معروف (جاگیردار لوہارو کے چھوٹے بھائی) کا داماد ' اور آزاد منش رئیس زادہ دکھائی دیتا ہے جس

کی بیٹی بھی رئیسوں کی تھی اور جس کی مفلسی بھی روساء کی مفلسی تھی۔ غالب اونچے
خطاب یافتہ طبقے کا ایک نمائندہ نوجوان ہے جو جاگیروں، پنشنوں، خطابوں
خلعت و اعزاز اور عقیدوں کی دنیا میں گھومتا پھرتا نظر آتا ہے۔ انگریزوں
کے ساتھ اس کی دوستی کا بھی اس ضمن میں ذکر کیا گیا ہے اور ولیم فریزر کے
قتل کے واقعہ کو بھی مفصل بیان کیا گیا ہے۔ بڑھاپے کی بیماریوں، غالب کی خوراک
اور حلیے، اس کے طرز و مزاج اور خانگی زندگی کے مسائل پر بھی کافی روشنی ڈالی
گئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں غالب کو ایک فرد کی حیثیت سے دیکھا گیا ہے
اس کی شجرۂ نسب کی قابل اعتماد طور پر تصدیق کی گئی ہے اور اُسے بچپن سے لے
کر بڑھاپے تک عمر کی منزلیں طے کرتا ہوا دکھایا گیا ہے۔ اس خاص پس منظر میں
غالب کو کسی بھی دوسرے رئیس زادے کے ساتھ بدلا جا سکتا ہے۔ سوانح عمری کو
پڑھ کر غالب کی انفرادیت کا بہت کم احساس ہوتا ہے۔ غالب کے سوانحی حالات
ایک طبقے کے حالات نہیں اور ظاہر ہے کہ دنیا کا یہ طبقہ محض شجرۂ نسب
کے زور پر شاعری تخلیق نہیں کرتا ہے۔ غالب کی تخلیقی زندگی کو سوانح عمری
میں سے الگ کر کے ناصر الدین ناصر نے غالب کی بجائے صرف میرزا اسد اللہ خاں
بن مرزا عبداللہ بیگ خاں کا ذکر کیا ہے

اس امر سے بہت کم اختلاف ہوگا کہ غالب کی شہرت اس بات پر
مبنی نہیں ہے کہ وہ تورانی تھا یا اُس نے زندگی بھر مختلف نوعیت کی صعوبتیں برداشت
کی تھیں بلکہ اس بات پر ہے کہ وہ ایک بڑا شاعر تھا اور اس کی شعری عظمت
داخلی تجربے پر قائم تھی۔ ناصر الدین ناصر نے اپنی بیان کی ہوئی سوانح عمری میں
اس مخفی اور اہم سوانح عمری کا قطعاً کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ اس امر ہی کا پتہ
چلتا ہے کہ غالب نے اپنے لڑکپن میں کس قسم کی تعلیم پائی تھی اور کون کون سی کتابیں
زندگی بھر اس کے زیر مطالعہ رہی تھیں۔ دبستانِ غالب میں پہلے سے چھپے
ہوئے اور موجود مواد ہی پر اکتفا کیا گیا ہے اور صرف اسی مواد ہی کو یکجا کرنے
میں ساری کوششیں صرف ہوئی ہیں۔ اسی ضمن میں یہ بات بھی بے حد غور طلب ہے
کہ ناصر الدین ناصر نے انگریزوں کا تو کسی حد تک ذکر کیا ہے لیکن مسلمانوں کی
علمی و فکری تحریکوں کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اگر مصنف ان تحریکوں کا ذکر کرتے تو
شاید غالب کے منصب و مقام کا وہ نقطہ ضرور دکھائی دیتا جو شاہ ولی اللہؒ کی
علمی تحریک کے باعث غالب کو مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ میں ایک اہم جگہ دیتا ہے
ادبی تنقید اس سچائی کا بار بار تذکرہ کرتی ہے کہ شاعری داخلی تجربے
کا تخلیقی نتیجہ ہوتی ہے۔ ناصر الدین ناصر نے غالب کے بارے میں کسی مقام
لکھا ہے کہ غالب بے اعتدالیوں کا شکار تھا لیکن ان بے اعتدالیوں کو کہیں
بھی نام لے کر واضح نہیں کیا گیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ بے اعتدالیاں
تھیں جو غالب سے سرزد ہوتی رہی تھیں؟ یہ سوال غالب کے مقام کو گ
کے لیے نہیں بلکہ تخلیقی زندگی کو قریب سے سمجھنے کے لیے پوچھا گیا ہے۔ ا
لیے جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ بے اعتدالیوں کی نوعیت کیا تھی؟ تو اس سوا
کی اہمیت اخلاقیات کے حوالے سے واضح ہوتی ہے کیا غالب کا انتشا
بے اعتدالیوں اور اخلاقیات کے داخلی خلفشار کا نتیجہ تھی۔ دبستانِ غالب
اگر سوانح عمری کو اس انداز سے لکھا جاتا تو یہ کتاب اپنی فراہم کردہ معلومات
کے ساتھ ساتھ ایک منفرد تصنیف بھی ہوتی۔

جہاں تک غالب کے اسلوب نگارش" میں دیئے گئے خیالات کا
ہے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اس مضمون میں پہلے سے موجود معلومات ہی کو یکجا
کیا گیا ہے اور سب کچھ کہنے کے بعد کہا گیا ہے کہ غالب کے الفاظ ایک سے
زیادہ معنی دیتے ہیں۔ یہ بات کوئی نئی بات نہیں ہے اور سب جانتے ہیں
شاعری کا نظام احساس استعارے پر قائم ہوتا ہے۔ سوال استعارہ پیدا کر
کا نہیں استعارے کی ماورا دیکھنے کا ہے۔ ناصر الدین ناصر نے اس مسئل
جہاں گیری کو ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کی

اشعار کی شرح و تفسیر میں پوری کوشش کی گئی ہے کہ غالب کی شا
کو معرفت اور دنیوی تجربے کے الگ الگ حصوں میں بانٹا جائے۔ اس طریق کا
سے غالب کے شاعری کے مفہوم کی تلاش میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوتا
اشعار عاشق و معشوق کے معاملہ بندی ہی کا تذکرہ بن جاتے ہیں اور غالب
عظمت پر بالواسطہ طور پر حرف آتا ہے۔ نقشِ فریادی کی شرح بھی قابلِ ت
نہیں ہے اور طویل بحث کے باوجود اس شعر کی مافی الضمیر واضح نہیں ہو

ان اختلافات کے باوجود یہ کہنا مناسب رہے گا کہ دبستانِ غا
ایک عام قاری کے لیے ایک اچھی کتاب ہے۔ سکولوں اور کالجوں کے طالب
کو اس کتاب میں ضروری معلومات دستیاب ہو سکتی ہیں۔ اشعار کی تشریح
طالب علموں کے معیار کے مطابق ہے۔ ان باتوں کے پیش نظر یہ کہنا بھی غ
نہ ہوگا کہ دبستانِ غالب کے اصل قاری طالب علم ہیں اور طالب علموں کے
اس کتاب کی قیمت بہت زیادہ ہے۔

چغتائی ——— صادقین ——— داحے

غالب کے مصوّر

ستار طاہر

دیکھا جائے تو کوئی فن مجرد نہیں ہے شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ زندگی کے موضوع اور رنگا رنگ پہلوؤں کو فن کے حوالے سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں بھی مزید یوں بلکہ ان گنت عناصر گھلے ملے ہیں ڈراما، شاعری، ناول، افسانہ، موسیقی اور دوسرے فنون لطیفہ اور اصناف ادب میں سے کوئی ایک فن یا صنف ایسی نہیں جس میں دوسرے فنون یا اصناف کے عناصر نظر نہ آئے ہوں۔ ان فنون میں سب سے اہم فن مصوری ہے جس میں موقلم اور رنگوں کے وسیلے سے دوسرے فنون، مناظر فطرت، انسانی احساسات اور انسانی فکر اور انسانی کشاکش حیات کو پیش کیا جاتا ہے کہتے ہیں موسیقی کا سحر ناقابل گرفت ہے الفاظ میں اس احساس کو منتقل نہیں کیا جا سکتا آوازوں کا جادو الفاظ میں شعر کا جادو اور لگان لفظوں کی گرفت میں نہیں آ سکتے مگر اسے کیا کہیئے کہ فنکاروں نے اس ناقابل گرفت احساس کو بھی اظہار کے دوسرے ذرائع میں ڈھال لیا مختار صدیقی نے راگوں پر جو نظمیں لکھی ہیں انھیں پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ ان راگوں کی روح ان نظموں میں در آئی ہے زبیدہ آغا نے بیتھوون کی پانچویں سمفنی کی تصویر بنائی ہے اور حق یہ ہے کہ انھوں نے اس کی روح کو اسیر کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

کتابوں کو مصور کرنے کی روایت دراصل ہماری اپنی روایت ہے جسے ہماری دوسری اچھی، تابناک اور صحت مند روایات کی طرح، مغرب نے اپنا لیا اور ہم نے ترک کر دیا۔ امویہ اور بنو عباس کے ادوار ہی میں مصوری نے مسلمانوں میں ایک زندہ روایت کی حیثیت اختیار کر لی تھی ہارون الرشید اور اس کے بعد کے بغداد میں جہاں دوسرے ممتاز اہل فن نظر آتے تھے، وہاں مصور بھی اپنا مقام پیدا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کتابوں کو ایک خزانے کی سی حیثیت حاصل تھی انھیں اعلیٰ قسم کی جلد میں محفوظ رکھا جاتا اور ان کو بھی مدہم یا پڑھے والے رنگوں میں مصور کیا جاتا تھا السٹریشن ILLUSTRATION کی روایت مسلمانوں کی روایت ہے اور اس روایت میں ہمارے مصوروں نے بیش بہا اضافے کئے ہیں اس روایت کے ساتھ ساتھ ہمارے فن تعمیر اور فن خطاطی بھی ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہوئے بھی ایک خاص انفرادیت کے حامل رہ چکے ہیں اور ان فنون میں وہی ترتیب، تاثر اور حسن ملتا ہے۔ جو مسلمانوں کی مصوری کا طرۂ امتیاز سمجھا جاتا ہے مانی اور بہزاد کے ساتھ ساتھ احمد لاہوری کے فن کا سکہ دنیا پر چلتا ہے یہ ایک منفرد اور لازوال مکتب مصوری اور طرز تعمیر کے بانی سے ہیں جن کی انفرادیت کو آج تک چیلنج نہیں کیا جا سکا۔

السٹریشن کی یہ روایت برصغیر پاک و ہند میں مغلوں کے دور میں پھلی پھولی اکبر اور شاہجہان کے عہد میں بالخصوص شاہی سرپرستی میں مصوری نے ترقی اور

کمال کے مدارج طے کیے اور مغل آرٹ نے جنم لیا جس پر ایرانی مصوری کے اثرات واضح اور نمایاں نظر آتے ہیں کیونکہ نہ صرف فارسی شاعری بلکہ ایرانی مصوری بھی ہمارے تہذیبی اور ثقافتی ورثے کا حصہ ہے اس روایت کے تحت مغلیہ عہد میں جو کام اسٹریٹ کی گئیں اور تزئین کے حسن سے چمکائی گئیں وہ کتابیں ہماری بلکہ بین الاقوامی مصوری کا ایک درخشندہ باب اور بے بہا سرمایہ ہیں۔

چغتائی کو 'مصور مشرق' کہا جاتا ہے وہ مشرق کی ایرانی اور مغلیہ اثرات کے تحت جنم لینے والی مصوری کے سلسلے کی ایک ایسی اہم کڑی ہے کہ اگر یہ کڑی کسی صورت ــــ زنجیر میں نہ ہوتی تو آج مشرق و مغرب کی مصوری کی روایت بکھری بکھری نظر آتی چغتائی کی مصوری پر نہ صرف مصوری کے ایشیائی ناقد بلکہ مغرب کے کئی بڑے بڑے ناقدین فاضلانہ آرا کا اظہار کر کے ان کے فن کو خراج تحسین پیش کر چکے ہیں چغتائی کا فن ــــ اپنے اندر مغلیہ اور ایرانی مصوری کے سرمائے کو سموتے ہوئے ہے بلکہ انھوں نے مغرب ــــ کی مصوری کے بے بہا خزانوں سے بھی فیض اٹھایا ہے۔

چغتائی کے مرقع پر کچھ لکھنے سے پیشتر یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ کسی شاعر کے کلام کو مصور کرتے وقت مصور کو کن کٹھن راہوں سے گزرنا پڑتا ہے ایک طرف تو صورت یہ ہوتی ہے کہ مصور اپنے موضوع کا انتخاب خود کرتا ہے اور پھر اسے موقلم اور رنگوں کے حوالے سے ذہن اور روح کے اندر جنم لینے والے احساس کو تصویر کا روپ دیتا ہے اس کے برعکس کسی شاعر کے کلام کو مصور کرنے وقت ــــ مصور کے لیے سب سے پہلا اور اہم کام یہ ہوتا ہے کہ وہ شاعر کے فن کی روح کے ساتھ اپنے فن کی روح کو ہم آہنگ کر سکے۔ یہاں اس امر کا اظہار بھی ناگزیر ہو جاتا ہے کہ شاعر کے کلام کے کسی پہلو کو خاص طور پر کوئی مصور چن لیتا ہے اور اس احساس کو اپنے احساس سے ہم آہنگ پا کر اپنی روح میں سمو کر شعر کو تصویر کا پیکر بخش دیتا ہے۔

غالب کا کلام اردو، جسے ہمارے ملک کے تین بڑے مصوروں چغتائی، حنیف رامے اور صادقین نے مصور کیا ہے، ان تینوں مصوروں کے لیے ایک چیلنج کی سی حیثیت رکھتا تھا مگر کلام غالب اور اس کی روح ان کے اپنے فن کی روح کے ساتھ بھی ہم آہنگ تھی۔ اس سلسلے کا پہلا کام مصور مشرق، چغتائی کا "مرقع چغتائی" ہے۔ جس کا چوتھا اڈیشن پیش نظر ہے چغتائی نے غالب کے جن اشعار کو جامۂ تصویر بخشا ہے وہ نہ صرف غالب کے کلام میں خاص مقام رکھتے ہیں ــــ بلکہ چغتائی کے طرز فکر، احساس اور فن کے ساتھ بھی ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔

"آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں" "میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسد" "بیداد کی ہے داد اس کا ہے" "اور مے سے نشاط کس ہے کس روسیاہ کو" اور جن دوسرے اشعار کو چغتائی نے تصویر کا پیکر عطا کیا ہے۔ وہ اس مخصوص جمالیاتی خصوصیت سے متصف نظر آتے ہیں جو چغتائی کے اپنے مزاج کا حصہ ہے چغتائی نے کلام غالب کے جمالیاتی پہلو کو ابھارا ہے آنکھوں کو ٹھنڈک بخشنے والے رنگ، ڈولتی ہوئی آنکھوں والے چہرے، شب دیجور سے بھی لمبی زلفیں، گل بوٹے، غزال رم خوردہ، صحرا میں گوشہ ہائے چمن اور کسی پھول کی پنکھڑی کی سی کسی نرم و نازک محراب کے حوالے سے انھوں نے غالب کے مزاج اور اس کے کلام کی جمالیاتی اقدار کو بڑی کامیابی کے ساتھ تصویر کے پیکر میں ڈھال دیا ہے۔ غالب کے کلام کے حسن احساس اور اس میں چھپے ہوئے پیکر کو تصویر کے روپ میں ڈھالتے وقت، تکمیل کی صورت تک لے جانے میں، چغتائی اپنے مخصوص رنگوں اور ان خطوط سے کام لیتے ہیں جن کے بارے میں نقاد اب متفقہ رائے رکھتے ہیں کہ ان کے خط، ان کی لکیریں، ان کے نزدیک اور ان کا امتزاج PERFECTION کی حدوں کو چھو لیتے ہیں

"مرقع چغتائی" میں چغتائی نے کلام غالب کے حسن جمالیاتی احساس کو مصور کیا ہے۔

حنیف رامے کلام غالب کو مصور کرنے سے پہلے محمد حسن عسکری کے "انتخاب طلسم ہوشربا" کے لیے وہ تصویریں بنا چکے ہیں جنھیں بعض لوگوں نے "سیاہ مصوری" کا نام دیا اور تصویروں کو طلسم ہوشربا کے ماحول سے الگ رکھ کر دیکھا اور جانچا۔ انتخاب طلسم ہوشربا کی تصویریں ــــ طلسم ہوشربا کے ماحول کے ساتھ اس حد تک ہم آہنگ تھیں کہ طلسم ہوشربا کی ساری روح ان میں منعکس نظر آتی تھی

حنیف رامے ــــ پاکستان کے تجریدی فنکاروں میں ہراول دستے کے نامور مصور تسلیم کیے جاتے ہیں مگر ان کا فن ــــ اس حد تک کبھی تجریدیت کا شکار نہیں ہوا کہ مطلب ہی عنقا ہو جائے اسلامی فن مصوری کی روایت ان کے کام میں بڑی واضح طور پر نظر آتی ہے۔ آیات مقدسہ، خطاطی اور تصویریں

میں یہ رنگ، یہ ورثہ بڑی نمایاں شکل میں نظر آتا ہے۔ مگر مغرب کی مصوری اور
مصوری کے جدید رجحانات اور نظریات کے ساتھ ان کی ہم آہنگی چغتائی سے
کہیں زیادہ واضح ہے۔ چغتائی جدید مصوری کے خواص ہیں مگر ایسے ایسے ہاں
رہتے ہیں۔ حنیف رامے، اپنے عصری تقاضوں کا کہیں زیادہ شعور رکھتے
ہیں اس لئے انھوں نے دیوان غالب کی تصویروں میں جو اسلوب اختیار کیا
وہ سعود اور سب سے الگ تھلگ ہے۔ سادہ خطوط، سادہ اور تیز
(SHARP) کہ جیسے موقلم کے بجائے KNIFE WORK ہو، حالانکہ سارا
کام موقلم سے ہی کیا گیا ہے بعض تصویریں ـــ ایک ہی خط کی سی ترتیب سے
مکمل کی گئی ہیں چغتائی کی طرح انھوں نے غالب کے شعر کے اندر چھپے ہوئے
پیکر اور مفہوم کو تصویر کا روپ دیتے وقت ـــ پس منظر میں پھولوں، عمارتوں
اور لینڈ سکیپ وغیرہ سے کام نہیں لیا ہے۔ غالب کی ان تصویروں کے مصور
نے اجتہاد اور جدت کو اپنایا ہے۔ اس تخلیقی عمل کی کتنی تہیں اور مراحل ہیں
غالب کے کلام سے ہم آہنگی اور اس کی پیکر تراشی، مصوری کا یہ عمل بڑا تیز
(SHARP) اور تیز میں نگاہ کا کام ہے۔ سچی اور کھلی آنکھ۔ غالب
کے کلام کی روح کو دکھانے کا فرض حنیف رامے نے پورا کیا ہے۔ غالب
کے اشعار کو مصور کرتے وقت وہ جزئیات اور اصل کو ابھارنے والی ارد گرد
کی چیزوں کا سہارا نہیں لیتے۔ غالب کے کلام کی روح کو پا کے اور اس کی
تصویریں پیش کرتے وقت، وہ اپنے فن کی باطنی اور (DIRECT -
APPROACH -) پر تکیہ کرتے ہیں۔ اور یہ جان لیوا اور نازک کام انھوں
نے بڑی خوبی سے انجام دیا ہے۔ ان کے ہاں غالب ـــ کو ایک شاعر، ایک
احساس جمال رکھنے والے انسان کی نظر کے بجائے، ایک کھرے مصور کی نظر
سے دیکھا گیا ہے جس کی آنکھ غالب کے کلام کی روح میں اتر کر اس روح
کو تصویر میں سمو دیتی ہے

حنیف رامے نے جہاں منفرد فنکارانہ انداز میں غالب کے کلام کو
مصور کیا ہے وہاں اپنے فن کو بھی ایک نئی جہت، وسعت اور بلندی سے
بھی ہمکنار کر دیا ہے۔

صادقین کے ذکر سے پہلے میں بھارت کے ایک مصور ستیش گجرال
کا مختصر سا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں ستیش گجرال کی بعض تصویریں دیکھنے
کا اتفاق مجھے السٹریٹیڈ ویکلی انڈیا کے حوالے سے ہوا اگرچہ یہ تصویریں
DETAILED صورت میں نہیں تھیں پھر بھی میں اس کے فن سے متاثر
ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اغلباً کتابی صورت میں ستیش گجرال نے غالب کو مصور
نہیں کیا مگر غالب کے چند اشعار کی تصویروں کے علاوہ اس نے غالب کا
ایک سکیچ بھی بنایا ہے۔ ستیش گجرال نے غالب کے اشعار کے کرب کو
جو تصویری پیکر دیا تھا اور وہ ان انتہائی حد تک کامیاب نظر آتا ہے۔ پاکستان
میں صادقین نے غالب کی روح اور فن کے کرب کو تصویروں میں پیش کیا ہے

صادقین ـــ CACTUS کی ان گنت تصویروں سے غالب
کے کلام تک کئی منزلیں طے کر چکے ہیں۔ منگلا ڈیم کا لارڈ ہال میورل اور پنجاب
پبلک لائبریری کا میورل ان کے فن کی ابدیت کی گواہی دیتے ہیں ـــ
غالب کے سلسلے میں ان کا کام پہلی بار غالب صدی کے موقعہ پر یونائیٹڈ بنک
کی طرف سے شائع ہونے والی ڈائری میں دیکھا، نقوش لاہور کے خاص نمبر
سحر لاہور (۱۳) میں بھی اور ریاست ہائے عالم میں ان کی تیرہ تصویریں
شامل ہیں۔

صادقین ـــ انسانی روح کے کرب کا مصور ہے۔ چغتائی اور حنیف رامے
کی طرح اس کا اپنا انداز فکر، اپنا اسلوب اور اپنا جہان رنگ ہے۔ اس کے
خطوط بھی اس کے اپنے ہیں وہ بڑا اور منفرد مصور ہے۔ وہ تصویروں کو جن
رنگوں میں پیش کرتا ہے ان کا اپنا منفرد امتزاج ہے یہ آنکھوں کو
ٹھنڈک پہنچاتے ہیں۔ یہ اپنے مخصوص علامات کی ہی نشاندہی کرتے ہیں ان
رنگوں کی زبان اور باتیں پراسراریت رچی ہوتی ہے۔ اس کے ہاں غالب کے
اشعار کی تصویر کشی میں جس انسانی پیکر کو پیش کیا گیا ہے اس کے بارے میں
ہمارا مصور اسلم کمال لکھتے ہیں ـــ

"یوں تو صادقین نے اپنی شبیہ کے حوالے سے سادگی و پرکاری
کے کئی شاہکار تخلیق کیے ہیں لیکن غالب کے باب میں صادقین کی
شبیہ حد درجہ مؤثر اور عصب کی معنی آفریں ہے۔ فکر غالب
میں صادقین کے چہرے کا رچاؤ اتنا فطری ہے کہ اگر آج غالب
کی عکسی و قلمی تصاویر نایاب ہوتیں تو ہم بلاتامل تسلیم کر لیتے کہ
مصور کے ذہن پر شاعر کا چہرہ مہرہ نازل ہوا ہے"

صادقین کی ان تصویروں کی یہ تفسیر و تشریح ان کے فنی کمال
کی اہمیت کو کہیں زیادہ بڑھا دیتی ہے کیونکہ (اگر) انھوں نے اپنے چہرے

اپنی ذات کو CENTRALISE کر کے غالب کے اشعار کے کرب کو پکڑ دیا ہے تو گویا انھوں نے سچے آپ کو غالب کے کلام کی روح میں سمو دیا ہے انسانی بے بسی کرب اور جان لیوا محسوسات کو صادقین نے غالب کے حوالے سے پیش کیا ہے اور غالب کے کلام کے ایک اہم پہلو کو مصور کرتے ہوئے زمان و مکان کی حدوں کو توڑ دیا ہے کرب زمان و مکان کا پابند نہیں ہوتا اور یوں صادقین غالب کے کلام کے ایک آفاقی پہلو کو رنگ و پیکر کے روپ میں ڈھالنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

جمالی ۔ حنیف رامے ۔ اور صادقین ۔ پاکستان کے تین بڑے فنکاروں نے کلام غالب کو اپنے اپنے احساس اپنے اپنے رنگوں اور اسلوب میں مصور کیا ہے اور یوں ایک ہی شاعر کے کلام سے اپنے اپنے فن کو نئی جلا بخشنے کے ساتھ ساتھ ایک لازوال شاعر کے کلام کو معانی اور رنگوں کی نئی جہتیں بھی دی ہیں ۔

سید محمد حسین رضوی

غالب اور نجوم پر تبادلہ خیالات

میرا ایک مقالہ "غالب کی صحیح تاریخ پیدائش" کے عنوان سے سہ ماہی مجلہ اردو کراچی کے غالب نمبر (جلد ۴۵ شمارہ ۱) میں شائع ہوا تھا جس میں میں نے غالب کے زائچہ کی مدد سے ثابت کیا تھا کہ غالب کی صحیح تاریخ پیدائش ۸ جنوری ۱۷۹۷ء بروز یکشنبہ ہے۔ اس مقالہ کے متعلق قاضی عبدالودود صاحب کی رائے معلوم کرنے کے لیے میں نے انھیں ایک خط ہندوستان میں پٹنہ کے پتہ پر لکھا تھا جس کا جواب انھوں نے یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء کو لکھا تھا۔ اُن کے اس خط کا جواب میں نے انھیں ۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء کو دے دیا تھا۔ چونکہ ان دونوں خطوں میں غالب کی نجوم دانی پر تبادلہ خیالات کیا گیا ہے اس لیے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان دونوں خطوں کو شائع کرا دیا جائے تاکہ عام پڑھنے والے بھی مستفید ہو سکیں اور انھیں معلوم ہو سکے کہ مرزا غالب علم نجوم کی کتنی بلندی پر پہنچے ہوئے تھے اور انھوں نے علم نجوم کو شعریت کے جامے میں کس قدر شاعرانہ انداز میں پیش کیا ہے۔

قاضی عبدالودود کا خط

پٹنہ۔ یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء

مکرمی تسلیم، یاد آوری کا شکریہ!

میں نے فروری میں غالب سینٹری کمیٹی کے انٹرنیشنل سیمینار کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر کوئی صاحب غالب کے زائچہ سے یہ معلوم کریں کہ غالب کی تاریخ ولادت اس کے مطابق کیا ٹھہرتی ہے تو بہت اچھا ہو۔ اس کے کچھ بعد ہی آپ کا مضمون نظر پڑا۔ آپ نے بڑی محنت سے لکھا ہے مگر میں رائے دینے کا اہل نہیں۔ ایک ایسے شخص کی رائے کیا جو علم نجوم سے واقف نہ ہو۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح ہے تو جو تاریخ ولادت آپ نے زائچے سے نکالی ہے وہ بھی صحیح ہے لیکن یہ امکان باقی رہ جاتا ہے کہ زائچہ ہی غلط ہو۔ بات یہ ہے کہ [illegible] تو اس کے قائل تھے کہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں لیکن ضرورت پر جب بھی دروغ گوئی سے دریغ نہ کرتے تھے۔ غلط سال ولادت بتانے والا شخص غلط زائچہ بھی پیش کر سکتا ہے۔ ابھی حال میں عرشی صاحب کی تحریر نکلی ہے یاد آتا ہے کہ ان کے نزدیک ۸ رجب ۱۲۱۲ھ یوم ولادت ہے۔

میں آپ کے اس خیال سے متفق نہیں کہ غالب علم نجوم سے اچھی واقفیت رکھتے تھے۔ کچھ اصطلاحیں اور کچھ سعد و نحس کے متعلق ضرور انھیں کچھ معلوم تھا۔ علم نجوم کے لیے ریاضی دانی ضروری ہے اور وہ حساب تک سے گھبراتے تھے۔

خیر اندیش

قاضی عبدالودود

قاضی عبدالودود کے نام خط

ماڑی پور، ۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء

جناب قاضی عبدالودود صاحب

السلام علیکم! آپ کا خط مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء موصول ہو چکا ہے۔ آپ نے میری جو ہمت افزائی فرمائی ہے اس کے لیے میں آپ کا ممنون ہوں۔ جہاں تک غالب کی صحیح تاریخ پیدائش کا تعلق ہے وہ از روئے زائچہ غالب ۸ جنوری ۱۷۹۷ء بروز یکشنبہ ہے اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جہاں تک زائچہ غالب کا تعلق ہے وہ بھی از روئے قرائن بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے اور غالب کی پیدائش کے وقت ہی کسی ہوشیار نجومی سے یہ زائچہ بنوایا گیا تھا۔ آپ کے قیاس کے مطابق اگر یہ زائچہ خود غالب ہی نے جھوٹ موٹ بنا لیا ہوتا تو وہ ضرور اس زائچہ کو ۸ رجب ۱۲۱۲ھ کے مطابق بناتے تاکہ ان کا بار بار بیان کردہ سال ولادت یعنی ۱۲۱۲ھ صحیح ثابت ہو سکتا بلکہ اس تاریخ کے مطابق وہ یہ بھی ضرور کہتے کہ "میرا یوم پیدائش چہارشنبہ ہے" تاکہ ان کے جھوٹ کو مزید تقویت حاصل ہو سکتی۔ غالب اگر اپنے جھوٹ کو باقاعدہ طور پر سچ کر کے دکھانا چاہتے تو وہ ایسا کرنے کی اہلیت رکھتے تھے اور ہر تاریخ و سن کا زائچہ

جا سکتے تھے لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا یہی ان کی نیک نیتی کا سب سے بڑا ثبوت ہے انھوں نے اپنا یوم پیدائش بھی یکشنبہ ہی بتایا ہے

حقیقت یہ ہے کہ غالب نے ہر جگہ اپنے زائچہ کو صحیح طور پر پیش کیا ہے اور اس کے مطابق اپنا یوم ولادت بھی یکشنبہ بتایا ہے جو صحیح ہے بلکہ ۸ رجب کی تاریخ بھی صحیح بتائی ہے صرف سن ولادت میں ایک عدد زیادہ ہوگیا ہے یعنی ۱۲۱۱ھ کے بجائے ۱۲۱۲ھ بتایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی مصلحت یا غلط فہمی کی بنا پر غالب سے یہ لغزش ہوگئی ہے جو قابل معافی ہے اگر آپ کی یہ بات صحیح بھی مان لی جائے کہ ضرورت پر بھی غالب دروغ گوئی سے دریغ نہ کرتے تھے' تو بھی صرف اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ انھوں نے اپنے سن ولادت میں ایک سال ہجری سال کم کر کے بتائی تھی' یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ انھوں نے زائچہ بھی غلط پیش کیا تھا' تاریخ بھی غلط بیان کی تھی اور دن بھی غلط بتایا تھا۔ مجھے علم نجوم میں جو ذاتی تجربہ حاصل ہے اس کی بنا پر میں یہ بات بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ مذکورہ بالا زائچہ غالب بالکل صحیح ہے اور اس زائچہ کو غالب نے نہیں بنایا بلکہ غالب کی پیدائش کے موقع پر ہی کسی مستند منجم نے بنایا تھا دراصل یہ زائچہ ۸ جنوری ۱۷۹۷ء کے مطابق ہے اور یہی غالب کی صحیح تاریخ پیدائش ہے

مولانا امتیاز علی عرشی نے مجھے بھی ایک خط لکھا تھا جس میں انھوں نے اپنی اسی تحریر کی ایک نقل بھی بھیجی تھی جس کا حوالہ آپ نے اپنے خط میں دیا ہے عرشی صاحب نے محض رجب ۱۲۱۲ ہجری اور یکشنبہ کی آسان مطابقت کرنے کے لیے ۸ رجب ۱۲۱۲ھ کا قیاس پیش کیا ہے اور زائچہ کی باقی تمام تفصیلات کو نظر انداز کر دیا ہے لیکن قیاس پھر قیاس ہے اور حقیقت پھر حقیقت ہے قیاسات ہمیشہ متعدد اور متضاد ہوتے رہتے ہیں لیکن حقیقت کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ عرشی صاحب نے چونکہ اس قیاس کے بارے میں میری رائے طلب کی تھی' لہٰذا میں نے تفصیل کے ساتھ لکھ دیا تھا کہ ان کا قیاس بالکل غلط ہے اور غالب کی صحیح تاریخ پیدائش ۸ رجب ۱۲۱۲ھ نہیں ہے بلکہ ۸ رجب ۱۲۱۱ ہجری ہے ہمارے سامنے زیادہ سے زیادہ صرف دو موقف ہو سکتے ہیں اگر ہم زائچہ کو بنیاد بنائیں تو غالب کی تاریخ پیدائش ۸ جنوری ۱۷۹۷ء مطابق ۸ رجب ۱۲۱۱ھ بروز یکشنبہ ہوتی ہے اور اگر ہم زائچہ کو نظر انداز کر کے اور یکشنبہ کو بھی نظر انداز کر کے صرف غالب کے بیان کو بنیاد بنائیں تو ان کی تاریخ پیدائش ۲۷ دسمبر ۱۷۹۷ء مطابق ۸ رجب ۱۲۱۲ھ بروز چہارشنبہ ہوتی ہے۔ ان دو امکانات کو چھوڑ کر کوئی تیسرا امکان نہیں ہے لیکن زیادہ صحیح اور قوی امکان یہی ہے کہ غالب کی صحیح تاریخ پیدائش صرف اور صرف ۸ رجب ۱۲۱۱ھ ہی ہو سکتی ہے۔ عرشی صاحب کا خط اور میرا جواب' یہ دونوں تحریریں ماہنامہ ماہ نو کراچی کی فروری ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں شائع ہوئی ہیں آپ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

اب رہا یہ سوال کہ غالب علم نجوم سے اچھی واقفیت رکھتے تھے یا نہیں تو اس کا جواب میں نے اپنے اُس مقالے میں دے دیا ہے جو سہ ماہی "اردو" کراچی کے غالب نمبر حصہ دوم میں "اوج قبول" کے عنوان سے شائع ہوا ہے اور جس میں مدلل طور پر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ غالب علم نجوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ میرے اس مقالے کو ضرور شرف مطالعہ بخشیں تاکہ آپ کو میرے دعوے کی حقیقت کا علم ہو جائے جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ "ہوائی" سب سے پہلے مولانا الطاف حسین حالی نے اڑائی تھی کہ غالب علم نجوم سے بہت کم واقف تھے انھوں نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب یادگار غالب میں ایک مقام پر مرزا غالب کے بارے میں لکھا تھا کہ "علم نجوم سے کسی قدر اور اُس کی اصطلاحات سے پوری واقفیت ان کو تھی چنانچہ ان کی نظم فارسی میں جا بجا اس کا کافی ثبوت ملتا ہے"۔ حالی کی اس ناقص تحریر ہی کا یہ اثر تھا کہ ایک صدی گزر جانے کے باوجود کسی نے غالب کے علم نجوم کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور صرف اسی گمراہ کن بات پر ایمان رکھا کہ غالب علم نجوم سے کسی قدر واقف تھے "حالانکہ ان کے بیسیوں اشعار واضح طور پر ان کے فارسی کلام میں موجود ہیں حالی نے یہ بات بھی بڑی عجیب لکھی ہے کہ غالب علم نجوم سے تو قدرے واقف تھے لیکن اصطلاحات نجوم سے مکمل طور پر واقف تھے سوچنے کی بات ہے کہ ہر علم کا دار و مدار اُس کی اصطلاحات علمیہ کی پوری واقفیت ہی سے اُس علم کی واقفیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے اگر کوئی شخص کسی علم کی تمام اصطلاحات سے پوری طرح واقف ہے تو لازمی طور پر وہ شخص اس علم کی حقیقت سے بھی کما حقہ واقف ہوگا۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ غالب اصطلاحات نجوم پر تو عبور کامل رکھتے ہوں لیکن علم نجوم سے اچھی طرح واقف نہ ہوں دراصل بات یہ ہے کہ حالی خود بھی علم نجوم سے واقف نہیں تھے

ہیں لیے وہ غالب کو منجملہ کلام سمجھنے سے قاصر رہے۔ انھیں غالب کے فارسی کلام میں جا بجا اصطلاحات نجوم تو نظر آتی ہوں گی لیکن ان اصطلاحات نجوم کی تہ میں چھپے ہوئے علم نجوم کے اسرار و رموز تک ان کی نظر نہیں پہنچ سکی۔ انھوں نے غالب کو عملی طور پر بھی ہر کس و ناکس کا زائچہ بناتے ہوئے یا اکثر منجموں کی طرح پیشگوئیاں کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا۔ اسی لیے انھوں نے بغیر سوچے سمجھے یہ لکھ دیا کہ وہ علم نجوم سے عاری تھے اور اصطلاحات نجوم سے پوری طرح واقف تھے۔ حالی کے اس جملے میں زبردست تضاد ہے۔ اصطلاحات نجوم سے پوری طرح وہی واقف ہو سکتا ہے جو علم نجوم سے بھی پوری طرح واقف ہو ورنہ اصطلاحات نجوم کے صرف لغوی معنی یاد کر لینے کو پوری طرح واقف ہونا نہیں کہہ سکتے۔ مثال کے طور پر علم نجوم کی مندرجہ ذیل چند اصطلاحات کو لیجیے جو غالب نے جگہ جگہ مناسب طور پر برمحل استعمال کی ہیں یعنی حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت (یہ بارہ بروج ترتیب وار ہیں) شمس، قمر، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، زحل (یہ سات سیارے ترتیب وار ہیں) خواص بروج، خواص سیارگان، زائچہ، خانہ ہائے زائچہ، منازل قمر، طالع، غارب، وتد، زائل، مائل، ناظر، ساقط، شہود، عدم، افلاک سیارگان، فلک ثوابت، کوکب، اوج قبول، اقبال قبول، غریب، تقسیم، ادوار سیارگان، تسدیس، تربیع، تثلیث، تنصیف، شرف، ہبوط، اوج، حضیض، بیت وبال، تمریج سیارگان، خداوند طالع، خانہ حامہ، سعدین، نحسین، نیرین، تسنانۂ جوزا، اورنگ ماہ، اکلیل کیوان، تحت الشعاع، اجتماع، ثریا، سعد ذابح، کفہ میزان، بنات النعش، سہیل، نحس اصغر، نحس اکبر، سعد اصغر، سعد اکبر، قران سعدین، قران نحسین، ساعر خورشید، حمر مریخ، سیر ثوابت، نشان گاہ ثور، نیش عقرب، قمر در عقرب، ماہ بہ ثور، کیوان بہ میزان، دو عشرت گاہ زہرہ، ساز ناہید، طیلسان مشتری، زہرہ جوتی، برجیس، سرطانی وغیرہ وغیرہ

بقول مولانا حالی مندرجہ بالا اصطلاحات نجوم سے مرزا غالب پوری طرح واقف تھے جیسا کہ ان کی فارسی و اردو نظم و نثر سے واضح ہوتا ہے بالفاظ دیگر حالی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ غالب اچھی طرح جانتے تھے کہ بروج کیا ہوتے ہیں اور ان کے خواص کیا ہیں، سیاروں کی حقیقت کیا ہے اور ان کی خصوصیات کیا ہیں، ہیئت افلاک کس طرح سمجھی گئی ہے اور ترتیب سیارگان کیونکر قائم ہوئی ہے۔ طالع کسے کہتے ہیں اور اس کا استخراج کس طرح کیا جاتا ہے، زائچہ کیا ہوتا ہے اور کس طرح بنایا جاتا ہے۔ زائچے کے مختلف خانوں کی کیا اہمیت ہے اور ان خانوں میں مختلف بروج و سیارگان کی موجودگی سے حیات انسانی پر کیا کیا اثرات پڑتے ہیں، تقویم سیارگان کا استخراج کس طرح ہوتا ہے اور خانہ ہائے زائچہ کا تعین کس طرح کیا جاتا ہے، اوج قبول و اقبال قبول وغیرہ مخصوص حالات سیارگان کیا ہوتے ہیں اور ان کی مدد سے کیا کیا پیش گوئیاں کی جا سکتی ہیں، قران سعدین سے کیا کیا برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور قران نحسین سے کیا کیا آفتیں نازل ہوتی ہیں، مشاہدۂ فلک کس طرح کیا جاتا ہے اور ثوابت و سیارے کس طرح روشناس ہو سکتے ہیں۔ سیر ستارہ کیا ہوتی ہے اور گردش چرخ نیلگوں کس طرح معلوم کی جا سکتی ہے۔ شہاب ثاقب کی کیا ماہیت ہے اور اختر دنبالہ دار کی کیا حقیقت ہے، سورج گرہن اور چاند گرہن کس طرح ظہور میں آتے ہیں اور ان سے کیا سبق حاصل کیا جا سکتا ہے۔ قمر در عقرب کی ساعت کس لیے نحس اثر دکھاتی ہے اور نیش عقرب پر پہنچ کر قمر کی اذیت کیوں بڑھ جاتی ہے، سہیل یمانی کی شعاعوں میں کیا اثرات پنہاں ہیں اور بنات النعش کے عریاں ہونے میں کیا راز پوشیدہ ہے، اجرام سماوی کی اصلیت کیا ہے اور حادثات زمینی سے ان کا کیا تعلق ہے وغیرہ وغیرہ۔ مولانا حالی کے قول کے مطابق غالب مندرجہ بالا تمام حقائق سے پوری طرح واقف تھے تو پھر ساتھ ہی ساتھ یہ کہنا کہ وہ علم نجوم سے قدرے "واقف تھے" کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اگر مولانا حالی زندہ ہوتے تو میں ان سے دست بستہ عرض کرتا کہ قبلہ و کعبہ اس 'پوری واقفیت' ہی کا نام تو علم نجوم رکھا گیا ہے لہذا یہ ماننا پڑے گا کہ غالب علم نجوم سے کما حقہ واقف تھے۔

اب رہا آپ کا یہ خیال کہ "علم نجوم کے لیے ریاضی دانی ضروری ہے اور وہ حساب تک سے گھبراتے تھے" تو اس کے لیے میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ علم نجوم کے لیے ریاضی دانی ضروری نہیں ہے بلکہ صرف جمع تفریق، ضرب اور تقسیم کی معمولی سی واقفیت کافی ہے۔ جس علم کے لیے ریاضی دانی ضروری ہوتی ہے اس کو علم ہیئت کہتے ہیں جسے انگریزی میں ایسٹرونومی کہا جاتا ہے، اور جس علم کے لیے معمولی سی حساب دانی کافی ہے وہ علم نجوم کہلاتا ہے جسے انگریزی میں ایسٹرولوجی کہتے ہیں۔ بعض اوقات ہم لوگ غلطی سے علم ہیئت کو بھی علم نجوم سمجھ لیتے ہیں۔ علم نجوم کے ضروری حسابات کرنے کے لیے ہر سال

مختلف جنتریاں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن کو علم ہیئت کی مدد سے بنایا جاتا ہے اور مختلف ہیئت دانوں کے ناموں سے مشہور ہوتی ہیں، لیکن علم نجوم کے شائقین کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اس قسم کی جنتریاں بنا سکتے ہوں بلکہ نجومی لوگ تو ان شائع شدہ جنتریوں کی مدد سے ہی ہر ساعت زائچہ بآسانی بنا لیتے ہیں کیونکہ ان جنتریوں میں سال بھر کے لیے تقویم سیارگان وغیرہ کا یومیہ اندراج کر دیا جاتا ہے، اور رفتار سیارگان وغیرہ بھی درج کر دی جاتی ہے غالب نے اپنے متعلق ہیئت داں ہونے کا دعویٰ کبھی نہیں کیا جس کے لیے ریاضی دانی ضروری ہوتی ہے بلکہ انھوں نے تو ہمیشہ اپنے آپ کو محض ایک نجومی اور صرف "رمز شناس ثوابت و سیار" ہی ظاہر کیا ہے جس کے لیے ریاضی دانی ضروری نہیں ہے انھوں نے مختلف زائچے بھی پیش کیے ہیں کئی پیشگوئیاں بھی کی ہیں اور ثوابت و سیار پر تبصرے بھی کیے ہیں جن سے ان کی نجوم دانی مکمل طور پر ثابت ہو جاتی ہے یہ دوسری بات ہے کہ علم ہیئت سے بھی وہ بالکل نابلد نہیں تھے بلکہ اس علم کے بہت سے مبادی اصولوں سے بھی وہ صحیح طور پر واقف تھے جیسا کہ اُن کے بعض فارسی اشعار اور فارسی نثر سے ظاہر ہوتا ہے۔ عمر خیام بھی ایک بہت بڑا ہیئت داں تھا اور اُس نے جدید تقویم کی بنیاد ڈالی تھی جو جلالی تقویم کے نام سے آج بھی ایران میں رائج ہے وہ نجوم سے بھی واقف تھا لیکن وہ مرزا غالب کی طرح ہیئت و نجوم کو شعریت کا جامہ پہنانے سے قاصر رہا حکیم مومن خاں مومن بھی علم نجوم سے واقف تھے لیکن وہ بھی نجوم کو شاعری میں نہ سمو سکے۔ نجوم کو شاعری میں اور شاعری کو نجوم میں مدغم کرنے کا یہ اعزاز تو قضا و قدر نے صرف اسداللہ خاں غالب ہی کے لیے مخصوص کر رکھا تھا۔ نہ غالب سے پہلے کوئی اس فن میں اتنا کمال حاصل کر سکا اور نہ غالب کے بعد کسی کو یہ فضیلت نصیب ہو سکی "شعر و نجوم" کا یہ مخصوص فن غالب ہی نے شروع کیا اور غالب ہی پر ختم ہو گیا

میرا دعویٰ بھی صرف اتنا ہی ہے کہ غالب کو علم نجوم میں زبردست مہارت حاصل تھی جس کا صحیح اندازہ صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو خود بھی علم نجوم میں اسی پایہ کی مہارت رکھتا ہو جتنی غالب کو تھی جس طرح ایک ڈاکٹر کی علمیت کا اندازہ صرف ایک ڈاکٹر ہی لگا سکتا ہے، یا ایک انجینئر کی قابلیت کو صرف ایک انجینئر ہی سمجھ سکتا ہے، اسی طرح ایک نجومی کی مہارت کو صرف ایک نجومی ہی پہچان سکتا ہے اس پہچان کے لیے کسی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ صرف چند علمی اصطلاحات کے صحیح اور برمحل استعمال ہی سے انسان کی فنی اہلیت کا پتا چل جاتا ہے، لیکن جو شخص خود اُس فن سے ناواقف ہو وہ اُسے محض ایک معمولی گفتگو سمجھے گا یہی حال غالب اور مولانا حالی کا ہے اگر حالی بھی علم نجوم کے ماہر ہوتے تو وہ غالب کے صرف ان دو شعروں ہی کو دیکھ کر غالب کی نجوم دانی پر ایمان لے آتے جن کا حوالہ انھوں نے اپنی مشہور کتاب یادگار غالب میں دیا ہے حالی نے ان دونوں فارسی اشعار کا اُردو ترجمہ بھی پیش کیا ہے اور ان اشعار کے معنی و مطلب پر تبصرہ بھی کیا ہے لیکن چونکہ حالی علم نجوم سے ناواقف تھے اس لیے وہ ان اشعار کے عمیق مفہوم تک نہیں پہنچ سکے بلکہ انھوں نے سطحی باتوں پر ہی اکتفا کیا چلے میں یادگار غالب سے اقتباس پیش کروں گا تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو سکے کہ حالی ان اشعار کو کس حد تک سمجھ سکے تھے، اس کے بعد میں ان اشعار کی مزید تشریح پیش کروں گا، تاکہ آپ سمجھ جائیں کہ نجومی اعتبار سے غالب کا علم کس پایہ کا تھا اور ان اشعار میں کیا کیا فنی نکتے پوشیدہ ہیں جن تک مولانا حالی کی نظر نہ پہنچ سکی اگر مولانا حالی ان نکتوں کو سمجھ لیتے تو یقیناً انھیں اپنی رائے تبدیل کرنی پڑتی اور کہنا پڑتا کہ غالب علم نجوم میں منتہی تھے اور جب حالی اپنی رائے تبدیل کر لیتے تو پھر آج کسی کو یہ کہنے کی جرأت نہ ہوتی کہ غالب علم نجوم سے قطعی ناواقف تھے

اب جبکہ گستاخانہ بات آ پڑی ہے تو مجبوراً مجھے تھوڑی سی خودستائی بھی کرنی پڑے گی تاکہ میرے اس حلفی افادیت و اہمیت پر کچھ روشنی پڑ سکے حالانکہ میں انجینئر ہوں اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی ہے، لیکن میں نے سنسکرت زبان کا بھی باقاعدہ اکتساب کیا ہے یعنی "شاستری" ہوں سنسکرت کا تمام علمی وادبی خزانہ میری دسترس میں ہے خصوصاً جیوتش کی تمام مستند کتابوں کا عمیق مطالعہ کر چکا ہوں یعنی "جیوتش اچاریہ" ہوں۔ عربی اور فارسی زبانوں پر بھی قدرت حاصل ہے۔ خصوصاً علم ہیئت و نجوم کی تمام مستند کتابوں کو غور سے پڑھ چکا ہوں اور سمجھ چکا ہوں حال ہی میں ابوریحان محمد البیرونی کی ایک نایاب کتاب "غرۃ الزیجات" پر میں نے ریسرچ کی ہے جو حیدرآباد دکن سے انگریزی کے سہ ماہی رسالہ "اسلامک کلچر" میں بالاقساط شائع ہو رہی ہے البیرونی کی یہ کتاب عربی میں ہے اور علم ہیئت و نجوم پر ہے۔ میں علم ریاضی اور مشاہدۂ فلک سے بھی اچھی طرح واقف ہوں اور سائنس کے جدید انکشافات پر بھی نظر رکھتا ہوں۔ میری زندگی کا بیشتر حصہ

علم ہیئت و نجوم کے راز ہائے سربستہ معلوم کرنے میں گزرا ہے اور اسی کی دھن
میں گزر رہا ہے۔ میں اپنے ابتدائی معیار دوربین ہزاروں زائچے اور جنم پتریاں
بنا چکا ہوں اور لوگوں کی قسمتوں کا حال معلوم کر چکا ہوں لیکن یہ سب بہت
معمولی چیزیں ہیں اور اب آہستہ آہستہ اس کی اس بلندی تک پہنچ رہا ہوں
جس بلندی پر مرزا غالب بہت پہلے پہنچ چکے تھے۔ یہ وہ بلندی ہے جہاں
پہنچ کر ایک منجم تو اب ستاروں کی مدد سے انسانی قسمتوں کا حال معلوم کرنے
کے بجائے فکر انسانی کی مدد سے ثوابت و سیار کی قسمتوں کا حال معلوم کرنے
لگتا ہے۔ بہرحال تجربی اعتبار سے میں اب اس مقام پر ہوں جہاں سے مجھے
مرزا غالب کا منجمانہ مقام صاف نظر آ رہا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص مرزا غالب
کی منجمانہ عظمت کا صحیح اندازہ لگانا چاہتا ہے اور اُن کی سطح رتبہ کے تجربی
پہلوؤں کو کما حقہ سمجھنا چاہتا ہے تو اسے علم نجوم کے کم از کم اس مقام تک ضرور
پہنچنا پڑے گا جس مقام پر میں ہوں ورنہ خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہوں گے
بیچارے مولانا حالی جو کچھ سمجھ سکے وہ انھوں نے لکھ دیا اس میں اُن کا بھی
کوئی قصور نہیں ہے کیونکہ وہ علم ہیئت و نجوم کی اُس بلندی پر نہیں تھے جہاں
سے غالب کے منجمانہ کلام کے ستاروں کا اچھی طرح مشاہدہ کر سکتے۔

اب میں ذیل میں یادگار غالب سے اس عبارت کا اقتباس پیش کرتا
ہوں جس میں مولانا حالی نے غالب کے دو منجمانہ اشعار پر اپنی استعداد کے مطابق
تبصرہ کیا ہے:-

ہر یکے نازد بغیر و ہر یکے نازاں بخویش
لولیے را در دو عشرتگہ دو مہمان دیدہ ام

ہرزہ گردی ناداں بہ رسوائی بہ بندی دل کہ من
ماہ را در ثور و کیواں را بہ میزاں دیدہ ام

ان دونوں شعروں کا سمجھنا کسی قدر نجوم کی اصطلاحات جاننے پر
موقوف ہے۔ منجموں نے دور فلک کو بارہ حصوں پر تقسیم کیا ہے جن میں
سے ہر ایک حصہ کو بُرج کہتے ہیں اور ان کے نام یہ ہیں۔ حمل، ثور، جوزا،
سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ ان میں سے
ہر ایک برج کسی نہ کسی ستارے کا خانہ کہلاتا ہے یا وبال مثلاً جدی و
دلو زحل کے خانے اور شمس و قمر کے وبال ہیں اور برعکس اس کے اسد و
سرطان شمس و قمر کے خانے اور زحل کے وبال ہیں اسی طرح ہر برج ایک
ستارہ کا خانہ اور دوسرے کا وبال ہے۔ ثور و میزان جن کا دوسرے شعر
میں نام آتا ہے یہ دونوں زہرہ کے خانے ہیں اور ثور کے تین درجے
چاند کے شرف اور میزان کے اکیس درجے زحل کے شرف کے مقام ہیں۔
شاعر کا مطلب یہ ہے کہ میں نے چاند کو اس کے شرف کے مقام یعنی ثور میں
اور کیوان یعنی زحل کو اس کے شرف کے مقام (یعنی میزان) میں دیکھا اور
چونکہ ثور اور میزان زہرہ کے خانے ہیں اس لیے اس مطلب کو اس طرح
ادا کرتا ہے کہ میں نے ایک لولی (رنڈی) یعنی زہرہ کی دو عشرت گاہوں یعنی
ثور و میزان میں دو ایسے مہمان دیکھے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے حال سے
بے خبر اور ایک اپنے حال میں خوش ہے کہ میرے سوا کوئی دوسرا زہرہ کی
عشرت گاہ میں نہیں ہے۔ پھر دوسرے شعر میں دفع دخل مقدر کرتا ہے۔
اور کہتا ہے کہ اس بیان کو کسی بُرے معنی پر محمول نہ کرنا چاہیے بلکہ مطلب یہ
ہے کہ میں نے ماہ کو ثور میں اور زحل کو میزان میں دیکھا ہے (یادگار غالب)

مندرجہ بالا اشعار کا صحیح لطف لینے کے لیے یہ بہتر ہوگا کہ ہم غالب
کی تخیل کے ان ارتقائی مدارج کا کچھ اندازہ لگانے کی کوشش کریں جن کی بدولت
یہ عدیم المثال اشعار معرضِ شہود پر آ سکے۔ یہ اشعار غالب کے ایک ترکیب بند
سے لیے گئے ہیں۔ اس پہلے بند میں کل دس اشعار ہیں اور پورے ترکیب
بند میں نو بند ہیں۔ یہ پورا ترکیب بند مولائے کائنات امام اوّل علی ابن ابی طالب
علیہ السلام کی شان میں ہے۔ اس پہلے بند میں صرف ایک بنیادی تخیل پیش کرنے
کی کوشش کی گئی ہے، اور وہ یہ کہ "میں بڑا سحر خیز واقع ہوا ہوں"۔ اپنے
اس بیان کی تصدیق کے لیے غالب نے بہت سی ایسی باتیں بتانی شروع کی
ہیں جن سے صرف سحر خیز لوگ ہی اچھی طرح واقف ہو سکتے ہیں۔ اسی
کوشش میں ان کی تخیل آسمان کے ستاروں اور سیاروں پر بھی پہنچی اور
انھوں نے چاہا کہ اپنے بیان کی تصدیق کے لیے ہیئت افلاک و مشاہدہ
سیارگان کا کوئی ایسا نقشہ پیش کیا جائے جو صرف صبح صادق کے وقت
ہی نظر آ سکتا ہو۔ نہ اس سے پہلے نظر آ سکتا ہو نہ اس کے بعد۔ اس مقصد کے
لیے جب انھوں نے غور کیا تو انھیں معلوم ہوا کہ طلوع صبح صادق کے
آس پاس اگر کوئی ایک سیارہ (بجز شمس کے) افق مغرب کے قریب
ہو اور کوئی دوسرا سیارہ (بجز شمس کے) پہلے سیارے سے پیچھے پر [illegible]

میں بھی ہو اور افق مشرق میں بھی ہو تو وہ آسمانی نقشہ ایسا ہوگا کہ اسی سحر خیزی کے ثبوت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ یعنی صبح کے وقت اگر کوئی سیارہ افق کی طرف کسی برج میں نظر آئے اور کوئی دوسرا سیارہ افق مشرق کی طرف اس برج سے چھٹے برج میں نظر آئے تو یہ ایک ایسا آسمانی منظر ہوگا جسے پیش کرنے سے غالب کے بیان کی تصدیق ہو سکتی ہے کہ واقعی وہ سحر خیز ہیں۔ چونکہ صبح صادق کے آس پاس کا وقت پیش کرنا منظور ہے اس لیے اس آسمانی نقشے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس وقت شمس کے طلوع ہونے میں کافی دیر ہو اور وہ افق مشرق سے کافی نیچے ہو یعنی جس برج میں مشرقی سیارہ ہو اس برج سے اگلے برج میں شمس کو ہونا چاہیے۔ بالفاظ دیگر جس برج میں مغربی سیارہ ہو اس برج سے چھٹے برج میں مشرقی سیارہ ہونا چاہیے اور اس سے اگلے برج میں یعنی مغربی سیارہ کے برج سے ساتویں برج میں شمس ہونا چاہیے۔ ملحوظ رہے کہ تمام سیارے کافی روشن ہوتے ہیں اور آسمان پر بڑی آسانی سے نظر آجاتے ہیں بشرطیکہ دیکھنے والے کو مختلف سیاروں کی پہچان ہو اور وہ سیاروں اور ستاروں میں تمیز کر سکے۔ مندرجہ بالا آسمانی نقشہ پیش کرنا غالب کے لیے بہت آسان تھا کیونکہ مختلف بروج اور مختلف سیاروں کو باری باری منتخب کر کے سیکڑوں بلکہ ہزاروں ایسے نقشے پیدا کیے جا سکتے تھے جن میں ایک سیارہ دوسرے سیارہ کے برج کے چھٹے برج میں واقع ہو اور شمس اس سے ساتویں برج میں واقع ہو۔ مثلاً غالب یہ کہہ سکتے تھے کہ میری سحر خیزی کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ جب میں بیدار ہو کر آسمان پر نظر ڈالتا ہوں تو مریخ کو برج جوزا میں اور مشتری کو (اس برج سے چھٹے برج یعنی) برج عقرب میں دیکھتا ہوں جبکہ شمس (اس برج سے ساتویں برج یعنی) برج قوس میں افق مشرق سے کافی نیچے ہوتا ہے اور نظروں سے اوجھل ہوتا ہے۔ چونکہ غالب صبح صادق کا ذکر کر رہے ہیں اس لیے اس وقت شمس تو لازمی طور پر افق مشرق سے کافی نیچے ہی ہوگا اس لیے اگر شمس کے ذکر کو مقدر سمجھ کر نظر انداز کر دیں اور صرف اس وقت نظر آنے والے دونوں سیاروں کا ذکر کریں تو صرف اتنا کہہ دینا کافی ہوگا کہ میں مریخ کو جوزا میں اور مشتری کو عقرب میں دیکھتا ہوں لیکن چونکہ نجومی اعتبار سے جوزا اور عقرب میں کوئی خاص تعلق نہیں ہے اور مریخ و مشتری میں بھی کوئی خاص مناسبت نہیں ہے اس لیے غالب نے ان کا ذکر نہیں کیا بلکہ ان کے باقی مجموعوں کو بھی نظر انداز کر دیا۔ چونکہ وہ اپنے بیشمار کلام میں رنگینی لطافت اور مزاح بھی پیدا کرنا چاہتے تھے اس لیے انھوں نے بڑی کاوش کے بعد برج ثور کو منتخب کیا اور پھر اس برج سے چھٹے نمبر پر آنے والے برج میزان کو منتخب کیا۔ اس کے بعد انھوں نے ثور میں ماہ کو دیکھنا مناسب سمجھا اور میزان میں کیوان یعنی زحل کو دیکھنا مناسب سمجھا، لہٰذا شمس کا مقام خود بخود برج عقرب میں پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ یہ برج میزان سے اگلا برج ہے اور ثور سے ساتواں برج ہے۔ اس انتخاب برج و سیارگاں کے بعد غالب نے اپنی سحر خیزی کے ثبوت میں یہ کہنا پسند کیا کہ میں نے ماہ کو ثور میں دیکھا ہے اور کیوان کو میزان میں دیکھا ہے۔

اس انتخاب کی نجومی خوبیوں کو بیان کرنے سے پہلے آئیے سمجھ لیجیے کہ اس آسمانی نقشے میں یہ خاص بات ہے کہ ستاروں اور سیاروں کا یہ منظر صبح صادق کے آس پاس ہی نظر آ سکتا ہے اور چونکہ ماہ اور شمس ایک دوسرے کے تقریباً مقابل ہوں گے اس لیے ہجری تاریخوں کے لحاظ سے تیرھویں یا چودھویں رات کا چاند اپنی پوری تابانی کے ساتھ افق مغرب کی طرف نظر آ رہا ہوگا۔ ایسے طلوع سیارگاں کے وقت اگر غالب صبح صادق سے بہت پہلے بیدار ہوں گے تو اس وقت تک کیوان افق سے طلوع نہیں ہوا ہوگا بلکہ صرف ماہ افق مغرب کے قریب نظر آئے گا، اور اگر غالب صبح صادق کے کافی دیر بعد بیدار ہوں گے تو کیوان طلوع تو ضرور ہو چکا ہوگا لیکن اس کی روشنی اتنی ماند پڑ چکی ہوگی کہ وہ نظر آنے کے قابل نہ ہوگا بلکہ ماہ بھی افق مغرب میں غروب ہو چکا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر ماہ در ثور اور کیوان در میزان بیک وقت نظر آئیں درحالیکہ شمس در عقرب ہو تو یقیناً وہ صبح صادق کے آس پاس کا ہی وقت ہوگا۔ یہی بات ثابت کرنے کے لیے غالب نے کہا ہے کہ میں وہ سحر خیز ہوں کہ ماہ در ثور اور کیوان در میزان کو بیک وقت دیکھ لیتا ہوں۔ مندرجہ ذیل زائچہ سحر خیزی سے اس بات کی اور زیادہ وضاحت ہو جائے گی کہ غالب کیا کہنا چاہتے ہیں اور کس انداز سے کہنا چاہتے ہیں۔ یہ زائچہ سحر خیزی محض قیاس کی بنیاد پر بنایا گیا ہے اور یہ زائچہ اس آسمانی نقشے کو ظاہر کرتا ہے جس کا انتخاب غالب نے اپنے مذکورہ بالا اشعار میں کیا ہے۔ اس زائچہ میں صرف ان تین سیاروں کو (یعنی ماہ، کیوان اور شمس کو) دکھایا گیا ہے جن کا تعلق مطلعہ کے اشعار سے ہے۔ باقی سیارے کسی خانے میں بھی ہوں ان سے کوئی فرق نہیں پڑتا اس لیے انھیں زائچہ میں نہیں دکھایا گیا۔ صرف زہرہ کو دکھایا گیا ہے جس کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔ زائچہ کا طالع برج میزان ہے جس کا افق مشرق کی طرف اس برج کے ابتدائی حصہ میں نظر آ رہا ہے۔ ماہ برج ثور کے ابتدائی حصے میں

جبکہ افقِ مغرب کی طرف غروب ہونے والا ہے شمس برج عقرب میں ہے اور اس برج کا آدھا حصہ طے کر چکا ہے۔ زہرہ برج سنبلہ کے آخری حصہ میں جبکہ افقِ مشرق میں ستارہ سحری کی حیثیت سے نظر آ رہا ہے۔ یہ جوری رائچہ سحر خیزی ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

اس عالب کے اس انتخاب کی مزید خوبیاں سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل اصطلاحاتِ نجوم کو اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے وہ اصطلاحاتِ نجوم یہ ہیں بیت، شرف، نظر اور حیثیت ساتوں سیاروں میں سے ہر ایک سیارہ ایک یا دو برج کا مالک ہوتا ہے اور وہ برج یا بروج اُس سیارے کے بیت یعنی عشرت گاہ کہلاتے ہیں اس طرح کل بارہ بروج سات سیاروں میں تقسیم کر دیے گئے ہیں لہذا شمس کا بیت اسد ہے، ماہ کا بیت سرطان ہے مریخ کے بیت حمل و عقرب ہیں، عطارد کے بیت جوزا و سنبلہ ہیں، مشتری کے بیت قوس و حوت ہیں زہرہ کے بیت ثور و میزان ہیں اور کیوان کے بیت جدی و دلو ہیں ہر سیارہ اپنے بیت میں پہنچ کر اسی طرح آرام و سکون پاتا ہے اس کے علاوہ ہر سیارہ کے لیے ایک برج مخصوص ہے جس میں پہنچ کر اس سیارہ کو اتنی عظمت و مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے پر مارنے لگتا ہے اور وہ بہت زیادہ نیک اثر دکھانے لگتا ہے ایسے برج کو اس سیارہ کا شرف کہتے ہیں۔ لہذا شمس کا شرف حمل ہے۔ ماہ کا شرف ثور ہے مریخ کا شرف جدی ہے عطارد کا شرف سنبلہ ہے مشتری کا سرطان ہے۔ زہرہ کا شرف حوت ہے۔ اور کیوان کا شرف میزان ہے تنجیمی لحاظ سے ان بروج کے خاص خاص درجات پر متعلقہ سیارہ کا شرف اور بھی بڑھ جاتا ہے لیکن مندرجہ بالا اتحاد کو سمجھنے کے لیے ہمیں زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے ہر ایک سیارہ جس برج میں موجود ہوتا ہے اس سے اگلے تیسرے یا پچھلے تیسرے برج کو اُس برج میں موجود ہونے والے سیارہ نظرِ تسدیس سے دیکھتا ہے جو نصف دوستی کی نظر سمجھی جاتی ہے، چوتھے برج کو نظرِ تربیع سے دیکھتا ہے جو نصف دشمنی کی نظر سمجھی جاتی ہے، پانچویں برج کو نظرِ تثلیث سے دیکھتا ہے جو مکمل دوستی کی نظر سمجھی جاتی ہے، اور ساتویں برج کو نظرِ تسدیس یعنی نظرِ مقابلہ سے دیکھتا ہے جو مکمل دشمنی کی نظر سمجھی جاتی ہے اس طرح کوئی سیارہ اپنے برج سے دوسرے برج یا چھٹے برج کو اور اُن برجوں میں موجود ہونے والے سیاروں کو کسی نظر سے بھی نہیں دیکھتا، گویا کہ وہ سیارہ دوسرے سیارہ سے غافل اور عاری ہے یہ بھی ملحوظ رہے کہ ہر سیارہ کو تنجیمی اعتبار سے ایک خاص حیثیت حاصل ہے لہذا شمس کو بادشاہ، ماہ کو وزیر مریخ کو سپہ سالار، عطارد کو منشی، مشتری کو قاضی، زہرہ کو لولی یعنی رقاصہ یا طوائف اور زحل کو دربان سمجھا جاتا ہے کچھ اور حیثیتیں بھی ہیں جو یہاں بیان نہیں کی گئی ہیں۔

مندرجہ بالا معاملات کو سمجھ لینے کے بعد غالب کے ان اشعار کی مزید خوبیاں ملاحظہ فرمائیے لولی یعنی زہرہ کی دو عشرت گاہوں کے نام ہیں ثور اور میزان ان میں سے ایک عشرت گاہ یعنی ثور میں ماہ ہے اور دوسری عشرت گاہ یعنی میزان میں کیوان ہے گویا لولی کی دونوں عشرت گاہوں میں علیحدہ علیحدہ ایک ایک مہمان یعنی آشنا موجود ہے اب چونکہ ثور سے اگلی طرف چھٹا برج میزان ہے اور میزان سے پچھلی طرف چھٹا برج ثور ہے اس لیے نہ تو ماہ کی کوئی نظر کیوان پر ہے اور نہ کیوان کی کوئی نظر ماہ پر ہے گویا کہ دونوں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ رہے ہیں اور ہر ایک یہ سمجھ رہا ہے کہ صرف میں ہی تنہا لولی کی عشرت گاہ میں موجود ہوں لیکن چونکہ ماہ کا شرف ثور ہے اور کیوان کا شرف میزان ہے اس لیے اس عظمت و مقبولیت کے ساتھ لولی کی عشرت گاہ میں شرف باریابی حاصل ہونے کی وجہ سے ہر ایک اپنے آپ پر نازاں بھی ہے اب آپ ذرا تخیل کی انتہا اور لطافت کا کمال ملاحظہ فرمائیے کہ غالب نے اپنی سحر خیزی کے ثبوت میں کس قدر جامع و مانع نقشہ پیش کیا ہے، اور وہ بھی سیدھی سادی طرح پیش نہیں کیا بلکہ نہایت ہی لطیف اور بلیغ انداز میں پیش کیا ہے یعنی پہلے تو صرف یہ کہا کہ میں بڑا سحر خیز واقع ہوا ہوں اور صبح کو بہت جلد بیدار ہو جاتا ہوں لہذا میں یہ تماشا بھی دیکھ چکا ہوں کہ ایک

طوائف کی دو عشرت گاہوں میں دو علیحدہ علیحدہ آستانے تھے جو ایک دوسرے
سے دور تھے اور با ثروت عیسے اپنے اپنے شرف باریابی پر نازاں نظر آتے
تھے میں نے ایک وقت دونوں کو دیکھا تھا لیکن وہ دونوں ایک دوسرے
کو نہیں دیکھ سکتے تھے غالب نے یہ بات کچھ ایسے انداز میں کہی ہے کہ اُسے
سن کر معاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ غالب نے علی الصباح بیدار ہونے کی وجہ
سے صرف کسی طوائف کے دو آستانوں کا راز معلوم کر لیا ہے اور اب اپنی
سحر خیزی کے ثبوت میں اُس طوائف اور اُس کے دونوں آشناؤں کا راز فاش
اور نام کرکے ان تینوں کو رُسوا کرنا چاہتے ہیں غالب نے یہ تاثر عمداً پیدا کیا
ہے تاکہ سننے والا خواہ مخواہ مخمصے میں پڑ جائے اور اس امید میں اگلے شعر
کو غور سے سننے کے لیے بے چین ہو جائے کہ دیکھیں اب غالب کس کس کا نام
لیتے ہیں اور کس کس کو رُسوا کرتے ہیں شعر سننے والے کے ذہن میں طرح طرح
کے خیالات پیدا ہونے شروع ہی ہوتے ہیں کہ غالب فوراً اپنا اصل مقصد بیان
کر دیتے ہیں کہ ـــ

"اے نادان تو اپنے دل میں یہ خیال ہرگز نہ کھینچو کہ میں کسی کو رُسوا کرنا
چاہتا ہوں درحقیقت نہ کوئی طوائف ہے، نہ اس کے دو عشرت کدوں میں
دو آشنا ان ملکہ میں تو صرف سیارگان کی مدد سے وہ آسمانی نقشہ پیش کرنا
چاہتا ہوں جو مجھے علی الصباح بیدار ہونے کے بعد نظر آتا ہے اگر تو واقعی
اتنا نادان اور کور ذوق ہے کہ میری تلمیحی اشاریت کو نہیں سمجھ سکتا تو صاف صاف
سن کہ میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ میں اتنی صبح اٹھتا ہوں کہ اُس وقت آسمان
پر برج ثور بھی نظر آ رہا ہوتا ہے جس میں ماہ بھی ہوتا ہے اور اُسی وقت برج
میزان بھی نظر آ رہا ہوتا ہے جس میں کیوان بھی موجود ہوتا ہے (ملحوظ رہے کہ
یہ نقشہ آسمان پر ایک مہینہ میں صرف ایک یا دو دن تک ہی نظر آ سکتا ہے اس
کے بعد ماہ اگلے برج میں چلا جائے گا اور یہ نقشہ تبدیل ہو جائے گا کیونکہ ماہ
تقریباً سوا دو دن میں ایک برج کو طے کر لیتا ہے) اے نادان ان نشانیوں سے
تو خود اندازہ لگا لے کہ واقعی وہ صبح صادق کے آس پاس کا وقت ہوتا ہے کہ نہیں
کیونکہ ایسا آسمانی منظر صرف صبح صادق کے آس پاس ہی نظر آ سکتا ہے کسی اور
وقت نظر نہیں آ سکتا۔"

اب آپ خود انصاف سے بتائیے کہ کیا کوئی معمولی شاعر اتنے بلند پایہ
مبہم اشعار کہہ سکتا ہے؟ ایسے جامع و مانع اشعار تو صرف وہی شاعر کہہ سکتا
ہے جسے علم نجوم میں مکمل مہارت حاصل ہو۔ یہ مولانا حالی کے بس کی بات نہیں
تھی کہ وہ اس قسم کے مبہم اشعار کو اچھی طرح سمجھ سکتے اور ان سے غالب
کے مبلغ علم کا اندازہ صحیح طور پر لگا سکتے۔ اسی وجہ سے تو انھوں نے لکھ دیا تھا
کہ غالب کو علم نجوم میں قدرے دسترس تھی۔ حالانکہ غالب علم نجوم کی تہ
تک پہنچے ہوئے تھے۔

مولانا حالی نے یادگار غالب میں اسی ترکیب بند کے شروع کے دو
اشعار کا بھی ذکر کیا ہے لیکن اُن دونوں اشعار کا مطلب بھی وہ صحیح طرح نہیں
سمجھ سکے تھے۔ وہ دونوں اشعار ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

آں سحر خیزم کہ مہ را در شبستاں دیدہ ام
شب نشیناں را دریں گردندہ ایواں دیدہ ام
ابنت خلوت خانۂ روحانیاں کاشانہ دہد
زہرہ را اندر ردائے نور عریاں دیدہ ام

پہلے شعر کے متعلق مولانا حالی فرماتے ہیں "شعر مذکور کا مطلب یہ ہے
کہ وہ سحر خیز ہوں کہ میں نے چاند کو اس کی خوابگاہ میں دیکھا ہے اور شب
بیداروں یعنی کواکب یا ملائک کو اس گردندہ ایوان (یعنی آسمان) میں مشاہدہ
کیا ہے۔" ظاہر ہے کہ مولانا حالی اس شعر کا صحیح مطلب نہیں سمجھ سکے اسی وجہ
سے انھوں نے ایسے مبہم الفاظ استعمال کیے ہیں انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ
چاند کی خوابگاہ سے اُن کی کیا مراد ہے اور ملائک کو آسمان میں مشاہدہ کرنے
سے سحر خیزی کا کیا ثبوت مل سکتا ہے دراصل اس پورے بند میں غالب نے
مسلسل ایک ہی سماں بیان کیا ہے اور ایک ہی آسمانی نقشے کی تصویر کشی کی ہے
جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے غالب نے اپنی سحر خیزی کے ثبوت میں ایک
آسمانی نقشہ پیش کیا ہے جو زائچہ سحر خیزی کی مدد سے ذہن نشین کرا دیا گیا
ہے اس زائچہ سحر خیزی میں شمس برج عقرب میں ہے اور ماہ برج ثور میں
ہے یعنی شمس سے ساتویں برج میں ماہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قمری
مہینے کی وہ تیرھویں یا چودھویں رات کا چاند ہے یعنی بدر کامل ہے۔ تیرھویں
یا چودھویں رات کا چاند عام طور پر غروب آفتاب کے وقت افق مشرق سے
طلوع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ اوپر کی طرف بلند ہوتا ہوا آدھی رات کے وقت
تقریباً سر پر آ جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ نیچے کی طرف گرتا ہوا صبح صادق کے
وقت افق مغرب کے قریب نظر آتا ہے یہی وہ وقت ہوتا ہے جبکہ چاند کی

شبستاں کے کمرے کی مغربی کھڑکی سے پار جو کر کمرے میں کافی اندر تک پڑی آسانی سے پہنچ جاتی ہیں اور ہر شخص اپنی خوابگاہ میں لیٹے لیٹے ہی چاند کو دیکھ سکتا ہے لیا محسوس ہونے لگتا ہے گویا کہ چاند خود اس خوابگاہ میں داخل ہو گیا ہے ایسے موقع پر چاند کی روشنی میں سارے ستارے ماند پڑ جاتے ہیں لیکن پھر بھی بہت سے چمکدار ستارے اس وقت تک نظر آتے رہتے ہیں جب تک کہ صبح صادق کا مکمل ظہور ہو جائے لہذا اگر کسی شخص کو اپنی خوابگاہ کی کھڑکی کے اندر سے لیٹے لیٹے تیرھویں یا چودھویں رات کا چاند اچھی طرح نظر آنے لگے اور ساتھ ہی ساتھ کچھ ستارے بھی چمکتے نظر آنے لگیں تو سمجھ لینا چاہئیے کہ صبح صادق کا ظہور ہونے والا ہے یہی وہ سماں ہے جو غالب نے اپنی سحر خیزی کو ثابت کرنے کے لیے اس شعر میں پیش کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ "میں ایسا سحر خیز واقع ہوا ہوں کہ جب میری آنکھ کھلتی ہے تو کبھی کبھی یہ منظر بھی ہوتا ہے کہ میں اپنی خوابگاہ میں ہی چاند کو دیکھ لیتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ آسمان پر ستارے بھی چمکتے نظر آتے ہیں" اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اس شعر میں "شبستان" سے مراد چاند کی خوابگاہ نہیں ہے جیسا کہ حالی نے سمجھا ہے بلکہ خود غالب کی خوابگاہ مراد ہے اسی طرح "شب نشیمان" سے مراد "ملائک" نہیں ہیں کیونکہ اول تو ملائک نظر نہیں آتے اس لیے دیدہ ام کا مفہوم غلط ہو جاتا ہے، دیگر یہ کہ ان کا تعلق اس گردش کرنے والے آسمان سے نہیں ہے بلکہ وہ ماورائے افلاک ہیں اس گردندہ ایواں سے تو صرف ثوابت و سیاروں ہی کا تعلق ہوتا ہے کیونکہ وہ ہمیں گردش کرتے ہوئے نظر آتے رہتے ہیں

مندرجہ بالا دوسرے شعر کے متعلق مولانا حالی فرماتے ہیں "ایسے کلمہ تحسین و تعجب ہے یعنی رہنے دیجئے — روحانیاں فرشتے آسمان کو کہتا ہے کہ کیا عمدہ خلوت جا روحانیوں کا ہے جہاں میں نے دور سے یعنی زمین پر سے زہرہ کو چادر دور میں عریاں یعنی بغیر کسی حجاب کے دیکھا ہے۔ اس مقام پر بھی مولانا حالی نے یہ واضح نہیں کیا کہ زہرہ کو بغیر کسی حجاب کے دیکھنے سے ان کی کیا مراد ہے۔ دراصل اس شعر میں بھی غالب نے اپنی سحر خیزی کا ایک ثبوت پیش کیا ہے اس کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لیے علم ہیئت و نجوم کے چند حقائق پیش نظر رہنے چاہئیں سورج کے گرد زہرہ بھی چکر لگاتا ہے اور زمین بھی چکر لگاتی ہے لیکن زہرہ کا مدار زمین کے مدار کی بہ نسبت بہت چھوٹا ہے یعنی زہرہ

کے مدار کا نصف قطر تقریباً چھ کروڑ اٹھتر لاکھ میل ہے اور زمین کے مدار کا نصف قطر تقریباً نو کروڑ تیس لاکھ میل ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زمین پر زہرہ صرف افق مغرب کے قریب یا افق مشرق کے قریب ہی نظر آ سکتا ہے ہمارے سر پر کبھی نظر نہیں آ سکتا جس زمانہ میں یہ سیارہ افق مغرب کی طرف غروب آفتاب کے بعد تک نظر آتا رہتا ہے تو اُسے شام کا ستارہ کہتے ہیں اور جس زمانہ میں یہ افق مشرق کی طرف طلوع آفتاب سے پہلے طلوع ہونے لگتا ہے تو اسے صبح کا ستارہ کہتے ہیں زہرہ باری باری شام کا ستارہ اور صبح کا ستارہ بنتا رہتا ہے جس کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے مشاہدۂ فلک ضروری ہے اس مقام پر صرف اتنا سمجھ لینا کافی ہوگا کہ جب زہرہ مشرق کی طرف طلوع ہونے لگتا ہے تو اس وقت وہ رجعت میں ہوتا ہے یعنی الٹی چال چل رہا ہوتا ہے اور چونکہ رجعت کے وقت زہرہ کی رفتار ظاہری عام طور پر تیز ہو جاتی ہے اس لیے آفتاب سے اس کا ظاہری فاصلہ بہت جلد بڑھنے لگتا ہے یہاں تک کہ تقریباً بائیس دن میں یہ فاصلہ تقریباً اڑتالیس درجے ہو جاتا ہے اس وقت زہرہ بہت چمکدار نظر آتا ہے اور طلوع آفتاب سے تقریباً تین گھنٹے پہلے طلوع ہونے لگتا ہے اس کے بعد زہرہ رجعت سے استقامت میں آتا ہے یعنی سیدھی چال چلنے لگتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ آفتاب اور زہرہ کا درمیانی ظاہری فاصلہ کم ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ تقریباً آٹھ ماہ بعد زہرہ کا مشرق میں نظر آنا ختم ہو جاتا ہے اور وہ آفتاب کی شعاعوں میں چھپ جاتا ہے اس طرح تقریباً دو ماہ تک آنکھوں سے اوجھل رہنے کے بعد زہرہ افق مغرب میں غروب آفتاب کے بعد نظر آنے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ بلندی کی طرف بلند ہوتے ہوتے تقریباً آٹھ ماہ کے اندر زہرہ اور آفتاب کا درمیانی ظاہری فاصلہ تقریباً اڑتالیس درجے ہو جاتا ہے اس وقت زہرہ بہت چمکدار نظر آتا ہے اور غروب آفتاب کے تقریباً تین گھنٹے بعد تک نظر آتا رہتا ہے اس کے بعد زہرہ استقامت سے پھر رجعت میں آ جاتا ہے یعنی الٹی چال چلنے لگتا ہے اور تیزی کے ساتھ آفتاب اور زہرہ کا درمیانی ظاہری فاصلہ کم ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ تقریباً بائیس دن بعد زہرہ کا مغرب میں نظر آنا ختم ہو جاتا ہے اور وہ آفتاب کی شعاعوں میں گم ہو جاتا ہے اس طرح تقریباً آٹھ دن تک آنکھوں سے اوجھل رہنے کے بعد زہرہ پھر افق مشرق میں طلوع آفتاب سے پہلے نظر آنے لگتا ہے اور پھر تقریباً بائیس دن بعد وہ رجعت سے استقامت میں آتا ہے اسی طرح بار بار زہرہ شام کا ستارہ اور

صبح کا ستارہ بنا رہتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اگر زہرہ مغرب کی طرف نظر آئے
تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ شام کا وقت ہے اور اگر مشرق کی طرف نظر آئے تو سمجھ
لینا چاہیئے کہ یہ صبح کا وقت ہے۔ شام یا صبح کے علاوہ زہرہ کو رات کے کسی
اور حصے میں کبھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ زہرہ میں ایک اور بھی خصوصیت ہے جو
کسی دوسرے سیارہ میں نہیں پائی جاتی۔ صرف عطارد میں زہرہ کی سی کچھ خصوصیت
پائی جاتی ہے لیکن چونکہ عطارد کم روشن سیارہ ہے اور عام طور پر آنکھوں سے
اوجھل ہی رہتا ہے اور بہت ہی قلیل مدت کے لیے نظر آتا ہے اس لیے ہم اُسے
نظر انداز کر سکتے ہیں۔ زہرہ کی وہ خصوصیت یہ ہے کہ اس کے کُرہ کی ظاہری شکل
بھی چاند کی طرح تبدیل ہوتی رہتی ہے یعنی جب زہرہ صبح کے وقت رجعت
کی حالت میں افق مشرق میں طلوع ہونے لگتا ہے تو اُس کی شکل ہلال کی مانند ہوتی
ہے جیسی کہ ستائیسویں شب کے چاند کی ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ زہرہ کا ظاہری جسم
بہت چھوٹا ہوتا ہے اس لیے اُس کا یہ ہلالی جسم عام آنکھوں سے نظر نہیں آ سکتا
جب تک کہ دوربین کی مدد سے نہ دیکھا جائے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ زہرہ کا
جسم اتنا چمکدار ہوتا ہے کہ اُس کی ہلالی شکل صاف نظر نہیں آتی بلکہ اس کا جسم ایک
بہت بڑے ستارے کی طرح گول نظر آتا ہے گویا کہ زہرہ کی روشنی اُس کے
اصلی جسم کی پردہ پوشی کرتی ہے اور یہ ردائے نور اُس کی ہلالی شکل کو چھپا لیتی ہے
لیکن جو شخص مشاہدۂ فلک کا ماہر ہے وہ اس ردائے نور میں بھی زہرہ کی ہلالی
شکل کو پہچان لیتا ہے گویا کہ وہ شخص زہرہ کو ردائے نور میں بھی عریاں دیکھ لیتا
ہے۔ زہرہ کی اس ہلالی شکل میں ایک اور بھی لطیف پہلو نکلتا ہے جس کی طرف
کسی شاعر نے کیا خوب اشارہ کیا ہے کہ ؎

دیر تک اس شب میں دیکھا ہلال   یہ کسی کافر کی انگڑائی نہ ہو

زہرہ کی یہ ہلالی شکل آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور جب زہرہ اور آفتاب
کا فاصلہ تقریباً اڑتالیس درجے ہو جاتا ہے تو زہرہ کی شکل اکیسویں شب کے چاند
کی سی ہو جاتی ہے اس کے بعد آہستہ آہستہ یہ شکل اور بھی بڑھتی ہے اور جب زہرہ
مشرق کی طرف مستقیم ہو کر آنکھوں سے اوجھل ہونے والا ہوتا ہے تو اس کی شکل
سولھویں شب کے چاند کی مانند ہوتی ہے لیکن اُس وقت زہرہ کا ظاہری جسم بہت
ہی چھوٹا ہو جاتا ہے اس لیے روشنی بھی کم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد جب زہرہ
ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے تو اُس کی شکل چودھویں رات کے
چاند کی طرح ہوتی ہے لیکن وہ ہمیں نظر نہیں آ سکتی۔ اسی طرح جب زہرہ مغرب
کی طرف نظر آنے لگتا ہے تو اس کی شکل ظاہری بارہویں شب کے چاند کی طرح
ہوتی ہے اور جب وہ آفتاب سے اڑتالیس درجے کے فاصلہ پر پہنچتا ہے
تو اس کی شکل گھٹتے گھٹتے آٹھویں شب کے چاند کی طرح ہو جاتی ہے اور پھر
جب زہرہ رجعت میں آ کر آفتاب کی طرف پلٹتا ہے تو آنکھوں سے اوجھل
ہونے سے پہلے اُس کی ظاہری شکل پہلی شب کے ہلال کی طرح ہو جاتی ہے
اور جب وہ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے تو اُس کی ظاہری شکل انتیسویں شب
کے چاند کی طرح معدوم ہو جاتی ہے کیونکہ اس وقت زہرہ آفتاب اور ہمارے
درمیان میں آ جاتا ہے۔ زہرہ کے ظاہری جسم کی ان تبدیل ہوتی ہوئی شکلوں سے صرف
وہی شخص واقف ہوتا ہے جو مشاہدۂ فلک میں ماہر ہو ورنہ عام لوگوں کو تو زہرہ
محض ایک روشن نقطہ کی مانند نظر آتا ہے

علم ہیئت و نجوم کے مندرجہ بالا حقائق کو سامنے رکھ کر اب ذرا غالب
کے دوسرے شعر کا صحیح مفہوم سمجھنے کی کوشش کیجیے جس میں انھوں نے
اپنی سحر طرازی کا ایک اور ثبوت پیش کیا ہے۔ اگر غالب صرف اتنا ہی کہہ دیتے
کہ "جب میں بیدار ہوتا ہوں تو مجھے زہرہ نظر آتا ہے" تو بھی اُن کا مقصد
پورا ہو جاتا کیونکہ ایسی حالت میں صرف زہرہ کا نظر آ جانا غالب کی سحر خیزی کا
مکمل ثبوت ہے لیکن غالب نے اس بات کو بھی سیدھی سادی طرح کہنا مناسب
نہ سمجھا بلکہ اپنی تخیل کا کرشمہ دکھانے کے لیے انھوں نے بات میں سے بات
پیدا کی اور ضمناً زہرہ کے جسم کی اُن ظاہری شکلوں کی طرف بھی اشارہ کر دیا
جو اس کے نور کی شعاعوں کی وجہ سے عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ
رہتی ہیں یعنی انھوں نے کنایۃً یہ بھی بتا دیا کہ "حالانکہ رقاصۂ فلک یعنی
زہرہ ہر وقت ردائے نور سے اپنا جسم چھپائے رکھتی ہے لیکن چونکہ میں محرم
راز نہاں نظارگی ہوں اس لیے میری نظروں سے اُس کے جسم کی پوشیدہ
ساخت نہیں چھپ سکتی اور میں اُس کی ردائے نور کے باوجود اس کی بدلتی
ہوئی جسمانی شکلوں کو پہچان لیتا ہوں گویا کہ میں اُسے عریاں دیکھ لیتا ہوں"

اب آپ غور فرمائیے کہ غالب علم نجوم کی کتنی گہرائیوں میں پہنچے ہوئے
تھے۔ اُن کے منظوم اشعار کا ایک ایک لفظ علم نجوم کے رازہائے سربستہ کا
ایک ایک دفتر ہے۔ آپ جہاں تک چاہیں اُس کی شرح میں بیان کرتے چلے
جائیں اور اُس کی بوقلمونیوں میں گم ہوتے جائیں پھر بھی اس کی تہ تک نہیں
پہنچ سکتے۔ لیکن افسوس کہ دیوان غالب کے فارسی کلام کی عموماً اور اُن کے

سحارِ کلام کی خصوصاً اس درجہ ناقدری ہے کہ لوگ اس کلام کے سمجھنے کی ضرورت
بھی محسوس نہیں کرتے۔ ان لوگوں کی نظروں میں غالب کا یہ سحارِ کلام اتنا حقیر ہے
کہ وہ بلا پشیمانی "قلم رد" کرتے چلے جاتے ہیں۔ قدرت کی ستم ظریفی دیکھئے
کہ اسی غالب کو تو محرمِ رازِ جہاں روزگار بنا کر ثوابت و سیار کو ان کے قدموں
میں لا ڈالا لیکن ان ہی لوگوں کو ان اسرار کے سربستہ رہنے سے نامحرم رکھنے کے لئے
طلسم کے سحارِ کلام کو اور خود غالب کو بھی دنیا میں ذلیل و خوار کر دیا تاکہ ان کی
طرف کسی کی توجہ ہی نہ ہو سکے۔ یہی نکتہ خود غالب نے بھی مندرجہ بالا مد کے آخری
شعر میں بیان کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ؎

محرمِ رازِ نہاں روزگارم کردہ اند
تا بجرمِ فہمِ خلق سعد گوشش خوارم کردہ اند

آخر میں صرف ایک غلط فہمی کا ازالہ کر دینا چاہتا ہوں۔ وہ یہ
کہ عام طور پر لوگ اسی شخص کو نجومی سمجھنے کے لیے تیار ہوتے ہیں جو ہر وقت
لوگوں کی قسمتوں کا حال بتاتا پھرے۔ اگر کوئی حقیقت آشنا نجومی اس قسم کی غیر
ذمہ دارانہ پیش گوئیوں سے احتساب کرے تو لوگ اُسے نجومی ماننے کے لیے تیار
نہیں ہوتے۔ بالعکس اگر کوئی جاہل شخص بھی کسی کے متعلق کوئی پیش گوئی کر دے
اور حسنِ اتفاق سے وہ پیش گوئی صحیح ثابت ہو جائے تو عوام فوراً ہی اسے بڑا کامل
نجومی سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر کوئی شخص علم نجوم میں کتنا ہی ماہر کیوں نہ
ہو لیکن کسی قسم کی پیشگوئی کرنے کو تیار نہ ہو تو لوگ اُسے ہرگز نجومی نہیں سمجھیں گے
غالب کے ساتھ بھی لوگوں کا کچھ ایسا ہی سلوک معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ غالب کے
شعر اور ان کی تحریروں میں علم نجوم کی مکمل تفصیلات کا عکس بطریق احسن موجود
ہے لیکن پھر بھی چونکہ انھوں نے بار بار بہت سی پیش گوئیاں نہیں کی ہیں
اس لیے ان کو نجومی سمجھنے میں لوگوں کو تامل ہوتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جو شخص
علم نجوم میں جتنا زیادہ ماہر ہوگا وہ اتنا ہی محتاط ہوگا اور پیش گوئیوں سے پرہیز
کرے گا۔ چونکہ اس قسم کی شمار پیش گوئیاں صرف مبتدیوں ہی کو زیب دیتی ہیں
اس لیے جو لوگ منتہی ہوتے ہیں وہ پیش گوئیوں کی بجائے علم نجوم کے ان اسرار و
رموز کو بے نقاب کرتے ہیں جن سے پردہ اٹھانا ہر کس و ناکس کے بس کی بات
نہیں۔ بے شمار پیش گوئیاں محض قیاس و ظن پر مبنی ہوتی ہیں اور بعض اوقات
یہ گمراہ کن اور تباہ کن بھی ثابت ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے منتہی لوگ ان سے
بچتے ہیں اور شاذ و نادر ہی کوئی پیش گوئی کرتے ہیں۔ اگر کوئی بات منہ سے
نکالتے بھی ہیں تو علم نجوم کے حدود کا خیال رکھ کر زبان کھولتے ہیں اور واللہ اعلم
بالصواب ضرور کہتے ہیں۔ مثلاً ایک نجومی جب اپنے زائچہ کو دیکھ کر یہ معلوم کرتا ہے
کہ آئندہ اس کی زندگی میں بڑی مصیبتیں آنے والی ہیں تو پہلے ہی سے پریشان
ہو جاتا ہے اور کہتا ہے ؎

ان نصیبوں پر کیا اختر شناس
آسماں بھی ہے ستم ایجاد کیا

لیکن ایک اعلیٰ پائے کا نجومی جب اپنے زائچہ میں اپنی آئندہ زندگی میں آنے
والی مصیبتوں کو دیکھتا ہے تو وہ پریشان نہیں ہوتا بلکہ سوچتا ہے کہ خداوند تعالیٰ
قادرِ مطلق ہے اور عجیب نہیں کہ وہ ملتہ نواز میرے زائچہ کی اس نحوست کو بھی ٹال
دے۔ بہرحال ابھی سے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے جب مصیبت سر پڑ ہی
جائے گی تو دیکھا جائے گا اور اس کا کوئی تدارک کیا جائے گا۔ یہی نہیں بلکہ علم نجوم
کے حدود بھی اس کے سامنے ہوتے ہیں اس لیے کہتا ہے ؎

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا

یہی شان استغنا ایک منتہی میں ہوتی ہے جو اُسے معمولی قسم کے نجومیوں سے
ممتاز کر دیتی ہے۔

علم نجوم کے ماہرین نے غالب کے سحار کلام کا ایک ایک لفظ اس بات
کا ثبوت مہیا کرتا ہے کہ وہ علم نجوم میں منتہی تھے۔ یہ دوسری بات ہے کہ انھوں نے
اس فن کو پیشے کے طور پر کبھی نہیں اپنایا اور غیر ذمہ دارانہ پیش گوئیاں کرنے سے
اپنے آپ کو بچائے رکھا۔ اگر وہ چاہتے تو یہ سب کچھ کر سکتے تھے لیکن اس قسم کے
عمل کو انھوں نے اپنے رُتبے سے پست سمجھا۔ انھوں نے اپنی نجوم دانی کے بے
محابا دعوے کیے ہیں اور وہ دعوے بے بنیاد نہیں ہیں۔ ایک شعر میں تو انھوں
نے صاف صاف اپنے آپ کو بے مثال نجومی بتایا ہے ؎

ہیچو من شاعر و صوفی و نجومی و حکیم
نیست در دہر قلم مدعی دلکتہ تواست

جب وہ اپنے مشاہدہ فلک اور علم رصد کا ذکر لیتے ہیں تو کہتے ہیں ؎

ثابت و سیار گردون را رصد بستم بہ علم
رشتہ تسبیح گوہر ہائے غلطانش منم

جب وہ مشتری کی سعادت اور زحل کی نحوست کا ذکر کرتے ہیں تو ایسے

انداز سے کرتے ہیں کہ ساتھ ہی ساتھ اپنی بے نیازی بھی ظاہر کر دیتے ہیں ؎

نے بہ گردش کامیاب و نے بہ سختی تنگ دل
شرمسار سستی برجیس و کیوانش منم

اور جب وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ قضا و قدر کی باگ ڈور تو صرف خدا کے ہاتھ میں ہے اور ستاروں کی گردش کو تقدیر کے چکر کی اصل وجہ سمجھنا محض وہم کی سی حیثیت رکھتا ہے تو کہتے ہیں ؎

سیر ستارہ در روش چرخ نیلگوں
ایما کند ہر آئینہ در مذہب حکیم
اما من آں نیم کہ پسند طریق وہم
راختر چہ شکوہ چوں بود خود خدا قسیم

اس ساری بحث کا لب لباب یہ ہے کہ غالب علم نجوم میں منتہی تھے وہ زائچہ وغیرہ بنا کر لوگوں کی قسمتوں کا حال معلوم کرنے کے فن میں یکتا تھے لیکن چونکہ وہ اس علم کے حدود سے بھی واقف تھے اس لیے غیر ذمہ دارانہ پیش گوئیوں سے گریز کرتے تھے وہ اعلیٰ پائے کے منجم ضرور تھے لیکن ثوابت و سیار کو انسانی تقدیر کا سبب نہیں سمجھتے تھے بلکہ اُن کا عقیدہ تھا کہ خداوند تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ جب چاہے قسمت بدل سکتا ہے اور جب چاہے ثوابت و سیار کی سعادت و نحوست کو بے اثر کر سکتا ہے وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ زائچہ کی مدد سے معلوم کیا ماضی و حال و مستقبل محض ایک قیاس ہے اس قسم کے قیاس پر کچھ اندازے و ضرور لگائے جا سکتے ہیں لیکن اس قیاس پر اپنے ایمان کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی غالب میں اور ایک معمولی منجم میں بس یہی ایک فرق ہے کہ غالب زائچہ وغیرہ کو انسانی تقدیر کا حقیقی نقشہ نہیں سمجھتے تھے لیکن ایک منجم زائچہ وغیرہ کو انسانی تقدیر کا حقیقی نقشہ سمجھتا ہے اور تمام احکام نجوم پر مکمل ایمان رکھتا ہے اسی قسم کے معمولی منجم کے متعلق مولائے کائنات علی ابن ابیطالبؑ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا جو نہج البلاغہ میں موجود ہے کہ "المنجم کالکاھن و الکاھن کالساحر والساحر کالکافر والکافر فی النار" یعنی منجم کی حیثیت کاہن کی سی ہے، کاہن کی حیثیت ساحر کی سی ہے، ساحر کی حیثیت کافر کی سی ہے اور کافر کا ٹھکانا جہنم میں ہے۔ لہذا غالب منجم تو تھے لیکن جاہل منجم نہیں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے منجمانہ کلام میں بڑے محتاط رہتے تھے اس میں شک نہیں کہ وہ منجمانہ پیش گوئیاں کرنے میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے لیکن چونکہ وہ اپنے آپ کو جاہل منجم نہیں بنانا چاہتے تھے اور اپنے آقا و مولیٰ امام اول باب مدینۃ العلم علی ابن ابیطالب کے قول سے سرتابی نہیں کر سکتے تھے اس لیے منجمانہ پیش گوئیوں کے لیے زبان نہیں کھول سکتے تھے یہ دوسری بات ہے کہ جس طرح جلال کے عالم میں حضرت علی کی زبان پر خطبہ شقشقیہ جاری ہو گیا تھا اُسی طرح بیان کے جوش میں مرزا غالب کی زبان پر بھی مندرجہ ذیل منجمانہ پیش گوئی جاری ہو گئی تھی ؎

کوکبم را در عدم اوج قبولے بودہ است
شہرت شعرم بہ گیتی بعد من خواہد شدن

خط بہت طویل ہو گیا ہے اس لیے ختم کرتا ہوں امید ہے آپ اس سمع خراشی کے لیے مجھے معاف فرمائیں گے میں اپنا فرض سمجھ کر غالب کی نجوم دانی کے متعلق یہ تحریر آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں تاکہ آپ جیسے یگانہ روزگار محقق کو بھی اپنا ہم خیال بنا سکوں میں آپ کا خط اور اپنا یہ جواب کسی اچھے رسالے میں شائع کرا دوں گا تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس تبادلہ خیالات سے فائدہ پہنچ سکے اگر زندگی رہی اور زمانے نے کچھ مہلت دی تو انشاء اللہ غالب کی فارسی نثر اور خطوط وغیرہ کی عبارتوں کو بھی اہل علم حضرات کے سامنے پیش کروں گا اور ثابت کروں گا کہ جس طرح غالب کی نظم میں علم نجوم کے اسرار و رموز پروئے ہوئے ہیں اسی طرح ان کی نثر میں بھی قدم قدم پر ثوابت و سیار بکھرے پڑے ہیں۔

والسلام — سید صمد حسین رضوی

ستار طاہر

ہم طرح غالب

غالب کی صد سالہ برسی پر جہاں ہر اخبار اور ہر جریدے نے خصوصی غالب نمبر شائع کیے، وہاں غالب کے فن اور شخصیت کے علاوہ غالب پر بہت سارا تحقیقی کام بھی کتابی صورت میں منظر آیا۔ غالب صدی ابھی جاری ہے اور غالب کے سلسلے میں کئی مضامین اور کتابیں ابھی تک منظر عام پر آ رہی ہیں۔ غالب کی صد سالہ برسی کا ایک بڑا فائدہ تو یہ ہوا ہے کہ شعرا کی ان گنت غزلیں غالب کی زمینوں، بحروں اور قافیوں میں کہی ہوئی غالب نمبروں میں وافر تعداد میں شائع ہوئی ہیں۔ یوں غالب کی روح، فکر، فنی مہارت اور تغزل کو ہمارے دور کے شعرا نے اپنے انداز میں برتنے کی کوشش کی ہے۔

اس سلسلے کی ایک اہم کڑی "شانِ غالب" ہے۔ شانِ غالب کے مصنف سلیمان اویسی ہیں جنھوں نے یہ التزام برتا ہے کہ غالب کے اردو دیوان کی ہر غزل پر غزل غالب کی طرح پر غزلیں کہی ہیں۔ ان کا اپنا اجتہاد یہ ہے کہ انھوں نے بیشتر غزلوں میں غزلِ غالب کے اشعار سے زیادہ شعر کہے ہیں اور ردیف کے سلسلے میں اپنا انتخاب مدنظر رکھا ہے یعنی غالب کے قوافی کو سب کم استعمال کیا ہے۔

شانِ غالب کے دیباچے میں سید وقار عظیم نے ایک بڑی معنی خیز بات کہی ہے۔ لکھتے ہیں۔

"سلیمان اویسی کی غزلوں کو قارئین کے سامنے پیش کرتے ہوئے میری گزارش یہ ہے کہ آپ ان غزلوں کو اس نقطۂ نظر سے ہرگز نہ پڑھیے کہ غالب کا خیال یہاں جس پیکر میں ڈھل کر سامنے آیا ہے، اس میں لازماً غالب کے مانوس پیکر سے زیادہ کشش ہے۔ ہمیں تو صرف یہ دیکھنا ہے کہ یہ دو پیکر کس کس طرح دو شخصیتوں کی انفرادی خصوصیات کے مظہر بنے ہیں۔ مطالعے کی نظر اگر صرف حرف گیری اور نکتہ چینی پر ہو تو اس کا مقصد فوت ہو جائے گا، اور ہم کلامِ غالب کی اس اثر آفرینی کی داد دینے سے قاصر رہیں گے، جس میں ایک صدی گزر جانے کے بعد بھی سرمو فرق نہیں آیا۔"

سید وقار عظیم نے بڑی ذہانت سے "بات" کا رُخ پھیرا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ غالب کی زمینوں یا طرح پر غزل کہنے والے شاعر کی غزل کو قاری کس نقطۂ نظر سے پڑھے گا؟ غالب کے قاری کے سامنے جب غالب کی طرح میں کہی ہوئی غزل رکھی جائے گی، تو وہ جہاں دوسرے شاعر کی فنی مہارت کو دیکھے گا، وہاں یہ تو غالب کی غزل کی روح کو ہم طرح غزل میں تلاش کرے گا، یا دوسرے شاعر کی اس انفرادیت کو جانچنے کی کوشش کرے گا جس کی طرف وقار عظیم صاحب نے اشارہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وقار عظیم صاحب نے غالب کے کلام پر لکھی ہوئی غزلوں کے مطالعے کا جو نتیجہ غالب کی شاعری پر PROJECT کیا ہے وہ درست نہیں۔ غالب کی اثر آفرینی سے کون انکار کر سکتا ہے۔ خود غالب کے شعر کے مطابق غالب نے ہر دور اور زمانے کے لیے اپنے مقام کا جواز پیش کیا ہے۔

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور

ہر بڑے فنکار کا اسلوب یا سٹائل — اتنا منفرد ہوتا ہے کہ اس کی نقالی ناممکن ہوتی ہے۔ غالب بھی دنیا کے معدودے چند صاحبِ طرز

فنکاروں میں سے ایک ہے جس کے کلام کی اثر انگیزی ۔ کسی کٹھائی میں پگھلا کر کم نہیں کی جا سکتی ۔ نہ کسی موازنے اور مقابلے سے اس کے پیچھے تفکر احساس اور اسلوب کی آنچ کم ہو سکتی ہے ۔

سلمان ادیبی کی 'نشانِ غزل' کی غزلوں کے مطالعے کے بعد یہ احساس بڑی شدت سے دل میں جڑ پکڑ لیتا ہے کہ یہ غزلیں صنعت گری کا اظہار کرتی ہیں ان پر نہ غالب کے کلام کا ۔ تو ہی نظر آتا ہے اور نہ ہی شاعر کی کوئی اپنی مخصوص انفرادیت کیونکہ سلمان ادیبی کے کلام کے مطالعہ سے ہی پتہ چلتا ہے کہ وہ ـــ روایتی شاعر ہیں انھوں نے غالب کی ہر غزل کے مطلع کے پہلے یا دوسرے مصرع کو گرہ لگائی ہے 'گرہ لگانا' ـــ اساتذہ کے ہاں ایک فن کی حیثیت رکھتا تھا یہاں جرأت' ناسخ اور آتش وغیرہم کی کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں ۔ مگر کلام غالب پر گرہ لگانا کہیں زیادہ دشوار اور مشکل کام تھا جس سے سلمان ادیبی بحسن وخوبی عہدہ برآ نہیں ہو سکے ایسی چند مثالیں درج ذیل ہیں ۔

اشعار غالب

۱۔ کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا
دل کہاں کہ گم کیجے ہم نے مدعا پایا

۲۔ شوق ہر رنگ رقیب سر و ساماں نکلا
قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا

۳۔ بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

۴ آئے ہے بیکسیٔ عشق پہ رونا غالب
کس کے گھر جائے گا سیلاب بلا میرے بعد

سلمان ادیبی کے اشعار

۱۔ کہتے ہیں نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا
شکریہ کہ چوری کا آپ سے پتہ پایا

۲۔ "قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا"
نقش کرتے کا جو کھینچا تو گریباں نکلا

۳۔ "بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا"
مرنا چاہو تو یہاں شرط ہے بےجا ہونا

۴ ۔ کس کے گھر جائے گا سیلاب بلا میرے بعد
میرے مرقد کو رکھیں یاد کھلا میرے بعد

بعض اشعار کو سلمان ادیبی نے صرف لفظوں کے ہیر پھیر سے بدلا دیا ہے اس کے نتیجے میں جو شعر ڈھل کر سامنے آتا ہے اسے کلام غالب کو مسخ کرنے کی کوشش کے علاوہ اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا چند اشعار ملاحظہ ہوں ۔

غالب

۱۔ دونوں جہان دے کے وہ سمجھے کہ خوش رہا
یاں آ پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں

۲۔ ایک جا حرف وفا لکھا تھا سو بھی مٹ گیا
ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

سلمان ادیبی

۱ وہ دے کے دو جہاں ہمیں اظہار کیا کریں
یاں پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں

۲ ۔ ایک جا حرف وفا لکھا تھا' وہ اس بار ہے
ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

غالب کے مصرعوں پر مصرعے لگاتے وقت' یا غالب کی لافانی غزلوں کی طرح پر غزل لکھتے وقت' مسلم ادیبی بعض مقامات پر ایسے الفاظ اور مفاہیم کو نظم کرتے ہیں کہ یوں احساس ہونے لگتا ہے جیسے انھوں نے غالب کی غزلوں پر غزلیں نہیں کہیں' بلکہ کلام غالب کی پیروڈی کر دی ہے ایسے اشعار نشانِ غزل میں جابجا بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں چند اشعار درج ذیل ہیں ۔

میرے ہاتھوں سے رقیبوں کا جو اکثر سر کھلا
مجھ پر ان کی بزم دلکشا کا در کھلا

اس بت بدخو سے لڑنے جائیں کیا
خود ہی عزرائیل کو بلوائیں کیا

غالب کا مطلع ہے ؎

لازم تھا کہ دیکھو مرا رستا کوئی دن اور
تنہا گئے کیوں اب رہو تنہا کوئی دن اور

سلیمان اویسی نے اسے یوں بنا دیا ہے ؎

تنہا گئے کیوں اب رہو تنہا کوئی دن اور
شہر دل میں دیکھو مرا رستا کوئی دن اور

غالب کا شعر ہے ؎

حد سے ہے مست ناز کے باہر نہ آ سکا
گر اک ادا ہو تو اُسے اپنی قضا کہوں

سلیمان اویسی لکھتے ہیں ؎

گر اک ادا ہو تو اُسے اپنی قضا کہوں
بے حد کو چاند ماری کہوں گر نہ کیا کہوں

غالب کا مطلع ہے ؎

عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی
میری وحشت تری شہرت ہی سہی

سلیمان اویسی نے مطلع کو یوں کر دیا ہے ؎

عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی
اور بقول آپ کے شامت ہی سہی

غالب کی مشہور غزل "ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے" کی طرح پر بالتزام لکھی جانے والی غزل میں جب "حلوس حقہ کشاں پہ" پہ کر دیا گیا ہے۔ ایسے مصرع پڑھنے کو ملیں تو ذوق سلیم رکھنے والے قاری پر جو کچھ گزرتی ہے اس کو حرف گیری یا نکتہ چینی کی قید لگا کر تو کم نہیں کیا جا سکتا

"نشان غزل" روایتی انداز کی شاعری کا مجموعہ ہے۔ غالب سے عقیدت کا یہ اظہار بھی روایتی ہے اس میں تملوانہ رنگ غالب کے کلام کی رُوح کو پانے یا اس سے ہم آہنگ ہونے کی کوئی شعری قدر نظر نہیں آتی تاہم سلیمان اویسی صاحب کی فنی مہارت اور قادر الکلامی سے انکار نہیں کیا جا سکتا

دیوان غالب کے متن کے ساتھ "بانگ درا" ساغر "نشان غزل" دو سو آٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ سعد کاغذ کتابت طباعت مناسب اور قیمت پانچ روپے ہے اسے علمی کتاب خانہ اردو بازار لاہور سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی

انتخابِ غالب از تاثیر

۱۹۲۷ء میں یہ بات احباب میں طے پا گئی تھی کہ غالب کے اردو دیوان کو مصورِ مشرق عبدالرحمن چغتائی صاحب اپنی تصاویر سے مزین کر کے خود شائع کریں گے۔ اگرچہ اس کے محرکات بے شمار تھے مگر یہ مصور دیوانِ غالب ۱۹۲۸ء بنام "مرقعِ چغتائی" شائع ہو گیا تھا۔ اردو میں تو کیا ملک کی کسی اور زبان میں بھی اسی شان و شوکت سے ابھی تک ملک میں کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تھی اور نہ ابھی کسی کتاب کی اتنی قیمت مقرر کی گئی تھی۔ پروفیسر محمد دین تاثیر (متوفی ۱۹۵۰ء) نے چغتائی کی تمام پہلے کی بنی ہوئی تصاویر کو غالب کے اشعار پر درج کر کے شامل کتاب کیا تھا جو اپنے اصل رنگوں میں طبع ہوتی تھیں۔ اسی طرح "مرقعِ چغتائی" میں ایک مقدمہ انگریزی زبان میں علامہ اقبال کا لکھا ہوا شامل ہے جس میں اسلامی نقطۂ نگاہ سے فن پر بحث کی گئی ہے جو ایک گراں بہا علمی کارنامہ ہے۔ اسے بھی دراصل تاثیر مرحوم ہی نے علامہ پر زور دے کر لکھوا کر شامل کرایا تھا ورنہ ہم خاص کر اس موضوع پر علامہ کی اس گراں بہا تحریر سے محروم رہ جاتے۔

مطبوعہ "مرقعِ چغتائی" میں متن کے آغاز میں ایک ضمیمہ بطور انتخاب شامل ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جن دنوں "مرقعِ چغتائی" تیار ہو رہا تھا، ہم ایک روز مل کر حسبِ معمول علامہ اقبال کی خدمت میں حاضر تھے۔ غالب کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی۔ علامہ اقبال نے اپنے خاص انداز میں گفتگو کے موضوع سے متاثر ہو کر اصرار کیا کہ غالب کا اور بہترین کلام فارسی زبان میں ہے اور اسی کی تصاویر بنانی چاہئیں۔ اس کے اردو کے اکثر اشعار علامہ کو مطمئن کرنے کے لئے پیش بھی کئے گئے مگر ان اشعار کی رفعت و معنویت کو نہیں پہنچ سکے۔ آخر یہ ماننا پڑا کہ غالب کا کلام متنازعہ ہے اور آخر یہ طے پایا کہ ان حالات میں یہ بہتر ہو گا کہ غالب کے اردو کلام کا ایک عمدہ انتخاب ہو جانا چاہیے جس پر تاثیر مرحوم نے علامہ سے درخواست کر دی کہ آپ خود غالب کے اردو کلام کا انتخاب کر دیں جس پر علامہ نے اس شرط پر آمادگی کا اظہار کیا کہ آپ اوّل خود اپنے طور پر ایک انتخاب کر لیں پھر میں جو دیکھوں اس کو دیکھ کر اپنے طور پر درج کر دوں گا۔ چنانچہ تاثیر نے فوراً گھر آ کر ایک اعلیٰ مجلد کاپی میں ایک انتخاب تیار کیا جسے میں خود علامہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے حسبِ عادت فوراً اسی وقت مجھ سے ہی پنسل لے کر چیدہ چیدہ اشعار پر نشان لگا دیئے جن کو بطور انتخاب کے عنوان سے الگ اسی ترتیب سے کاتب سے لکھوا کر بطور ضمیمہ "مرقعِ چغتائی" شامل کر دیا گیا جو آج بھی "مرقعِ چغتائی" اور نقشِ چغتائی میں شامل ہے۔ افسوس اس امر کا ہے کہ آج اس بات کو کوئی جانتا ہے اور نہ اس پر کسی کا نام درج ہے حالانکہ اسے پروفیسر تاثیر اور علامہ اقبال نے ہی ترتیب دیا تھا۔

تاثیر اپنے زمانے میں غالب کے اردو کلام کے حافظ ہی نہ تھے وہ غالب کے کلام کے سب سے بڑے محقق اور نقاد بھی تھے اور وہ اکثر غالب کے اشعار اور خاص چلتے عام گفتگو میں احباب کے درمیان اور کلاس میں انگریزی پڑھاتے ہوئے برموقع استعمال کر کے لذت اندوز ہوتے تھے اور علامہ کے ہاں انتخابِ کلامِ غالب کے اس مذکورہ بالا مرحلہ اور پھر آپ کی مصورِ مشرق سے اس طرح براہِ راست تعلق نے ایک گہرا اثر اس طرح کر دیا تھا کہ آپ نے اپنے طور پر غالب کے تمام اردو دیوان کا مرتب غزل اپنے مذاق کے مطابق ایک انتخاب کی ضرورت کو محسوس کیا جس کا تاثیر نے جسے غالب کا تمام کلام پہلے ہی ذہن میں تھا نہایت اطمینان سے کھلے میں بیٹھ کر تمام اردو دیوانِ غالب غزل وار اپنے نقطۂ نگاہ کے مطابق ایک انتخاب ہی نہیں بلکہ ایک خلاصہ کر ڈالا۔ یہاں یہ بھی بیان کرنا ضروری ہے کہ اس مرحلے نے اس وقت یہ بھی تصور دیا تھا کہ "مرقعِ چغتائی" میں بجائے تمام دیوانِ غالب شائع کرنے کے بجائے اسی انتخابِ غالب از تاثیر کو بھی چغتائی کی تصاویر کے ساتھ شائع کر دیا جاتا مگر یہ تجویز کئی وجوہ سے پروان نہ چڑھ سکی۔ چنانچہ "مرقعِ چغتائی" کو موجودہ صورت میں ہی مع تمام دیوان اور ضمیمہ

انتخاب شائع کرنے کو ترجیح دی۔ مالک رام اور یہ تمام انتخاب تاثر جو اپنی جگہ مکمل تھا عرصہ گمنامی میں چلا گیا جو حسن اتفاق سے محفوظ رہا جسے آج جناب یونیورسٹی ریسرچ سوسائٹی پروفیسر حمید احمد خان شائع کرنے کا فخر اس وجہ سے حاصل کر رہی ہے کہ علم و ادب کے اعتبار سے یہ انتخاب کلام غالب اور پیش لفظ علم ادب ماتر اپنی جگہ ایک گراں بہا خزانہ ہے۔

چنانچہ یہ نسخہ انتخاب غالب، ریڈ پلیٹر ماتر جو اس کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا مسودہ اور مخطوطہ ہے۔ دراصل ماتر کے اپنے ذاتی علم ادب کے کمال کا مظہر ہے۔ اسے ہم پہلی مرتبہ گمنامی سے نکال کر غالب اور اردو ادب و شعر کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ امید ہے علم ادب سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اس کی قدر فرمائیں گے۔ اس نسخے میں غالب کے اکثر اشعار کے اکثر الفاظ کو ماتر نے یا تو اپنے حافظے کی بنا پر کچھ اس سے لکھا ہے یا علم و ادب کے رجحان کی وجہ سے خود بخود مختلف الفاظ ایک طرح طور پر مترادفات بن گئے ہیں۔

غالب کا انتقال ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء کو دہلی میں ہوا تھا جسے آج ایک صدی ہو چکی ہے اور اس کا صد سالہ جشن علمی ادارے ابھی تک منا رہے ہیں۔ اس اثناء میں غالب پر ہزارہا مضامین اور اس کے کلام پر سیر بحث لکھے گئے ہیں اور ساتھ ہی ہر صاحب ذوق نے اس کے کلام کی اپنے سلیقے کے مطابق شرحیں بھی کی ہیں جس میں سے مطبوعہ شرحوں کی تعداد بھی جو عام ملتی ہیں کافی ہے۔ میرے نزدیک یہ سب کچھ شاعر غالب کی ذاتی عظمت کی دلیل ہیں۔ ماتر نے یہ انتخاب ۱۹۲۷ء میں کیا تھا جب اس کی عمر قریب پچیس سال تھی جو عین شباب کا زمانہ تھا اور اس کا انتقال اس کے قریب پچیس سال بعد ہوا تھا اور آج ہم اس انتخاب کو چالیس سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بطور علمی کارنامہ اور خدمت ادب سمجھ کر شائع کر رہے ہیں۔

محمد حنیف شاہد

پنجاب یونیورسٹی کی سترہ مطبوعات

پنجاب یونیورسٹی پاکستان کا ایک عظیم تعلیمی ادارہ ہے جس کی شاندار اور تابناک علمی تحقیقی اور تعلیمی روایت ہمارے ملک کے دوسرے اداروں کے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی نے ایک جامع قابل قدر اور وقیع پروگرام مرتب کیا تھا۔ ملکی حالات کی وجہ سے اگرچہ پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی کئی تقریبات کا انعقاد نہ ہو سکا مگر پنجاب یونیورسٹی کے اس دور کے وائس چانسلر جناب حمید احمد خاں نے غالب صدی کے سلسلے میں جو کتابیں شائع کرنے کا منصوبہ بنایا تھا وہ قدرے تاخیر کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔

یہ کتب مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی لاہور کے اہتمام میں شائع کی گئی ہیں۔ سترہ جلدوں میں غالب کی تصانیف اور غالب سے متعلق چند کتابیں شامل ہیں۔ بلاشبہ یہ ایک بڑا وقیع اور اہم علمی کارنامہ ہے اور غالب کی خدمت میں خراج تحسین کی حیثیت رکھتا ہے اور غالب پرستوں اور مداحوں کے لیے ایک گرانقدر علمی سرمایہ۔ غالب نے اپنے قصائد کے بارے میں منشی ہرگوپال تفتہ کے نام ایک خط میں لکھا تھا:۔

"میرے قصیدے دیکھو تشبیب کے شعر بہت پاؤ گے، اور مدح کے شعر کمتر، نثر میں بھی یہی حال ہے۔"

مجلس یادگار غالب نے جس اہتمام، دقت نظری، تحقیق اور خوش اسلوبی سے غالب کی کتابیں شائع کی ہیں انہیں دیکھ کر مجلس یادگار غالب کی خدمت میں ایک قصیدہ پیش کرنے کو جی چاہتا ہے جس میں مدح کے شعر وافر اور برتر ہوں۔

مجلس یادگار غالب کے اہتمام میں شائع ہونے والی کتب کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے:۔

۱۔ دیوان غالب

مولانا حامد علی خاں کے مرتب ہیں۔ اس دیوان کے لیے مطبع نظامی سے جون ۱۸۶۲ء میں شائع ہونے والے دیوان غالب کو بنیاد بنایا گیا ہے کیونکہ اسے خود غالب نے ترتیب دے کر شائع کرایا تھا تاہم یہ دیوان بھی اغلاط کتابت سے محفوظ نہ رہ سکا تھا۔ مولانا حامد علی خاں کے پیش نظر دیوان غالب کے کسی نسخے کو زیادہ سے زیادہ صحیح اور اصلی متن کے ساتھ غالب ہی کی ترتیب غزلیات و اشعار کے مطابق مرتب کرنے کا کٹھن کام درپیش تھا۔ اب تک دیوان غالب سینکڑوں بار شائع ہو چکا ہے۔ مولانا حامد علی خاں کے مرتبہ دیوان غالب کی امتیازی خصوصیت صحت متن، صحت ترتیب اور حسن کتابت ہے۔ علاوہ ازیں مولانا حامد علی خاں کے تشریحی اور وضاحتی نوٹ بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ انہوں نے تحقیق میں عرقریزی سے کام لیا ہے۔ تمام ممکن الحصول نسخہ ہائے دیوان غالب کے ساتھ موازنے کے بعد اس دیوان کو مرتب کیا ہے۔ دیوان غالب کے اس نسخے کے بارے میں یہ بات بڑی ذمہ داری سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ دیوان زیادہ سے زیادہ حد تک صحیح اور اصلی متن کے مطابق ہے اور اس دیوان کے مطالعے سے غالب کا قاری دوسرے نسخوں کے متن اور اختلافات سے بھی آگاہ ہو جاتا ہے۔

یہ دیوان فوٹو آفسٹ پر شائع کیا گیا ہے۔ مشہور خطاط جناب سید انور حسین نفیس رقم نے اس کی کتابت کی ہے اور حق تو یہ ہے کہ کتابت و خطاطی کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ سادہ و پرکار دیوان غالب معروف مشرقی چغتائی کے بنائے ہوئے آرائشی بیل بوٹوں سے سجایا گیا ہے۔ کتابت اور طباعت کے اعتبار سے یہ دیوان ہمیشہ یادگار رہے گا۔

۲-۳۔ خطوط غالب

غالبیات کے فاضل اور نامور عالم جناب مولانا غلام رسول مہر نے دو جلدوں میں خطوط غالب مرتب کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"اس موقع میں میرزا کے (؟) خطوط اور بعض دوسرے رشحات قلم

یکجا ہوگئے ہیں کہ عملاً ان جواہر پاروں کا اتنا مجموعہ کبھی تیار نہیں ہوا"

مولانا غلام رسول مہر نے غالب کے خطوط کی اشاعت جدید کے سلسلے میں جس محنت اور تحقیق کا معیار قائم کیا ہے، وہ بے مثال ہے انھوں نے خطوط غالب کے متن کی تصحیح کے لیے پوری تحقیق سے کام لیا ہے تمام مکاتیب کی تاریخ وار ترتیب کا مشکل کام انجام دیا ہے ان تاریخی، جغرافیائی علمی اور ادبی تلمیحات و اشارات کی مناسب تشریح کی گئی ہے جو خطوط غالب میں بکھرے ہوتے ہیں اور عام قاری مطالب کے ادراک میں ان کی وجہ سے رکاوٹ محسوس کر سکتا تھا ہر مکتوب الیہ کے احوال و سوانح کا مختصر سا خاکہ بھی لکھ دیا گیا ہے تاکہ مکتوب الیہ کے ساتھ مرزا غالب کے تعلق کی حیثیت واضح ہو سکے اس کے علاوہ مولانا غلام رسول مہر نے بعض مشکل الفاظ اور تراکیب کی توضیح بھی کر دی ہے ان گراں بہا خصوصیات کی وجہ سے خطوط غالب کا یہ اڈیشن ایک بڑا علمی اور تحقیقی کام بن گیا ہے یہ دونوں جلدیں ایک ہزار گیارہ صفحات پر مشتمل ہیں۔

۴۔ غزلیات فارسی ۔ میرزا اسد اللہ خاں غالب

برصغیر پاک و ہند میں غالب کو جو شہرت حاصل ہوئی، وہ بیشتر حد تک ان کے اردو دیوان کی مرہون منت ہے حالانکہ غالب کو اپنی فارسی شاعری پر بڑا ناز تھا اور یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ غالب فارسی کے بہت بڑے شاعر تھے غالب کی غزلیات فارسی کو بہ تصحیح و تحقیق سید وزیر الحسن عابدی نے مرتب کیا ہے۔ اس مجموعے کے لیے انھوں نے غالب کی کلیات مطبوعہ ۱۸۶۳ء اور "کلام بالعد" کو بنیاد بنایا ہے اس کے علاوہ یہ مجموعہ ان تمام قلمی اور مطبوعہ نسخوں کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے، جو غالب کی زندگی میں لکھے گئے یا چھپے ان میں بارہ نسخے قلمی اور تین مطبوعہ ہیں اور اس تعداد کی تفصیل یہ ہے کہ ان میں نو نسخے دیوان فارسی کے اور چار نسخے اُن مجموعوں کے ہیں جن کی حیثیت انتخاب یا بیاضات کی ہے۔ ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی نے دیباچے میں ان نسخوں پر تفصیلی بحث کی ہے۔

"غزلیات فارسی" میں یہ اہتمام برتا گیا ہے کہ ہر غزل کی تاریخ تصنیف یا تصنیف کے زمانی حدود کا تعین کیا گیا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک دشوار ترین کام تھا مگر ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی اس سے بحسن و خوبی عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ اس ترتیب کی وجہ سے غالب کی فارسی شاعری کی ارتقائی صورت سامنے آجاتی ہے "غزلیات فارسی" کے ساتھ "فہارس و تعلیقات"، "اختلافات نسخ" "ضمیمہ"

اور جدول) غزل، غزل (توضیحات) سخن گسترانہ بیش (جن شعرا کے تخلص حوالے کے طور پر آتے ہیں ان میں ہر ایک کا نام اور زمانہ اس اشاریے میں شامل ہیں) اشخاص غزلیات (ممدوح، معاصرین و ممدوحین و پادشاہان شعرائی فارسی زبان) اور اماکن غزلیات کے اشاریے کے علاوہ ایک ضمیمہ بھی شامل ہے جس میں ان اعتراضات کو پیش کیا گیا ہے جو کلکتہ میں غالب کے دو اشعار پر ہوتے تھے۔

۵۔ قصائد و مثنویات فارسی ـــ غالب

یہ مجموعہ مولانا غلام رسول مہر کے اہتمام سے تیار ہوا ہے مولانا مہر غالب کے قصائد کے بارے میں رقمطراز ہیں:۔

"فارسی میں میرزا کے شعری جواہر پاروں کا سب سے بڑا ذخیرہ قصیدوں ہی کی شکل میں ہے یہاں تک کہ انھیں غزلیات پر بھی تفوق حاصل ہے۔"

اس مجموعے میں غالب کے تمام قصائد یکجا کر دیے گئے مولانا مہر نے ضروری تمہیدات رقم کی ہیں حواشی میں بعض مشکل الفاظ و تراکیب کی تشریح کی گئی ہے اور بعض اشعار کے مطالب بھی اختصاراً پیش کر دیے ہیں۔

اس مجموعے کو دو حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے قصائد چار سو چوالیس صفحات پر مشتمل ہیں دوسرے حصے میں مثنویات ہیں اس حصے میں ان مثنویات کے علاوہ کلیات غالب میں شامل ہیں، وہ مثنویاں بھی شامل ہیں جو کلیات کی اشاعت کے بعد غالب نے لکھی تھیں گویا اس حصے میں غالب کی تمام مثنویاں یکجا کر دی گئی ہیں مولانا مہر نے مشکل الفاظ و تراکیب یا تلمیحات کے متعلق حواشی لکھے ہیں اور ہر مثنوی کی کیفیت یا اطراف کا اجمالی ذکر بھی کر دیا ہے مثنویات کا حصہ ۱۶۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

۶۔ قطعات، رباعیات، ترکیب بند، ترجیع بند، مخمس

غالب قادر الکلام شاعر تھے انھوں نے ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی اور ہر صنف سخن میں اپنی انفرادیت کا سکہ بٹھایا ہے مولانا غلام رسول مہر نے غالب کے قطعات، رباعیات، ترکیب بند، ترجیع بند اور مخمس اس مجموعے میں یکجا کر دیے ہیں قطعات میں جو اسما نظر آتے ہیں ان کی تصریح کردی ہے ہر قطعہ کا زمانۂ تصنیف متعین کرنے کا تحقیقی کام کیا گیا ہے۔ تاریخی قطعات کے ساتھ حواشی شامل کیے گئے اور مشکل الفاظ و تراکیب کی مختصر تشریح کر دی گئی ہے۔

۷۔ سبدِ چین ―― غالب

'سبدِ چین' غالب کے ۱۸۳۸ء سے ۱۸۶۷ء تک کے کلام کا احاطہ کرتی ہے یہ کتاب غالب کی زندگی میں ایک بار ہی شائع ہو سکی جس یادگارِ غالب کے لیے سبدِ چین کی اس اشاعت کی تصحیح و تحقیق کی ذمہ داری سے ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی عہدہ برآ ہوتے ہیں عابدی صاحب نے دیباچہ میں واضح کر دیا ہے کہ انہوں نے مالک رام صاحب کے مرتبہ سبدِ چین سے کہاں کہاں انحراف و اختلاف کیا ہے اس کی وجوہ بتاتے ہیں کہ کتاب کی وہی صورت برقرار رکھا' ان کے پیشِ نظر تھا جو صورت و ترتیب خود غالب کے مرتبہ نسخہ کی تھی

عابدی صاحب نے تشریحی نوٹ لکھے ہیں تعلیقات شامل کی ہیں لفظ سبدِ چین کی وضاحت کی ہے اور حواشی میں وہ متن جن پر ترتیب' جدید سے شامل کر دیے ہیں جو خود غالب نے مثنوی ابرِ گہربار (اشاعت ۱۸۶۴ء) کے ملحقات پر اور سبدِ چین (اشاعت ۱۸۶۷ء) کے مندرجات پر رقم کیے تھے ان تحقیقی اور علمی اضافوں کی وجہ سے سبدِ چین کا یہ نسخہ سب سے معتبر اور صحیح ہو گیا ہے

۸۔ پنج آہنگ ―― غالب

غالب کی اس اہم تصنیف کی تدوین و تصحیح و تحقیق کا کٹھن مرحلہ جناب ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی نے سر کیا ہے پنج آہنگ میں شامل عابدی صاحب کا چھبیس صفحات پر مشتمل دیباچہ ایک اہم اور پُر مغز تحقیقی مقالے کی حیثیت رکھتا ہے تدوین و اور تصحیح متن کے عابدی صاحب نے کتاب کے موضوع کے مطابق مختلف اشاریے بھی مرتب کیے ہیں کتاب کی تحقیقی و تاریخی حیثیت اس اشاریہ کی اشاعت سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ پنج آہنگ کی ۱۸۴۹ء کی اشاعت پر شائع ہوا ہے

۹۔ مہرِ نیمروز ―― غالب

'مہرِ نیمروز' غالب کی وہ تصنیف ہے جو موضوع کے اعتبار سے غالب کے مزاج سے لگا نہیں کھاتی مغلیہ سلطنت کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر نے غالب کے ذمہ یہ کام تفویض کیا تھا کہ وہ آلِ تیمور کی تاریخ رقم کریں غالب کے خطوط کے حوالے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ذہنی طور پر بہت جلد اس کام سے تنگ آ گئے تھے اور یہ کام ان کے مزاج کے خلاف تھا۔ اسی لیے غالب کا منصوبہ ادھورا رہا اور مکمل تاریخ آلِ تیمور مکمل نہ ہو سکی۔

غالب کی اس تصنیف کو عبدالشکور احسن صاحب نے مرتب کیا ہے احسن صاحب کتاب کے دیباچہ میں غالب کو باقاعدہ مورخ ٹھہرانے میں حق بجانب میں وہ لکھتے ہیں:

> تاریخ کا مفہوم بھی ان کے نزدیک حیرت انگیز حد تک محدود تھا
> مہرِ نیمروز کے آخر میں فہرست افراد اور اماکن و کتب شامل ہے

۱۰۔ دستنبو ―― غالب

غالب نے ایک پر آشوب عہد میں آنکھ کھولی تھی اور جس دور میں ان کی زندگی گزری وہ ہماری تاریخ کا نہایت اہم اور نتیجہ خیز دور قرار دیا جاتا ہے۔ مغلیہ سلطنت کے چراغ گل ہوئے فرنگیوں نے برصغیر پر اپنا تسلط جمایا اور انگریزوں کے تسلط کے خلاف ۱۸۵۷ء میں برصغیر کے لوگوں نے بغاوت کا علم بلند کیا، اپنی جانوں پر کھیلے' مگر غیر ملکی تسلط اپنے قدم جما چکا تھا اس لیے یہ بغاوت اور جدوجہد ناکام رہی انگریزوں نے اس بغاوت کو 'غدر ۱۸۵۷ء' کا نام دیا حالانکہ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی ہماری آزادی اور قیامِ پاکستان کی جدوجہد کا نقطہ آغاز ہے۔

غالب نے انگریزوں کے مظالم دیکھے مسلمانوں کو مٹتے اور دلی کو اجڑتے دیکھا اور ۱۸۵۷ء کے ان پر آشوب ایام کو روزنامچے کی صورت میں قلمبند کر لیا ان کی ان تحریروں کا نام "دستنبو" ہے غالب کا یہ روزنامچہ مئی ۱۸۵۷ء سے ۳۱ جولائی ۱۸۵۸ء کے دنوں کا احاطہ کرتا ہے دستنبو کے مرتب جناب عبدالشکور احسن ہیں

دستنبو کے مطالعے سے غالب کے کردار کا ایک خاص رخ نظر آتا ہے کہ وہ کوشاں رہتے تھے کہ سرکارِ فرنگی کو اپنی فرمانبرداری اور وفاداری کا یقین دلا سکیں "دستنبو" کا طرزِ تحریر خاص مصالح کا تابع نظر آتا ہے اور میرا غالب نے خود اس حقیقت کا اعتراف بھی کیا ہے اس کے باوجود غالب کی آنکھیں دلی کی بربادی اور زبوں حالی پر آنسو بہائے بغیر نہ رہ سکیں مسلمانوں کی مظلومیت کا اظہار ان کے قلم سے ہوا' اور برطانوی فوج کے ظلم و ستم کے واقعات بھی بیان کیے

عبدالشکور احسن صاحب نے دستنبو کی ترتیب کے ساتھ دیباچہ تحریر کیا ہے جس میں غالب کی زبان کے بارے میں معلومات اور تصریحات کی ہیں آخر میں فہرست افراد' فہرست اماکن' فہرست کتب' فہرست منابع و مآخذ پر مشتمل

اشاریے بھی شامل کیے گئے ہیں

"دستنبو" اردو ٹائپ میں باون صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۱۔ درفش کاویانی ـــــ غالب

غالب کو اپنی فارسی دانی پر بے حد ناز تھا اس کا بھرپور اظہار غالب نے اپنی ہنگامہ خیز تصنیف "قاطع برہان" میں کیا تھا مولانا حالی نے اس کتاب کے بارے میں لکھا تھا۔

"اس کتاب کا شائع ہونا تھا کہ ہر طرف سے مرزا کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گیا تھا" غالب کی یہی ہنگامہ پرور تصنیف دوسری بار "درفش کاویانی" کے نام سے مزید مطالب، ایک دیباچے اور اعتراضات کے اضافے کے ساتھ شائع ہوئی تھی "درفش کاویانی" غالب کی زندگی میں پہلی اور آخری بار ۱۸۶۵ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی اب اس تصنیف کو پروفیسر محمد باقر صاحب نے مرتب کیا ہے کتاب کے آخر میں فہرست واژہ ہا اور علامات اختصاری شامل ہیں۔

۱۲۔ افاداتِ غالب

غالب کی اس تصنیف میں لطائف (۱۸۶۵ء) سوالات عبدالکریم (۱۸۶۵ء) اور تیغ تیز (۱۸۶۷ء) شامل ہیں ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی "افاداتِ غالب" کے مرتب ہیں اور انھوں نے ہی تصحیح و تحقیق کا بیڑہ اٹھایا ہے کتاب کے آغاز میں عابدی صاحب کا سینتیس صفحات پر مشتمل دیباچہ۔ ایک فکر انگیز تحقیقی مقالہ ہے۔ لطائف غیبی کے ساتھ اشاریہ الفاظ زیر بحث، اشاریہ اسمائے خاص اور سوالات عبدالکریم کے ساتھ تعلیقات اور تیغ تیز کے ساتھ تصریحات اور حواشی شامل ہیں۔

۱۳۔ غالب ـــ ذاتی تاثرات کے آئینے میں

ایک سو نواسی صفحات کی اس کتاب کے مرتب عبدالشکور احسن اور سجاد باقر رضوی ہیں یہ کتاب خاص طور پر مجلس یادگار غالب نے غالب صدی کے سلسلے میں مرتب کرائی ہے علامہ اقبال سے لے کر رشید صدیقی صاحب تک چودہ حضرات علم و فن نے غالب کے بارے میں اپنے ذاتی تاثرات رقم کئے ہیں کہ انھوں نے غالب سے کیا سیکھا اور کیا پایا مختلف ادوار اور مختلف مکاتیب فکر کے اہل علم و فن کے ذاتی تاثرات کو یکجا کیا گیا ہے اور ان حضرات کے علم و فن کے ذاتی تاثرات کے وسیلے سے غالب کی عظمت کے کئی ایسے پہلو بھی واضح ہو گئے ہیں جو ابھی تک اوجھل تھے۔ یہ کتاب غالب کے مداحوں اور پرستاروں کی طرف سے غالب کی خدمت میں خراج تحسین کی حیثیت رکھتی ہے۔

۱۴۔ تنقیدِ غالب کے سو سال

گزشتہ ایک صدی میں غالب کی زندگی اور فن پر ان گنت تحریریں لکھی گئی ہیں "تنقید غالب کے سو سال" کے مرتبین سید فیاض محمود اور اقبال حسین نے دیباچہ میں لکھا ہے

"ہم نے کوشش کی ہے کہ ہر تنقیدی نقطہ نظر کی نمائندگی ہو تاکہ تنقید غالب کی یہ تاریخ جامع اور معنی خیز ثابت ہو سکے"

اس معیار کو پیش نظر رکھ کر غالب پر لکھی جانے والی تنقیدی تحریروں کے انتخاب کا کام جہاں آسان ہو جاتا ہے وہاں مشکل بھی کیونکہ ایک سو سال کے عرصے میں لکھی جانے والی تمام تحریروں کا مطالعہ اور پھر ان کا انتخاب خاصا دشوار کام ہے مگر کسی معیار کو سامنے رکھ کر حدود کا تعین کر لیا جائے تو پھر کام کچھ آسان ہو جاتا ہے

تنقید غالب کے سو سال کا آغاز، میر مہدی مجروح کے دیباچۂ اردوئے معلی سے کیا گیا ہے بتیس مضامین اس سلسلے میں شامل ہیں اور ضمیمہ میں پانچ دوسرے مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ ان تمام مضامین کے ساتھ سال اشاعت درج کر دیا گیا ہے

"تنقید غالب کے سو سال" میں اگر علامہ اقبال کی غالب پر نظم شامل نہ کی جاتی تو بہتر تھا کیونکہ یہ نظم "غالب ـــ ذاتی تاثرات کے آئینے میں" میں بھی شامل ہے اور پھر تنقید غالب کے سلسلے میں اس کی شمولیت کچھ کھٹکتی ہے

اس کتاب میں بعض ایسے مضامین بھی شامل کیے گئے ہیں جو آسانی سے حاصل نہ ہو سکنے کی وجہ سے عام قاری کی دسترس سے دور رہتے تھے یعنی ڈاکٹر عبدالرحمن بجنوری کا مشہور مضمون "محاسن کلام غالب" جو ۱۹۲۱ء میں پہلی بار شائع ہوا تھا۔

یاس یگانہ چنگیزی نے غالب کے بارے میں جو کچھ لکھا اور اس کے اثرات سے اردو تنقید و ادب کا ہر قاری بخوبی آگاہ ہے اگر ان کی تحریروں کے مختلف ٹکڑے بھی اس کتاب میں شامل کر لئے جاتے تو کتاب زیادہ وقیع ہو جاتی۔ اسی طرح مرتبین کے اس دیباچے کی کمی بری طرح کھٹکتی ہے انھوں نے "انتخاب دیوان غالب" کے سلسلے میں لکھا تھا یہ دیباچہ تنقید غالب میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔

ان چند خامیوں کے باوجود غالب پر تنقیدی مضامین کا یہ انتخاب
نہایت ہی قابلِ قدر تنقیدی مجموعہ ہے۔

۱۵۔ اشاریۂ غالب

اس کتاب کے مرتب سید معین الرحمٰن ہیں۔ اشاریۂ غالب چار ابواب
پر مشتمل ہے۔ ہر باب کو چار ذیلی فصلوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اضافات کے تحت
ضمیمے کی صورت میں تصانیفِ غالب سے متعلق وہ سب معلومات لکھا کر دی
گئی ہیں جو کتاب کے متعلقہ اجزا کی طباعت کے بعد نظر میں آئیں۔ اس کے
علاوہ جامع فہرست بھی موجود ہے۔ سید معین الرحمٰن نے بڑی جانفشانی سے
اشاریۂ غالب مرتب کیا ہے اور بلاشبہ اس کتاب کی انتہائی ضرورت تھی اور غالب
پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے یہ کتاب مرورِ زمانہ میں رہنمائی کے فرائض انجام دیتی
رہے گی۔ اس اشاریہ میں غالب کے انگریزی تراجم، غیر ممالک میں تراجم اور دیگر
تمام تفصیلات بھی موجود ہیں۔

اشاریۂ غالب چار سو نوے صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۶۔ غالب — اے کریٹیکل انٹروڈکشن

اس کتاب کے مصنف سید فیاض محمود ہیں۔ انھوں نے غالب کی
زندگی اور فن پر تنقیدی بحث کی ہے۔ سترہ کتابوں کے سیٹ میں یہ انگریزی
کی واحد کتاب ہے۔ فیاض محمود صاحب نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ غالب
جیسے شاعر پر کتاب لکھنے کے لیے سالوں کے مطالعے، غور و فکر اور جانفشانی
کی ضرورت ہے۔ انھوں نے اس اعتراف کے ساتھ غالب کے تنقیدی تعارف
کے لیے جو معیار قائم کیا ہے، اس کے بارے میں لکھتے ہیں

"اس مطالعہ کی حیثیت غالب کے شعری اظہار، خیالات اور محسوسات
کے تعارف سے زیادہ نہیں ہے۔ غالب کی انسانیت اور مسلم کلچر کی روایت
میں اس کا مقام بھی موضوعِ کتاب ہے"

غالب کا یہ تنقیدی مطالعہ آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ غالب کا سماجی
اور تہذیبی پس منظر، زندگی اور شخصیت، شعری روایت، شاعر، ابتدائی دور
(۱۸۱۵ — ۱۸۲۱) اردو شاعری (۱۸۲۲ — ۱۸۶۲) فارسی شاعری
نثر نگاری تکمیل ہی کل ہے۔ ان ابواب سے ہی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ غالب کا
تنقیدی مطالعہ بھرپور اور غالب کی زندگی، فن اور عہد پر محیط ہے۔

'غالب کے تنقیدی تعارف' میں جو اشعار حوالے کے لیے پیش
کیے گئے ہیں ان کا انگریزی ترجمہ بعض مقامات پر بہت بری طرح کھٹکتا ہے
اگر اشعار کے تراجم پر زیادہ محنت صرف کی جاتی تو ترجمہ کا معیار بہتر ہو
سکتا تھا۔ کتاب کے آخر میں انڈکس اور اغلاط نامہ شامل ہے

۱۷۔ قادر نامہ

"مجلس یادگارِ غالب" پنجاب یونیورسٹی کے سلسلہ غالب کی آخری کتاب
"قادر نامہ" کے بارے میں بعض محققوں اور ناقدوں کا خیال ہے کہ یہ کتاب
غالب کی تصنیف نہیں ہے۔ تاہم اسے غالب کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے
"قادر نامہ" کے مرتب پروفیسر محمد باقر نے ان اعتراضات کو اپنے دیباچے میں
بیان کیا ہے اور اپنی رائے کا اظہار یوں کیا ہے۔

"میرے نزدیک قادر نامہ کے غالب کی تالیف ہونے کا حتمی ثبوت
صرف یہ ہو سکتا ہے کہ قادر نامہ غالب کی زندگی میں اس کے نام سے
دہلی سے پہلے ۱۸۵۶ء میں اور پھر ۱۸۶۴ء میں شائع ہو چکا تھا
اگر یہ غالب کی تالیف نہ ہوتی اور اس کی زندگی میں اشاعۃً اس کے
نام سے منسوب ہوتی تو وہ چپکا نہ بیٹھا رہتا۔ یہ ایک ایسا ثبوت ہے
جس پر ناقدین کی نظر ابھی تک نہیں پڑی!"

پروفیسر باقر کی تحقیق اور دلیل کا اثبات مستحکم ہے اور اس تحقیق اور
دلیل کے ہوتے ہوئے قادر نامہ کو غالب کی تالیف ماننے میں اب شاید ہی
کسی کو کوئی اعتراض ہو۔

مجلس یادگارِ غالب، پنجاب یونیورسٹی لاہور کے صدر پروفیسر
حمید احمد خاں اور ارکان: عبداللہ خاں چغتائی، مولانا غلام رسول مہر، ڈاکٹر سعید اللہ
سید امتیاز علی تاج، مولانا حامد علی خاں، کیپٹن عبدالواحد، جسٹس ایس اے رحمان،
قاضی سعید الدین احمد، گروپ کیپٹن سید فیاض محمود، پروفیسر ڈاکٹر سید عبداللہ
ڈاکٹر ایس ایم اکرام، ڈاکٹر محمد باقر، سید وقار عظیم، سید نذیر الحسن عابدی، احمد ندیم
قاسمی، ڈاکٹر عبادت بریلوی، صمد میر، ڈاکٹر محمد اجمل، احترام کمال، ڈاکٹر
وحید قریشی، انتظار حسین، اقبال حسین اور معتمدان: ڈاکٹر آفتاب احمد خاں،
ڈاکٹر عبدالشکور احسن، اور نائب معتمد سید سجاد باقر رضوی ہم سب کے
شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے غالب کی صد سالہ برسی کے سلسلے میں اس
اہم، وقیع اور قابلِ قدر سترہ کتابوں کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ یقیناً ان کا یہ
کارنامہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔

جی. وائی. علی اوف

روس میں غالب کی مقبولیت

سوویت تاجکستان اور وسط ایشیائی جمہوریتوں میں غالب کے کلام کو بے حد پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ غالب کی کتابوں کے بہت سے قلمی نسخے دوشنبے، تاشقند، سمرقند اور وسط ایشیا کے دوسرے شہروں کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ یہ کتابیں فارسی زبان میں غالب کی تخلیقات پر مشتمل ہیں۔

غالب کے بارے میں سب سے اہم اور ضخیم تصنیفات دو نوجوان تاجک مصنفوں بیلا نوروا اور رانے عبور دف کی ہیں۔

۱۹۲۴ء میں "مشرقی مصنفات" کی پہلی جلد شائع ہوئی جس میں غالب کی چند غزلیں تھیں جن کا نثری روسی ترجمہ ام کلاگینا کو بدر نوا نے اردو سے روسی زبان میں کیا۔ غالب کا کلام شائع کرنے میں سوویت یونین کا یہ پہلا قدم تھا۔

سوویت علم الہند کے ممتاز ماہر لسانی ماراں کوف نے اپنی کتابوں "جدید ہندوستانی نثر کے نمونے" اور جدید ہندوستانی ادب کا مختصر خاکہ" میں غالب اور ان کی شاعری کی عام خصوصیات پر روشنی ڈالی۔ یہ کتابیں ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئیں۔ اول الذکر کتاب میں غالب کے اردو دیوان کی ایک غزل کا روسی نثری ترجمہ بھی شامل تھا۔

۱۹۵۰ء میں ماسکو میں رسالہ "مشرقی الماح" کی اشاعت شروع ہوئی اور اس کے دوسرے شمارے میں غالب کی اردو غزلوں کے ترجمے اور کلام کی خصوصیات پر دی۔ کالنگ کا ایک مقالہ شائع ہوا۔

۱۹۶۲ء میں غالب پر بیلا نوروا اور رانے عبور دف کے دو وسط تحقیقی مقالے پایۂ تکمیل کو پہنچے جو ماسٹر کی ڈگری کے لئے لکھے گئے تھے۔

۱۹۶۵ء میں غالب کے اردو دیوان کی منتخب غزلوں کے ازبک ترجمے کا ایک مجموعہ تاشقند سے شائع ہوا۔

ہندوستان کی ادبی تاریخ کے عام مسائل کے متعلق سوویت یونین کے ماہرین کی جو بھی تصنیفات منظر عام پر آئی ہیں اُن میں غالب کی تخلیقات سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ان گلوف اور الیکسی سماجو کا رسالہ "اردو ادب" سب سے زیادہ اثر انگیز ہے۔

غالب کی حیات، تخلیقات اور مکتوبات پر تاجک زبان میں بھی متعدد مقالے اور رسالے شائع ہو چکے ہیں۔

اس عظیم شاعر کی تخلیقات کے مطالعہ کا سلسلہ اور حال میں غالب کی ادبی برسی کی تیاریوں کے سلسلہ میں شروع ہوا۔

غالب کا فارسی کلام تاجکستان میں شائع کیا گیا جس سے غالب تک تاجکستان اور دوسری سوویت وسط ایشیائی جمہوریتوں کے قارئین کی دسترس ہو گئی اور دس ہزار کا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔

غالب کے اردو اور فارسی کلام کے متعدد ترجمے ماسکو میں کئے گئے

۱۹۶۹ء میں غالب کی برسی منانے کے لئے غالب پر مقالات کا ایک مجموعہ شائع کیا گیا جو سوویت یونین اور دوسرے ملکوں کے ممتاز مستشرقین کے لکھے ہوئے ہیں۔

غالب کی برسی منانے کے لئے ماسکو میں ادارہ اقوام ایشیا کا ایک خصوصی یادگاری اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ غالب کے اجداد کے وطن وسط ایشیا میں "جشن غالب" منانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ (اقتباس از مضمون اکاڈیمشن بابا جان غفوروف مندرجہ رسالہ سوویت جائزہ دہلی جلد ۳ نمبر ۱۔ ۲۵ فروری ۱۹۶۹ء)

جہاں تک غالب کی اردو شاعری کا تعلق ہے اس سے وسط ایشیائی اقوام کی دلچسپی کا اظہار اردو کے ان قلمی نسخوں سے ہوتا ہے جو خان بخارا کی سابق سلطنت میں نقل کئے گئے تھے اور جنھیں ازبک اکاڈمی نے

میں سوں کے مش بہا ذخیرہ میں محفوظ رکھا ہوا ہے۔

غالب کی تخلیقات کا تجزیہ کرنے کی پہلی سوویت کوشش ۱۹۲۴ء میں کی گئی۔

ہندوستانی ادب "جو الادب سرمائے غالب کے متعلق جو کتاب صدی میں لکھی تھی اس پر ہندوستانی ادب کے ممتاز سوویت ماہر اکادمیشین ی پی مارن کوف نے روسی زبان میں تبصرہ کیا جس کے باعث سوویت یونین میں غالب کی شاعری سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔

ڈاکٹر سید عبداللطیف کی ادبی تصنیف "غالب" پر بھی روس کے ادارہ مستشرقین کی طرف سے زبردست ریویو ہوا۔ جس کے باعث غالب کی ملک میں بڑی شہرت ہوئی۔ ریویو اس ادارہ کی روئداد میں شائع ہوا۔

سوویت مستشرقین میں تاجک علما نے غور و فکر اور اس واسطے سے پہلے ادب کے نمونوں نے فارسی اور اردو میں غالب کی وسیع ادبی اور سائنٹفک ورثے کے متعلق بھرپور تحقیقات کیں اس سلسلے میں بیلایوا کا طویل مضمون "ہندوستان کا مشہور شاعر" قابل ذکر ہے جو تاجک زبان میں لکھا گیا اور رسالہ "مشرق سرخ" میں شائع ہوا۔ جس میں غالب کی شاعری کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ سوویت یونین میں غالب کے متعلق تحقیقات کے لیے غور و فکر کا حصہ بھی کچھ کم اہم نہیں ہے۔ انہوں نے ایک مضمون میں غالب کے حالات زندگی اس کی شاعری سے اخذ کر کے پیش کیے۔ اس کی کتاب "غالب کی زندگی اور شاعری" تاجک زبان میں اس موضوع پر پہلی سوویت کتاب ہے۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ "غالب کا عہد" ہے اور دوسرا "غالب کی زندگی"۔ اس میں ایک باب غالب کی شاعری کے متعلق ہے جس میں غالب کی فارسی شاعری کے نظریاتی عنصر پر بہت زیادہ توجہ دی گئی ہے مگر اس کی اردو شاعری کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا۔ اس کے علاوہ کتاب کے ایک باب میں غالب کی فارسی نثر کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ پھر غالب کی تصانیف پنج آہنگ اور قاطع برہان کے بارے میں جو کچھ اس باب میں لکھا گیا ہے وہ اپنی الگ تحقیقی اہمیت رکھتا ہے۔ کتاب کے آخری حصے میں غالب کے ان خطوط کا ذکر کیا گیا ہے جو اردو کے معلیٰ اور عود ہندی میں موجود ہیں۔

غالب کے اردو دیوان کی منتخب غزلوں کا متن لفظ دہلی یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر قمر رئیس نے لکھا ہے جس میں غالب کی شاعری کی اہمیت اور پاک و ہند میں اس کی مقبولیت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

غالب کے متعلق ایک روسی خاتون ایس۔ بیلایوا نے ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام "غالب کے اردو مکاتیب" اس کتاب کی اشاعت سے غور و فکر کی تلافی میں جو کمی رہ گئی تھی اس کی ایک حد تک تلافی ہو گئی ہے ایس بیلایوا کی اس کتاب کے ایک حصہ میں غالب کے متعلق ایسی جدید معلومات اور ایسا نیا مواد فراہم کیا گیا ہے جو اس کی پہلی کتاب میں نہیں تھا اسی طرح اس کتاب کے اس باب میں جو "غالب اور اس کا عہد" پر لکھا گیا ہے۔ انیسویں صدی کے ان ہندوستانی معاشرتی اور سیاسی پہلوؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے جن کی جھلک غالب کے خطوط میں ملتی ہے اس نے کتاب میں ہندوستان کے اندر روشن خیالی کی اس تحریک کے پیدا ہونے کا بھی جائزہ لیا ہے جس کے باعث اردو شاعری کے اغراض و مقاصد میں تبدیلی ہوئی۔ غالب کی نثر کے متعلق اس کتاب میں مصنف کا تبصرہ کافی اہم ہے۔ "اردو نثر کی ابتدا" کے متعلق بھی ایک مختصر باب اس کتاب میں شامل ہے جس میں اس نظریہ کو باطل قرار دیا ہے کہ اردو نثر فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے استادوں کی بدولت وجود میں آئی مصنف نے اس کتاب میں غالب کے خطوط کی نو اپنی ترتیب دی ہوئی تاریخ وار درجہ بندی کو بنیاد قرار دے کر غالب کی نثری تخلیقات کو تین دوروں میں تقسیم کیا ہے۔ اس کتاب کا ایک خاص باب "غالب کے خطوط کا ذخیرہ الفاظ اور اس کا اسلوب بیان" آزادانہ تحقیق کی ایک اچھی مثال ہے۔ غرض مجموعی طور پر کتاب یعنی "اردو میں غالب کے خطوط" اس عظیم شاعر کی ہمہ رنگ تخلیقات کے متعلق مصنف کے سنجیدہ اور سائنٹفک اندازِ فکر کا ایک عمدہ ثبوت ہے۔

اردو اور فارسی کے ہندوستانی ادب کی تاریخ کے عام مسائل کے متعلق کئی مضامین اور مقالوں میں بھی سوویت ادیبوں نے غالب کی شاعری اور اس کی نثر کا عمومی جائزہ لیا ہے اس سلسلہ میں این گلیبوف اور ایے سکاچیف کا مقالہ "اردو ادب" بہت اہم ہے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ "غالب کی تخلیقات ادب کی تاریخ کا موڑ ثابت ہوتیں اور ان تخلیقات نے کلاسیکی شاعری کو جدید شاعری سے ہم آہنگ کیا۔ ان دونوں ادیبوں نے اس عام خیال کو مسترد کر دیا ہے: غالب کی

شاعری در حقیقت درباری شاعری ہے" ان دونوں مضمونوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ غالب کی ساری امیدوں اور افکار و خیالات کا رخ یہی تھا کہ کسی کی آزادی حاصل ہو۔

آئی۔ ایس۔ راموورج کی کتاب میں جس کا نام "ہندوستان کا ادب" ہے غالب کی شاعری کے ہندوستانی مزاج اور خوبیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

آخر میں ایک اور کتاب کا ذکر ضروری ہے جو پاکستان میں شائع ہوئی ہے۔ یہ غالب کے کلام کا انتخاب ہے جو اسے عورودت نے "منتخب" کے نام سے شائع کیا ہے اس میں غالب کی ۱۵ غزلیں ۵ رباعیاں اور کچھ قصائد شامل ہیں نظم کے علاوہ نثر تصانیف کے ترجمے بھی کچھ اقتباسات نہ تک اشاعت ہیں مثلاً پنج آہنگ، مہر نیم روز، دستنبو اور درفش کاویانی کے بعض خاص خاص حصے غالب کی فارسی تصانیف کے اس سوویت ایڈیشن کا دیباچہ عورروف نے لکھا ہے۔

اس سال غالب کی صد سالہ برسی کے سلسلہ میں سوویت یونین میں غالب کی شاعری اور اس کی نثر کے متعلق تحقیقی کام اور بھی زیادہ وسیع پیمانہ پر انجام دیا جا رہا ہے۔ (سوویت جائزہ ۲۵ فروری ۶۹ء)

نام کتب	مولف یا مرتب	ناشر	سن اشاعت	صفحات
آثار غالب	شیخ محمد اکرام	تاج کمپنی آفس بمبئی	۱۹۳۶	۳۱۴
آئینہ غالب	پبلیکیشنز ڈویژن انڈیا	حکومت ہند	۱۹۶۴	۲۷۸
احوال غالب	ڈاکٹر مختار الدین احمد	انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ	۱۹۵۳	۲۹۵
احوال نقد و غالب	محمد حیات خان سیال	نذر سنز لاہور (ایورگرین آفسٹ لاہور)	۱۹۶۷	۸۷۵
ادبی خطوط غالب	مرزا محمد عسکری لکھنو	نظامی پریس لکھنو	۱۹۲۹	۳۰۴
" "	" "	مطبع انوار المطابع لکھنو	۱۹۳۸	۳۵۰
" "	" "	ادارہ فروغ اردو لکھنو	۱۹۵۴	۳ ۴
اردو شاعری میں غم کے تین مآخذ سے (ایک مقالہ)	اختری بیگم	پنجاب یونیورسٹی لاہور	۱۹۶۳	۱۶۸
اردوئے معلیٰ	غالب	مطبع اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۹	۴۱۴
" "		شیخ مبارک علی پبلشرز لاہور	۱۸۶۹	-
" " (حصہ اول دوم)		مطبع اردو گائڈ - کلکتہ	۱۸۸۳	-
" " (اول)		مطبع اکمل المطابع - دہلی	۱۸۹۱	۳۸۲
" " (حصہ اول - دوم)		مطبع نامی مجتبائی دہلی	۱۸۹۹	اول ۳۴۷ دوم ۵۶
" " "	"	" " آگرہ	۱۸۹۹	اول ۳۸۴ " ۶۴
" " (حصہ اول)	"	مطبع فاروقی دہلی	۱۹۰۸	۳۶۴
" " (حصہ اول دوم)	"	" " "	۱۹۰۸	اول ۳۴۴ دوم ۵۶
" " "	"	انوار المطابع لکھنو	۱۹۲۲	۲۵۶ " ۴۳ "
" " "	"	مطبع کریمی لاہور (شیخ مبارک علی پبلشرز)	۱۹۱۲ء	۴۲۲
" " "	"	مطبع مجیدی کانپور	۱۹۲۲ء	۳۸۴

اردوئے معلی (حصہ اول دوم)	غالب	مطبع مجیدی کانپور	۱۹۲۲ء	۳۷۰
" " (حصہ اول)	"	" "	۱۹۲۲	۱۱۲
" " (حصہ اول دوم) دوسرا ایڈیشن	"	مطبع کریمی لاہور (شیخ مبارک علی پبلشر)	۱۹۲۶	۴۲۲
" " " "	"	مطبع نیشنل پریس الہ آباد	۱۹۴۲ء	—
" " (")	مرتبہ خواجہ احمد فاروقی	دہلی یونیورسٹی دہلی	۱۹۶۰ء	۱۶۰
" " حصہ اول۔ دوم	" میرزا ادیب	لاہور اکیڈمی لاہور	۱۹۶۴	۴۰۰
ارمغان غالب	شیخ محمد اکرام	مرکنٹائل پریس لاہور	۱۹۳۶	۳۲۰
" "	محبوب الہی	گیلانی الیکٹرک پریس۔ لاہور	۱۹۵۰	۹۹
اسد اللہ خاں (غالب)	رضیہ سجاد ظہیر	آئینۂ ادب لاہور	۱۹۶۴	۱۰۴
اشعار غالب	عبدالمنان	نیشنل پریس الہ آباد	۱۹۴۲	-
اشک و رشک غالب	سید ظہیر الدین احمد علوی	مسلم ایجوکیشنل پریس علی گڑھ	-	۱۱۲
اصلاحات غالب	علی حیدر طباطبائی / عبدالرزاق راشد	اعجاز پرنٹنگ پریس۔ حیدر آباد	۱۹۶۶	۸۶
اطراف غالب	ڈاکٹر سید عبداللہ	گلوب پبلشرز۔ لاہور	۱۹۶۸ء	۳۲۰
افکار غالب	ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم	مکتبہ معین الادب۔ لاہور	۱۹۵۴	-
الہامات غالب (فارسی)	آقائے رازی	ایم فرمان علی اینڈ سنز۔ لاہور	-	۱۲۸
انتخاب غالب (")	غالب		—	-
" " (اردو نظم و نثر)	"	مطبع فیض احمدی لکھنو	۱۸۶۶	۴۸
" " " "	"	چشتیہ پریس حیدرآباد	۱۹۲۶	۴۸
" " " "	"	مسلم ایجوکیشنل پریس علی گڑھ	-	۱۸۰
انتخاب کلام غالب	"	انوار المطابع لکھنو	-	۴۸
انتخاب دیوان غالب	"	رئیس المطابع۔ کانپور	۱۹۲۹	۱۸۶
انتخاب غالب	مرتبہ امتیاز علی عرشی	مطبع قیمہ بمبئی	۱۹۴۲	۲۴۴
" "	"	دین محمدی پریس لاہور	۱۹۴۳	۴۸
" " معہ سوانح غالب	-	فیروز سنز لمیٹڈ۔ لاہور	۱۹۴۸	—
" " (خطوط)	—	انشاء پریس لکھنو	۱۹۵۲	۱۹۲
" "	مرتبہ سید اختر عباس نقوی	غالب بک ڈپو (انشاء پریس لاہور)	۱۹۵۲ء	۳۲
" "	" مختار حسین	اردو اکیڈمی سندھ کراچی	۱۹۵۷	۱۴۴
انتخاب غزلیات	" سر سلیمان	نظامی پریس۔ بدایوں	۱۹۲۵	—

انتخاب خطوط غالب	مرتبہ عبادت بریلوی، مشرف انصاری	اردو اکیڈمی سندھ کراچی	۱۹۶۰	-
انشائے نورچشم (غالب) اردو	-	مطبع نظامی کانپور	۱۸۷۱ء	-
" " "	-	مطبع مفید عام لاہور	۱۸۸۹	۵۲
" " "	-	سرکاری مطبع لاہور	۱۸۸۰	۵۴
باغ دو در (مجموعہ نظم و نثر فارسی)	غالب	-	۱۸۶۶	۱۹۸
" " -	" "	اورنٹیل کالج میگزین لاہور	۱۹۶-۶۱	۱۸۸
باقیات غالب	وجاہت علی سندیلوی	نسیم بک ڈپو لکھنؤ	۱۹۶۰	۱۹۲
بزم غالب	عبدالرؤف عروج	—	-	-
یاد غالب	-	کراچی یونیورسٹی شعبۂ تالیف و تصنیف	-	-
بیان غالب	آغا محمد باقر نبیرۂ آزاد	آزاد بک ڈپو لاہور	۱۹۳۹	۶۲۸
" " (شرح دیوان غالب)	-	عالمگیر الیکٹرک پریس لاہور	۱۹۴۶	۶۰۸
" " "	-	" " "	۱۹۴۷	۶۴۸
" " "	-	" " "	۱۹۵۴	۶۴۸
" " "	-	شیخ مبارک علی پبلشرز لاہور	۱۹۵۴	-
پنج آہنگ	غالب	مطبع سلطانی قلعہ دہلی	۱۸۴۹	۴۹۳
" "	"	مطبع دارالسلام دہلی	۱۸۵۳	۴۴۰
تجزیہ کلام غالب	سید رفیع الدین بلخی	آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی	۱۹۶۵	۲ ۸
ترجمان غالب	سید شہاب الدین مصطفیٰ	نیشنل فائن آرٹ پرنٹنگ پریس حیدرآباد	۱۹۵۲	۳۶۴
تلامذہ غالب	مالک رام	مرکز تصنیف و تالیف و ترجمہ نکودر	۱۹۵۷	۳۱۴
تماشائے اہل کرم (مقالات)	-	ادارہ یادگار غالب لاہور	۱۹۶۸	۱۱۲
تیغ تیز	غالب	-	۱۸۶۸	۳۴
جواب غالب (انتخاب و شرح دیوان غالب)	انعام اللہ خان ناصر	تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور	-	۹۶
" "	محمد حسین شمس علوی	-	-	-
جہان غالب	قاضی عبدالودود	-	-	-
" "	کوثر چاندپوری	مکتبۂ کائنات (حامد برادرس لاہور)	۱۹۶۶	۳۲۳
چراغ سخن	میرزا یاس عظیم آبادی لکھنوی	منشی نولکشور لکھنؤ	۱۹۱۴	-
حکیم فرزانہ	شیخ محمد اکرام	فیروز سنز لمیٹڈ لاہور	۱۹۵۷	۳۲۴
حل کلیات غالب	شوکت میرٹھی	مطبع شحنۂ ہند میرٹھ	۱۸۹۹ء	۱۳۲
حل کلیات غالب	مولا بخش واصف	" " "	۱۹۰۲ء	۱۴۶

حیاتِ غالب	علم الدین سالک/آغا محمد [illegible]	دین محمدی پریس لاہور	-	۵۵
״ ״	شیخ محمد اکرام	فیروز سنز لمیٹڈ لاہور	۱۹۵۸	۳۴۹
خاقانیِ ہند	محمد رفیق خاور	عالمگیر الیکٹرک پریس لاہور	۱۹۳۳	-
خطوط غالب (جلد اوّل)	—	سٹی پریس الہ آباد	۱۹۴۱ء	۴۰۷
״ ״	غلام رسول مہر	علمی پرنٹنگ پریس لاہور	۱۹۵۲	۶۵۷
״ ״	مہیش پرشاد	پکو آفسٹ پریس دہلی	۱۹۶۱	۱۴۰
״ ״	سید توسّل حسین	-	-	-
״ ״	مالک رام	انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ	۱۹۶۲ء	۴۴۸
״ ״	غلام رسول مہر	مطبوعہ پاکستان ٹائمز پریس لاہور	-	۴۳۶
״ ״ (دوسرا ایڈیشن)	״ ״	شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ لاہور	۱۹۶۷	۶۵۶
خلاصہ مکاتیب غالب	—	کوالٹی پرنٹنگ پریس لاہور	-	۵۱۲
دافع ہذیان (مرزا غالب)	غالب	اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۷	۹۲
دبستانِ غالب	ناصر الدین ناصر	مکتبہ الفتح۔ لاہور	۱۹۶۸	۴۳۲
درسِ غالب	ابراہیم حنیف	مطبع بکڈپو۔ لاہور	۱۹۳۸	۱۹۹
درفش کاویانی (فارسی)	غالب	اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۵	۱۵۴
دستنبو (״)	״	مطبع مفید خلائق آگرہ	۱۸۵۸	۸۰
״ ״	״	مطبع لٹریری سوسائٹی، لکھنؤ	۱۸۶۵	۷۱
دعائے صباح (مثنوی)	״	مطبع نولکشور، لکھنؤ	۱۸۷۸	۴۹
״ ״ ״	״	نظامی پریس، بدایوں	۱۹۵۰	۱۱
دود چراغ محفل (ڈراما)	ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ	عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد	۱۹۶۸	۹۰
دیوانِ غالب (اردو)	غالب مرتبہ عنایت حسین	مطبع سید المطابع، دہلی	۱۸۴۱	۱۰۸
״ ״ (فارسی)	״	مطبع دار السلام دہلی	۱۸۴۵	۵۹
״ ״ (اردو)	مؤلفہ عنایت حسین	״ ״ ״	۱۸۴۷	۹۸
״ ״ ״	—	مطبع احمدی شاہدرہ۔ دہلی	۱۸۶۱	۸۸
״ ״ ״	—	نظامی پریس کانپور	۱۸۶۲	۱۰۴
״ ״ ״	—	مطبع العلوم دہلی	۱۸۶۳	۱۶۹
״ ״ ״	—	مطبع مفید الخلائق، آگرہ	۱۸۶۳	۱۴۹
״ ״ ״	—	مطبع نولکشور لکھنؤ	۱۸۷۷	۱۰۳
״ ״ ״	—	میسور پریس۔ دہلی	۱۸۸۲	۷۲

دیوان غالب	(اردو)	غالب	نولکشور پریس لکھنؤ	۱۸۸۳	۱۰۳
//	//	//	مطبع چشمۂ فیض دہلی (باہتمام منشی مہاراں)	۱۸۸۶	۷۲
//	//	//	نامی پریس لکھنؤ	۱۸۸۷	۵۴
//	//	//	نولکشور پریس، کانپور	۱۸۸۷	۱۰۳
//	//	//	نامی پریس لکھنؤ	۱۹۰۱	۷۲
//	//	//	نولکشور پریس لکھنؤ	۱۹۰۳	۱۰۴
//	//	//	مفید عام پریس لاہور	۱۹۰۵	۱۰۲
//	//	//	// // //	۱۹۱۲	۱۰۴
//	//	//	مطبع مجیدی کانپور	۱۹۱۴	۱۲۰
//	//	//	نامی پریس لکھنؤ	۱۹۱۴	۱۱۶
//	//	//	نولکشور پریس //	۱۹۱۴	۱۰۴
//	//	//	نظامی پریس بدایوں	۱۹۱۵	۱۶۲
//	//	//	گلزار محمدی سٹیم پریس لاہور	۱۹۱۹	۳۵۲
//	//	//	مفید عام پریس لاہور	۱۹۱۹	۱۲۲
//	//	نسخۂ حمیدیہ، مقدمہ عبدالرحمٰن بجنوری	مفید عام سٹیم پریس آگرہ	۱۹۲۱	۱۴۵ + ۲۴۲
//	//	//	// // //	۱۹۲۱	۲۴ + ۳۴۲
//	//	غالب	مطبع مجیدی کانپور	۱۹۲۲	۹۰
//	//	//	فیروز سنز لاہور	۱۹۲۳	۸۸
//	//	//	نظامی پریس بدایوں	۱۹۲۳	۱۶۲
//	//	//	نولکشور پریس لکھنؤ	۱۹۲۵	۱۲۶
//	//	//	الاعلان سٹیم پریس آگرہ	۱۹۲۵	۹۰
//	//	//	مطبع مجیدی کانپور	۱۹۲۶	۹۰
//	//	مرتبہ: ڈاکٹر واکر حسین	مطبع آفتاب برلن	۱۹۲۷	۲۷۶
//	//	مرقع چغتائی	جہانگیر بک کلب لاہور	۱۹۲۸	۱۲۵
//	//	غالب	اورینٹل آرٹ پریس لاہور	۱۹۲۸	-
//	//	نقش چغتائی	—	۱۹۲۸	۲۵۱
//	//	// نقش ثانی	جہانگیر بک کلب لاہور	۱۹۳۵	۱۲۵
//	//	عکسی ایڈیشن	لعل آرٹ پریس دہلی	۱۹۳۶	۱۴۷
//	//	طاہر ایڈیشن۔ آغا محمد طاہر نبیرۂ آزاد آزاد بک ڈپو دہلی		۱۹۳۶	-

دیوان غالب (اردو)		تاج ایڈیشن	تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور	۱۹۳۸	۳۱۲
〃 〃	دوسرا ایڈیشن	تاج ایڈیشن	تاج کمپنی لمیٹڈ - لاہور	۱۹۳۸	۳۱۴
〃 〃		غالب	نولکشور پریس لکھنو	۱۹۴۳	۱۹۰
〃 〃		〃	نیشنل پریس الہ آباد	۱۹۴۶	۱۲۸
〃 〃		〃	کتب خانہ دین محمدی بل روڈ لاہور	۱۹۴۶	-
〃 〃	دیوان معہ شرح	〃	آتمارام اینڈ سنز دہلی	۱۹۵۰	۴۴۸
〃 〃		〃	نولکشور پریس لکھنو	۱۹۴۷	۱۵۹
〃 〃		〃	منشی تیج کمار لکھنو	۱۹۵۱	۱۵۹
〃 〃		〃	راجہ رام کمار پریس لکھنو	۱۹۵۲	۱۵۸
〃 〃	ردیف ی معہ فرہنگ	〃	اردو گھر - لاہور	۱۹۵۲	۵۴
〃 〃		مرتبہ شاہ بیاض عالم	سنگم کتاب گھر دہلی	۱۹۵۴	۴۰
〃 〃		—	گوشہ ادب لاہور	۱۹۵۵	۲۳۰
〃 〃		—	نیشنل پریس الہ آباد	۱۹۵۵	۱۲۸
〃 〃		—	آزاد کتاب گھر کلاں محل دہلی	۱۹۵۷	۳۵۹
〃 〃		مرتبہ امیر حسن نورانی	نولکشور پریس لکھنو	۱۹۵۷	۱۵۸
〃 〃		-	اسرار کریمی پریس الہ آباد	۱۹۵۸	۲۷۲
〃 〃		مرتبہ امتیاز علی عرشی	انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ	۱۹۵۸	۱۱۸
〃 〃		〃 〃 (معہ شرح)	〃 〃 〃 〃	۱۹۵۸	۶۳۲
〃 〃		—	یونین پریس دہلی	۱۹۵۸	۲۳۷
〃 〃	(مصور عکسی)	—	مکتبہ شاہراہ دہلی (جید پریس دہلی)	۱۹۵۸	-
〃 〃	(ہندی - اردو)	مرتبہ سردار جعفری	ہندوستانی بک ٹرسٹ دہلی	۱۹۵۸	۷۷
〃 〃	(〃 〃 〃)	〃 〃 معہ شرح و فرہنگ	〃 〃 〃	۱۹۵۸	۵۵۲
〃 〃	(اردو)	—	مطبوعہ تیج کمار پریس لکھنو	۱۹۶	۱۲۷
〃 〃		—	راجہ رام کمار پریس - لکھنو	۱۹۶	۱۵۸
〃 〃		—	نیشنل فائن پرنٹنگ پریس حیدرآباد	۱۹۶۰	۱۹۰
〃 〃		-	مشورہ بک ڈپو دہلی	۱۹۶	۱۴۸
〃 〃		—	〃 〃 〃	۱۹۶۱	۱۴۴
〃 〃	(نقش چغتائی نقش ثانی)	—	احسن برادرز - لاہور	۱۹۶۲	۲۵۱
〃 〃		عکسی ایڈیشن باردوم	آزاد بک ڈپو دہلی	۱۹۶۲	۱۴۷

دیوانِ غالب (اردو)		-	کاروان بک ہاؤس لاہور	۱۹۶۳	-
		نسخہ حمیدیہ مرتبہ انوار الحق	مفید عام سٹیم پریس آگرہ	-	۳۴۲
"	"	مصور حیف رائے	نیا ادارہ لاہور	۱۹۶۵	۳۲۰
"	"	طاہر ایڈیشن	آئینہ ادب لاہور	۱۹۶۴	۱۲۴
"	مرقع غالب معہ شرح	-	لکشمی پرنٹنگ پریس دہلی	۱۹۶۶	۲۹۶
"	-	غالب	مطبع فاروقی دہلی	-	۹۶
"	(ہندی)	"	بھارگو پرنٹنگ پریس لکھنؤ	-	۱۶۰
"	مصحف	"	پاپولر بک ایجنسی امرتسر	-	۱۲۸
"	"	"	مفتی پریس، آگرہ	-	۷۲
"	"	"	اسرار کریمی پریس آگرہ	-	۱۶۰
"	"	"	شیخ ظفر اینڈ سنز لاہور	-	۱۱۲
"	"	"	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور (علمی پرنٹنگ پریس)	۱۹۶۷	۴۰۳
"	"	"	" " " "	-	۹۶
"	"	"	فرید اینڈ کو یونین پریس دہلی	-	۱۲۸
"	"	"	مطبع قیومی کانپور	-	۱۲۸
"	"	"	مرغوب ایجنسی پبلشرز لاہور	-	۲۳۲
"	"	"	مطبع مجیدی کانپور	-	۱۲۸
"	"	مرتبہ: قیوم نظامی	دارالادب لاہور	۱۹۶۷	۲۸۸
"	"	غالب	شیخ برکت علی اینڈ سنز لاہور	-	۱۶۰
"	"	"	تاج بک ڈپو لاہور	-	۱۶۸
"	"	"	سٹار سیل کیلنڈرز لاہور	۱۹۶۷	-
"	"	"	ایم فرمان علی اینڈ سنز لاہور	-	۱۲۸
"	"	"	مکتبہ میری لائبریری لاہور	۱۹۶۸	-
"	"	مرتبہ: وشوا ماتھر	دہلی بک کمپنی دہلی	۱۹۶۸	۲۴۰
"	" (ہندی) پاکٹ ایڈیشن	-	ہند پاکٹ بکس دہلی	۱۹۶۸	۱۷۳
دیوانِ غالب	(بار اوّل)	مالک رام	مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی	۱۹۳۸	۱۰۳
"	بار دوم	"	" "	۱۹۵۲	۲۳۲
"	بار سوم	"	یونین پرنٹنگ پریس دہلی	۱۹۵۵	۲۸۴
"	بار چہارم	"	کوہ نور پرنٹنگ پریس دہلی	۱۹۶۴	۳۶۵

رباعیات غالب	امیر حسن نورانی	ادارہ فروغ اردو۔ لکھنؤ	۱۹۶۵
مقالات غالب	مرتبہ عبدالرحمن شوق	وزیر ہند سٹیم پریس امرتسر	۱۹۱۴
		دین محمدی پرنٹنگ پریس۔ لاہور	۱۹۲۷
مدح کلام غالب (معروف بہ تفسیر کلام غالب)	عزیز بیگ مرزا	نظامی پریس۔ بدایوں	۱۹۳۵
" " " (دوسرا ایڈیشن)	"	"	۱۹۳۹
	سید محی الدین قادری زور	مکتبہ ابراہیمیہ مشین پریس حیدرآباد	۱۹۳۹
ردِ [illegible] غالب	مولوی عبدالحکیم [illegible] جالندھری	تاج بک ڈپو لاہور	—
روح المطالب فی شرح دیوان غالب	شادان بلگرامی	شیخ مبارک علی لاہور	۱۹۶۰
روزمرہ محاورات غالب	پریم پال اشک	قصر اردو دہلی	۱۹۶۸
ساطع برہان	غالب	مطبع ہاشمی دہلی	۱۸۶۴
سب اچھا کہیں جسے	پروفیسر کرار حسین	—	—
سبد چین (فارسی)	غالب	مطبع محمدی دہلی	۱۸۶۷
" "	"	مکتبہ جامعہ نئی دہلی	۱۹۳۸
سرگذشت غالب	سید محی الدین قادری زور	مکتبہ ابراہیمیہ مشین پریس حیدرآباد	۱۹۳۹
"	مرزا محمد بشیر جعفر تیموری	عزیزی پریس آگرہ	۱۹۴۲
"	سید محی الدین قادری زور	ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد	۱۹۵۰
"	ناصر قادری	الکتاب آرام باغ کراچی	۱۹۶۵
" " (فارسی)	رازی	ایم ثناء اللہ اینڈ سنز۔ لاہور	—
سرودِ غالب	یوسف بخاری دہلوی	شیخ مبارک علی پبلشرز۔ لاہور	۱۹۳۲
"	"	" "	۱۹۶۸
سوالات عبدالکریم (قاطع برہان کے جواب میں)	غالب	اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۵
شرح اردو دیوان غالب	سید علی حیدر طباطبائی	نولکشور بک ڈپو۔ لکھنؤ (انوار المطابع)	۱۹۰۰
" "	"	مطبع مفید الاسلام۔ حیدرآباد	۱۹۰۱
شرح مع دیوان غالب	مولانا حسرت موہانی	اردو پریس علی گڑھ	۱۹۱۱
" "	"	الکتاب، کراچی	[illegible]
" "	مولانا سہا	المناظر پریس لکھنؤ	[illegible]
[illegible]	مولانا حسرت موہانی	اردو پریس علی گڑھ	[illegible]
شرح دیوان غالب	آغا محمد طاہر نبیرہ آزاد	[illegible] اکبری [illegible]	[illegible]
شرح کلام غالب مع دیوان	عبدالباری آسی	اشاعت علوم پریس۔ لکھنؤ	

شرح کلام غالب معہ دیوان (بار دوم)	عبدالباری آسی	صدیق بک ڈپو لکھنؤ	۱۹۳۱	۳۱۸
شرح دیوان غالب	سید عسکر علی عسکر	ایم قربان علی اینڈ سنز لاہور	–	۳۶۸
شرح معہ دیوان غالب	غالب	تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور	۱۹۳۸	۳۱۲
" " "	"	قریشی بک ہاؤس لاہور	–	۱۶۸
شرح دیوان غالب (مزاحیہ)	غلام احمد فرقت	–	–	–
شرح کلام غالب	شوکت میرٹھی	–	–	–
شرح معہ دیوان غالب	ڈاکٹر قاضی سعید الدین احمد	مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ	۱۹۴۲	۴۸۵
" " "	احسان دانش	فاروقی پریس دہلی	–	۴۱۴
" " "	عبدالرشید علوی	حق برادرز لاہور	–	–
" " "	لبھو رام جوش ملسیانی	مرکنٹائل پریس دہلی	۱۹۴۹	۴۴۸
" " "	" " "	" " "	۱۹۵۱	۴۴۸
شرح اردو دیوان غالب	سید علی حیدر طباطبائی	انوار المطابع لکھنؤ	۱۹۵۳	۳۶۸
شرح معہ دیوان غالب	لبھو رام جوش ملسیانی	آتما رام اینڈ سنز دہلی	۱۹۵۷	۱۵۸
شرح دیوان غالب	پروفیسر یوسف سلیم چشتی	عشرت پبلشنگ ہاؤس لاہور	۱۹۵۹	۹۵۲
شرح اردو دیوان غالب	سید علی حیدر طباطبائی	انوار المطابع لکھنؤ	۱۹۶۱	۳۶۸
شرح معہ دیوان غالب	مولانا حسرت موہانی	اردو پریس علی گڑھ	۱۹۶۵	۱۵۸
شرح دیوان غالب (اردو)	ستو مادھو اوسری واس چگتائی	پاپولر بک ڈپو بمبئی	۱۹۶۸	۲۷۴
صحیفۂ ادب	طارق	دار التالیف مجد لاہور	۱۹۳۵	–
حقائق معانی (شرح) جلد اوّل		مطبع سسٹم پریس لاہور	–	۳۴۲
" " جلد دوم	–	" " "	–	۷۳۰
عود ہندی	غالب	مطبع مجتبائی۔ میرٹھ	۱۸۶۷	۱۸۴
"	"	مطبع نولکشور لکھنؤ	۱۸۶۸	۱۸۲
"	"	مطبع نارائنی دہلی	۱۸۶۹	۱۸۸
"	"	" " "	۱۸۷۹	۱۸۸
"	"	مطبع نولکشور۔ کانپور	۱۸۸۷	۱۸۲
"	"	" " "	۱۹۰۰	۱۸۲
"	"	مدرسۃ العلوم علی گڑھ	۱۹۱۰	۱۸۲
"	"	مطبع مفید عام آگرہ	۱۹۱۰	[illegible]
[illegible]		مطبع نولکشور [illegible]	[illegible]	۱۸۲

قادر نامہ	غالب	ہلالی سٹیم پریس ساڈھوارہ	۱۹ ۷	۱۶
" "	"	مطبع قومی کانپور	۱۹۲۲	۱۶
" "	"	ابوالعلائی الیکٹرک پریس دہلی	۱۹۲۷	۱۶
" "	"	فیروز سنز پرنٹنگ ورکس لاہور	۱۹۴۶	۸
" "	"	مطبع جان جہان دہلی	—	۸
" "	مرتبہ تحسین سروری	مکتبہ نیا راہی کراچی	۱۹۵۹	۲۴
قاطع برہان	غالب	غالب کا قلمی نسخہ	—	۲۶۲
"	—	مطبع نولکشور لکھنو	۱۸۶۱	۹۸
"	"	اکمل المطابع دہلی	۱۸۸۱	۱۵۴
"	"	" "	۱۸۸۲	۱۵۳
"	مرتبہ قاضی عبدالودود	یادگار غالب کمیٹی نئی دہلی	۱۹۶۷	۲۹۰
قاطع القاطع	غالب	مطبع مصطفائی دہلی	۱۸۶۶	۲۶۸
قصہ غالب (فارسی)	غالب	اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۱	—
کنایات غالب	مس تفسیر النعیم قریشی	پنجاب یونیورسٹی لاہور	۱۹۶۴	۲۰۰
کاس الکرام (ترجمہ و شرح - دیوان فارسی)	جوشی محمد مسعود	کتب خانہ کلیمی راولپنڈی	—	۲۳۹
کلام غالب (نسخہ قدوائی)	جلیل احمد قدوائی	ادارہ نگارش مطبوعات کراچی	۱۹۶۰	۱۰۵
" " (اردو)	اصغر حسین نظر لدھیانوی	کاروان پریس لاہور	۱۹۶۳	۲۷۸
کلیات غالب (فارسی)	غلام رسول مہر	شیخ مبارک علی پبلشرز لاہور	۱۹۶۵	۶۶۸
" " اردو	غالب	شوکت المطابع میرٹھ	—	—
" " (فارسی نظم)	غالب	مطبع دارالسلام شاہجہان آباد	۱۸۴۵	۵۰۹
" " "	"	مطبع نولکشور لکھنو	۱۸۶۳	۵۶۲
" " (فارسی نثر)	"	" "	۱۸۶۸	۲۱۲
" " "	"	" "	۱۸۷۱	۴۱۷
" " (فارسی نظم)	"	" "	۱۸۷۲	۵۵۶
" " "	"	" کانپور	۱۸۷۵	۴۱۳
" " "	"	" لکھنو	۱۸۸۴	۴۱۷
" " "	"	" "	۱۸۸۸	۴۱۷
" " (فارسی نظم)	"	" "	۱۹۲۴	۵۲۴
" " "	"	" "	۱۹۲۵	۵۲۰

کلیات غالب (فارسی)	مالک رام	—	۱۹۳۸	—
" " "	مرتبہ مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی	مجلس ترقی ادب لاہور	۱۹۶۷ (جلد اول، دوم)	۵۱۲ + ۴۰۱
" " فارسی مکمل کلام	" امیر حسن نورانی	نولکشور پریس۔ لکھنؤ	۱۹۶۸	۷۲۲
کنز المطالب شرح دیوان غالب	مولانا ناطق گلاؤٹھوی	مکتبہ دین ادب لکھنؤ	۱۹۶۸	۴۹۳
گالی میری، رباعی میری	مرتبہ حفیظ عباسی	اشاعت ادب دہلی	۱۹۶۸	۱۶۰
گل رعنا (قلمی نسخہ اردو فارسی کلام کا انتخاب)	غالب	—	۱۸۲۸	۹۸
لمحات غالب	عارف بٹالوی	ملک سنز جدید ایڈ سنز لاہور	۱۹۶۲	۱۸۴
لطائف غیبی	غالب	اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۴	۴۴
لطائف غالب	حکیم محمد حسین میرٹھی	مائی پریس میرٹھ	۱۹۰۴	—
" "	مسز ایم اے شاہ	مکتبہ چٹان لاہور	۱۹۳۶ء	—
لطائف غیبی	میاں داد خاں سیاح	اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۴	۴۴
لطائف غالب	انتظام اللہ شہابی	حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی	۱۹۴۷	—
لطائف غالب	فیاض نیازی	خان اکیڈمی، لاہور	۱۹۶۶	۹۶
" "	ساجد صدیقی	مکتبہ دین ادب لکھنؤ	۱۹۶۸	۱۲۸
مآثر غالب	قاضی عبدالودود	علی گڑھ میگزین علی گڑھ	۱۹۴۸	۶۸
متفرقات غالب	سید مسعود حسن رضوی ادیب	ہندوستانی پریس رامپور	۱۹۴۷	۱۸۵
مثنوی ابر گہر بار (فارسی)	غالب	مطبع اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۴	۴۲
مجموعہ نثر غالب	خلیل الرحمٰن داؤدی	مجلس ترقی ادب لاہور	۱۹۶۷	۴۲۱
محاسن خطوط غالب	پروفیسر غلام حسین ذوالفقار لاہور	—	۱۹۶۵	۲۲۰
محاسن کلام غالب	ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری	انجمن ترقی اردو علی گڑھ	۱۹۵۲	—
محاورات غالب	مریش کمار پرشاد	کتب خانہ انجمن ترقی اردو دہلی	۱۹۶۷	۹۲
محرق قاطع برہان	غالب	مطبع احمدی دہلی	۱۸۶۳	۹۲
مؤید برہان	"	مطبع مظہر العجائب کلکتہ	۱۸۶۵	۴۷۵
مراۃ الغالب (شرح)	وحید الدین بیخود دہلوی	آزاد بک ڈپو دہلی	۱۹۴۴ء	۳۴۵
" " "	" "	تاج پریس کلکتہ	۱۹۳۶	۳۴۵
مرثیہ غالب	الطاف حسین حالی	دلی پرنٹنگ ورکس دہلی	۱۹۴۴	—
مرزا نوشہ	عشرت رحمانی	—	—	—
مرقع غالب (دیوان غالب)	پرتھوی چندر	مکتبہ جامعہ لمیٹڈ دہلی	۱۹۶۶	۲۹۶
" "	حیرت لہوردی	—	—	—

مشکلات غالب	نیاز فتح پوری	نسیم بک ڈپو لکھنؤ	۱۹۶۱	۱۶۸
" "	" "	ادارہ نگار پاکستان کراچی	۱۹۶۷	۱۶۰
مطالب الغالب	مولانا سہا	شیخ مبارک علی پبلشرز لاہور	۱۹۲۲	۴۰۰
" "	"	دین محمدی سٹیم پریس لاہور	۱۹۲۳	۳۹۱
" "	"	" " "	۱۹۲۵	۳۹۹
مطالب غالب	قاضی سعید الدین احمد	پبلشرز یونائیٹڈ لاہور	۱۹۵۷	۵۲۸
مطالعہ غالب	اثر لکھنوی	—	۱۹۵۷	۱۱۲
مقام غالب	سید مبارز الدین رفعت	سب رس کتاب گھر حیدر آباد	۱۹۶۰	۱۵۸
" "	محمد موسیٰ خان کلیم	ادارہ نئی تحریریں پشاور	۱۹۶۵	۲۵۲
" "	عبدالصمد صارم	ادارہ علمیہ لاہور	۱۹۶۸	۲۷۲
مکاتیب غالب	امتیاز علی عرشی	کتاب خانہ رامپور	۱۹۳۷	۲۰۵
" "	احسن مارہروی	علی گڑھ بک کمپنی علی گڑھ	-	۲۳۸
" "	غالب	مطبع قیمیہ بمبئی	۱۹۳۷	۱۸۳
مکاتیب غالب	غالب	مطبع سرکاری ریاست رامپور	۱۹۴۳	۲۲۹
"	"	" "	۱۹۴۳	۲۰۵
"	"	" "	۱۹۴۵	۲۰۵
"	"	" "	۱۹۴۶	۲۵۴
"	"	" "	۱۹۴۷	۲۵۴
"	"	" "	۱۹۴۹	۲۵۴
مہر نیمروز (اردو)	مترجم شاداں بلگرامی	فخر المطابع دہلی	۱۸۵۵	۱۱۶
(فارسی)	غالب	" "	۱۸۵۵	۱۱۴
" "	"	" "	-	۱۱۸
" "	"	مطبع نولکشور لکھنؤ	۱۹۱۵	۱۴۳
"	"	روٹری پرنٹنگ پریس لاہور	۱۹۲۵	۱۳۲
میخانۂ آرزو سرانجام (کلیات نظم و نثر فارسی)	"	—	۱۹۳۵	—
نادرات غالب	آفاق حسین آفاق	ادارہ نادرات کراچی	۱۹۴۹	۱۹۰
نادر خطوط غالب	سید محمد اسماعیل رسا گیاوی	کاشانۂ ادب لکھنؤ	۱۹۳۹	۴۲
نامہ غالب	غالب	مطبع محمدی دہلی	۱۸۶۵	۱۶
نشاط غالب	وجاہت علی سندیلوی لکھنؤ	—	۱۹۶۴	۲۸۸

نقد غالب	ڈاکٹر مختار الدین احمد	انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ	۱۹۵۹	۵۴۲
نکات و رقعات (اردو)	محمد سعادت علی خاں	مکتبہ سرائے۔ دہلی	۱۸۶۷	۲۰
نکات و رقعات (غالب)	تعارف اکبر علی خاں	-	۱۹۶۲	۵۸
" "	مرتبہ جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹس کلچر اینڈ لنگویجز سری نگر		۱۹۶۲	۵۸
نگارشات غالب	عبدالرزاق جمالی	تاج بک ڈپو۔ لاہور	۱۹۵۲	-
نوائے سروش (مکمل دیوان مع شرح)	غلام رسول مہر	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور	۱۹۶۷	۱۰۹۶
یادگار غالب	الطاف حسین حالی	شیخ مبارک علی پبلشرز لاہور	۱۸۹۷	۱۶۴
"	"	نامی پریس کانپور	۱۹۱۵	۴۴۰
"	"	شیخ جان محمد اللہ بخش پبلشرز لاہور	۱۹۳۰	۲۱۳
"	"	حاجی قربان علی اینڈ سنز لاہور	۱۹۳۱	۲۰۰
"	"	عالمگیر الیکٹرک پریس لاہور	۱۹۳۲	۱۶۴
"	"	ساہتی پریس الہ آباد	۱۹۴۶	۱۹۸
"	"	" " "	۱۹۵۸	۴۱۰
"	"	مطبع فیض عام علی گڑھ	۱۹۵۸	۳۹۲
یادگار غالب	مولانا الطاف حسین حالی	مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	-	۳۹۰
"	"	عشرت پبلشنگ ہاؤس لاہور	-	۲۰۰
" (مقدمہ سید ابوالخیر کشفی)	"	اردو اکیڈمی سندھ کراچی	۱۹۶۲	۴۶۴
" (مقدمہ خلیل الرحمٰن داؤدی)	"	مجلس ترقی ادب لاہور	۱۹۶۳	۵۹۷
یوسف مہدی قید فرنگ میں	محسن بن شبیر	دکن لا رپورٹ مشین پریس حیدرآباد	۱۹۴۲	۸۰

ہماری مطبوعات

کتاب	مصنف		قیمت
حدیث نبوی کی قانونی اہمیت	مصنفہ . ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی		قیمت : پندرہ روپے
اسلامی مذاہب	مصنفہ . ابوزہرہ مصری . ترجمہ غلام احمد حریری ایم اے		" : نو روپے
تزکیہ نفس	مفسر قرآن حضرت مولانا امین احسن اصلاحی		" : چھ روپے
عائلی کمیشن رپورٹ پر تبصرہ	" " " "		" ۲ روپے ۲۵ پیسے
تبلیغی نصاب	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب		" ۱۱ روپے ۵۰ "
فضائل درود شریف	" " "		" . دو روپے
فضائل حج	" " "	پلاسٹک کور	" چار روپے پچاس پیسے
فضائل ذکر	" " "		" . دو روپے چالیس پیسے
فضائل رمضان	" " "		" پچھتر پیسے
فضائل قرآن	" " "		" ایک روپیہ
فضائل نماز	" " "		" چورانوے پیسے
فضائل تبلیغ	" " "		" چالیس پیسے
فضائل صدقات (کامل دو حصے)	" " "	(جلد پشتہ چرمی)	دس روپے پچاس پیسے
حکایات صحابہ	" " "		" دو روپے پچیس پیسے
مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج	حضرت مولینا محمد الیاس صاحب		" پچاس پیسے
غلط مسئلے	مولینا عاشق الٰہی بلند شہری		" . پچاس پیسے
مسنون دعائیں	" " "		" پچھتر پیسے
عورتوں کی نماز	مولینا محمد قریشی صاحب		" : چالیس پیسے
معین التجوید	قاری سید رضا حسن صاحب		" پچاس پیسے
زاد المبلغین (عربی)	شیخ محمد اسماعیل مہاجر مدینہ منورہ		" ، تین روپے
سٹینڈرڈ تاریخ پاک و ہند	ڈاکٹر محمد اکرام بٹ ایم اے پی ایچ ڈی		" آٹھ روپے
علوم الحدیث	پروفیسر ڈاکٹر صبحی صالح (لبنان یونیورسٹی) ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری		" پندرہ روپے
فقیری کیا ہے ؟	صوفی شیر محمد صاحب		" . پچھتر پیسے
علوم القرآن	پروفیسر ڈاکٹر صبحی صالح (لبنان یونیورسٹی) ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری		" : پندرہ روپے

THE STORIES OF SAHABA TRANSLATED BY ABDUL-RASHID ARSHAD PRICE Rs 6 00

THE VIRTUES OF SALAT TRANSLATED BY ABDUL-RASHID ARSHAD RRICE Rs 3 50

A CALL TO MUSLIMS TRANSLATED BY ABDUL-RASHID ARSHAD RRICE Rs 0.50

THE VIRTUES OF QURAN TRANSLATED BY MOULANA MUHAMMAD MANZOOR M.A PRICE Rs 4 50

ملک سنز تاجران کتب کارخانہ بازار لائلپور (پاکستان) فون : ۴۳۷۵

شروع شروع میں میرا اور سید قاسم محمود کا خیال تھا کہ غالب کی صد سالہ برسی پر جو کتابیں غالب پر لکھی گئیں یا غالب کی کتابوں کے جو جدید ایڈیشن شائع ہوئے ان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہوگی اور آسانی کے ساتھ ان کی فہرست بن سکتی ہے لیکن جس وقت سید صاحب کے فرمانے پر میں کام کرنے کے لیے تیار ہوا تو معلوم ہوا کہ کام ہرگز اتنا آسان اور سہل نہیں جتنا دونوں نے اندازہ سمجھا تھا اگر مجھے کام کے اس قدر زیادہ پھیل جانے کا ذرا سا بھی خدشہ ہوتا تو میں اپنی سخت عدیم الفرصتی کے باعث ہرگز سید صاحب سے اس کی حامی نہ بھرتا اور بھاری پتھر کو چوم کر چھوڑ دیتا مگر چونکہ وعدہ کر چکا تھا اس لیے وہ تمام دقتیں اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں جو اس مضمون کی تدوین میں پیش آئیں۔ اس قسم کے مضامین میں ایک بڑی پریشانی یہ ہوتی ہے کہ اگر ایک چیز شمال میں ملتی ہے تو دوسری جنوب میں ایک حوالہ اگر مشرق میں دستیاب ہوتا ہے تو دوسرا مغرب میں۔ میرے لیے یہ کام اس وقت اور بھی زیادہ دشوار ہوگیا جب سید صاحب نے کہا کہ ان سب کتابوں کی تفصیلات مہیا کرو جو پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکوں میں اس موقع پر شائع ہوئیں اگر صرف ایک ہی ملک کی بات ہوتی تو کام نسبتاً آسان اور جلد ہو جاتا مگر دونوں ملکوں کی تفصیلات مہیا کرنا جبکہ باہم ڈاک کی ترسیل بند ہے، نہ کوئی کتاب ڈاک خانہ کے ذریعہ آسکتی ہے نہ جا سکتی ہے۔ بظاہر بہت ہی دشوار کام تھا تاہم جس طرح بھی بنا میں نے اس مشکل کو آسان بنانے کی کوشش کی ہے اور غالب صدی کے دوران میں جس قدر کتابیں ہندوستان میں شائع ہوئیں ـــ ان کی تفصیلات معلوم کرنے کی انتہائی سعی کی ہے اس سلسلہ میں جو امکانی تگ و دو میں کر سکتا تھا اُس کے نتائج آج آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں بیشک یہ حقیقت ہے کہ کوئی انسانی کام کبھی بالکل مکمل نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ میں نے اس موضوع کے متعلق معلومات بہم پہنچانے میں وقت کی سخت تنگی کے باوجود تلاش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں اس کے بعد بھی فراہمی معلومات میں جو کسر رہ گئی ہو اس سے ناظرین کرام مطلع فرمائیں تاکہ اس جدید فراہم شدہ مواد کو بعد میں بطور ضمیمہ شائع کیا جا سکے۔

سخت احسان فراموشی ہوگی اگر میں اس موقع پر اُن بزرگوں، ادیبوں اور دوستوں کا نہایت تہ دل سے شکریہ ادا نہ کروں جنھوں نے مہربانی فرما کر نہایت خلوص قلب کے ساتھ اس مضمون کی تیاری میں مجھ جیسے ناکارہ انسان کی اعانت فرمائی اگر یہ حضرات کتابوں کے عطیات، اطلاعات کی فراہمی اور اپنے مفید مشوروں سے میری امداد نہ فرماتے تو ناممکن تھا کہ میں اس مضمون کو مرتب کر سکتا اللہ تعالیٰ ان سب کو خلوص نیکی اور ہمدردی کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اس ضمن میں سب سے زیادہ میں جن صاحب کا شکرگزار ہوں، وہ ہیں جناب ڈاکٹر محمد باقر صاحب پرنسپل اورینٹل کالج جنھوں نے ڈھائی سو روپے کی قیمت کی کتابوں کا سٹ مجھے اس کام کے لیے مرحمت فرمایا۔

محترم جناب سید امتیاز علی تاج — ناظم مجلس ترقی ادب بھی میرے نہایت درجہ شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے از راہ نوازش وہ تمام کتابیں مجھے عنایت فرمائیں جو مجلس نے غالب پر شائع کی ہیں۔

میرے نہایت ہی مخلص اور فاضل دوست سید معین الدین احمد صاحب جڑانوالہ میں انسپکٹر سنٹرل ایکسائز ہیں وہ اگرچہ معمولی قصبے میں رہتے ہیں اور ان کی ملازمت بھی قطعاً غیر شاعرانہ ہے مگر وہ ایسا اعلیٰ اور پاکیزہ ادبی ذوق رکھتے ہیں کہ بڑے بڑے پروفیسر اور ایم اے، پی ایچ ڈی ڈاکٹر بھی علمی واقفیت اور ادبی معلومات میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ غالب کے متعلق جو بیش بہا ذخیرہ کتب اُن کے پاس ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ غالبیات کے علاوہ بھی جو خالص ادبی کتابیں انھوں نے فراہم کی ہیں وہ بلا مبالغہ ایک بیش بہا علمی خزانہ ہیں۔ جب میں اس ضرورت کے لیے سید صاحب کے پاس جڑانوالہ گیا تو وہ میرے ساتھ انتہائی خاطر مدارات سے پیش آئے اور نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ غالب کے متعلق کتابوں کا میرے سامنے ڈھیر لگا دیا جسے دیکھ کر میں حیران ہو گیا اور الحمد للہ کہ اس سے پورا فائدہ اٹھایا۔

پاکستان کی طرح ہندوستان میں بھی مجھے اس کام میں تین ہی آدمیوں سے خاص طور پر مدد ملی۔ ایک غالبیات کے امام مالک رام، دوسرے غالب اکیڈمی کے صدر حکیم عبدالحمید تیسرے رسالہ سب رس کے معتمد پروفیسر محمد اکبرالدین صدیقی۔ اگر یہ صاحبان میری نہایت بھرپور اعانت نہ فرماتے تو میرے مضمون میں اس موضوع کے متعلق ہندوستانی کتب کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوتی۔ مالک رام صاحب نے مجھے کتابیں بھی ارسال فرمائیں اور موضوع کے متعلق بیش قرار معلومات بھی مجھے برابر بھیجتے رہے۔ ان کے احسان کا میں کسی طرح بھی شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔

مندرجہ بالا حضرات کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب اور احباب نے بھی اس موضوع کے متعلق کتابیں اور [illegible] سے میری مدد فرمائی جن کے لیے میں اُن سب کا نہایت ممنون ہوں۔

محمد طفیل صاحب ایڈیٹر نقوش، سید قاسم محمود صاحب، چودھری محمد حنیف شاہد ایم اے لائبریرین شعبہ انجمن ترقیہ پنجاب پبلک لائبریری، چودھری بشیر احمد ڈائرکٹر مکتبہ میری لائبریری، نیاز احمد صاحب مہتمم سنگ میل پبلیکیشنز، حاجی سید اشرف صبوحی صاحب دہلوی مہتمم شام ہمدرد۔ مولوی محمد عبداللہ قریشی بی اے مدیر ادبی دنیا، ناصر الدین احمد ناصر صاحب مولف دبستان غالب۔ قریشی احمد حسین صاحب احمد قلعہ داری ایم اے پروفیسر زمیندار کالج گجرات

میں ذہین نقوی صاحب انچارج غالب اکیڈمی دہلی کا بے حد شکرگزار ہوں کہ آپ نے کسی سابقہ تعارف کے بغیر اس سلسلے میں مجھے طویل کئی صفحے لکھ کر بھیجے جس کی بنیاد پر میں ہندوستان میں غالب پر شائع شدہ کتب کی تفاصیل بیان کر سکا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ صرف دو تین کتابوں کے سوا میں کسی کتاب کی نشان دہی نہ کر سکتا۔

باقی رہا پاکستان تو اس کے متعلق اگر قومی کتاب مرکز پاکستان کے چودھری عبدالستار نہایت خلوص اور مستعدی کے ساتھ میری بھرپور مدد نہ فرماتے تو مجھ جیسے ناکارہ انسان کے لیے اس مضمون کا تیار کرنا بہت مشکل ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔

میں نے اس مضمون کی ترتیب حروف تہجی کے لحاظ سے رکھی ہے تاکہ آسانی کے ساتھ ہر کتاب کا نام فوراً نکل سکے۔

جن صاحبان ذوق کو ایسی کتابوں کے نام معلوم ہوں جو اس مضمون میں نہیں ہیں وہ براہ کرم حسب ذیل پتا پر ایسی کتابوں کی تفصیلات مجھے بھیج دیں تاکہ وہ آئندہ بطور ضمیمہ شائع ہو سکیں

محمد اسماعیل پانی پتی

۱۸، رام گلی - لاہور

آیاتِ غالب

بہاولپور میں غالب کی وفات کی صد سالہ برسی کا جشن سجاتے ۱۵ اور ۱۶ فروری کے ۱۹۶۹ء کو منایا گیا اس موقع پر یہ عجیب کتاب شائع کی گئی جسے بریگیڈیئر سید نذیر علی شاہ نے مرتب کیا اور ادارہ علمیہ سعدیہ عرفانیہ بہاولپور نے شائع کیا سائز ۸/۱۸ × ۲۲ ہے اور ضخامت ۱۱۲ صفحات ہے۔ یہ کتاب روحِ غالب کے حضور میں مرتب کا ایک ذہنی خراجِ عقیدت ہے جسے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر ان کے چند اردو و فارسی اشعار کی سپاہیانہ شرح کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

اس کتاب پر تبصرہ کرتا ہوا رسالہ "ہمدرد صحت" کا تقریظ نگار لکھتا ہے:

"اس کتاب کا عمیق مطالعہ ہمیں مرتب کے اندازِ نگارش ان کے تجربے ان کے عسکری سیاسی اور ملی شعور کے امتزاج کی رنگا رنگ کیفیتوں سے روشناس کرتا ہے غالب کو اس کے پرستاروں نے مختلف پیمانوں سے ناپا ہے مگر آیاتِ غالب کا پیمانہ ان سب سے علیحدہ ہے اس میں طنز بھی ہے اور مزاح بھی سیاست بھی ہے اور عسکریت بھی زندگی بھی ہے اور زندہ دلی بھی۔"

(ہمدرد صحت اپریل ۱۹۶۹ء)

کتاب نے آخر میں غالب کے چند فارسی اشعار کا مفہوم عالمی سیاست کی زبان میں بیان کیا گیا ہے اور کتاب کے آخر میں ایک نصابی درس گاہوں کے لیے اور چند تاریخی حوالے درج کیے گئے ہیں۔

اس کتاب کی دلچسپی کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ اس میں مرتب کی جو تصویر دی گئی ہے وہ سب سے زیادہ غالب سے ملتی جلتی ہے۔

اردوئے معلّیٰ

یہ مرزا غالب کے اردو مکتوبات کی بہت مشہور و معروف کتاب ہے جو غالب کی زندگی میں چھپنی شروع ہوئی اور غالب کی وفات کے ۲۰ دن بعد ختم ہوئی افسوس ہے کہ غالب اسے مکمل چھپا ہوا نہ دیکھ سکے۔ اس کتاب کا حصہ دوم ۱۸۹۹ء میں چھپا اور جب سے اب تک بیسیوں مرتبہ یہ کتاب چھپ چکی ہے۔ غالب صدی کے موقع پر مجلس ترقی ادب لاہور کے لیے اس کتاب کا نیا ایڈیشن بہت سے اضافوں کے ساتھ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل نے مرتب کیا۔ ۱۳ صفحات کا اس پر مقدمہ لکھا ایک ایک خط کو مختلف ایڈیشنوں سے مقابلہ کر کے صحیح کتاب کیا اور اختلاف کو حواشی میں درج کر دیا جن اصحاب کے نام خطوط تھے یا اُن خطوط میں جن جن حضرات کے نام آئے سب پر مختصر نوٹ تحریر فرمائے۔ غرض ساری کتاب کو عمدہ سے عمدہ اور بہتر سے بہتر حالت میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ یہ کتاب تین مبسوط جلدوں میں مجلس نے شائع کی ہے ٹائپ بہت خوبصورت ہے کاغذ بہت عمدہ ہے۔ اور قیمت فی حصہ ۹ روپے ہے۔ اس کتاب کے جتنے ایڈیشن اس وقت تک چھپے ہیں میرے خیال میں زیرِ نظر ایڈیشن سب سے بہتر ہے۔ مگر میں فاضل مرتب کے اس بیان سے متفق نہیں کہ "اردوئے معلّیٰ کا حصہ دوم ۱۸۹۹ء مولانا حالی کا مرتبہ نہیں" اس امر کے داخلی اور خارجی پختہ دلائل موجود ہیں کہ حصہ دوم اردوئے معلّیٰ یقیناً مولانا حالی کا ترتیب دیا ہوا اور فراہم کیا ہوا ہے مگر یہ موقع اس بحث کا نہیں ہے

ارمغانِ غالب

غالب صدی کی تقریبات منانے کے لیے حیدر آباد دکن میں ایک کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تھا جس کا نام "غالب صدی تقریبات کمیٹی" تھا اس موقع پر اس کمیٹی کی طرف سے یہ کتاب مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع کی گئی تھی اس میں کمیٹی کے اجلاس خاص منعقدہ یکم مارچ ۱۹۶۹ء کا پروگرام اور بعض وہ مضامین جو اجلاس میں پڑھے گئے درج کیے گئے ہیں۔ آخر کتاب میں ان بعض اصحاب کے سوانحی خاکے بھی ہیں جو اجلاس میں شامل ہوتے غالب کی اور غالب کے مداحوں کی تصاویر بھی ہیں۔ اور غالب میموریل بلڈنگ کا فوٹو بھی ہے۔ غالب کے اس مجموعۂ کلام کے پہلے صفحہ کا عکس بھی شامل کتاب ہے جو ۱۸۵۰ء میں غالب نے نواب رام پور کو بھیجا تھا۔ لکھائی چھپائی طباعت کاغذ اچھا سائز ۲۲ × ۱۸/۳ صفحات ۴۸

ارمغانِ غالب

یہ کتاب غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر حیدر آباد دکن میں شائع ہوئی اور عابد علی خاں معتمد عامہ تقاریب کمیٹی حیدر آباد دکن نے اسے ایک جلسہ میں پیش کیا اور تمام حاضرین کو مفت تقسیم کیا یہ جلسہ یکم مارچ ۱۹۶۹ء کو حیدر آباد دکن میں ہوا تھا۔

اشاریۂ غالب

یہ غالب کی تصانیف اور غالب کے متعلق تصانیف کا ایک مفصل اشاریہ ہے جو سالہا سال کی محنت تلاش اور کاوش کے بعد سید معین الرحمٰن صاحب نے

مرتب کیا ہے اور غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی نے فروری ۱۹۶۹ء میں چھاپ کر شائع کر دیا ہے کتاب چار مستقل عنوانات اور ایک ضمیمہ پر مشتمل ہے آخر میں ساری کتاب کا مفصل انڈکس بھی بڑی محنت سے تیار کر کے کتاب میں لگا دیا گیا ہے غالب پر کام کرنے والوں کے لیے یہ کتاب ایک عمدہ رہبر اور بہترین رہنما کا کام دے گی پاکستان اور ہندوستان دونوں میں اس موضوع پر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مگر اب تک کوئی اشاریہ کلام غالب کا اس سے زیادہ ضخیم شائع نہیں ہوا۔ چھپائی ٹائپ کی کاغذ اچھا سائز ۲۲×۱۸/۸ صفحات ۴۹۰ یہ پنجاب یونیورسٹی کی پندرھویں کتاب ہے جو غالب کے متعلق شائع ہوئی ہے۔

اصہار الغالب

مرزا غالب کی سسرال لوہارو خاندان میں تھی غالب کے کلام میں جہاں جہاں اس خاندان کے افراد کے نام آئے ہیں ان کے حالات اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں اور چونکہ کتاب کے مصنف صاحبزادہ ناصر الدین احمد خاں عرف خسرو مرزا نواب علاؤ الدین احمد خاں علائی کے پوتے ہیں اس لیے یہ حالات زیادہ معتبر اور زیادہ مستند ہیں کتاب کے صفحات ۸۰ ہیں اور قیمت دو روپے ہے اور فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کی گئی ہے ملنے کا پتا کتابستان گلی قاسم جان دہلی ہے۔

اطرافِ غالب

یہ غالب کی نثر اور اس کی فارسی و اردو شاعری پر، تنقیدی مضامین کا مجموعہ ہے جنھیں ڈاکٹر سید عبداللہ نے لکھا ہے اور گلوب پبلشرز لوہاری گیٹ لاہور نے نفاست کے ساتھ غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع کیا ہے۔ کاغذ اچھا ہے۔ کتاب مجلد ہے صفحات ۲۲۰ ہیں اور قیمت دس روپے ہے۔

افاداتِ غالب

یہ کتاب غالب کے مصنفہ تین رسائل لطائف غیبی (۱۸۶۵ء) سوالات عبدالکریم (۱۸۶۵ء) اور تیغ تیز (۱۸۷۰ء) کا مجموعہ ہے۔ جو اردو میں لکھے گئے ہیں اب یہ تینوں رسائل بہ تصحیح و تحقیق فاضل محقق سید وزیر الحسن عابدی مجلس یادگار غالب کے لیے غالب صدی کے موقع پر پنجاب یونیورسٹی لاہور نے نہایت حسن اسلوب کے ساتھ چھاپ کر شائع کر دیے ہیں فاضل مرتب نے ہر رسالہ کے متعلق ابتدا میں نہایت محققانہ مضامین لکھے ہیں اور ایڈیٹنگ کا حق ادا کر دیا ہے یہ کتاب اس سلسلہ کی بارھویں کڑی ہے۔ چھپائی ٹائپ کی کاغذ عمدہ تقطیع ۲۲×۱۸/۸ ہے کتاب اگست ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے شروع میں فاضل مرتب کا دیباچہ ہے جو ۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ لطائف غیبی کے صفحات ۱۱۴ ہیں سوالات عبدالکریم کے ۱۶ اور تیغ تیز کے ۱۴۴۔

انتخاب از تحقیقاتِ آسی

مولانا آسی لکھنوی نے دیوان غالب کی ایک شرح لکھی ہے انھوں نے اس شرح میں غالب کا ایسا کلام بھی شائع کیا ہے جو دیوان غالب کے دیگر نسخوں میں نہیں ملتا مولانا آسی کا بیان ہے کہ انھوں نے غالب کا کلام کسی قلمی بیاض سے نقل کیا تھا ادارہ شبستان غالب نمبر (دوسرے ایڈیشن) نے اس نئی چیز یا نئی دریافت کو بھی کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے صفحات ۸ ہیں۔

انتخابِ غالب

یہ کتاب شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی کی طرف سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع ہوئی جو غالب کی نظم اور اس کی نثر کا ایک جامع انتخاب ہے۔

انتخابِ غالب

یہ غالب کے اردو کلام کا ایک جامع انتخاب ہے جو مشرف انصاری صاحب نے بڑی قابلیت سے کیا ہے اور پہلی بار فروری ۱۹۶۹ء میں غالب صدی کے موقع پر اس کو سنگ میل پبلی کیشنز (چوک اردو بازار لاہور) نے چھاپ کر شائع کیا ہے۔ شروع میں مشرف انصاری نے جو مقدمہ لکھا ہے وہ بہت ہی دلچسپ اور پڑھنے کے قابل ہے سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۹۶ قیمت پونے دو روپے۔

انتخابِ غالب

یہ غالب کے منتخب اردو اشعار کا چھوٹا سا مجموعہ ہے جو سید اختر عباس نے مرتب کیا ہے اور مکتبہ میری لائبریری لاہور نے بہت نفاست کے ساتھ جیبی تقطیع پر شائع کیا ہے شروع میں غالب کی مختصر سوانح حیات اور بعد میں انتخاب کلام — چھپائی لکھائی اور کاغذ سب عمدہ۔ قیمت پچاس پیسے صفحات ۳۲۔

انتخابِ کلامِ غالب

غیر ملکوں میں ہندوستانی سفارت خانوں میں رکھنے اور دکھلانے کے لیے دہلی یونیورسٹی کے شعبہ اردو نے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر یہ کتاب شائع کی جو بہت ہی خوبصورت اور نہایت دیدہ زیب ہے۔

انتخاب نسخۂ حمیدیہ

دیوانِ غالب کے مشہور ایڈیشن "نسخۂ حمیدیہ" کا یہ انتخاب کارکنان ادارہ شبستان دہلی نے مرتب کیا ہے۔ اور شبستان غالب نمبر (دوسرے ایڈیشن) کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کے صفحات ۲۶ ہیں۔

"اسٹرنل فلیم"

غالب کے متعلق غالب صدی کے موقع پر یہ انگریزی کتاب کے ایس سود نے لکھی ہے۔ اس کا ترجمہ "ہمیشہ زندہ رہنے والا محبوب" جس کی شہرت اور مقبولیت میں کبھی کمی نہ آئے۔ واقعی بات یہ ہے کہ کتاب کا نام نہایت موزوں ہے اور غالب پر پورے طور سے چسپاں ہو جاتا ہے۔ یہ کتاب غالب کی سوانح حیات اور اس کی شاعری کا ایک تنقیدی جائزہ ہے اور خوب ہے۔ مگر ۱۲۶ صفحے کی کتاب کی قیمت پندرہ روپے بہت زیادہ ہے۔ اسٹرلنگ پبلشرز، اجمیری گیٹ دہلی نے اسے شائع کیا ہے۔

باغِ دو در

غالب کی یہ سب سے آخری کتاب ہے جو غالب نے اپنے مرنے سے دو سال پہلے ۱۸۶۷ء میں مرتب کی تھی اور جس کی کتابت غالب کی زندگی میں شروع ہوئی ان کے انتقال کے بعد، جولائی ۱۸۷۰ء کو ختم ہوئی۔ یہ غالب کی فارسی نظم و نثر کا مجموعہ ہے۔ نظم میں ۴۵ قطعات، ایک ایک ترکیب بند و ترجیع بند، دو مثنویاں، ۷ قصائد، ۱۱ غزلیں، ۱۶ فردات، ۲۰ رباعیاں اور ایک تخمیس شامل ہے اور نثر میں ۳ دیباچے اور ۴ تقریظیں اور مختلف اصحاب کے نام ۶ خط ہیں۔ یہ کتاب قلمی حالت میں تھی اور اب تک نہیں چھپی تھی۔ ڈاکٹر سید وزیر الحسن عابدی ریڈر شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی نے نہایت محنت اور لیاقت کے ساتھ اسے مرتب کیا، اس کا ترجمہ کیا، کتاب پر نہایت مفید حواشی لکھے، اشاریہ بنایا اور بڑی عمدگی و خوبی سے اس کو شائع کیا۔ سب سے پہلی مرتبہ ۱۹۶۰ء میں سید صاحب نے اس کا منظوم حصہ اورینٹل کالج میگزین لاہور میں شائع کرایا۔ نثر کا حصہ ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا۔ بعد میں اس کی اشاعت روک دی گئی اور اب نظم و نثر کے دونوں حصے مع تعلیقات و ترجمہ اور حواشی علیحدہ کتابی شکل میں شائع ہوئے ہیں۔ کتاب کے ناشر ڈاکٹر محمد باقر صاحب پرنسپل اورینٹل کالج لاہور ہیں۔ اور کتاب ٹائپ میں چھپی ہے۔ سالِ طباعت ۱۹۷۰ء۔ تقطیع ۲۰/۸×۲۶ ہے۔ کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر غالب کی زندگی کے بہت سے شعبے بے نقاب ہوتے ہیں۔ یہ کتاب ابھی تک منظرِ عام پر نہیں آئی۔ اس کے متعلق ہماری اطلاعات پرائیویٹ ہیں۔ اورینٹل کالج کے جشنِ صد سالہ کی تقریب کے بعد اس کی عام اشاعت ہوگی (ان شاء اللہ)

بزمِ غالب

یہ کتاب عبدالرؤف عروج نے لکھی ہے اور ادارہ یادگارِ غالب کراچی نے غالب صدی کے موقع پر شائع کی ہے۔ اس میں غالب سے تعلق رکھنے والے دو سو سے زیادہ اشخاص کا تذکرہ ہے۔ چھپائی و بینڈ آئنگ کی ہے۔ کاغذ سفید ہے۔ صفحات ۲۲۴ ہیں۔ سائز ۸/۱۲×۲۲ اور قیمت انیس روپے ہے۔

بزمِ غالب

ایک صاحب ایس اے مہدی (علیگ) الہ آباد کے رہنے والے مشرقی افریقہ کے علاقہ کینیا میں چلے گئے اور وہیں تجارت کرتے ہیں۔ مگر غالب سے محبت ہندوستان سے اپنے ساتھ لے گئے۔ غالب کے موقع پر انھیں بھی جوش آیا اور "بزمِ غالب" کے نام سے ۴۴ صفحات کا ایک کتابچہ غالب کی یادگار میں نذرِ عقیدت کے طور پر پیش کر کے مفت تقسیم کیا۔ اس میں غالب کی مدح میں پانچ بند کا ایک مسدس ہے۔ غالب کے بعض اشعار کی تضمین ہے اور غالب کی زمین میں مصنف کی اپنی غزلیں ہیں۔ کاغذ، کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔

پنج آہنگ

اپنی مختلف فارسی نگارشات اور خطوط کا یہ ملا جلا مجموعہ غالب نے ۱۸۴۵ء میں مرتب کیا تھا جس میں پانچ قسم کی چیزیں الگ الگ جمع کی تھیں اور اسی لیے اس کا نام پنج آہنگ رکھا تھا۔ اس کتاب کے کئی ایڈیشن اس وقت تک مختلف اوقات میں مختلف شہروں سے شائع ہو چکے ہیں اور کچھ قلمی نسخے پاک و ہند کی لائبریریوں میں محفوظ ہیں۔ ان نسخوں کو سامنے رکھ کر غالبیات کے مشہور ماہر جناب پروفیسر وزیر الحسن عابدی نے مجلس یادگارِ غالب کے لیے یہ نیا ایڈیشن بہت محنت اور توجہ کے ساتھ غالب صدی کے موقع پر مرتب کیا ہے اور پنجاب یونیورسٹی لاہور نے اسے اگست ۱۹۶۹ء میں چھاپ کر شائع کر دیا۔ کتاب کے آخر میں تعلیقات بھی ہیں جس سے کتاب کی افادیت میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ ۸/۱۸×۲۲ کی تقطیع، ۴۱۲ صفحات، اگر ۲ صفحے کے نہایت لمبا غلط نامہ کو بھی شامل کر لیں تو صفحات کی تعداد ۴۱۶ ہو جاتی ہے۔ یہ تصنیفات غالب کے سلسلہ میں مجلس یادگارِ غالب کی آٹھویں پیشکش ہے

پنج آہنگ

غالب کی مشہور فارسی کتاب پنج آہنگ میں سے آہنگ پنجم کے خطوط کا اردو ترجمہ سید حسن کے دیباچہ کے ساتھ مترجم محمد عمر مہاجر۔ ناشر ادارہ یادگار غالب کمیٹی کراچی صفحات ۲۰۰ سائز ۸/۱۸ × ۲۲ قیمت بارہ روپے کاغذ سفید چھپائی دیدہ زیب۔

پیکر غالب

غالب کی زندگی اور سوانح سے متعلق یہ کتاب آٹھ مختصر ڈراموں کا مجموعہ ہے۔ جسے محمد عبداللطیف خاں نے تصنیف کیا ہے اور آغا پورہ حیدر آباد دکن سے شائع ہوا ہے صفحات ۹۶ ہیں اور قیمت پونے تین روپے ہے یہ کتاب فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے مگر اس میں زبان و بیان کی بھی غلطیاں ہیں واقعات کی بھی اور کتابت کی بھی جن کی سب رس کے غالب نمبر میں نشان دہی کی گئی ہے۔

تنقید غالب کے سو سال

یہ چودھویں کتاب ہے جو مجلس یادگار غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی نے غالب صدی کے موقع پر شائع کی ہے اور گروپ کیپٹن سید فیاض محمود اور اقبال حسین صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس ضخیم کتاب میں غالب کے مشہور شاگرد میر مہدی مجروح اور شمس العلما مولانا حالی سے لے کر زمانہ حال تک کے ادیبوں کے تاثرات اور مضامین غالب کے متعلق ایک جگہ جمع کر دیے گئے ہیں جن کی تعداد ۴۰ ہے اور یہ بیانات ۶۲۰ صفحات پر چھپے ہوئے ہیں۔ کتاب کی تقطیع ۸/۲۰×۲۶ ہے چھپائی ٹائپ کی اور کاغذ اچھا ہے۔

تصویر خیال

یہ دہلی کے ایک صاحب ابرارالرحمن قدوائی کا غالب پر لکھا ہوا ایک ڈراما ہے جس کے ۷۲ صفحے ہیں اور دو روپے قیمت ہے۔ فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا گیا ہے۔ ملنے کا پتا قدوائی پبلی کیشنز مٹیا محل دہلی ہے۔

تعارف غالب

سیف سلطان پوری کا یہ کتابچہ ۸۲ صفحات پر تھرپارکر ڈسٹرکٹ کلچر ایسوسی ایشن میرپور خاص نے اچھی کتابت اور عمدہ طباعت کے ساتھ سفید کاغذ پر شائع کیا ہے جس میں بہت مختصر طور پر غالب کا خاندان، اس کی سوانح حیات انتخاب کلام، اس کی تصانیف اور اس کے متعلق بعض مشاہیر کی رائیں لکھی گئی ہیں

بہت ہلکی پھلکی کتاب ہے

تلاش غالب

یہ کتاب پروفیسر نثار احمد صاحب فاروقی (دہلی یونیورسٹی) کے غالب کے متعلق مختلف تحقیقی مضامین کا مجموعہ ہے اور اسے غالب صدی کے موقع پر علمی مجلس دلی نے شائع کیا ہے اس کتاب میں غالب کی آپ بیتی کے علاوہ غالب کے بارہ غیر مطبوعہ فارسی خطوط ایک غیر مطبوعہ اردو خط فارسی اور اردو کا کچھ غیر مطبوعہ کلام ایک غزل کا راز تصنیف۔ مطالعہ غالب کے سلسلہ میں اثر لکھنوی کے خطوط۔ کلام غالب کا ایک ہمعصر شارح اور دہلی یونیورسٹی کے آرگن اردوئے معلیٰ کے غالب نمبر پر تبصرہ۔ یہ مضامین شامل ہیں۔ اس کا ایک اڈیشن یہاں پاکستان میں مکتبات ۵ میل روڈ لاہور سے بھی شائع ہوا ہے

تماشا مرے آگے

یہ غالب کے متعلق ایک ڈراما ہے جو رفعت سروش نے لکھا ہے اور دہلی سے شائع ہوا ہے

جہان غالب

غالب کے متعلق یہ کتاب مشہور مصنف کوثر چاند پوری کی لکھی ہوئی ہے صفحات ۳۲۲ ہیں اور قیمت پانچ روپے ہے لاہور برادرس لاہور سے شائع کی ہے۔

(مثنوی) چراغ دیر

اپنی پنشن کے مقدمہ کے سلسلہ میں کلکتہ جاتے ہوئے غالب بنارس میں بھی ٹھہرے اور وہاں کے دلچسپ مناظر اور دلکش صورتیں دیکھ کر بیحد متاثر ہوئے مثنوی چراغ دیر میں اپنے ان ہی تاثرات کا ذکر غالب نے نہایت دلآویز طریقہ سے کیا ہے یہ مثنوی فارسی میں ہے جس کا اردو میں منظوم ترجمہ احتر حسین صاحب نے کیا ہے اور مالک رام صاحب نے اسے اپنی کتاب عیار غالب میں شائع کیا ہے۔ غالب کو علمی مجلس دلی نے فروری ۱۹۶۹ء میں غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر چھاپ کر شائع کیا یہ ترجمہ علیحدہ علیحدہ کتابی شکل میں نہیں چھپا مثنوی کے اشعار کی تعداد ۱۰۸ ہے۔

چراغ دیر

(اصل سے اردو ترجمہ)

یہ وہ مشہور اور دلچسپ مثنوی ہے جو غالب نے بنارس کی تعریف میں لکھی ہے

جب وہ سفر کلکتہ کے دوران بنارس میں ٹھہرے تھے مثنوی فارسی میں ہے
اور اس کا اردو ترجمہ امیر حسن نورانی نے رسالہ فروغ اردو کے غالب نمبر میں شائع
کیا ہے مثنوی کے ۱۰۴ شعر ہیں۔ پہلے ہر شعر میں جو مشکل الفاظ ہیں ان کے معنی
بیان کیے ہیں پھر شعر کے معنی تحریر کیے ہیں اس طرح ساری مثنوی کو ختم کیا ہے
کل ۲۲ صفحات میں یہ مثنوی آئی ہے

حق جاگیر غالب

نیشنل آرکائیوز نئی دہلی کے ایک فائل میں غالب کی پنشن کے مقدمے
کے کچھ کاغذات محفوظ ہیں اس کتاب میں ان تمام تاریخی تحریرات کو مرتب کر کے
ان کا عکس ناظرین کرام کی خدمت اس صورت سے پیش کیا گیا ہے کہ ایک صفحہ پر
اصل فارسی تحریرات کا عکس، بالمقابل انگریزی ترجمہ اور اس کے نیچے اردو ترجمہ دیا
گیا ہے مگر افسوس ہے کہ ترجمہ اغلاط سے خالی نہیں عبارتوں اور واقعات سے
نتائج اخذ کرنے میں کہیں کہیں تسامح ہوا ہے۔ اس کتاب کے مترجم اور ناشر
دہلی کے ایک صاحب رتھ ہوری چندر ہیں کتاب کے صفحات ۱۲۰ ہیں اور قیمت
اس سے زیادہ یعنی ۲۵ روپے ہے اگرچہ یہ نایاب حالات پہلی مرتبہ شائع کیے گئے
ہیں تاہم قیمت کم ہونی چاہیئے تھی تاکہ لوگ بآسانی ان معلومات سے مستفید ہو سکتے

جو قدیم تحریرات نیشنل آرکائیوز سے لے کر اس کتاب میں پیش کی گئی ہیں
ان پر ایک مضمون اس سے پہلے بھی ۱۹۶۲ء میں ماہنامہ آجکل دہلی میں محمد دین
محترمی ملک رام صاحب کے قلم سے نکل چکا ہے ۔

خطوط غالب

غالب کے اردو خطوط جتنے عود ہندی اور اردوئے معلیٰ میں تھے اور اس
کے علاوہ جو مختلف خطوط غالب کے مختلف رسالوں اور کتابوں میں سے مل سکے وہ
مولانا غلام رسول مہر نے غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کے لیے جمع کیے
اور پنجاب یونیورسٹی لاہور سے انھیں نہایت اہتمام کے ساتھ مبسوط جلدوں میں
فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا مجلس یادگار غالب کی مطبوعات میں ان کا نمبر ۲ اور
۳ ہے اور خطوط کی تعداد پونے سات سو کے قریب ہے ۔

اس کتاب کی ترتیب میں مولانا نے بہت کاوی محنت اٹھائی ہے اوّل
تو مختلف نسخوں سے مقابلہ کر کے خطوط کو نہایت صحیح لکھا ہے یہ دوسرے
سارے جمع شدہ مختلف خطوط کو تاریخ وار مرتب کیا ہے۔ تیسرے بکثرت
حواشی خطوط پر لکھ کر کتاب کو پڑھنے والوں کے لیے نہایت مفید بنا دیا ہے ۔

چونکہ تمام مکتوب الیہم کے مختصر حالات بھی تلاش کر کے درج کتاب کیے ہیں۔
جلد اوّل میں ۱۲ حضرات کے نام خطوط ہیں اور جلد دوم میں ۵۹ آدمیوں کے
نام آخر کتاب میں کچھ متفرق تحریریں بھی ہیں دونوں جلدوں کے مجموعی صفحات
۱۰۰۱ ہیں۔ ٹائپ اور کاغذ دونوں اچھے اور عمدہ ہیں مگر یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔
ابھی بہت سے خطوط ایسے ہوں گے جن تک حضرت مولانا کی دسترس نہیں ہو
سکی اور اس لیے وہ اس مجموعہ میں شامل نہیں ہو سکے مگر یہ بات یقینی ہے کہ اس
سے بڑا مجموعہ خطوط غالب کا ابھی تک کوئی اور شائع نہیں ہوا۔ اگر مولانا ہر
خط کا حوالہ بھی دے دیتے کہ یہ خط کہاں سے حاصل ہوا تو شاید زیادہ بہتر ہوتا

حیات غالب

غالب کی یہ مختصر سوانح عمری نواب سید محمد مرزا موج لکھنوی کی تالیف
ہے جو انھوں نے ۱۸۹۹ء میں لکھی تھی اور نگارستان پریس لکھنو میں چھپی تھی۔ اس مختصر
تالیف میں جو مولانا حالی کی "یادگار غالب" کے بعد غالب کی دوسری سوانح عمری
ہے غالب کی سوانح اس کی تصنیفات اور اس کے فن کا بیان بہت اختصار کے
ساتھ کیا گیا ہے۔ اشعار کے نمونے بھی آخر میں ہیں کتاب کی قیمت صرف چار آنے تھی
یہ کتاب عرصہ دراز سے نایاب تھی اور کہیں بھی نہیں ملتی تھی امیر حسن نورانی
نے اس قدیم نسخہ کو تلاش کر کے اُسے مرتب کیا اس پر حواشی لکھے اور غالب صدی
کے موقع پر اسے قومی زبان کراچی کے شمارہ جون ۱۹۶۹ء میں شائع کرا دیا قومی زبان
میں یہ کتاب ۲۲ صفحات میں چھپی تقطیع ۲۰/۸ × ۳ اخباری کاغذ لگایا گیا ہے

دبستان غالب

اب تک کلام غالب کی جس قدر شرحیں لکھی گئی ہیں ہمارے خیال میں
یہ نئی طرز کی شرح اُن سب میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے یہ غالب کے سارے
اردو کلام کی شرح نہیں ہے بلکہ شرح نگار نے بہت اعلیٰ تشریح طلب اشعار
کو مختلف عنوانات کے تحت تقسیم کر کے ان کی شرح نہایت دلاویز طریقہ
سے کی ہے اور تشریح کرتے وقت جس قدر شرحیں مشاہیر ادب نے کلام غالب
کی لکھی ہیں ان کو سامنے رکھا ہے کتاب میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ فاضل مصنف
کو شارحین غالب سے اختلاف کی ضرورت پیش آئی ہے ایسے موقعوں پر جناب
مصنف نے صفائی کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار تو کر دیا مگر آج کل کے تنقید نگاروں
کی طرح کسی کی پگڑی نہیں اچھالی ۔

کتاب کو پڑھنے کے بعد اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ جناب مؤلف

قاضی الدین ناصر نے کلام غالب کا بہت گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے اس لیے ان کا بیان نہایت سلیس اور شگفتہ ہے غالب کے کلام کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ بڑا ضروری ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ کتاب غالبیات میں ایک مفید اضافہ ہے

شرح کے شروع میں فاضل شرح نگار نے مستند ماخذوں سے کام لے کر ۸۹ صفحات میں غالب کی سوانح حیات بہت اختصار مگر جامعیت کے ساتھ قلمبند کی ہیں اور غالب کے متعلق ہر قابل ذکر بات کر دی ہے۔ وہاں بعد ۱۴ صفحات میں غالب کے اسلوب نگارش سے بحث کی ہے۔ یہ بحث بہت شگفتہ ہے

اس کے بعد ۲۸۸ صفحات میں مختلف عنوانات کے تحت غالب کے ۴۴۵ اشعار کی شرح بیان کی ہے اور آخر میں ۶ صفحوں میں ماخذوں کی فہرست دی گئی ہے اس فہرست کے نمبر ۲۲ پر دیوان غالب کے ایک نسخہ کے متعلق مؤلف نے لکھا ہے کہ "یہ ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم صدر جمہوریت کی زیر نگرانی تیار ہوا" مگر واقعہ یہ ہے کہ ان کی نگرانی میں دیوان تیار نہیں ہوا بلکہ سارا دیوان ۱۹۲۵ء میں بمقام جرمنی انھوں نے خود کمپوز کیا تھا اور محض اسی کام کے لیے کمپوزنگ سیکھی تھی (مذیر ذاکر حسین۔ صفحہ ۸۱) آگے چل کر نمبر ۷۵ پر مؤلف لکھتے ہیں کہ "تذکرۂ اہل دہلی مؤلفہ سرسید احمد خان" مگر اس نام کی کوئی کتاب سرسید نے نہیں لکھی البتہ سرسید کے ایک مضمون مندرجہ آثار الصنادید کو علیحدہ کتابی شکل میں قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی نے اس نام سے شائع کیا تھا۔

کتاب میں جو کتابت کی غلطیاں رہ گئی ہیں (جیسے صفحہ ۹۵ پر اباحت کو باعث لکھا ہے) امید ہے کہ جناب مؤلف کتاب کی طبع دوم میں درست فرمائیں گے۔

دبستان غالب کی لکھائی اچھی چھپائی دلکش، کاغذ عمدہ تقطیع ۸/۲۶×۱۷، صفحات ۴۲۱ جلد مضبوط قیمت پندرہ روپے اور بہت اعلیٰ نسخہ کی ۲۵ روپے ہے۔ مکتبۂ انصح بی شارع علامہ اقبال لاہور نے اسے نفاست کے ساتھ شائع کیا ہے کتاب واقعی پڑھنے اور رکھنے کے قابل ہے۔

درفش کاویانی

یہ غالب کی مشہور کتاب قاطع برہان کا دوسرا ایڈیشن ہے جو خود غالب نے بہت کچھ قطع و برید اور ترمیم و اصلاح کے بعد ۱۸۶۵ء میں لکھ کر شائع کیا۔ اب اس کتاب کے مختلف نسخوں کو سامنے رکھ کر جناب ڈاکٹر محمد باقر صاحب پرنسپل اورینٹل کالج لاہور نے اسے از سر نو مرتب کیا ہے اور شروع کتاب میں ان ۲۲ ماخذوں کی کیفیت بیان کر دی ہے جن سے اس کتاب کے مرتب کرنے میں مدد لی گئی ہے۔ اور کتاب کے دیباچہ میں کتاب کی پوری تاریخ شروع سے آخر تک بہت تفصیل سے لکھ دی گئی ہے۔ جس سے کتاب کی ساری کیفیت و حالت عیاں ہوتی ہے۔ کتاب مجلس یادگار غالب کے لیے غالب صدی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے شائع کی ہے اور اس سلسلہ کی گیارھویں کڑی ہے۔ چھپائی ٹائپ کی ہے۔ کاغذ اچھا ہے سائز ۸/۲۲×۱۸ ہے صفحات ۲۹۴ ہیں۔

دستنبو

یہ غالب کی وہ کتاب ہے جو اس نے ۱۸۵۷ء جنگ آزادی کے حالات پر فارسی زبان میں بلا آمیزش عربی الفاظ کے لکھی تھی اور اب صد سالہ یادگار غالب کمیٹی نئی دہلی نے اسے انتہائی نفاست کے ساتھ غالب صدی کے موقع پر دوبارہ شائع کیا ہے مرتب مالک رام صاحب ہیں جو غالب شناسوں کی صف اول میں شمار ہوتے ہیں کتاب کو دوبارہ مرتب کرتے ہوئے مالک رام صاحب نے کتاب کے بعض مشکل الفاظ کے معنی بھی فٹ نوٹوں میں لکھ دیے ہیں اور دستنبو کی پہلی اشاعت کے سرورق کا فوٹو بھی شروع کتاب میں لگا دیا ہے۔ کتاب ٹائپ میں بڑی خوبصورت چھپی ہے تقطیع ۸/۲۲×۱۸ صفحات ۵۰ کاغذ نہایت اعلیٰ اور چکنا لگایا گیا ہے اور جلد مضبوط ہے یہ چوتھی کتاب ہے جو غالب صدی کے موقع پر کمیٹی مذکور نے شائع کی ہے چار روپے پچاس پیسے قیمت ہے تاریخ اشاعت فروری ۱۹۶۹ء ہے

دستنبو

یہ غالب کی نہایت مشہور فارسی کتاب ہے جو انھوں نے جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے حالات میں زبان فارسی لکھی ہے بعد میں اس کتاب کے مختلف ایڈیشن بھی چھپے ہیں اس کے اردو ترجمے بھی ہوتے ہیں اور اس کے اردو خلاصے بھی شائع ہوئے ہیں

زیر نظر کتاب جناب ڈاکٹر پروفیسر عبدالشکور احسن ہیڈ شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے حواشی تعلیقات اور اشاریوں کے ساتھ بہت عمدگی سے مرتب کی ہے اور مجلس یادگار غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی لاہور نے غالب صدی کے موقع پر شائع کیا۔ چھپائی ٹائپ کی کاغذ اچھا تقطیع ۸/۲۲×۱۸ صفحات ۹۲ غالب کے سلسلہ میں یہ پنجاب یونیورسٹی کی دسویں پیشکش ہے

دستنبو (اردو ترجمہ)

غالب نے ۱۸۵۷ء اور ۱۸۵۸ء پر ایک مختصر کتاب فارسی میں لکھی تھی۔ اس کے اردو ترجمے مختلف طور پر مختلف لوگوں نے کیے مگر سب سے معتبر اور جامع ترجمہ وہ ہے جو ڈاکٹر احمد فاروقی نے دہلی یونیورسٹی کے علمی رسالہ اردوئے معلّی کے اس غالب نمبر میں شائع کیا جو ۱۹۶۰ء میں چھپا تھا یہ سارا ترجمہ رسالہ افکار کراچی کے پہلے غالب نمبر میں غالب صدی کے موقع پر دوبارہ نقل ہوا اور ایڈیٹر صاحب نے اسے اس طرح شائع کیا کہ اگر کوئی صاحب اسے رسالہ سے علیحدہ نکال کر مجلد کرانا چاہیں تو آسانی سے ایسا کر سکیں سرورق بھی الگ ہے صفحات ۸۴ ہیں سائز ۲۰×۳۰/۸ ہے کاغذ اخباری ہے اور لکھائی چھپائی درست اور صاف ہے

دستنبو کا اردو میں ایک خلاصہ رسالہ دبستان لاہور کے غالب نمبر بابت جولائی ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے۔

دُودِ چراغِ محفل

اس کتاب میں غالب کے معترضوں غالب کے ملاقاتیوں غالب کے ہمنواؤں اور غالب کے شاگردوں کے حالات ہیں مگر زیادہ نہیں صرف پانچ صاحب کے حالات اس کتاب میں سید حسام الدین راشدی نے جمع کیے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ ناطق مکرانی حاذم بردوانی، رسوا بجنوری، شاہ باقر علی خاں اور مولانا ناظری شائع کردہ ادارہ یادگار غالب کراچی صفحات ۱۷۲ قیمت پانچ روپے۔ تقطیع ۸/۲۲×۱۸

دُودِ چراغِ محفل

ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ ایم اے پی ایچ ڈی صدر شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن نے اس کتاب میں غالب کی سوانح عمری ڈراما کے رنگ میں پیش کی ہے ڈراما کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور تینوں حصوں میں دلچسپی یکساں قائم رہتی ہے واقعات مستند ماخذوں سے لیے گئے ہیں اور ان کے بیان کرنے میں مبالغہ سے کام نہیں لیا گیا اور یہی اس ڈراما کی خوبی ہے کتاب ۰ صفحات پر مشتمل ہے اور دو روپیہ اس کی قیمت ہے۔ اس کتاب کو غالب صدی کے تحفہ کے طور پر دسمبر ۱۹۶۸ء میں شائع کیا گیا ہے۔

دیوانِ غالب (صدی ایڈیشن)

یہ دیوان جو مالک رام کا مرتبہ ہے انتہائی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ غالب کی سو سالہ برسی کے موقع پر غالب یادگار کمیٹی بمبئی نے شائع کیا ہے

* جیبی سائز، اعلیٰ درجہ کی کتابت، آفسٹ طباعت، بہترین کاغذ، ہر صفحہ پر چار رنگ کا دیدہ زیب حاشیہ،

پلاسٹک کی خوبصورت سنہری جلد صفحات ۲۰۰ اتنی خوبیوں کے باوجود قیمت صرف چار روپے جو لاگت سے بھی کم ہے۔

غالب یادگار کمیٹی بمبئی نے دیوان غالب کے علاوہ ایک دو سرا تحفہ غالب طغری بھی شائع کیا ہے یہ غالب کی وہ تصویر ہے جو قلعہ معلّیٰ دہلی میں محفوظ ہے تصویر پوری لطافت اور رنگینی کے ساتھ شائع کی گئی ہے جس کے گرد نہایت خوبصورت سنہری حاشیہ ہے اور چاروں طرف غالب کی چار غزلیں نہایت خوشنما لکھی ہوئی ہیں اور نیچے غالب کی مہر کا فوٹو ہے۔ یہ طغری بہت ہی دیدہ زیب ہے اور فریم کرا کے کمرہ میں لگانے کے قابل ہے اس کی قیمت دو روپے ہے۔

دیوان غالب (منسوخ شدہ کلام)

علاؤ الدین علائی کو غالب نے جو دیوان دیا تھا اور اس میں سے جو غزلیں کاٹ دی تھیں مسلم ضیائی صاحب نے ان کاٹے ہوئے اشعار کو ترتیب دے کر شائع کیا ہے صفحات ۲۴۲ تقطیع ۸/۲۶×۲۰ ناشر ادارہ یادگار غالب کراچی۔

دیوانِ غالب (نسخۂ احمدی)

دیوان غالب کا سب سے پہلا نسخہ تو وہ ہے جو ایڈیٹر لعوتق کے حال میں بخط غالب نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے یہ ۱۸۱۶ء کا ہے اس کا دوسرا ایڈیشن مطبع سید الاخبار دہلی میں اکتوبر ۱۸۴۱ء میں چھپا تیسرا مطبع دارالسلام دہلی سے شائع ہوا چوتھا ایڈیشن ایک صاحب ناظر حسین مرزا نے ۱۸۶۰ء میں مرتب کیا مگر وہ نہایت غلط چھپا اور کاپیاں ردی کرنی پڑیں دوبارہ لکھوایا اور غالب نے سب کاپیاں بڑی احتیاط سے دیکھیں اور خاتمہ دیوان پر اپنی مہر لگا کر لکھ دیا کہ اگرچہ یہ انطباع میری خواہش سے نہیں لیکن ہر کاپی میری نظر سے گزرتی رہی ہے اور اغلاط کی تصحیح ہوتی رہی ہے یقین ہے کہ کسی جگہ حرف غلط نہ رہا ہو " یہ نسخہ ۲۰ محرم ۱۲۷۸ھ مطابق ۲۸ جولائی ۱۸۶۱ء کو مطبع احمدی دلی میں چھپا یہ نسخہ بقول مالک رام صاحب کتب خانہ آصفیہ (سنٹرل لائبریری) حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ یہی نسخہ ایک مختصر تمہید کے ساتھ قریشی احمد حسین صاحب احمد قلعہ داری ایم اے پروفیسر زمیندارہ

کلاسیک گجرات نے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے۔ تقطیع ۸/۳۰×۲۰ صفحات ۰۰۰ ۴ کاغذ اور لکھائی چھپائی معمولی چونکہ قریشی صاحب نے اس نسخہ کا رسم الخط ہو بہو ۱۸۶۱ء کے نسخہ کے مطابق رکھا ہے اس لیے آج کل کے لوگوں کو اس کے پڑھنے میں الجھن ہوتی ہے ایک سخت غلطی قریشی صاحب سے یا کاتب سے یہ ہوئی کہ تمہید میں لکھا ہے کہ "یہ ایڈیشن ۱۲۶۲ھ میں چھپا" اگر اس فقرہ کو درست سمجھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ نسخہ ۱۸۴۵ء میں شائع ہوا کیونکہ ۱۲۶۲ھ کے مطابق تو ۱۸۴۵ء ہی ہوتا ہے۔

دیوانِ غالب (نسخہ حامدیہ)

جامعہ پنجاب کی مجلس یادگار غالب نے غالب صدی کے موقع پر غالب کے اردو دیوان کا ایک ایسا نسخہ شائع کرنا چاہا جو اصل متن اور اصل ترتیب کے مطابق نہایت صحیح ہو کیونکہ دیوان غالب کے نسخے جتنی کثرت کے ساتھ بار بار چھپے اتنی ہی کثرت کے ساتھ ان میں غلطیاں موجود ہیں ایک نسخہ دوسرے سے نہیں ملتا اور ہر ایک نسخہ کا دعویٰ ہے کہ وہ سب سے زیادہ صحیح ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ کوئی بھی متداول نسخہ اغلاط سے پاک نہیں ایسی حالت میں دیوان غالب کے ایک بالکل صحیح نسخہ کا مرتب کرنا بہت مشکل کام ہے مگر خوش قسمتی سے مجلس نے یہ اہم کام ایک ایسے شخص کے سپرد کیا جو اس کا واقعی اہل اور نہایت درجہ محتاط انسان ہے یعنی جناب حامد علی خاں ڈائرکٹر ادارہ فرینکلن لاہور۔ انھوں نے دیوان غالب کے بہت سے قدیم و جدید ایڈیشنوں اور اس کی بہت سی شرحیں سامنے رکھ کر بڑی احتیاط اور نہایت ہی توجہ کے ساتھ انتہائی محنت سے کام لے کر یہ نسخہ مرتب کیا اور پھر اس کے پروفوں کو اتنی مرتبہ غور سے پڑھا کہ سارا دیوان ان کو حفظ ہو گیا غرض کہ خاں صاحب نے کوئی دقیقہ محنت اور کاوش کے ساتھ اس دیوان کو شائع کرنے کا باقی نہیں چھوڑا۔ اور مطبوعہ دیوان کو دیکھ کر ہم بلا تامل کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہایت ہی صحیح نسخہ ہے جو آج تک چھپا ہے "حرف آغاز" میں حامد علی خاں صاحب نے نہایت عمدگی کے ساتھ ان تمام اغلاط اور اسقام کی نشان دہی کی ہے جو گذشتہ نسخوں میں پائی جاتی ہیں لکھائی نہایت نفیس، چھپائی خوشنما، کاغذ نہایت ہی عمدہ اور چکنا سائز ۲۰/۳۰×۲ صفحات ۲۱۹ نہایت قابلیت کے ساتھ خاں صاحب نے تمام دیوان پر حواشی بھی تحریر فرمائے ہیں جو سب کے سب نہایت مفید اور اہم ہیں۔ غرض یہ نسخہ ہر لحاظ سے پڑھنے کے قابل اور رکھنے کے لائق ہے ایک ایک لفظ کی تحقیق خاں صاحب نے بڑی چھان بین کے ساتھ کی ہے اور قدم قدم پر مختلف نسخوں سے مقابلہ کرنے کے بعد جو لفظ زیادہ ترین صحت اور درست ہو تا اوہ اس نسخہ میں رقم فرمایا ہے یہ نسخہ اول دنیا میں واقعی سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے جلد خوبصورت اور مضبوط ہے اور اس پر سنہری خوبصورتی کے ساتھ "دیوان غالب" کا ٹھپہ لگا ہوا ہے

دیوانِ غالب (نسخہ حمیدیہ)

۱۸۲۱ء میں ایک صاحب حافظ معین الدین نے دیوان غالب کی کتابت کی۔ بعد میں یہ قلمی نسخہ بھوپال کے کتب خانہ میں پڑا رہا پورے ایک سال بعد اس نسخہ کو مفتی انوار الحق ڈائرکٹر تعلیمات بھوپال نے چھپوا کر ۱۹۲۱ء میں نواب حمید اللہ خاں والی بھوپال سے انتساب کرکے "نسخہ حمیدیہ" کے نام سے شائع کر دیا۔ جب ۱۹۳۸ء میں پروفیسر حمید احمد خاں صاحب بھوپال گئے اور انھوں نے اصل دیوان کتب خانہ حمیدیہ سے نکلوا کر مطبوعہ نسخہ حمیدیہ سے اس کا مقابلہ کیا تو یہ تلخ حقیقت معلوم ہوئی کہ مطبوعہ نسخہ میں بہت ہی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ پروفیسر صاحب نے ان تمام غلطیوں کی تفصیلات اپنی یاد داشت میں لکھیں اور واپس لاہور چلے آئے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ قلمی نسخہ کتب خانہ حمیدیہ سے غائب ہو چکا ہے۔ ایسی حالت میں پروفیسر صاحب نے اپنی یادداشتوں کو بڑی حفاظت کے ساتھ اپنے پاس رکھا اور اب ان یادداشتوں کو سامنے رکھ کر دیوان غالب کا ایک نیا ایڈیشن تیار کیا اس کا نام بھی نسخہ حمیدیہ ہی پایا۔ کیونکہ حمید احمد خاں صاحب نے اس کو از سر نو مرتب کیا تھا یہی نسخہ ہے جس کو مجلس ترقی ادب لاہور نے غالب صدی کے موقع پر جولائی ۱۹۶۹ء میں انتہائی نفاست کے ساتھ شائع کیا ہے چھپائی ٹائپ کی ہے مگر جلی اور بہت ہی دیدہ زیب ہر صفحہ رنگین بیل سے مزین کاغذ بہت دبیز اور عمدہ صفحات ۲۹۰۔ قیمت پندرہ روپے جلد خوشنما اور مضبوط گرد پوش نہایت حسین و جمیل شروع میں پروفیسر حمید احمد خاں کا دیباچہ جس سے اس تاریخی نسخہ کی عہد بعہد کی تاریخ پر بہت کافی روشنی پڑتی ہے جو غلطیاں نسخہ حمیدیہ میں رہ گئی تھیں ان کی بھی نشان دہی ہوئی ہے اس جدید نسخہ کی تیاری میں گوہر نوشاہی صاحب ایم اے ناظر ادبی مجلس ترقی ادب نے بھی مدد کی۔ چنانچہ خود پروفیسر حمید احمد خاں صاحب نے بھی ان الفاظ میں اس کا اعتراف کیا "اس نسخہ کی ترتیب و اہتمام میں عزیزم گوہر نوشاہی جس طرح یہ

ہو سکتا ہے اس سے کلام کی ہر مصرع میرے لئے آسان اور خوشگوار بن گئی
نسخہ شیرانی اور نسخہ عرشی میں سے اکثر حوالے میرے پیش نظر رہے گوہر نوشاہی نے طباعت
کے اول شروع سے آخر تک سب پروف بڑی احتیاط سے دیکھے "(دیباچہ ص۲۳)
ہم محسوس کہ پہلے نسخہ حمیدیہ کی طرح یہ دوسرا نسخہ حمیدیہ بھی غلط چھپا جس کا
نہایت رنج کے ساتھ دیباچہ کے آخر میں پروفیسر صاحب اس طرح اظہار
کرتے ہیں "ان سب کوششوں کے باوجود دیوان کی عبارت غلطیوں سے
پاک نہ ہو سکی" کتاب چھپ جانے کے بعد اس کوئی چارہ کار اس کے سوا نہ تھا
غلط نامہ تیار کر کے ساتھ چھاپ دیا جائے اور پندرہ صفحہ کا غلط نامہ آخر
میں لگایا۔ بات یہ ہے کہ نثر میں تو کسی نہ کسی طرح گوارا ہو جاتا ہے مگر
نظم میں اگر ایک نقطہ ادھر ادھر ہو جائے یا ایک حرف کی کمی بیشی ہو جائے یا زیر
زبر ادھر ادھر لگ جائیں تو سارا مصرعہ بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے لہذا نظم میں
نثر کی بہ نسبت بہت زیادہ احتیاط اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

تاہم یہ دیوان نہایت نفاست اور نہایت شان کے ساتھ شائع ہوا
ہے اور دیکھنے کی چیز ہے۔

دیوانِ غالب (نسخہ شیرانی)

غالب صدی کے موقع پر مجلس ترقی ادب لاہور کی دوسری بہت
ہی وقیع پیشکش دیوان غالب کا نسخہ شیرانی ہے جسے مجلس نے فوٹو آفسٹ
شکل میں قدردانان غالب کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ یہ اصل دیوان حافظ
محمود خان شیرانی مرحوم کا بے نظیر کتب خانہ جب پنجاب یونیورسٹی لائبریری
کے حصہ میں آیا تو اس میں دیوان غالب کا بھی ایک نایاب مخطوطہ موجود تھا
عرصہ دراز تک لائبریری میں محفوظ رہا۔ اب غالب صدی کے موقع پر سید
نثار علی صاحب تاج (ستارہ امتیاز) ناظم مجلس ترقی ادب لاہور کی نگرانی اور
گوہر نوشاہی اور ذوالفقار احمد صاحبان کارکنان مجلس ترقی ادب کے اہتمام میں
قدیم اور نایاب نسخہ فوٹو کے ساتھ چھپ کر منظر عام پر آگیا ہے۔ شروع میں ۱۶
صفحات پر فہرست ہے پھر ۱۰۹ صفحات پر نسخہ شیرانی کے مخطوطہ کا عکس چھاپا
گیا ہے۔ تقطیع ۸/۲۶ × ۲۰ جلد مضبوط ہے گرد پوش نہایت خوشنما
اور دیدہ زیب ہے۔ قیمت سترہ روپے ہے۔

دیوانِ غالب (نسخہ شبستان)

دیوان غالب کا یہ ایڈیشن غالب کے چودہ پندرہ دیوانوں کو سامنے
رکھ کر بڑی محنت سے ادارہ شبستان دہلی نے مرتب کیا ہے اور اسے
شبستان کے غالب نمبر کے ساتھ انتہائی نفاست اور خوبصورتی سے چھاپا
ہے۔ شبستان کا یہ شمارہ فوراً بک گیا اور کارکنان نے دوسرا ایڈیشن بہت
سے اضافوں کے ساتھ شائع کیا۔

غالب نمبر کے ساتھ منسلکہ دیوان بہت سی تصویروں اور فوٹوؤں
کے ساتھ مزین ہے اور اس کا ہر صفحہ خوبصورت بیل سے آراستہ ہے لکھائی
چھپائی آفسٹ کی نہایت عمدہ دیدہ زیب اور خوشنما ہے۔ سائز ریڈرز
ڈائجسٹ رسالوں کا ہے صفحات ۳۵ ہیں کاغذ بہت اچھا ہے اور
غالب کے متعلق جاذب نظر تصاویر دیوان کے قریباً ہر صفحہ پر دیوان کی
خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی ہیں۔ سارے رسالہ کی قیمت جس میں یہ دیوان
بھی شامل ہے کل پانچ روپے ہے جو حقیقتاً بہت کم ہے۔

دیوانِ غالب (نسخہ طاہر منسلکہ ماہنامہ کتاب)

آغا محمد طاہر مرحوم (نبیرہ مولانا محمد حسین آزاد) ۱۹۲۷ء میں دیوان
غالب کا ایک ایڈیشن دہلی سے شائع کیا تھا۔ آغا صاحب مرحوم کے پرنانا
حسین مرزا نے غالب کے منتخب کلام اردو کا ایک صحیح نسخہ اپنے قلم سے لکھ
کر غالب کو دیا۔ غالب نے اسے پڑھ کر اپنے دستخط اور اپنی مہر سے
مزین کر کے اسے واپس کر دیا۔ آغا طاہر نے اس مخطوطہ کو شائع کیا۔ یہ علمی ادبی
شعری دنیا میں "نسخہ طاہر" کے نام سے موسوم ہے۔ اس نسخہ طاہر کو گوہر نوشاہی
صاحب نے اپنی تمہید اور تعارف کے ساتھ ماہنامہ کتاب کے فروری ۱۹۶۹ء
کے شمارے میں "غالب کا مکمل دیوان" کے نام سے شائع کیا۔ شروع میں غالب
کی تصویر اور حیات غالب کے سنین بھی دیے۔ تقطیع ۸/۳۰ × ۲۰۔ کاغذ
اخباری لکھائی چھپائی عمدہ صفحات ۶۶ قیمت آٹھ آنے۔ رسالہ کی قیمت
اس قدر کم تھی کہ پورا سارا پرچہ ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور دفتر میں ایک رسالہ
بھی باقی نہ رہا۔

دیوانِ غالب (نسخہ طاہر)

یہ وہی نسخہ ہے جو پہلے ماہنامہ کتاب لاہور میں شائع ہو چکا ہے
اسی کو گوہر نوشاہی صاحب نے تمہید و تعارف میں کچھ اضافہ کے بعد
سنگ میل پبلیکیشنز چوک اردو بازار لاہور نے فروری ۱۹۶۹ء علیحدہ کتابی
شکل میں خوبصورت سرورق کے ساتھ شائع کیا۔ پہلے صفحہ پر اس دیوان کے

سرورق کا فوٹو بھی دیا گیا ہے جو آغا طاہر مالک آزاد بک ڈپو کوچہ چیلاں دہلی نے ۱۳۵۵ھ (مطابق ۱۹۳۶ء) میں شائع کیا تھا تقطیع ۱۷/ ۲ × ۲ ۲
صفحات ۱۹۲ قیمت ۱۰ روپے ۲۵ پیسے۔

دیوان غالب (نسخۂ طفیل)

غالب کے اردو دیوان کا یہ وہ معتبر مائشان تاریخی نسخہ ہے جس کے متعلق آجکل ہندوستان میں ایک ہنگامہ بپا ہے اور مقدمہ بازیاں ہو رہی ہیں اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مارچ ۱۹۶۹ء میں امروہہ (ضلع مرادآباد) کے ایک تاجر کتب کو بھوپال کے ایک تاجر کتب کے پاس غالب کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک اردو دیوان دستیاب ہوا۔ محمد طفیل ایڈیٹر نقوش لاہور جو نقوش کے بے مثال نمبر نکالنے کے باعث محمد نقوش بن چکے ہیں اور جو اپنے پرچہ کو زیادہ سے زیادہ بیش قیمت بنانے کے لیے ہر وقت سرگرداں رہتے ہیں انھوں نے نہایت ڈرامائی انداز میں اس بھوپال والے مخطوطہ کی فوٹو سٹیٹ کاپی حاصل کی اور جھٹ پٹ نہایت آب و تاب خوبصورتی و صفائی اور انتہا نفاست کے ساتھ اس کا عکس "بیاض غالب بخط غالب" کے عنوان سے پاکستان میں چھاپ کر شائع کر دیا یہ وہی نسخہ ہے جو ہمیں طفیل صاحب کے طفیل ملا ہے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر جتنی چیزیں پاک و ہند میں پیش کی گئی ہیں اور جس قدر کتابیں دونوں ملکوں میں اب تک شائع ہوئی ہیں اپنی نفاست اور اپنی قدر و قیمت کے لحاظ سے "نسخۂ طفیل" ان سب سے اعلیٰ اور برتر ہے اپنے دیوان کا یہ نسخہ غالب نے ۱۸۱۶ء میں اپنے ہاتھ سے لکھا تھا ۱۵۳ برس تک یہ نسخہ نہ معلوم کہاں چھپا پڑا رہا اور ظاہر بھی ہوا تو عین غالب کے صد سالہ جشن کے دوران میں ہندوستان کے تمام بڑے بڑے ماہرین غالب اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں اور اس کا اشتہار دے چکے ہیں کہ یہ نسخہ حوادث کی پرانی کتابوں کے ڈھیر میں چھپا بیٹھا رہا یقیناً غالب ہی کے قلم کا ہے اور طفیل صاحب صد ہزار مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے عین موقع پر اس کو چھاپ کر تمام دنیا میں شائع کر دیا پوری کتاب اس ترتیب سے شائع ہوئی ہے کہ ایک صفحہ پر غالب کے لکھے ہوئے اشعار کا فوٹو ہے اور بالمقابل صفحہ پر ان ہی اشعار کو صاف اور نستعلیق خط میں شائع کر دیا گیا ہے۔ جو ظاہر ہے کہ بہت دیدہ ریزی محنت اور بہت غور و احتیاط کا کام تھا مگر طفیل صاحب نے قارئین کرام کی آسانی اور سہولت کے لیے اس مشکل کو بھی آسان بنا دیا دیوان کی تقطیع نقوش کے سائز کی ہے کاغذ بہت عمدہ لگایا گیا ہے جلد خوبصورت ہے صفحات ۲۷۲ ہیں اور قیمت صرف ۳۰ روپے ہے غالب کے تیرہ اشعار کو تصویری رنگ بھی دیا گیا ہے۔ یہ تصویریں صادقین کے موقلم کا نتیجہ ہیں اس نادر نسخہ کو نقوش کے غالب نمبر کے طور پر پیش کیا گیا ہے اس لیے اس میں بیاض غالب کے علاوہ غالب پر بعض قیمتی مضامین بھی شریک اشاعت ہیں اور غالب کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے دو اردو کے اور سات فارسی کے مکتوبات کے عکس بھی بطور تبرک اس کتاب میں شامل کئے گئے ہیں۔ کتاب کی طباعت، کتابت اور کاغذ سب چیزیں معیاری اور نفیس ہیں۔

یہ عجیب و غریب علمی تحفہ شائقین ادب کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے طفیل صاحب کو کتنی مشکلات پیش آئیں اور کس قدر کثیر روپیہ خرچ ہوا یہ انہی کا جی جانتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں اُن کی یہ ادبی خدمت اپنا جواب نہیں رکھتی۔

دیوانِ غالب (نسخۂ عرشی زادہ)

بھوپال کے ایک تاجر کتب کے پاس غالب کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک اردو دیوان تھا (مگر یہ پتا نہ لگا کہ اُن کے پاس یہ نسخہ کہاں سے آیا) بھوپال سے یہ نسخہ امروہہ کے ایک تاجر کتب کے پاس پہنچا اور اس کے بعد یہ حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا کہ دو دوسرے آدمیوں نے اس کے عکس شائع کر دیے۔ ہندوستان میں اکبر علی صاحب ابن امتیاز علی عرشی نے اور پاکستان میں محمد طفیل صاحب ایڈیٹر نقوش نے ___ لیکن یہ بھی پتا نہ لگا کہ ان دونوں ناشرین کے پاس یہ نسخہ کس طرح پہنچ گیا، مگر ہمیں ان جھگڑوں سے کیا مطلب ہمیں تو یہاں صرف یہ دکھانا ہے کہ دیوان غالب کا ایک عکسی ایڈیشن نسخہ عرشی زادہ کے نام سے بھی شائع ہوا ہے سنا جاتا ہے کہ عرشی زادہ نے اس کی قیمت تین سو روپے فی کاپی رکھی ہے جبکہ یہی چیز محمد طفیل صاحب تیس روپے میں عام طور سے فروخت کر رہے ہیں نسخہ عرشی زادہ کی طباعت کا اعلان یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء کے ہماری زبان علی گڑھ میں ہوا ہے۔ اور محترمی مالک رام نے اپنے خط میں بھی مجھے لکھا ہے کہ شائع ہو گیا ہے۔ غالب اکیڈمی دہلی کے ناظم صاحب بھی یہی لکھتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ میں یہ بھی سن رہا ہوں کہ یہ نسخہ ابھی عام طور پر شائع نہیں ہوا بلکہ مقدمہ بازی کے چکر میں پھنسا ہوا ہے بہر حال اخباری اور خطی اطلاعات کے بموجب اس نسخہ کے متعلق جو معلومات

حاصل ہوئی ہیں وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں :-

نام: نسخۂ عرشی زادہ (غالب کا نو دریافت خطی دیوان) مرتبہ اکبر علی خان
ناشر: ادارۂ یادگارِ غالب رام پور۔ تاریخ اشاعت: ماہ ستمبر ۱۹۶۹ء
صفحات ۱۳۶ تعارف: پروفیسر آل احمد سرور۔ مقدمہ: اکبر علی خان اور
آخر میں حواشی۔ اس میں اردو کی ۲۵ غزلیں۔ فارسی کی ۲ رباعیاں اور اردو
کی ۲ رباعیاں پہلی بار شائع ہوئی ہیں۔ دیوان کا فوٹو تین رنگوں میں عمدہ کاغذ
پر آفسٹ کے ذریعہ چھاپا گیا ہے۔ کتاب مجلد ہے جلد نہایت خوبصورت
اور مضبوط ہے۔ سائز خاصا بڑا ہے اور لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے۔

دیوانِ غالب (نسخۂ مہری لائبریری)

یہ نسخہ پہلی مرتبہ ۱۹۶۰ء میں شائع کیا گیا تھا۔ دوسری مرتبہ غالب
صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں مکتبہ مہری لائبریری لاہور کی طرف سے شائع
ہوا ہے۔ اس کے بیرونی ٹائٹل پر لکھا ہے کہ "با اعراب کے ساتھ صحیح ترین
نسخہ" ہے۔ اندرونی سرورق پر یہ اطلاع ہے کہ یہ نسخہ غالب کے اپنے انتخاب
"انتخاب دیوانِ ریختہ" کے مطابق ہے۔ جو اشعار بعد کے نسخوں میں شامل ہو کر
مروجہ دیوان کا حصہ بن گئے تھے انھیں آخر میں درج کر دیا گیا ہے۔"

دیوان کے شائع کرنے میں ایک جدت یہ کی گئی ہے کہ مرقعِ چغتائی،
نقشِ چغتائی اور حنیف رامے نے اپنے شائع کردہ دیوان میں جن اشعار
کو تصویری زبان میں پیش کیا ہے اس دیوان میں ان اشعار کی نشان دہی کر
دی گئی ہے۔ مولانا حسرت موہانی کے انتخاب سخن کی تجدید اشاعت کے سلسلہ
کو بھی واضح کر دیا گیا ہے۔ اس دیوان میں غالب کے اشعار کی کل تعداد ۱۸۷۱
ہے۔ اصل دیوان شروع ہونے سے پہلے پروفیسر ملک حسن اختر کا ایک مضمون
شریکِ اشاعت ہے جس کا عنوان ہے "غالب کی شاعری تنقید کی روشنی میں"
تعارفی مضمون میں فاضل مضمون نگار نے مختلف عنوانوں کے تحت مشہور ادیبوں
اور انشا پردازوں کے اقوال قلم بند کئے گئے ہیں جن کے مطالعہ سے غالب کی
شاعری کی اہم خصوصیات سامنے آ جاتی ہیں۔

لکھائی عمدہ چھپائی روشن۔ تقطیع ۲۰×۳۰/۱۰۔ صفحات ۱۵۲ کاغذ
معمولی۔ قیمت دو روپے چار آنے ہے۔

دیوانِ غالب (ناگری)

ناگری رسم الخط میں دیوانِ غالب کا یہ ایڈیشن وشواناتھ نامی ایک
صاحب نے غالب صدی کے موقع پر دہلی بک کمپنی کناٹ پلیس نئی دہلی سے
شائع کیا ہے۔ ۲۴ صفحات کی اس کتاب کی قیمت سات روپے ہے۔

دیوانِ غالب (ہندی ایڈیشن)

یہ غالب کا دیوان ہندی رسم الخط میں ہے اور پاکٹ ایڈیشن کی صورت
میں شائع کیا گیا ہے اور ہند پاکٹ بکس (پرائیویٹ) لمیٹڈ دہلی نے اسے چھاپا
ہے صفحات ۱۷۲ ہیں اور قیمت دو روپے ہے۔

دیوانِ غالب (بخط رومن)

اس دیوان کے متعلق مالک رام صاحب دہلی سے مجھے لکھتے ہیں "یہاں
ایک صاحب دانیال لطیفی ہیں انھیں اردو رسم الخط میں اصلاح کی بہت فکر ہے
وہ چاہتے ہیں کہ اردو والے رومن رسم الخط اختیار کر لیں۔ اس کے لیے انھوں نے
رومن رسم الخط میں کچھ تبدیلیاں کر کے اُسے اردو اصوات کے مطابق کر لیا ہے
اور ایک دیوانِ غالب اسی نئے خط میں چھاپا ہے۔ یہ پورا دیوان نہیں بلکہ اس کا
انتخاب ہے۔ یہ انتخاب زیر اہتمام مسلم پروگریسیو گروپ نئی دہلی چھپا ہے۔
صفحات ۱۶۰ ہیں اور قیمت مجلد کی پانچ روپے ہے۔ ادارہ تحریر میں یہ لوگ ہیں
صدر پروفیسر محمد مجیب، اراکین سجاد ظہیر، نعیمہ چوپڑا، روحی چوپڑا اور دانیال لطیفی
یہ کتاب غالب صدی کے موقع پر مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع کی گئی ہے"

دیوانِ غالب (اندازِ بیاں غالب)

اپنی نوعیت کا یہ واحد دیوان الحاج قاضی الیاس خان نے کلکتہ سے
غالب صدی کے موقع پر شائع کیا اور مفت تقسیم کر دیا۔ کتاب مجلد اور صفحات
۱۹ ہیں۔ اس کتاب کے متعلق مالک رام صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "اس کتاب
کی خصوصیات یہ ہے کہ اردو کلام کے سامنے ایک کالم میں رومن حروف اور
دوسرے کالم میں بنگالی رسم الخط میں بھی چھاپا گیا ہے۔ بنگالی رسم الخط میں غالباً
یہ پہلی اشاعت ہے۔ شروع میں "اظہار حقیقت" کے عنوان سے دیباچہ لکھا گیا
ہے اور پھر ایک صفحہ میں غالب کی سوانح عمری دی گئی ہے۔ غالب کی تصویر کے ساتھ
ساتھ اس کی جائے ولادت آگرہ اور مدفن دلّی کی تصویریں بھی کتاب میں شامل ہیں"

اس دیوان کے متعلق ذہین نقوی صاحب انچارج غالب اکیڈمی دہلی
مجھے تحریر فرماتے ہیں کہ یہ چار زبانوں میں ہے یعنی اردو، بنگلہ، رومن اور ہندی
اور اس کے صفحات ۱۷۰ ہیں نیز یہ کہ اس کا یہ صدی ایڈیشن یکم جولائی ۱۹۶۹ء کو
شائع کیا گیا ہے۔

دیوانِ غالب (نسخۂ نظامی)

ماہ جون ۱۸۶۲ء میں مطبع نظامی کانپور (یو پی) میں دیوانِ غالب کا ایک ایڈیشن غالب کی زندگی میں چھپا تھا یہ نسخہ غالب کا سب سے آخری صحیح کردہ نسخہ تھا اور دوسرے مطبوعہ دیوان کی طرح اس میں کلام بھی سب سے زیادہ یعنی ۱۸۰۲ اشعار تھے۔ غالب صدی کے موقع پر اس ایک دیوان کو صدی یادگار غالب کمیٹی نئی دہلی کے لیے غالبیات کے امام مالک رام نے مختصر تمہید کے ساتھ دوبارہ مرتب کیا بعض الفاظ کو مروجہ رسم الخط کے لحاظ سے لکھا۔ ۱۲ شعر زیادہ اور یکم فروری ۱۹۶۹ء کو یہ دیوان نہایت اہتمام کے ساتھ شائع کر دیا۔ یہ کمیٹی مذکورہ کی تیسری پیش کش ہے جو غالب سے متعلق شائع کی گئی ہے لکھائی نہایت خوشخط چھپائی بڑی دلکش کاغذ بے حد عمدہ صاف اور چکنا جلد مضبوط جلد کے اندرونی ابواب پر غالب کی مہروں کی تصاویر۔ سائز ۸/۲۲×۱۸ صفحات ۲۱۶۔ قیمت پانچ روپے۔

دیوانِ غالب (مصور)

دیوانِ غالب کا ایک مصور ایڈیشن غالب صدی کے موقع پر مکتبہ شاہراہ دہلی سے شائع ہوا مگر اس کی تفصیلی کیفیت معلوم نہ ہو سکی۔

دیوانِ غالب

غالب صدی کے موقع پر دیوان کا ایک ایڈیشن سکندر علی وجد نے مرتب کیا تھا اور غالب کمیٹی ممبئی نے اسے شائع کیا تھا مگر اس کی زیادہ تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔

دیوانِ غالب

نقش چغتائی کے نمونہ کا یہ مصور دیوان نئے ابھرنے والے فنکار صادقین کا مرتب کیا ہے جسے ادارہ یادگار غالب کراچی نے نہایت سلیقہ و نفاست کے ساتھ غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے۔ صادقین کے قدرداں اس دیوان کی تصویروں کو بہت دلچسپی اور شوق کے ساتھ دیکھیں گے۔

رباعیاتِ غالب

یہ غالب کی فارسی رباعیات کا مجموعہ ہے۔ رباعیات کا اردو ترجمہ بھی ساتھ ہے جو سید امیر حسن نورانی کا کیا ہوا ہے ترجمہ سلیس اور بامحاورہ ہے قیمت تین روپے ہے اور ادارہ فروغ اردو لکھنؤ سے ملتا ہے۔ کتاب کے صفحات ۱۱۲ ہیں۔ ترتیب اس طرح ہے کہ اوپر فارسی رباعی نیچے اس کا ترجمہ۔

روحِ غالب

یہ غالب کے اردو اور فارسی کلام کی شرح ہے جو صوفی غلام مصطفیٰ تبسم نے کی ہے مگر سارے کلام کی نہیں بلکہ اردو کے ۶۰ اور فارسی کے ۲۵ اشعار صوفی صاحب نے شرح کے لیے انتخاب کیے۔ شروع میں غالب پر چند تنقیدی مضامین بھی صوفی صاحب کے قلم سے شامل کتاب ہیں صفحات ۲۵۶ ہیں کاغذ سفید لگایا گیا ہے۔ چھپائی آفسٹ کی ہے سائز ۸/۲۲×۱۸ ہے اور قیمت ۹ روپے ہے ناشر گلوب پبلشرز لوہاری گیٹ لاہور

روزمرہ و محاورۂ غالب

یہ کتاب پریم پال اشک نے مرتب کی ہے اور مکتبہ قصرِ اردو، اردو بازار دہلی نے فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے اس میں غالب کی اردو تحریروں سے ایک ہزار سے زائد محاورے اور ضرب المثلیں تلاش کر کے ان کو ابجدی حساب سے ترتیب دیا اور ہر محاورہ کا محل استعمال بھی لغت کے حوالے کے ساتھ بتا دیا۔ کتابت اور طباعت اوسط درجہ کی، کاغذ اچھا جلد پختہ۔ سائز ۱۶/۳×۲۰ صفحات ۳۲ قیمت چھ روپے شروع کتاب میں ظ انصاری کا مفصل مضمون غالب کے کلام کی خوبیوں پر اور پروفیسر آل احمد سرور کا ایک اقتباس غالب کی زبان پر درج کتاب ہے۔

اس کتاب کی تالیف کا خیال اشک صاحب کو کس طرح پیدا ہوا۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری کا لکھا ہوا یہ بیان اشک صاحب نے پڑھا کہ "دیوانِ غالب کے دیوان میں مشکل دس اشعار ہوں گے جن میں انھوں نے کوئی محاورہ استعمال کیا ہو"۔ یہی بیان اشک صاحب کی اس کتاب کا محرک بنا چنانچہ انھوں نے بہت غور اور احتیاط سے غالب کی نظم و نثر میں سے روزمرہ کے الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال ایک بڑی تعداد میں عرصہ کی محنت کے بعد تلاش کیں اور ان محاورات کو لغت کے حوالوں سے مزین کیا اور کتاب ناظرین کے سامنے پیش کر دی

غالبیات کے امام مالک رام اس کتاب کے موضوع کے متعلق خاکسار راقم کو تحریر فرماتے ہیں کہ "محاورے اور روزمرہ میں فرق ملحوظ نہ رکھنے کے باعث کہیں کہیں تسامح بھی ہو گیا ہے"!

ڈاکٹر شمیم حنفی اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے رسالہ "ہماری زبان"

علی گڑھ (۲۲ نومبر ۱۹۶۹ء) میں فرماتے ہیں کہ "مجموعی طور پر اشک صاحب کی یہ کتاب غالب کی زبان کے ایک نمایاں پہلو پر محنت اور ریاضت کا کام ہے جس کی قدر کرنی چاہیئے"

سبدِ باغِ دو در

یہ کتاب غالب نے اپنی کلیات نظم فارسی کی تکمیل کے بعد ۱۲۸۳ھ میں لکھی۔ اس میں غالب نے اپنا وہ سب فارسی کلام درج کر دیا ہے جو کلیات نظم فارسی کی ترتیب کے وقت دستیاب نہیں ہوا تھا یا اس کی طباعت کے بعد کہا گیا غالب کی اس فارسی کتاب کا پہلے تو امتیاز علی عرشی نے ایک خلاصہ تیار کیا پھر اس پر "تعارف" اور حواشی کا اضافہ کر کے اس خلاصہ کو انجمن ترقی اردو کراچی کے آرگن رسالہ "اردو" کے غالب نمبر میں شائع کیا صفحات ۴۸ ہیں مکمل کتاب سید وزیر الحسن عابدی نے مرتب کی ہے

سبدِ چین

سبد چین غالب کے لقیہ الکلام فارسی کا پہلا مجموعہ ہے جو غالب نے ۱۸۶۷ء میں شائع کیا تھا ۱۹۲۸ء میں اسے بعض اضافوں کے ساتھ مالک رام صاحب نے ہندوستان میں شائع کیا اور اب پروفیسر وزیر الحسن عابدی نے غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کے لیے مرتب کیا اور پنجاب یونیورسٹی نے شائع کی ہے یہ غالبیات کے سلسلہ میں ساتویں کتاب ہے اور غالب کے چند فارسی قصائد ترکیب بند ترجیع بند قطعات، غزلیات، فردات اور رباعیات کا مجموعہ ہے آخر کتاب میں سید صاحب نے اس کتاب میں شامل شدہ نظموں کے متعلق توضیحات اور تفصیلات بھی بیان کی ہیں اور کتاب کو ضروری حواشی کے ساتھ بھی مزین کیا ہے کتاب کی تقطیع ۲۰×۲۶/۸ صفحات ۱۷ چھپائی ٹائپ کی اور کاغذ عمدہ ہے۔

سرل غالب

ہندی میں یہ چھوٹی سی ۴۲ صفحے کی کتاب غالب صدی کے موقع پر غالب اکیڈمی دہلی نے شائع کی ہے جس میں غالب کے بعض اردو اشعار کو ہندی کا لباس پہنا کر پیش کیا گیا ہے۔ اس کام کے لیے غالب کے ۲۳۰ اشعار منتخب کیے گئے ہیں کتاب کا سائز ۲۰×۲۶/۸ ہے قیمت اڑھائی روپے۔

سرمۂ بینش

یہ غالب کی مشہور فارسی مثنوی ہے جس کا اردو ترجمہ نثری ترجمہ ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی نے کیا ہے اور فروغ اردو لکھنؤ کے غالب نمبر میں چھپا ہے اس کے صرف ۹ صفحات ہیں۔

سرودِ غالب

غالب صدی کے موقع پر غالب کے کلام کا مجموعہ ایک نئی طرز سے مرتب کرا کے شیخ احمد علی اینڈ سنز پبلشرز نے لاہور سے شائع کیا ہے مرتب یوسف خاری ہیں اس کتاب میں غالب کے تمام کلام کو مندرجہ ذیل سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۱) موجِ عرفان (۲) شمعِ ہدایت (۳) سوز و ساز (۴) حریمِ ناز (۵) رودادِ غم (۶) رنگ دبو (۷) درحدیثِ دیگراں

ان سات حصوں میں مختلف مضمونوں کے اشعار کو ردیف وار الگ الگ ذیل عنوانات کے ماتحت درج کر دیا گیا ہے

کتاب کا مقدمہ سید مرتضیٰ حسین فاضل صاحب نے لکھا ہے اور آخر کتاب میں "ردتشی اور وسعت کے عنوان کے ماتحت صرف وہ اشعار دیئے گئے ہیں جو (۱) آئینہ (۲) دردن دستارع (۳) صحرا و بیابان (۴) ساحل و طوفان (۵) خضر (۶) مجنوں (۷) اور فرہاد سے متعلق ہیں

صفحات ۲۰۸ مجلد رنگین گرد پوش قیمت چھ روپے

سیرِ غالب

جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے یہ غالب کی تفصیلی سوانح عمری ہے جسے حکیم ابوالحسنات فاروقی نے فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے ۲۵۶ صفحات میں چار روپے قیمت ہے اور دار احسات میرکوٹ سہارن پور (یو پی) سے ملتی ہے۔

شانِ غزل

یہ عجیب دلچسپ قسم کی کتاب ہے اس میں اس امر کا التزام کیا گیا ہے کہ ایک صفحہ پر دیوان غالب سے لے کر غالب کی ایک غزل لکھی ہے اور اس کے بالمقابل صفحہ پر اسی کی ہم طرح ایک غزل مولانا محمد عبدالغفور سلیمان اویسی کی درج کی گئی ہے اس طرح قارئین کرام کو ایک ہی طرح پر دو اعلیٰ درجہ کی غزلوں کے پڑھنے کا لطف آتا ہے اور دونوں استادوں کے کلام کا موازنہ کرنے کا بھی موقع ملتا ہے تعارف سید وقار عظیم نے لکھا ہے قیمت پانچ روپے ہے کاغذ سفید لگایا گیا ہے علمی کتاب خانہ اردو بازار لاہور نے شائع کی ہے۔

شرح دیوان اردو

غالب کے دیوان کی یہ شرح مراٹھی زبان میں سیتو مادھو راو پگڑی

قراس بگڑامی نے لکھی ہے۔ اور مایورلک ڈپو بمبئی نے چھاپی ہے۔ صفحات ۲۷۴ ہیں۔ قیمت ساڑھے آٹھ روپے ہے۔

شرح دیوان غالب

یہ شرح ہندوستان میں پرتھوی چند نامی ایک صاحب نے ہندی میں لکھی ہے اور ہندی سے چھپوایا ہے۔ مقام اشاعت غالب نامہ دہلی ہے اور تاریخ اشاعت ۱۹۶۹ء صفحات ۲۰۵ ہیں اور قیمت آٹھ روپے ہے۔

عودِ ہندی

یہ غالب کے اردو خطوط کا وہ مجموعہ ہے جو غالب کی حیات ہی میں چھپ گیا تھا اس کی اشاعت سے قریباً چار ماہ بعد اُن کا انتقال ہوا جب سے اب تک اس کتاب کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں مگر سب سے بہتر اور نفیس ایڈیشن یہی ہے جس کے ناشر مجلس ترقی ادب لاہور ہے اور مرتب سید مرتضیٰ حسین فاضل ہیں۔ فاضل مرتب نے اس کو نہایت قابلیت اور محنت کے ساتھ مرتب کیا ہے فہرست مضامین میں ہر خط کا خلاصہ بھی دیا ہے۔ ازاں بعد ۵۰ صفحات کا نہایت مبسوط مقدمہ بھی اس پر لکھا ہے اور تمام کتاب کو بہت غور سے پڑھ کر اس پر حواشی بھی تحریر کئے ہیں آخر میں اشاریہ بھی بڑی محنت سے مرتب کیا ہے۔ کاغذ عمدہ، ٹائپ خوشنما صفحات ۵۰۰۔ قیمت ساڑھے چھ روپے۔ آخر کتاب میں پورے ۸ صفحہ کا اغلاط نامہ سخت ہی تکلیف دہ ہے۔

عہدِ غالب

یہ کتاب شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی کی طرف سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع کی گئی یہ کتاب غالب کے متعلق نایاب اور کمیاب ماخذوں پر مبنی ہے۔

عیارِ غالب

یہ غالب پر ان مختلف مضامین کا مجموعہ ہے جسے غالب صدی کے موقع پر جناب مالک رام صاحب نے مرتب کیا اور علمی مجلس دہلی نے فروری ۱۹۶۹ء میں چھاپ کر شائع کیا مالک رام ایک نہایت ہی اعلیٰ پایہ کا ادبی سہ ماہی رسالہ بھی نکالتے ہیں جس کا نام تحریر ہے یہ مضامین دراصل اس رسالہ کے لیے مہیا کئے گئے تھے مگر بعد میں خیال آیا کہ اگر ان مضامین کو بجائے تحریر کے غالب نمبر کے علیحدہ کتابی شکل میں شائع کیا جائے تو بہتر رہے گا۔ یہ وہی مجموعہ ہے اس میں غالب پر مضامین کی تعداد ۱۳ ہے کتاب کا پہلا اور آخری مضمون خود مالک رام کے اپنے قلم سے ہے باقی گیارہ مضامین دوسرے ادیبوں کے ہیں اور سب کے سب دلچسپ، مفید اور پڑھنے کے قابل ہیں لکھائی چھپائی نہایت عمدہ کاغذ نفیس سفید چکنا تقطیع ۲۲/۸ × ۱۸۔ صفحات ۲۷۲ قیمت ۸ روپے ۵۰ پیسے مجلد اشاعت فروری ۱۹۶۹ء

غالب

یہ غالب کے متعلق ایک ڈراما ہے جو ڈاکٹر اعجاز حسین نے لکھا اور الٰہ آباد (یوپی) سے شائع ہوا ہے۔

غالب

غالب کی یہ سوانح حیات اور اس کی شاعری پر تبصرہ امرت لال عشرت نے کیا ہے اور بنارس سے شائع ہوا۔

غالب

یہ ایک انگریزی کتاب ہے جس کا نام ہے غالب — لائف اینڈ ورکس اس کے مصنف مہدی عباس حسینی ہیں اور پبلشر پبلیکیشنز ڈویژن منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ گورنمنٹ آف انڈیا دہلی کتاب کے صفحات ۴۰ ہیں قیمت دو روپے اشاعت فروری ۱۹۶۹ء

غالب

اس کتاب میں ڈاکٹر خورشید الاسلام نے غالب کے ابتدائی دورِ شاعری کی تفصیلات بتائی ہیں مکتبہ کتاب نما سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے مل سکتی ہے

غالب

یہ غالب کی سوانح حیات کے متعلق ایک رسالہ ہے جو غالب کے صد سالہ برسی کے موقع پر عبداللطیف خان نے لکھا اور حیدر آباد دکن سے شائع ہوا

غالب

طلباء کے لیے غالب کی یہ مختصر سوانح عمری جیبی تقطیع پر فیروز سنز لاہور نے انتہائی نفاست کے ساتھ شائع کی ہے آخر میں کلام کا انتخاب بھی ہے۔ صفحات ۸۰ قیمت ایک روپیہ طبع ہم ۱۹۶۹ء جن صاحب نے حالات اور کلام کا انتخاب کیا ہے کتاب پر ان کا نام نہیں ہے۔ غالب کی وفات ۱۸۶۸ء میں لکھی ہے جو غالباً سہو کتابت ہے۔ آئندہ ایڈیشن میں درست کر دی جائے یہ کتاب چونکہ طلباء کے لیے لکھی گئی ہے اس لئے عشقیہ اور نہایت مشکل اشعار اس میں نہیں ہونے چاہئیں امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا

خیال رکھا جاتا ہے۔

غالب

غالب کے متعلق یہ ایک ڈراما ہے جسے میر محمد خان صاحب نے لکھا ہے اور مکتبہ معاصر حیدرآباد دکن سے شائع کیا ہے صفحات ۱۰۵ ہیں اور قیمت پانچ روپے ہے۔

غالب۔ غالب۔ غالب

یہ ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی صدر شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی کی کتاب ہے جو جشن صد سالہ غالب کے موقع پر شائع ہوئی یہ کتاب ہماری نظر سے نہیں گزری صرف اس کا اشتہار فروغ اردو لکھنؤ کے غالب نمبر میں پڑھا ہے اشتہار میں لکھا ہے کہ اس میں غالب کی غیر معمولی شخصیت اور ان کی عظمت پر بحث کی گئی ہے۔

غالب (انگریزی)

یہ کتاب غالب پر پروفیسر رام سہائے نے انگریزی میں لکھی ہے۔ اور ساہتیہ اکادمی نئی دہلی نے ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے غالب کی مختصر سوانح حیات غالب کی شخصیت، نظم و نثر کی روایات غالب کی حیثیت ایک شاعر کے لحاظ سے ۔۔۔ یہ ہیں اس کے موضوعات اور آخر کتاب میں مہاراج کمار اور اس کی بیوی کے ترجمہ دو سو شعر کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے ۷۶ صفحات ہیں اور قیمت دو روپے ۲۵ پیسے ہے۔

غالب (غالب کا تنقیدی تعارف) انگریزی

یہ کتاب مجلس یادگار غالب یونیورسٹی لاہور کی سولہویں پیشکش ہے جو غالب کی صد سالہ برسی کے وقت پر شائع کی گئی ہے غالب کے متعلق مجلس کی شائع کردہ دس کتابوں میں یہ واحد کتاب ہے جو انگریزی میں شائع کی گئی ہے کہ جو لوگ اردو نہیں جانتے وہ بھی غالب سے متعارف ہو سکیں یہ کتاب سید فیاض محمود صاحب ڈائرکٹر شعبہ لٹریری ہسٹری پنجاب یونیورسٹی کا مرتب کردہ ہے فاضل مصنف نے اپنی اس تصنیف کو آٹھ ابواب پر تقسیم کیا ہے۔

پہلے باب میں عہد غالب کا سیاسی، معاشی اور تہذیبی پس منظر دکھایا ہے دوسرے باب میں شاعر کے حالات زندگی بیان کیے ہیں اور اس کی شخصیت پر روشنی ڈالی ہے

تیسرے باب میں ان اصناف شاعری سے بحث کی ہے جن پر غالب نے قلم اٹھایا ہے۔

چوتھے باب میں غالب کی قدیم شاعری اور اس کے عہد بعہد کے عروج کی تفصیلات بیان کی ہیں۔

پانچویں باب میں غالب کی اردو شاعری پر نقد اور تبصرہ ہے۔

چھٹا باب غالب کی فارسی شاعری کے لیے وقف ہے

ساتویں باب میں اس شاعر اعظم کو ایک صاحب طرز انشا پرداز اور اعلیٰ پایہ کے نثر نگار ادیب کی حیثیت میں پیش کیا گیا ہے۔

آخری اور آٹھویں باب میں غالب کے اردو اور فارسی کلام پر ایک عمومی تبصرہ ہے۔

کاغذ عمدہ تقطیع ۸/۲۲×۱۸ صفحات ۵۱۲ آخر میں ۶ صفحے کا غلط نامہ بھی ہے جس کو شامل کر کے صفحات ۵۱۸ ہو جاتے ہیں

غالب اور اس کی شاعری

یہ انگریزی کتاب جس کا ترجمہ "غالب اور اس کی شاعری" ہے سردار جعفری اور محترمہ قرۃ العین حیدر نے مل کر لکھی ہے یہ غالب کی شخصیت اور شاعری پر ایک ہلکا پھلکا تبصرہ ہے جسے بمبئی پاپولر پرکاشن نے حال میں شائع کیا ہے صفحات ۹۲ ہیں اور قیمت پندرہ روپے ہے جو انتہائی طور پر گراں ہے

غالب (انگریزی)

یہ غالب کی سوانح حیات اور اس کے فن پر ایک مختصر سی کتاب ہے جو محترمہ نازصاحبہ نے پیرزادہ سرکے نے انگریزی میں لکھی ہے اور پہلی مرتبہ مئی ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے نہایت موٹا ٹائپ، نہایت عمدہ کاغذ درمیانی تقطیع ۱۲۵ صفحات قیمت ساڑھے چار روپے۔

محترمہ ناز صاحبہ پنجاب یونیورسٹی کی گریجویٹ اور نہایت قابل خاتون ہیں انھوں نے غالب کے علاوہ حضرت خدیجہؓ اور حضرت امام حسینؓ پر بھی انگریزی میں کتابیں لکھی ہیں غالب پر انھوں نے یہ کتاب بہت شگفتہ انداز میں اور بہت آسان زبان میں لکھی ہے اور اسے چھوٹے چھوٹے ۱۰ بابوں میں ختم کیا ہے اس کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں بہت صاف گوئی کے ساتھ اپنے خیالات کو پیش کیا گیا ہے اور کہیں بے جا طرفداری سے کام نہیں لیا لائق مصنفہ نے آخر کتاب میں غالب کی شاعری

پر بھی ہلکے پھلکے انداز میں دلچسپ بحث کی ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب طلبا کے لیے مفید ہوگی۔ بشرطیکہ آئندہ ایڈیشن میں اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ کتاب میں غلطیاں نہ رہیں۔ پیرورسنز کا ادارہ جہاں کتاب کی ظاہری تزئین و آرائش کا جیدا اہتمام کر رہا ہے کاش ادارہ کتاب کے باطنی حسن کی طرف بھی خاص طور پر متوجہ ہو۔ اب اس کتاب میں صفحہ ۶۷ پر غالب کا ایک مشہور شعر اردو میں بالکل غلط لکھا ہے۔ صحیح شعر یہ ہے:-

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

غالب اور ابوالکلام

غالب صدی کے موقع پر یہ کتاب ہندوستان کے مشہور محقق اور فاضل مصنف عتیق صدیقی نے مرتب کی ہے اور مکتبہ شاہراہ اردو بازار دہلی نے شائع کی ہے۔ ۲۴۸ صفحے کی اس طویل کتاب میں غالب کے سلسلہ میں مولانا ابوالکلام آزاد نے جو مقالہ اپنے رسالہ الہلال میں لکھا تھا وہ بار نقل کر دیا گیا ہے مولانا نے اپنے مضامین میں جہاں جہاں غالب کے اشعار نقل کیے ہیں ان کی نشان دہی الگ الگ مضمون کی صورت میں کر دی گئی ہے۔ مگر اس دردسری اور کاوش و تلاش کا کوئی فائدہ ہمیں نظر نہیں آیا۔ کتاب میں غالب کا وہ سارا کلام بھی یکجا نقل کر دیا گیا ہے جو ۱۹۱۴ء میں مروجہ دیوان غالب سے خارج تھا مولانا مہر کی کتاب غالب پر جو حواشی آزاد نے وقتاً فوقتاً لکھے تھے وہ سب اس کتاب میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ فاضل مرتب نے ان حواشی پر بھی حواشی لکھے ہیں جو مفید اور کارآمد ہیں۔ کتاب کے آخر میں دو اشاریے ہیں جن سے اس کتاب میں بیان کردہ رسالوں کتابوں اخباروں اور شخصیات و مقامات کے ناموں کی تلاش میں بڑی سہولت اور آسانی پیدا ہو گئی ہے۔

کتاب کا سائز ۸/۲۲ × ۱۸ ہے اور قیمت پندرہ روپے جو بہت ہی زیادہ اور خریدار کی کھال ادھیڑنے کے مترادف ہے۔ اشاعت کی تاریخ فروری ۱۹۶۹ء ہے۔

غالب اور آہنگ غالب

یہ کتاب ڈاکٹر یوسف حسین خاں کی تصنیف ہے جو پہلے بھی روح اقبال، اردو غزل اور فرانسیسی ادب جیسی تحقیقی کتابیں لکھ چکے ہیں۔ کتاب غالب صدی کے سلسلہ میں غالب اکیڈمی دہلی کی طرف سے شائع ہوئی ہے اور مندرجہ ذیل پانچ ابواب پر مشتمل ہے

باب اوّل: غالب کا زمانہ
باب دوم: غم عزت اور غم روزگار
باب سوم: غم عشق
باب چہارم: غالب کا تغزل
باب پنجم: غالب کی حکیمانہ شاعری

باب اوّل میں ڈاکٹر صاحب نے غالب کے واقعات زندگی بیان کرتے ہوئے غالب سے پہلے اور غالب کے زمانہ کی معاشرتی اور معاشی کیفیت کو نہایت تحقیقی طور پر مستند ماخذوں کے حوالے کے ساتھ قلمبند کیا ہے۔

دوسرے باب میں غالب کی انانیت اور اس کے بلند حوصلہ کی عکاسی بہت عمدگی کے ساتھ کی گئی ہے۔

تیسرے باب میں غالب کے احساس جمال اور عشق کی کیفیات پر بحث کی گئی ہے

چوتھے باب میں یہ دکھایا ہے کہ غالب کے تغزل کو نکھارنے اور سنوارنے والے محرکات کون کون سے تھے۔ غالب نے فرسودہ غزل گو شعرا کے خیالات و افکار میں جو جدت اور ندرت پیدا کی اس کا موازنہ ڈاکٹر صاحب نے دیگر اساتذہ کے اشعار پیش کر کے بڑی خوبی سے کیا۔

پانچویں اور آخری باب میں غالب کی حکیمانہ شاعری کا بڑی عمدگی سے تجزیہ کیا ہے۔ اس ضمن میں تصوف اور اسلامی فکر پر زور دیا ہے کتاب ایک مفید اشاریہ پر ختم ہوتی ہے

کتاب کا سائز ۸/۲۲ × ۱۸ ہے صفحات ۳۱۲ ہیں اور قیمت پندرہ روپے بہت زیادہ ہے (العلم کے غالب نمبر میں نو صفحات صرف ۲۲ صفحے لکھی ہے) ہندوستان میں جہاں غالب کے معرض اور اس کے متعلق مختلف ہال بنانے پر لاکھوں روپے بے دریغ خرچ کیے گئے ہیں بہتر ہوتا کہ اس کے خیالات و افکار کی نشر و اشاعت کے لیے ایسی کتابیں شائع کی جائیں جنھیں عوام آسانی اور سہولت سے خرید کر مستفید اور مستفیض ہو سکیں

یہ کتاب دسمبر ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی۔

غالب اور بنارس

یہ کتاب مولانا خیر بہوروی صدر غالب اکیڈمی بنارس نے ۱۹۶۹ء

لکھی اور اس میں غالب کے قیام بنارس کے متعلق بہت سی مفید اور کارآمد تاریخی واقعات بیان کیے اور اس بات کا بھی تعین کیا کہ غالب کلکتہ جاتے ہوئے بنارس میں کہاں کہاں اور کس کے پاس ٹھہرے تھے۔ انھوں نے اپنی کتاب میں غالب کے بنارسی میزبان کا نام مرزا جمال الدین احمد بتایا ہے اور اس کی تفصیلات بیان کی ہیں۔

غالب اور بھوپال

یہ کتاب عبدالقوی دسنوی پروفیسر سیفیہ کالج بھوپال کی تصنیف ہے جو انھوں نے غالب صدی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے اس میں مصنف نے غالب اور بھوپال کے تعلقات پر تفصیلی بحث کی ہے نسخہ حمیدیہ شروع غالب اور اپریل والی غزل پر بھی روشنی ڈالی ہے نسخہ حمیدیہ کے متعلق اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ غالب نے ایسا جو اردو دیوان خود اپنے قلم سے درست کرکے نواب فوجدار محمد خاں کی خدمت میں پیش کیا تھا اسی کو نسخہ حمیدیہ کے نام سے مفتی انوارالحق نے شائع کیا۔ اس کتاب میں ایسے گیارہ اصحاب کے حالات بیان کیے گئے ہیں جو غالب کے ملنے والے یا ان کے شاگرد تھے اور بھوپال کے باشندے تھے یا بھوپال میں رہتے تھے۔ صفحات ۱۲۸ قیمت ۲½ روپے

غالب اور حیدرآباد

ضیاءالدین شکیب اس کتاب کے مؤلف ہیں اور اے۔ پی ٹرسٹ حیدرآباد دکن نے اسے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے اس کتاب میں غالب کے حیدرآباد سے تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے غالب کے والد عبداللہ حیدرآباد میں ملازم رہے ہیں غالب کے کچھ شاگرد بھی حیدرآباد کے رہنے والے تھے کلام غالب کی سب سے پہلی شرح بھی یہیں سے شائع ہوئی تھی۔ ان سب امور پر اس کتاب میں مفصل بحث کی گئی ہے ۲۲۴ صفحے ہیں اور سات روپے قیمت ہے کتاب متعدد متعلقہ تصاویر سے مزین ہے۔

غالب — اردو کلام کا انتخاب

کلام غالب کا یہ انتخاب پروفیسر محمد مجیب صاحب نے فروری ۱۹۶۹ء میں کیا۔ کتاب کے صفحات ۱۳۶ ہیں شروع میں مقدمہ ہے جس میں غالب کے اردو کلام پر تفصیلی ریویو ہے۔ اور اس کے بعد دیوان غالب کے چیدہ اور منتخب اشعار نقل کیے گئے مکتبہ جامعہ اردو بازار جامع مسجد دہلی سے ساڑھے چار روپے میں مل سکتی ہے

غالب — ایک مطالعہ

غالب کے متعلق چند مضامین کا مجموعہ از پروفیسر ممتاز حسین' ناشر انجمن ترقی اردو کراچی صفحات ۱۶۲ سائز ۸/۲۲×۱۸ کاغذ سفید چھپائی دیدہ زیب قیمت سات روپے۔

غالب پر اردو مضامین کا مجموعہ

غالب صدی کے موقع پر یہ کتاب (جس کا موضوع اس کے نام سے ظاہر ہے) انجمن ترقی اردو مغربی بنگال نے کلکتہ سے شائع کی

غالب ببلیوگرافی (انگریزی)

غالب صدی کے موقع پر جہاں غالب کی اپنی کتابوں کے ایڈیشن اور غالب پر تحقیقی کتابوں کا جو انبار شائع ہوا ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ ان تمام ذخیرہ کتب کے اشاریے بھی بعض لوگوں نے چھاپے ہیں۔ اس قسم کے دو مجموعے پاکستان سے شائع ہو چکے ہیں اور دو ہی ہندوستان سے۔ اب دہلی یونیورسٹی کا شعبہ اردو تیسرا اشاریہ مرتب کر رہا ہے جس کے بہت جلد چھپنے کی توقع ہے۔ یہ کتاب اس سال (۱۹۷۰) میں شائع ہوگی ۵۵۰ صفحات ہوں گے اور تیس روپے قیمت ہوگی اور تقریباً ساڑھے تین ہزار اندراجات اس میں درج ہوں گے۔ یہ کتاب غالبا غالب اکیڈمی نئی دہلی شائع کرے گی اب دیکھیے پاکستان سے اس کا جواب کب شائع ہوتا ہے اس حقیقت میں کوئی مبالغہ نہیں کہ شہرت اور مقبولیت کے جس بلند ترین بام پر اردو کا یہ شاعر اعظم پہنچا ہے ایسی بلندی کسی اور شاعر کے حصے میں نہیں آئی اپنی اپنی قسمت ہے۔

غالب — تاریخ کے آئینے میں

یہ کتاب صرف غالب کے لیے مخصوص نہیں بلکہ سید نظیر حسین صاحب زیدی کے چند مختلف مضامین کا مجموعہ ہے جن میں سے صرف دو مضمون غالب کے متعلق ہیں تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ غالب اور نواب حامد علی خاں
۲۔ اسماعیل میرٹھی کے جدید رجحانات
۳۔ حالی کے ہم عصر حالی کی مثنوی
۴۔ اردو مکتوب نگاری کے عناصر
۵۔ سوانح غالب تاریخی اعتبار سے
۶۔ اخبار رفیق ہند لاہور

نواب حامد علی خاں دہلی کے رؤسا میں سے تھے اور غالب ان کے ہاں رقص و سرود کی محفلوں میں شریک ہوتے تھے اس مضمون میں دونوں کے تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ غالب کے متعلق دوسرے مضمون میں غالب کے حالات زندگی ترتیب اور تسلسل کے ساتھ بیان کیے گئے۔

چونکہ پروف احتیاط کے ساتھ نہیں پڑھے گئے اسلیے کتابت کی بعض غلطیاں باقی رہ گئی ہیں جو امید ہے دوسرے ایڈیشن میں درست کر دی جائیں گی سائز ۱۶/۳۰×۲۰ صفحات ۲۴۰ قیمت فی جلد تین روپے۔

ناشر مسعود اکیڈمی ۲۲ پ/۳ ناظم آباد کراچی

غالب — تصویر کا دوسرا رخ

یہ کتاب ہندوستان میں چھپی ہے اور اس میں غالب کی کمزوریوں کو واضح کیا گیا ہے اس کے مصنف تجمّل اعجازی ہیں۔ صفحات ۱۶۰ ہیں اور قیمت تین روپے ہے۔ مقام اشاعت دار الاحباب لکھنؤ۔ وقت اشاعت فروری ۱۹۶۹ء

دراصل یہ کتاب مجموعہ ہے ان معترضین کے اعتراضات کا جنھوں نے وقتاً فوقتاً غالب اور اس کی شاعری پر جرح کی ہے مثلاً یاس یگانہ۔ نظم طباطبائی آسان لالی، عبدالسلام ندوی اثر لکھنوی آرگس (عبدالباری آسی) حلیم عبدالحکیم اور عبدالمالک آروی — اس خیال سے کہ وہ بھی ان لوگوں کے شہیدوں میں داخل ہو جائیں جناب مولف نے بھی دو مضمون غالب کے خلاف لکھ کر اس کتاب کے آخر میں لگا دیے ہیں

ہندوستان پر موقوف نہیں پاکستان میں بھی غالب کے ایسے تنقید نگار موجود ہیں جو بانگ دہل کہہ رہے ہیں کہ ؎

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں

غالب — حیات و شاعری

یہ کتاب سد کشور ورما نامی ایک صاحب نے لکھی اور مشورہ بک ڈپو دہم نگر دہلی نے شائع کی اس میں غالب کی سوانح حیات، اس کے لطیفے اور اس کے مشاعروں کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ آخر میں دیوان غالب کا ایک انتخاب بھی شامل کتاب ہے۔ ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے ۲۱۶ صفحے ہیں اور دو روپے قیمت ہے۔

غالبِ خستہ

یہ کتابچہ غالب کی صد سالہ برسی کے جشن کے سلسلے میں ایک نذرانہ عقیدت ہے جو حلقہ ادب لاڑکانہ کی طرف سے ریاض صدیقی بی ایس سی نے جو حلقہ کے سیکرٹری ہیں ناظرین کی خدمت میں پیش کیا ہے یہ مجموعہ خورشید احمد ملک سید جمال الدین بخاری کی جولانی طبع کا نتیجہ ہے غالب کے متعلق تین مختلف مضامین ہیں جن کے عنوان یہ ہیں۔ غالب کی زندگی غالب کی شاعری اور غالب کی نثر نویسی — یہ کتابچہ جولائی ۱۹۶۹ء میں ۴۴ صفحات پر شائع ہوا۔ چھپائی ٹائپ کی ہے حلقہ کے سیکرٹری جناب ریاض صدیقی صاحب نے کتاب کی پشت پر اسی ایک اور کتاب "غالب کی شخصیت" کا بھی اشتہار دیا ہے مگر غالباً یہ کتاب ابھی تک چھپی نہیں

غالب خستہ کے بغیر

یہ ایک مزاحیہ رنگ کی کتاب فرقت کاکوروی کی تصنیف ہے اور مکتبہ شاہراہ دہلی نے اسے شائع کیا ہے۔ چھ روپے قیمت ہے۔

غالب دیاں غزلاں

یہ غالب کے اردو کلام کا پنجابی نظم میں ترجمہ ہے جو پروفیسر دل شاد کلانچوی نے کیا ہے اور مکتبہ میری لائبریری لاہور نے پہلی بار ۱۹۶۹ء میں غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر آفسٹ طباعت اور عمدہ کتابت کے ساتھ شائع کیا ہے تقطیع ۱۶/۳۰×۲۰ صفحات ۹۶ قیمت پورے دو روپے یہ غالب کی صرف چند غزلوں کا ترجمہ ہے تمام دیوان کا نہیں۔ ترتیب یہ ہے کہ اوپر جلی قلم سے ایک پنجابی مصرع تحریر کیا ہے نیچے خفی قلم سے اردو مصرع ہے اسی طرح ساری کتاب ختم کی ہے پنجاب کے سوا اصحاب اردو اچھی طرح نہیں سمجھ سکتے ان کے لیے یہ ترجمہ بہت دلچسپ اور مفید ہے۔ دلشاد صاحب کی یہ نئی ادبی کاوش واقعی بہت قدر کے قابل ہے امید ہے یہ کتاب پنجابی جاننے والے اصحاب میں بہت مقبول ہوگی۔

غالب۔ ذاتی تاثرات کے آئینے میں

یہ کتاب غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی لاہور نے شائع کی ہے اور عبدالشکور احسن و سجاد باقر رضوی نے مرتب کی ہے یہ کتاب موجودہ دور کے ایسے ۲۳ ادیبوں کے مختصر مضامین کا مجموعہ ہے جن میں انھوں نے غالب کے متعلق اپنے ذاتی تاثرات کی کیفیت قلمبند کی ہے شروع میں اقبال کی نظم غالب کے متعلق ہے جو بیسیوں مرتبہ اخبارات و رسائل میں نقل ہو چکی ہے یہ کتاب اس سلسلہ کی تیرھویں کڑی ہے اور ...

میں شائع ہوئی ہے کاغذ اچھا ہے اور صفحات ۱۷۹ ہیں

غالب زندہ ہے

یہ کتاب ڈاکٹر آمنہ خاتون صدر شعبہ اردو فارسی مہارانی کالج بنگلور نے لکھی ہے۔ ایک سو آٹھ صفحات کی اس کتاب میں محترمہ آمنہ خاتون نے پہلے غالب کے سوانحی حالات، اس کا فن اور اس کی تصانیف کا تعارف کروایا ہے اس کے بعد غالب کی نظم و نثر کے انتخابات، انگریزی اور ملیالم میں پیش کیے ہیں

غالب سٹڈیز نمبر ۱

اس نام سے ڈاکٹر حامد رضا بیدار نے غالب کے متعلق تحقیق اور تنقید کا سوانحی کتابوں کا ایک سلسلہ غالب صدی کے موقع پر شروع کیا ہے جو غالب کے ذہن بہت نادر اور بہت معقول مواد پر مشتمل ہوگا

پہلا حصہ غالبیات نو کے نام سے ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا اس کتاب میں غالب صدی پر شائع ہونے والے رسالوں اور کتابوں کی تفصیل دی گئی ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو پاک و ہند میں شائع ہوئے کتابوں اور رسالوں کی مکمل فہرستیں دستیاب نہیں ہوئیں اس لیے یہ کتاب نامکمل اور تشنہ رہی یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کتاب شروع سال ۱۹۶۹ء میں چھپ گئی ہو۔ اور اس وقت تک غالب کے متعلق کافی مواد شائع نہ ہوا ہو جو اس نہایت کثرت کے ساتھ شائع ہوا اور سارے سال شائع ہوتا رہا کتاب کے صفحات ۳۲ ہیں اور قیمت دو روپے ہے رام پور انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز۔ کلاں محل دہلی سے یہ سلسلہ شائع ہو رہا ہے۔

غالب سٹڈیز نمبر ۲ "غالب کی عظمت"

غالب سٹڈیز کے نمبر دوم میں غالب کی عظمت" کے موضوع پر علی گڑھ میں غالب صدی کے موقع پر جو دو سیمینار منعقد ہوئے ان کی روداد ہے اس کی قیمت ۵ روپے ہے اور ۱۱۲ صفحات ہیں۔ ان دونوں سیمینارز میں بہت سے اہل علم نے حصہ لیا اور مرزا غالب کے حضور میں خراج عقیدت پیش کیا۔

غالب سٹڈیز نمبر ۳ "انتخاب دیوان غالب"

غالب سٹڈیز کے تیسرے حصہ میں دیوان غالب کا وہ انتخاب شائع ہے جو غالب نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں کلب علی خاں نواب رامپور کو بھیجا تھا اس کے ۶۶ صفحات ہیں اور پانچ روپے قیمت ہے۔

غالب سٹڈیز نمبر ۴ غالب کے اہم بے گمنام معاصر"

غالب سٹڈیز کے چوتھے حصہ میں غالب کے ایک گمنام معاصر میر حسن تسکین کا دیوان پیش کیا گیا ہے جس کے ۴۶ صفحات ہیں دو روپے قیمت ہے۔

غالب سٹڈیز نمبر ۵ "شریک غالب

غالب سٹڈیز کے پانچویں حصہ میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ غالب کے شاگرد نواب یوسف علی خاں ناظم والی رام پور کا کلام ناظم کا اپنا ہے یا غالب سے لکھوایا ہوا ہے اس موضوع پر مضمون میں موافق اور مخالف دونوں نظریات کو پوری پوری نمائندگی دی گئی ہے اور طرفداری کسی کی نہیں کی گئی آخر میں ناظم کے کلام کا انتخاب بھی شامل کتاب ہے قیمت پانچ روپے ہے۔

غالب سٹڈیز نمبر ۶ (غالبیات نو نمبر ۲)

غالب سٹڈیز کا چھٹا حصہ اس کے پہلے حصہ کا تتمہ ہے یعنی غالب پر کتابوں اور اخباروں و رسالوں کے نام جو بعد میں معلوم ہوئے اس چھٹی جلد میں شائع کر دیے گئے ہیں اس کی قیمت دو روپے ہے۔

غالب سرائی

یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے غالب کی مدح و ستائش اور تعریف و توصیف میں رباعیوں، غزلوں اور نظموں کا دلچسپ مجموعہ ہے اس میں جس قدر غزلیں ہیں سب کی سب غالب کی زمین میں کہی گئی ہیں اور بعض بعض بہت پرلطف ہیں اس مجموعہ کے مصنف سید لطف الرحمن صاحب ہیں کتاب کے صفحات صرف ۳۲ ہیں پتہ عثمانیہ بک ڈپو ۱۰۴ رابندر سرانی (؟) روڈ کلکتہ ۱ ہے۔ قیمت کتاب پر درج نہیں۔

غالب — سوانح اور فن

یہ کتاب مراٹھی زبان میں و دیا دھر گوکھلے نے لکھی ہے جس میں غالب کی سوانح اور اس کی شاعری پر تفصیلی نظر ڈالی ہے یہ کتاب ابھی زیر طبع ہے اور غالب یادگار کمیٹی بمبئی (انڈیا) اسے شائع کرے گی۔

غالب سے معذرت کے ساتھ

یہ کتاب احمد جمال پاشا نے لکھی ہے اور نسیم بکڈپو لکھنؤ نے شائع کی ہے جس میں غالب کے بعض اشعار کی مزاحیہ تشریح غالب کی زمینوں میں مختلف شعرا کی پیروڈی اور مزاحیہ اشعار جمع کر دیے گئے ہیں صفحات ۲۲۵ ہیں۔ اور قیمت ساڑھے تین روپے ہے۔

غالب۔ شاعر امروز و فردا

غالب پہلی کتاب غالب صدی کے موقع پر ڈاکٹر فرمان فتح پوری
ایڈیٹر نگار پاکستان کراچی سے تحریر فرمائی ہے اور ادارہ کتابیات لاہور نے
اسے ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے اس کتاب میں جیسا کہ اس کے نام سے
ظاہر ہے ڈاکٹر صاحب نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ غالب زمانہ حال کا
بھی شاعر ہے اور آئندہ آنے والے زمانے کا بھی یعنی اس سے فیض حاصل
کرنے والے اور ان کے کلام کی تقلید کرنے والے آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں
گے اور اس کے فن سے اثر قبول کرتے رہیں گے

غالب کا تخلیقی عمل

یہ غالب کے متعلق ایک تنقیدی کتاب ہے جس کے مصنف نسیم صفی پوری
ہیں اور ادارہ فروغ اردو لکھنؤ نے اسے غالب صدی کے موقع پر مارچ ۱۹۶۹ء
میں شائع کیا ہے صفحات ۲۳۶ ہیں اور قیمت سات روپے ہے۔

غالب کا تنقیدی شعور

یہ کتاب اخلاق حسین عارف نے لکھی ہے اور ادارہ فروغ اردو لکھنؤ نے
غالب صدی کے موقع پر شائع کی ہے۔ غالب کے ان خطوط کا جائزہ ہے جن
میں تنقیدی نکات ملتے ہیں صفحات ۱۴۸ قیمت تین روپے ہے۔

غالب کا فن

دس مستقل ابواب پر مشتمل غالب کی شخصیت اس کے فن اور اس کی
شاعری پر یہ ایک خالص تحقیقی علمی تصنیف ہے جسے ڈاکٹر عبادت بریلوی صدر
شعبہ اردو اورینٹل کالج لاہور نے نہایت فنکارانہ طور پر غالب شناسوں کے
سامنے پیش کیا ہے ادب کا صحیح ذوق رکھنے والے ذی علم حضرات اس سے
کافی لطف اندوز ہو سکتے ہیں ناشر نے کتاب کو نہایت حسن و خوبی کے ساتھ شائع
کیا ہے سید احتشام حسین نے اس کا پیش لفظ لکھا ہے اور چغتائی نے سرورق
بنایا ہے تقطیع ۲۲×۱۸/۸ ہے صفحات ۲۸۸ ہیں چھپائی آفسٹ کی ہے
کاغذ سفید لگایا ہے۔ ناشر گلوب پبلشرز کتاب کی قیمت دس روپے ہے۔

غالب کا منتخب کلام

(بنگلہ زبان میں)

یہ کتابچہ غالب صدی کے موقع پر انجمن ترقی اردو مغربی بنگال نے کلکتہ
سے شائع کیا غالب کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے انجمن نے بنگالی
اصحاب کو غالب سے متعارف کرانے کے لیے غالب کے چیدہ و منتخب
کلام کا بنگلہ زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا۔

غالب کون ہے؟

یہ غالب کے متعلق ایک ڈراما ہے جسے سید محمد مہدی نے تصنیف
کیا ہے اور دہلی سے شائع ہوا ہے۔

غالب کوی اور مانو

(یعنی غالب بحیثیت شاعر اور انسان)

یہ غالب کی حیات اور اس کے فن کے متعلق ایک مختصر طرز کا تعارف
ہے جو ہندی زبان میں عرشی ملسیانی نے پیش کیا ہے اور پبلیکیشنز ڈویژن
حکومت ہند نے دہلی سے غالب صدی کے موقع پر شائع کیا ہے صفحات
۱۵۰ ہیں اور قیمت تین روپے ہے۔

غالب کی زندگی

غالب کی یہ مختصر سوانح حیات امیر حسن نورانی نے مرتب کی اور یہ
۱۹۶۹ء میں آزاد کتاب گھر کلاں محل دہلی سے شائع ہوئی۔ صفحات
ہیں اور قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے ہے۔

غالب کی سوانح حیات

یہ کتاب اردو اور انگریزی کے مشہور ادیب اور صحافی
لال نے غالب صدی کے موقع پر انگریزی میں شائع کی ہے۔ اس کا
انگریزی نام "اے شارٹ بایوگرافی آف مرزا غالب" ہے اس میں
مصنف نے غالب کی نگارشات کے انگریزی ترجمے بھی دیئے ہیں
"غالب کی غزل" پر اچھا خاصا تبصرہ بھی کیا ہے۔ سالوجہ پرکاشن اس کا
پبلشر ہے اور ملنے کا پتہ نمبر ۲۵ ملک بازار دہلی ہے۔ ۴۴ صفحے کی
ہے اور ساڑھے تین روپے اس کی قیمت ہے۔

غالب کی شخصیت

یہ کتابچہ غالب کے متعلق ایک مذاکرہ اور مباحثہ پر مشتمل ہے۔
ریاض صدیقی صاحب نے مرتب کر کے حلقہ ادب۔ بخاری منزل
سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع کیا۔

غالب کی غزلوں کا چیک ترجمہ

غالب کا صد سالہ جشن انتقال پچھلے سال تمام دنیا میں بڑے زور

ے ساتھ منایا گیا۔ اور ہر جگہ اس موقع پر تقریریں بھی ہوئیں۔ مقالے بھی لکھے
گئے، کتابیں بھی تصنیف ہوئیں جن میں غالب کی سوانح حیات اور اس
کے فن کو جاذب نمایاں طور پر پیش کیا گیا۔ روس میں بھی یہ جشن منایا
گیا۔ وہاں اس موقع پر غالب کی بیاسی غزلوں کا ترجمہ روسی زبان میں
کر کے انھیں شائع کیا گیا اور اس طرح غالب کو خراج تحسین ادا کیا گیا۔
[illegible] کی فاضل خاتون مسز بلیبا جنتنو [illegible] نے ترجمہ کیا ہے اور رسالہ
اردو زبان علی گڑھ کی ۸ مارچ ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں اس کا اعلان
کیا ہے۔

غالب کی کہانی

یہ کتاب غالب صدی کے موقع پر مولوی محمد شفیع صاحب نیر دہلوی
نے بچوں کے لئے بڑی آسان زبان میں لکھی ہے اور سرّ کتاب گھر جامع نگر
دہلی سے شائع کی ہے۔ مولانا عبدالماجد اپنے اخبار صدق جدید ۲۱ دسمبر
۱۹۶۸ء میں اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "لکھنے کو تو یہ کہانی
بچوں کے لئے گو در حقیقت بچوں، بڑھوں اور جوانوں سب کے لئے یکساں
مفید ہے۔ اس کتاب میں مصنف کا کمال قابل داد ہے۔ غالبانہ سے
[illegible] کے تھے دقیق و عمیق و ہلکا پھلکا سبھی لیکن لطفاً ایک خوشگوار انداز ہے۔"
صفحات ۱۲۰ چھوٹی تقطیع۔ قیمت دو روپے۔

غالب کی کہانی خود اس کی زبانی

غالب نے اپنی کتابوں میں جہاں جہاں اپنے حالات خود لکھے ہیں
سید عباسی صاحب نے ان کو اس کتاب میں ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔
[illegible] اور اس کے مصنف کے نام کے علاوہ اس کتاب کے متعلق مزید
معلومات دستیاب نہیں ہو سکیں۔ کتاب بھارت میں چھپی ہے۔

غالب کی مختصر سوانح حیات (انگریزی)

اس کا مصنف امدر سین لال اور پبلشر سلوچار کاس دہلی ہے۔
۱۹۶۹ء میں دہلی سے شائع ہوئی ہے مگر اغلاط سے خالی نہیں۔ سوانح عمری
[illegible] میں غالب کے چند اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی ہے۔ اگرچہ صفحات صرف
ہیں مگر قیمت ساڑھے تین روپے ہے۔

غالب کی واپسی

یہ غالب کے متعلق ایک دلچسپ ڈراما ہے جسے سلیم تمنائی نے لکھا
ہے۔ یہ ڈراما گورنمنٹ مہارانی کالج [illegible] میں جشن غالب کے موقع پر
اسٹیج کیا گیا۔

غالب کے پتر

یہ ایک ہندی کتاب ہے جسے شری رام ترپاٹھی اور رام نواس نے
مل کر مرتب کیا ہے اور [illegible] اکیڈمی الہ آباد نے شائع کیا ہے۔ اس
میں غالب کے خطوط ہندی رسم الخط میں پیش کئے گئے ہیں اور آخر میں
ناظرین کی آسانی کے لئے فرہنگ بھی ہے۔ صفحات ۲۰۷ ہیں کتاب مجلد
ہے اور قیمت چھ روپے ہے۔

غالب کے رومان

یہ کتاب ڈاکٹر عارف ثاقب کی تصنیف ہے اور الفلاح پبلیکیشنز
[illegible] بلڈنگ اردو بازار لاہور نے اسے شائع کیا ہے یہ ایک
دلچسپ رومانی داستان ہے۔ صفحات ۱۴۴ تقطیع ۲۰×۳۰

غالب کے سونٹس

مغرب کے سونٹس تو مشہور ہیں ہی ہمارے زمانہ میں غالب کے
بھی سونٹس اس کے کلام سے صاحب دیوان اصحاب نے نکال لئے ہیں۔
زیر نظر کتاب ان ہی سونٹوں کا مجموعہ ہے جو غالب کے کلام سے محمد عباس
صاحب طالب صفوی نے نکال کر صحیح طور پر سجایا ہے اور ساتھ کے
ساتھ ہر نشتر کی تشریح بھی کر دی ہے [illegible] زیادہ سمجھنے والا ہے۔ اور
کو شاکر غالب کے ایک سو بہترین اشعار کا مجموعہ جس کی تقطیع کے ۱۳۶
صفحوں میں آ جاتا ہے۔ غالب سے طالب کو بے حد عقیدت ہے چنانچہ کتاب
کو غالب کے نام اس عبارت کے ساتھ معنون کیا ہے۔۔

" املح البلغا افصح الفصحا اشعر الشعرا نجم الملک
و سراج الدولہ مرزا اسد اللہ خان غالب اعلی اللہ مقامہ فی فردوس
الجنان کے نام جن سے بہتر شاعر زمانہ پیدا نہ کر سکا "

اس فصیح و بلیغ قسم کی عبارت لکھنے والے اب کہاں ہیں۔ صرف
تھوڑے سے [illegible] رہ گئے ہیں۔ کتاب کی قیمت صرف ایک روپیہ
ہے۔ اور مؤلف سے شمس آباد ضلع فرخ آباد کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

غالب نام آور

انجمن ترقی اردو کے سہ ماہی رسالہ "اردو" کے گزشتہ برسوں میں

غالب پر جس قدر مضامین شائع ہوتے یہ کتاب اُن کا انتخاب ہے جو انجمن اردو کراچی نے ۲۶۴ صفحات پر شائع کیا ہے۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ قیمت۔ پندرہ روپیہ۔

غالب نام آورم

یہ کتاب مجلس یادگار غالب حیدر آباد سندھ نے غالب صدی کے موقع پر شائع کیا اور اُسے مفت تقسیم کیا۔ یہ اگرچہ حجم کے لحاظ سے ایک مختصر رسالہ ہے لیکن قدر و قیمت کے لحاظ سے رکھنے کی چیز اور پڑھنے کی شے ہے۔ اس میں غالب کی شخصیت سے لے کر ان کی شاعری تک کے مختلف پہلوؤں پر اردو ادب کے مشاہیر کی بعض رائیں اور ان کے مضامین کے خلاصے جمع کر دیئے گئے ہیں۔ انتخاب سرسید سے لے کر زمانۂ حال کے ادیبوں تک کے نگارشات کا کیا گیا ہے۔

ان مختصر صفحات میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ غالب نے اپنے اشعار میں کن شاعروں کا اثر قبول کیا۔ اور غالب کی شاعری کا بعد میں آنے والے شاعروں پر کیا اثر پڑا۔

رسالے کے آخر میں غالب کے غیر معروف کلام کا انتخاب دیا گیا ہے۔ غرض ہر لحاظ سے یہ رسالہ مفید اور دلچسپ ہے۔

غالب نام آورم

ہندوستان کے مشہور ادیب نادم سیتاپوری نے عرصہ ہوا اس نام سے ایک کتاب ہندوستان سے شائع کی تھی جو اُن کے اُن مضامین کا مجموعہ تھا جو انھوں نے مختلف اوقات میں مختلف جرائد میں غالب پر لکھے۔ اب نادم صاحب مستقل طور پر کراچی آ چکے ہیں اور انھوں نے اپنا یہ مجموعۂ مضامین بعض اضافوں اور ترمیمات کے ساتھ سنگ میل پبلیکیشنز لاہور کو اشاعت کے لئے دیا ہے۔ جو انشاء اللہ عنقریب شائع ہوگا۔ ضخامت ۳۰۴ صفحات ہوگی اور قیمت سات روپے۔

غالب نما

غالب پر ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۸ء تک پاکستانی رسائل و اخبارات میں شائع شدہ مضامین کا وضاحتی اشاریہ۔ مرتبہ سید ابن حسن قیصر ناشر ادارۂ یادگار غالب کراچی۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ اچھا۔ تقطیع ۲۲×۱۸/۸ صفحات ۱۴۸۔

غالبیات

۱۹۶۰ء میں رسالہ تحریک دہلی نے اور ۱۹۶۱ء میں رسالہ اردوئے معلیٰ دہلی یونیورسٹی نے اپنے اپنے پرچوں میں "غالب نما" شائع کئے۔ جنوری ۱۹۶۹ء میں غالب صدی کے موقع پر پروفیسر عبدالقوی دسنوی نے ان دونوں رسالوں کے مندرجات کو مزید اضافوں کے ساتھ "غالبیات" کے نام سے مرتب کیا اور نسیم بکڈپو لکھنؤ نے اسے شائع کیا۔ ۲۱۵ صفحات کی کتاب ہے اور چھ روپے اس کی قیمت ہے۔ کثرت نام ابھی ایسے رہ گئے ہوں گے جن کا اس اشاریہ میں ذکر نہیں۔ مگر پھر بھی غنیمت ہے۔

غالب یادگاری مجلّہ

یہ اپنی نوعیت کی عجیب کتاب ہے۔ جو غالب صدی کے موقع پر انجمن ترقی اردو مغربی بنگال نے کلکتہ سے شائع کی۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بیک وقت ہندوستان میں رائج چار زبانوں میں شائع کیا گیا ہے۔ یعنی اردو، بنگالی، انگریزی اور ہندی میں۔

(غالب کا) غیر مروجہ کلام

اس مختصر رسالہ میں مرزا غالب کا وہ کلام پیش کیا گیا ہے جسے مرزا غالب نے خود ۱۸۶۳ء میں اپنے دیوان میں سے نکال دیا تھا لیکن غالب کے ہر قسم کے کلام کو جمع کرنے کے شوق میں غالب کے عاشقوں نے وہ کلام بھی جسے خود شاعر اپنے کلام میں سے خارج کر کے اسے ناقابل اشاعت قرار دے چکا تھا کہیں نہ کہیں سے تلاش کر کے اسے رسالہ شبستان دہلی کے غالب نمبر دوسرے ایڈیشن کے ساتھ شائع کر دیا۔ اس کی ضخامت صرف ۱۶ صفحے ہے۔

غزلیات غالب
از پروفیسر مجیب

(دیکھئے دیوان غالب بخط رومن)

غزلیات فارسی غالب

(از روئے کلیات طبع ۱۸۶۳ء با اضافہ کلام مابعد)

پروفیسر سید وزیر الحسن عابدی پاکستان کے غالب شناسوں میں بہت بلند مقام رکھتے ہیں اور غالب کے متعلق بڑا اچھا کام کر چکے ہیں اور

کو کتابچہ بھی اسی سلسلے میں آئیسے یہ کتاب مجلس یادگار غالب کے لیے
نہایت محنت سے مرتب کی اور غالب صدی کے موقع پر اسے سحاب
یونیورسٹی نے ۵ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو شائع کردیا۔ اس میں فارسی غزلوں کی
تعداد ۲۳۴ ہے شروع کتاب میں فاضل مرتب نے ان تمام کتابوں کی
نشاندہی کی ہے جن سے اس کتاب کی تدوین میں مدد لے کر متن کی تصحیح
میں خاص کوشش کی گئی ہے آخر کتاب میں کچھ مصدر صفحے بھی شامل کتاب
ہیں۔ بہت عمدہ طباعت بہت عمدہ کاغذ تقطیع ۲۲×۲۹/۸ صفحات ۵۰۰
یہ سلسلہ مطبوعات مجلس یادگار غالب کی چوتھی کتاب ہے۔

غالب کا منتخب کلام

غالب کا صد سالہ جشن بہت اہتمام اور بڑی شان و شوکت کے
ساتھ روس کے تمام بڑے بڑے شہروں میں منایا گیا۔ ۱۵ فروری
۱۹۶۹ء کو جس دن غالب کی وفات ہوئی تھی روس میں ہر جگہ غالب کی یاد میں جلسے
کئے گئے جن میں روس کے بڑے بڑے فاضل اسکالروں نے غالب
کو خراج عقیدت پیش کیا اور کلام غالب کے تاجک اور ازبک تراجم بڑی
کثرت کے ساتھ شائع کئے گئے اس کے اردو اور فارسی منتخب کلام کا ایک
مجموعہ ماسکو میں بڑی نفاست سے شائع ہوا [illegible]

غالب پر دو مضمون (انگریزی)

یہ کتاب انتہائی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اٹلی کے شہر روما
سے غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی اور جیسا کہ اس کے نام
سے ظاہر ہے غالب پر دو مضامین کا مجموعہ ہے پہلا مقالہ پروفیسر احمد علی
کا غالب کی اردو غزلوں کے انتخاب کا انگریزی منظوم ترجمہ ہے جو علیحدہ بھی
کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے اور اس کی کیفیت اس مضمون میں بیان کی جا
چکی ہے لہذا اعادہ کی ضرورت نہیں یہ پورا مقالہ ۹۵ صفحات کا ہے۔
دوسرا مقالہ اٹلی کے ایک فاضل Alessandro Bausane
کا تحریر کردہ ہے۔ اس کا عنوان LA POESIA DI GHALIB
ہے اور یہ سارا مقالہ بجائے انگریزی کے اطالوی زبان میں ہے اور اس میں غالب
کی فارسی شاعری پر تبصرہ کیا گیا ہے پہلے مقالہ کے دیباچہ میں غالب کی
اردو شاعری پر ریویو ہے اور اس دوسرے مقالہ میں فارسی شاعری پر ریویو
بڑا طویل اور بسیط ہے اور کتاب کے ۹۶ صفحات میں آیا ہے۔

شروع کتاب میں غالب کی نہایت خوبصورت سہ رنگی تصویر ہے
سائز ۲۲×۲۹/۸ ہے صفحات ۱۹۲ ہیں کاغذ نہایت عمدہ اور ٹائپ
خوشنما ہے قیمت تین ہزار لیرا ہے۔ یورپ کے ملک اٹلی سے اس
کتاب کی اشاعت غالب کی عالمگیر مقبولیت کی کھلی ہوئی دلیل ہے اگر اس
وقت غالب کے [illegible] زندہ ہوتے تو نہ معلوم اس
صورت حال پر کیا اظہار خیال فرماتے۔

غالب کی منتخب غزلیں (انگریزی)

یہ کتاب غالب کی ۷۹ اردو غزلوں اور ایک فارسی قصیدہ کے انتخاب
پر مشتمل ہے جو اٹلی کے دارالسلطنت روما سے غالب صدی کے موقع پر نہایت
شان اور نفاست کے ساتھ شائع ہوئی ہے اور اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے
کہ غالب کی مقبولیت اور شہرت اب تمام دنیا میں پھیل چکی ہے۔ کتاب کھولتے
ہی ہمیں یہاں غالب ایک پھولوں کے ساتھ نظر آتے ہیں آگے کے اوراق میں
۲۰ صفحات پر ایک نہایت مبسوط دیباچہ ہے جس میں غالب کی شاعری اور
اس کی خصوصیات پر انگریزی میں نہایت سیر حاصل تبصرہ ہے اس کے بعد فاضل مترجم
احمد علی نے نہایت قابلیت کے ساتھ غالب کی ۷۹ غزلوں اور ایک قصیدہ
کا انگریزی ترجمہ کیا ہے ترجمہ کا نمونہ یہ ہے۔

When there was nothing, there was God,
Had nothing been God would have been
My being has brought about my fall,
Had I not been, what would have been ?

یہ غالب کے اس شعر کا ترجمہ ہے۔

نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

یہ انگریزی منظوم ترجمہ ۱۴۲ صفحات میں آیا ہے۔ بعد ازاں ۲۵ صفحات
میں اس ترجمہ کے اصل اشعار نہایت خوشخط اور درست طور پر اردو میں
لکھے ہوئے ہیں کاغذ نہایت عمدہ استعمال کیا گیا ہے
سائز ۲۰×۲۹/۸ ہے قیمت کتاب پر ایک ہزار دو سو لیرا لکھی
ہوئی ہے لیرا اٹلی کا سکہ ہے۔

غالب کے فارسی خطوط (انگریزی)

یہ غالب کے ان فارسی خطوط کا مجموعہ ہے جو نیشنل آرکائیوز آف انڈیا میں

ونگ میں محفوظ ہیں۔ یہ تمام خطوط غالب کے سفر کلکتہ کے متعلق ہیں اور ان میں سے اکثر پہلی مرتبہ پبلک کے سامنے آئے ہیں۔ ان نادر اور نایاب مجموعہ خطوط کو نیشنل آرکائیوز آف انڈیا کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر سید اکبر علی ترمذی نے مدون کیا ہے۔ آپ نے ان خطوط پر بڑی ریسرچ کی ہے اور ان پر مفید اور کارآمد حواشی لکھے ہیں۔ شروع میں مبسوط مقدمہ انگریزی میں تحریر فرمایا ہے اور فارسی خطوط کا خلاصہ بھی انگریزی میں دیا ہے۔ قاضی عبدالودود صاحب نے اس کا پیش لفظ تحریر فرمایا ہے۔ اور کتاب ایشیا پبلشنگ ہاؤس سے غالب اکیڈمی دہلی کی طرف سے ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے۔ تقطیع ۸/۱۰×۲۲ صفحات کی تعداد ۱۲ + ۹۴ ۱۸۴۔ اور قیمت ۲۳ روپے ہے۔ غالب اکیڈمی دہلی کے سلسلہ اشاعت کی یہ چوتھی کتاب ہے۔

غالب کے خطوط (انگریزی)

یہ غالب کے مکتوبات کا انگریزی ترجمہ ہے۔ جو امریکہ کے چند فاضل کر رہے ہیں۔ اور عنقریب دو جلدوں میں انڈیانا یونیورسٹی (امریکہ) شائع کرے گی۔ (ارمغان غالب صفحہ ۲)

فلسفہ کلام غالب

یہ فاضل اجل ڈاکٹر شوکت سبزواری کی قابل قدر کتاب ہے۔ موضوع نام سے ظاہر ہے۔ انجمن ترقی اردو کراچی نے شائع کی ہے۔ صفحات ۲۹۹ ہیں تقطیع ۱۸×۲۲ ہے۔ پہلی مرتبہ کتاب ۱۹۴۷ء میں چھپی تھی۔ غالب صدی کے موقع پر اس کا سادہ ایڈیشن دو تین ابواب کے اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ قیمت بارہ روپے۔

قادر نامہ

"قادر نامہ" بھی جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ غالب کی تصنیف ہے رسالہ شبستان دہلی کے غالب نمبر کے دوسرے ایڈیشن میں بڑی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت کل آٹھ صفحات ہے۔

قادر نامہ

یہ سب سے آخری اور ستر ھویں کتاب ہے جو غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کے لئے پنجاب یونیورسٹی لاہور کے لئے چھاپ کر شائع کی۔ اس چھوٹی سی کتاب کو جناب پروفیسر محمد باقر صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اور ایک مبسوط دیباچہ کے ساتھ اسے شائع کر دیا ہے۔

یہ کتاب نظم میں ہے اور بچوں کی تعلیم کے لئے لکھی گئی ہے جس میں فارسی الفاظ کے معنی اردو میں نظم کئے گئے ہیں۔ نظم بہت دلچسپ اور آسان ہے اور بچوں کو بڑی آسانی سے یاد ہو سکتی ہے۔ اب سے بہت پہلے یہ کتاب نصاب میں شامل تھی اور بہت کثرت سے شائع ہوئی تھی۔ دیباچہ میں فاضل مرتب نے ان تمام آراء کو جمع کر دیا ہے جو اس کتاب کے متعلق موافقوں اور مخالفوں نے لکھی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کتاب غالب کی تصنیف ہے بعض کہتے ہیں نہیں ہے۔ فاضل مرتب نے دونوں قسم کی رائیں پیش کر دی ہیں۔ فیصلہ ناظرین کر لیں۔ پانچ صفحہ پر دیباچہ آیا۔ اور دس صفحے پر اصل کتاب۔ تقطیع ۱۸×۲۲ چھپائی ٹائپ کی کاغذ اچھا

قاطع برہان و رسائل متعلقہ

اس کتاب کو قاضی عبدالودود نے فروری ۱۹۶۹ء میں بسلسلہ مطبوعات ادارہ تحقیقات اردو زیر سرپرستی صد سالہ یادگار غالب کمیٹی دلی مرتب کیا ہے۔ اس میں قاطع برہان مع درفش کاویانی کے علاوہ غالب کے چاروں اردو رسالے (۱) سوالات عبدالکریم (۲) لطائف غیبی (۳) نامہ غالب اور (۴) تیغ تیز بھی کی صحت کے ساتھ شائع کئے گئے ہیں۔ کتاب کا تعارف ڈاکٹر ذاکر حسین صدر بھارت کا ہے اور دیباچہ خود مرتب کی۔ قیمت دس روپے۔

قصائد و مثنویات فارسی

مرزا اسد اللہ خاں غالب

غالب کے فارسی قصائد و مثنویات کا یہ مجموعہ مجلس یادگار غالب کے لئے حضرت مولانا غلام رسول مہر نے مرتب کیا ہے اور اس سلسلہ کی پانچویں کتاب کے طور پر پنجاب یونیورسٹی نے اسے بڑے اہتمام سے ۲۰×۲۶ تقطیع پر چھاپا۔ قصائد کی تعداد ۶۱ ہے جو ۲۰۴ صفحات میں آتے ہیں اور مثنویات کی تعداد ۲۴ ہے جو ۱۹۱ صفحات میں آتی ہیں۔ کاغذ سفید اور ٹائپ عمدہ ہے۔

قطعات۔ رباعیات۔ ترکیب بند۔ ترجیع بند اور مخمس

مرزا اسد اللہ خاں غالب

یہ سب غالب کی فارسی منظومات ہیں جنھیں مولانا غلام رسول مہر نے مجلس یادگار غالب کے لئے تیار کیا ہے اور پنجاب یونیورسٹی لاہور نے انھیں

غالب صدی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے اور جگہ جگہ حواشی۔ سے کتاب کی افادیت کو بڑھا دیا ہے فارسی ادب کے ماہرین اور کلام غالب کے شائقین کے لیے یہ دلچسپ کتاب مجلس یادگار غالب کی یہ چھٹی پیش کش ہے۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ صفحات ۲۵۲۔ کاغذ عمدہ و طباعت اچھا

کلام غالب کا انگریزی ترجمہ

دو امریکی شاعروں میں غالب کی صدسالہ برسی کے موقع پر غالب کی نظموں کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرکے اسے شائع کیا ہے۔ یہ ترجمہ معلوم ہے اور اس کی اطلاع اخبار الجمعیۃ دہلی کے در ربیعہ رسالہ جاری رہا (۱۵ نومبر ۱۹۶۹ء) اعلیٰ گڑھ سے دی ہے

کلیات غالب

یہ غالب کی فارسی غزلیات کا "تحقیقی ایڈیشن" ہے جسے بہت محنت تلاش اور کاوش کے بعد پروفیسر سید وزیرالحسن عابدی نے مرتب فرمایا ہے۔ اور مکتبہ میری لائبریری لاہور نے اسے شائع کیا ہے غزلیات فارسی کا یہ مجموعہ بارہ قلمی اور مطبوعہ قدیم و جدید نسخوں کو سامنے رکھ کر بڑی احتیاط کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے اسی مختلف تصنیفات میں جہاں جہاں غالب نے فارسی غزلیں لکھی ہیں وہ سب اس مجموعہ میں شامل کردی گئی ہیں فاضل مرتب نے تمام غزلیات کو سات ابواب میں تقسیم کیا ہے اور کل غزلیات کی تعداد ۴۳۳ ہے آخر کتاب میں اٹھارہ ضمیمے اردو میں ہیں جو سب کے سب اہم اور ضروری امور پر مشتمل ہیں۔ غرض غالب کے فارسی کلام پر یہ ایک بڑی تحقیقی کتاب ہے۔ جو ابھی حال میں شائع ہوئی ہے۔ کاغذ اچھا ہے۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت بارہ روپے۔

کلیات غالب فارسی

یہ طویل اور مبسوط کتاب تین موٹی موٹی جلدوں میں شائع ہوئی جس میں سید مرتضیٰ حسین صاحب فاضل نے اس امر کی پوری کوشش کی ہے کہ غالب کی فارسی تحریروں میں سے کوئی چیز رہ نہ جائے۔ شروع میں فاضل مرتب کا سپاس گفت ۱۳ صفحات پر اور رشید عابد علی عابد کا مقدمہ غالب کی شخصیت اور فن پر ۴۰ صفحہ کی ساتھ کتاب ہے۔ اس کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔

پہلی جلد میں قطعات وغیرہ ہیں دوسری میں قصائد تیسری میں غزلیات اور رباعیات۔ پہلی جلد کے صفحات ۷۱۵ ہیں دوسری کے ۱۳۴ تیسری کے ۲۲۳۔ قیمت علی الترتیب ۹-۷ اور ۱۰ روپے ہے۔ یہ کام خاص محنت اور بڑی قابلیت کا تھا جو فاضل مرتب نے بڑی خوبی اور عمدگی سے انجام دیا ہے۔ مجلس ترقی ادب لاہور نے اس خاص ادبی کتاب کو بڑے اہتمام اور سلیقے کے ساتھ شائع کیا ہے۔

کلیات غزلیات غالب فارسی

یہ غالب کی فارسی غزلیات کا مجموعہ تاریخی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے حواشی اور تعلیقات کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اور آخر میں مختلف ضمیمے بھی شامل کتاب کئے گئے ہیں۔ اور اسی طرح ساری کتاب کی تدوین عمل میں آئی ہے تقطیع ۲۰×۲۶/۸ صفحات ۲۲۷۔ قیمت بیس روپے۔ اس کتاب کو امیر حسن نورانی نے مرتب کیا ہے۔ اور نول کشور پریس لکھنؤ میں چھپی ہے

کنز المطالب

یہ دیوان غالب کی شرح ہے جو مولانا ابوالحسن ناطق گلاوٹھی نے کی ہے۔ اور مکتبہ دین و ادب لکھنؤ نے شائع کی ہے۔ صفحات ۳۹۷ ہیں اور قیمت ساڑھے بارہ روپے ہے۔

"کہانی میری۔ زبانی میری۔ غالب کی آپ بیتی"

اس کتاب میں حنیف نقوی نے غالب کے اردو خطوط سے اُن کی آپ بیتی مرتب کی ہے کتاب کو مجلس اشاعت ادب دہلی نے شائع کیا ہے اور مکتبہ اردو بازار دہلی سے ساڑھے چار روپے میں ملتی ہے کتاب مجلد ہے اور اس کے ۱۶۰ صفحات ہیں۔ ایڈیٹر صاحب "آجکل" دہلی اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس نے بھی غالب کے خطوط کا سرسری مطالعہ کیا ہے اسے یہ کتاب پڑھ کر تشنگی اور مایوسی کا احساس ہوگا۔" (آج کل غالب نمبر صفحہ ۵۴)

کہرے کا چاند

غالب کے خطوط اور کلام پر مبنی ایک مفصل سٹیج ڈراما ہے جسے ڈاکٹر محمد حسن صاحب ریڈر شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی نے تصنیف کیا اور غالب کی صدسالہ برسی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی نے شائع کیا۔ ۶۹ صفحے ہیں اور دو روپے قیمت ہے۔

گُلِ رعنا

یہ غالب کا وہ قدیم ترین دیوان ہے جو غالب نے سفر کلکتہ کے دوران

میں اسے ایک کلکتہ کے دوست مولوی سراج الدین کی فرمائش پر لکھا تھا اور
یہ غالب کے اردو اور فارسی کلام کا انتخاب ہے جو اس نے اپنے قلم سے
لکھ کر اپنے دوست کی نذر کیا تھا۔ قریباً ڈیڑھ سو برس سے یہ نایاب
مجموعہ کلام جو نہیں کہاں کہاں پھر پھرا کر لاہور آگیا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب
فوٹو بلاک کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ ہو کر غالب کے قدر دانوں کے ہاتھ
میں پہنچ جائے گا۔ حسن صاحب کی [illegible] رفیقی اور نایاب مخطوطے کی
محمد طفیل صاحب ایڈیٹر نقوش [illegible] اس کی طباعت جب ہو چکی ہے۔ اور
ابتدائی مراحل تحریری طور پر طے ہو چکے ہیں۔ نسخہ وصول ہوتے ہی اس کے
بلاک بنوا کر شائع کر دیا جائے گا۔ فاسطروا انی معکم من المنتظرین
اس معاملہ میں لاہور تمام دنیا سے بازی لے گیا۔ غالب کے اپنے
ہاتھ سے لکھا ہوا ۱۸۱۶ء کا دیوان بھی لاہور سے شائع ہوا۔ اور اس کا دوسرا
۱۸۲۸ء میں لکھا ہوا دیوان بھی انشاء اللہ لاہور ہی سے شائع ہو گا۔ اس
غالب صدی میں دنیا کا کوئی ادارہ سوائے لاہور کے نہیں ہے جہاں
سے غالب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی کوئی کتاب فوٹو کے ساتھ شائع ہوئی ہو
اسے اپنے قلم سے لکھ کر ۱۱ ستمبر ۱۸۲۰ء کو ختم کیا تھا۔

گنجینۂ غالب

یہ کتاب ان مضامین کا مجموعہ ہے جو دہلی کے سرکاری رسالہ "آج کل"
میں وقتاً فوقتاً "غالب" اس کی شخصیت اور اس کی شاعری پر شائع ہوتے
لکھنے والوں میں بڑے بڑے آدمی شامل ہیں۔ اور انھوں نے بہت
معلومات افزا مضامین غالب پر لکھے ہیں۔ یہ کتاب غالب صدی کے موقع
پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ ۱۸۶ صفحات ہیں۔ سائز بڑا ہے۔
کاغذ عمدہ ہے۔ چھپائی ٹائپ کی ہے قیمت ساڑھے چار روپے ہے۔
غالب پر مختلف مضامین کی تعداد اس کتاب میں ۴۴ ہے۔ ایڈیٹر آج کل جناب
[illegible] باز خاں نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ یعنی انھوں نے آج کل کے مختلف
فائلوں میں سے غالب پر مضامین نکال کر ایک سلسلہ میں منسلک کر دیے ہیں۔

لیٹرز آف غالب

مولانا غلام رسول مہر نے غالب کے خطوط دو جلدوں میں مرتب
کیے تھے اب غالب صدی کے موقع پر ڈاکٹر داؤد رہبر نے جلد اول کا
انگریزی ترجمہ کیا ہے اور رسالہ ہماری زبان علی گڑھ نے اپنے ۸ مارچ
۱۹۶۹ء کے پرچہ میں اس کی اطلاع دی ہے۔

متاعِ غالب

یہ غالب کی فارسی غزلیات کا انتخاب ہے جسے [illegible]
نے مرتب کیا ہے اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے ۱۹۶۹ء میں اسے شائع
کیا ہے۔ شروع میں مبسوط دیباچہ ہے اور آخر میں ایرانی اساتذہ کی
ہم طرح غزلوں کا انتخاب ہے تاکہ ایرانی شعرا اور غالب کی شاعری کا
مقابلہ اور موازنہ ہو سکے۔ قیمت سات روپے ہے۔

متاعِ غالب

یہ کتاب غالب کے فارسی کلام کا انتخاب ہے جسے دہلی یونیورسٹی
نے غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع کیا اور پروفیسر محمد [illegible] نے
ایک ادبی جلسہ میں اس کا اجرا فرمایا۔

متفرقاتِ غالب

یہ مرزا غالب کے غیر مطبوعہ اور نادر و نایاب مکتوبات و منظومات
کا مجموعہ ہے جسے مسعود حسن صاحب رضوی نے بڑی محنت سے جمع اور
فراہم کیا ہے اور مجلسہ کتاب نگر دین دیال روڈ لکھنؤ نے اسے شائع کیا
ہے۔ زمانہ اشاعت ۱۹۶۹ء ہے۔ پانچ روپے قیمت ہے اور ۱۸۰ صفحات۔

مجموعۂ نثر غالب اردو

مرزا غالب کے رسائل اور ادبی تحریروں کا یہ نایاب مجموعہ جو اب
وقف پر چھپ کر چھپ گئی تھیں۔ خلیل الرحمٰن صاحب داؤدی کی تلاش
کوشش سے دوبارہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئی ہیں۔ اور مجلس ترقی
ادب لاہور نے ان کو نفاست اور خوبصورتی کے ساتھ چھاپ کر ادب عالیہ
کی گرانقدر خدمت انجام دی ہے۔ سب کی سب تحریریں نہایت دلچسپ
نہایت پرلطف اور نہایت مزیدار ہیں۔ یہ تحریریں تعداد میں ۳۳ ہیں۔
اور پہلی مرتبہ یکجا شائع ہو رہی ہیں۔ داؤدی صاحب نے جگہ جگہ کارآمد
حواشی سے کتاب کو پڑھنے والوں کے لئے زیادہ مفید [illegible] ہے ۲۲۱
صفحات ہیں۔ ٹائپ عمدہ ہے۔ کاغذ اچھا ہے قیمت پانچ روپے ہے۔

محاسنِ خطوطِ غالب

یہ کتاب پاکستان کے مشہور نقاد اور ادیب ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار
کی تالیف ہے جس میں غالب کے خطوط پر بہت اچھا تبصرہ [illegible]

اندازہ میں کیا گیا ہے کتاب مکتبہ خیابانِ ادب ۳۹۔ چیمبرلین روڈ لاہور نے خاص اہتمام سے شائع کی ہے۔ ۲۲ صفحات ہیں اور پانچ روپے قیمت ہے چھپائی ٹائپ کی ہے اور تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ ہے۔

مرزا غالب

حیدر آباد دکن کے ایک شخص سحو لم کا غالب پر لکھا ہوا ایک ڈراما ہے جس کے ۱۶۲ صفحے ہیں اور پانچ روپے قیمت ہے کتاب ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی اور ملنے کا پتہ نگاہ پبلی کیشنز ملتانی تورہ۔ بیگم بازار حیدر آباد دکن ہے۔

مرزا غالب (انگریزی)

اردو کے مشہور مصنف فارسی و عربی کے ماہر انگریزی کے فاضل غالبیات کے امام مالک رام ادبی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ دوسری کئی علمی کتابوں کی تصحیح۔ ترتیب اور تدوین کے علاوہ غالب پر بھی آپ نے بڑا قابلِ قدر کام کیا ہے۔ آپ کے نجی اور ذاتی خطوط سے اگر "مالک رام" کا نام ہٹا دیا جائے تو بلا مبالغہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی بہت بڑے فاضل ادیب اور عالمِ دین کے لکھے ہوتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب آپ نے انگریزی میں بہت اختصار لیکن بڑی جامعیت سے لکھی ہے۔ جس میں غالب کی سوانح حیات اس کی شخصیت اور اس کے فن پر بحث کی ہے۔ اور دو سو بارہ غالب کے اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی آخر کتاب میں دے دیا گیا ہے کتاب کا ترجمہ B V KESKAR کا لکھا ہوا ہے اور کتاب نیشنل بک ٹرسٹ سیریز کے سلسلہ میں نیشنل بک ٹرسٹ نئی دہلی نے شروع ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے۔ تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۹۳۔ کاغذ عمدہ اور قیمت فی کتاب دو روپے ہے۔ سرورق پر غالب کا فوٹو اور اندرونی صفحہ پر ناشر کی طرف سے مالک رام کے بہت ہی مختصر سے سوانحی حالات اور ان کی تصانیف کی نشاندہی کر دی گئی ہے آخری صفحہ پر نیشنل بک ٹرسٹ کا مختصر تعارف ہے جس کی طرف سے یہ کتاب شائع کی گئی ہے بحیثیت مجموعی یہ کتاب غالبیات میں اچھا اور مفید اضافہ ہے۔

مرزا غالب کے لطیفے

یہ چھوٹی سی ۱۲۸ صفحے کی کتاب ساجد صدیقی اور ولی آسی نے مل کر مرتب کی ہے اور غالب کے لطیفوں پر مشتمل ہے۔ ایک صفحہ پر ایک لطیفہ

لکھا ہے اس لئے صفحات اتنے بڑھ گئی اور چونکہ صفحات بڑھ گئی لہٰذا قیمت بھی بڑھ گئی یعنی ڈھائی روپے ہو گئی۔ فروری ۱۹۶۹ء میں اس کتاب کی اشاعت ہوئی ہے۔

مزاحیہ شرح دیوانِ غالب

غالب کے کلام کی یہ نئی قسم کی دلچسپ شرح ہے۔ جناب پرلطف مزاحیہ رنگ میں ہے۔ وہیں لوہی صاحب انچارج غالب اکیڈمی دہلی مجھے از رہِ کرم اپنے ۱۵ جنوری ۱۹۷۰ء کے گرامی نامہ میں مطلع فرماتے ہیں کہ یہ مزاحیہ شرح زیرِ طباعت ہے اور عنقریب شائع ہو جائے گی۔ پوری کتاب کے اندازاً پانچ سو صفحے ہوں گے۔

مفہومِ غالب

یہ دیوانِ غالب کی ایک نئی طرز کی شرح ہے جس کے مصنف صاحبزادہ احسن علی خاں ایم اے ایل ایل بی ہیں۔ اس کا تعارف پروفیسر سید ... عابدی نے لکھا ہے اور پیش لفظ حشمت اس اے رحمٰن کا ہے۔ پھر "میں اور غالب" کے عنوان سے خود مصنف کا ایک مضمون شامل کیا ہے جس کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے اور مسلسل ہر غزل کی تشریح آسان دلنشین اور دلچسپ پیرائے میں کی گئی ہے ترتیب یہ ہے کہ پہلے غزل کا ایک شعر لکھا ہے۔ پھر اس کے مشکل الفاظ کے معنی بیان کئے ہیں اور آخر میں اس کی تشریح لکھی گئی ہے۔ اسی نہج سے تمام کتاب ختم کی ہے۔ ۲۲×۱۸ کی تقطیع پر یہ کتاب لکھی ہے اور ضخامت ۲۰۵ صفحات ہے۔ کاغذ اخباری ہے اور قیمت ۹ روپے ہے۔ کتاب کے متعلق حشمت اس اے رحمٰن نے اپنے پیش لفظ میں یہ خیال ظاہر کیا ہے: "میرا تاثر یہ ہے کہ مصنف نے کتاب پر خاصی محنت کی ہے۔ انھوں نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ مروجہ شرحوں سے قطع نظر شعر کے الفاظ سے جو معانی اُن کے اپنے دماغ میں متبادر ہوئے ہوں وہ انھیں سلیس زبان میں بیان کر دیں۔"

مقامِ غالب

اس کتاب میں جو مولانا عبد الصمد صارم الازہری پروفیسر اورینٹل کالج لاہور نے لکھی ہے اور جو اس دور میں اپنے طرز کی بالکل نئی کتاب ہے۔ غالب کے محاسن اور معائب اور اس کی خوبیوں اور برائیوں پر

بہت دلچسپ انداز میں بحث کی گئی ہے۔ غالب اور کلام غالب کی جو باتیں اس عہد میں اس زور شور سے اچھالی جا رہی ہیں جن کی انتہا نہیں۔ ایسے وقت میں ضرورت تھی کہ ناظرین کو تصویر کا دوسرا رُخ بھی دکھایا جاتا اور یہ فرض حضرت مولانا صارم نے بڑی خوبی سے اس کتاب میں ادا کر دیا ہے۔ تاہم فاضل مصنف نے غالب کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے کتاب میں اس کے محاسن پر بھی ایک طائرانہ نظر ڈالی ہے اور اس کی سوانح حیات بھی پہلے باب میں بیان کر دی ہے۔ غالب سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اس کتاب کو دلچسپ پائیں گے۔ مرزا یگانہ چنگیزی کی "غالب شکن" کے بعد "مقام غالب" اس موضوع پر ایک اہم اضافہ ہے حال ہی میں اسی رنگ کی ایک کتاب ہندوستان میں بھی شائع ہوئی ہے۔ آج لوگ غالب کی تعریفیں کرتے تھکتے نہیں۔ منہ کا مزا بدلنے کے لئے بھی ایسی کتابوں کی ضرورت ہے۔ صفحات ۲۷۲ ہیں اور قیمت چھ روپے ہے۔

مقام غالب

یہ غالب کی تعریف میں ایک طویل مسدس ہے جس کے خالق مولانا سید احمد اللہ صاحب قادری ہیں۔ اور لطف اللہ اورینٹل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ حیدرآباد دکن نے اسے مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے۔

مہر نیم روز

یہ خاندان مغلیہ کی وہ فارسی تاریخ ہے جو غالب نے بہادر شاہ کے حکم سے ۱۸۵۰ء میں لکھنی شروع کی تھی مگر ۱۸۵۷ء کے حادثہ کی وجہ سے ناتمام رہی اور آں قدح بشکست و آں ساقی نماند والا معاملہ ہوا۔ بہت سے حواشی اور بہت سے ضمیموں اور فہرستوں کے ساتھ اس قدیم کتاب کو ڈاکٹر عبدالشکور احسن ریڈر شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے از سر نو مرتب کیا اور غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کی طرف سے پنجاب یونیورسٹی نے اسے شائع کیا۔ غالب کے متعلق مجلس یادگار غالب کی یہ نویں کتاب ہے۔ صفحات مع غلط نامہ ۲۰۹۔ سائز ۲۲×۱۸ کاغذ عمدہ۔ چھپائی ٹائپ کی

مہر نیم روز

غالب کی مشہور فارسی تاریخ مہر نیم روز مع ترجمہ انجمن ترقی اردو کراچی نے شائع کی ہے۔ ترجمہ پروفیسر سید عبدالرشید نے کیا ہے صفحات ۳۰۲ ہیں۔ قیمت بارہ روپے ہے۔ سائز ۲۲×۱۸ ہے۔

میرے بعد

یہ غالب کے متعلق ایک ڈراما ہے جسے حبیب تنویر نے لکھا ہے اور دہلی سے شائع ہوا ہے۔

نامہ ہائے فارسی غالب

(دیکھئے پرشین لیٹرز آف غالب)

نذر غالب

غالب صدی تقریبات کمیٹی گلبرگہ (دکن) نے غالب صدی کے موقع پر غالب کے متعلق مختلف مضامین کا یہ مجموعہ شائع کیا ہے جس میں ہر قسم کے مضامین شامل ہیں۔ تحقیقی بھی اور تعارفی بھی۔ کتاب محنت سے مرتب کی گئی ہے اور کافی دلچسپ ہے۔ ساتھ کے ساتھ مضامین لکھنے والوں نے اپنے اپنے حالات بھی لکھ ڈالے ہیں جو سب کتاب کے آخر میں شائع کر دیے گئے ہیں

نذر غالب

یہ وہ تحفہ ہے جو جشن غالب مارچ ۱۹۶۹ء میں بزم غالب کے حضور میں پیش کیا گیا۔ کتاب کا سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ہے اور صفحات کی تعداد اسی ہے لکھائی معمولی چھپائی خاصی اور کاغذ اچھا اور سفید ہے قیمت تین روپے ہے کتاب کے مرتب رضی الدین احمد ڈاکٹر معتمد مجلس جلیسان بزم مسرت حیدرآباد سندھ ہیں اور کتاب مکتبہ جلیسان بزم مسرت ۲/۴۴ بی لطیف آباد حیدرآباد سندھ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ انجمن جلیسان بزم مسرت کے صرف آٹھ ممبر ہیں۔ اور ہر ممبر نے غالب پر ایک مضمون اپنی مرضی کے مطابق لکھا۔ یہ آٹھوں مضمون اس کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے

غالب کی کہانی غالب کی زبانی	سید ابرار حسین صابر
غالب کے اشعار کی زبان	لئیق احمد شاہد
مذہبیات غالب	نذیر الاسلام رشید
جائزہ غالب۔ اشعار کی روشنی میں	نصیر الدین انور
غالب کی اصلاحیں	رضی الدین احمد ڈاکٹر
غالب اپنے خطوں میں	محمد اقبال قاسم
غالب کے سندھی اشارات	حبیب ارشد
غالب کی نگارشات میں غدر دہلی کے حالات	شمس الدین انجم

نذرِ غالب

غالب صدی کے موقع پر نذرِ غالب کے عنوان سے ہندوستان کے جن شاعروں اور مصنفوں نے نظمیں لکھی ہیں رفعت حسین صاحب جمشید پور (انڈیا) نے مختلف اخباروں اور رسالوں سے لے کر وہ سب نظمیں کتابی شکل میں شائع کر دی ہیں تاکہ غالب صدی کے موقع پر نظم میں جس قدر خراجِ عقیدت اہلِ ہند نے بارگاہِ غالب میں پیش کیا ہے وہ سب ایک جگہ جمع ہو جائے۔

نذرِ غالب

یہ کتاب علی عباس امید نے لکھی ہے۔ اور بھوپال سے شائع ہوئی ہے۔

نذرِ غالب

غالب کے متعلق غالب صدی کے موقع پر یہ کتاب راہی قریشی نے لکھی ہے اور غالب صدی کمیٹی گلبرگ (میسور) نے شائع کی ہے۔ ۱۰۸ صفحات ہیں اور قیمت دو روپے ہے۔

نذرِ غالب

یہ کتاب عطا کاکوی نے مرتب کی ہے۔ اور پٹنہ (بھارت) کی عظیم الشان بک ڈپو سے فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں ایسی غزلیں جمع کی گئی ہیں جو مختلف شاعروں نے غالب کی زمینوں میں کہی ہیں۔ کتاب کے صفحات ۹۶ ہیں۔ اور تین روپے قیمت ہے۔

نذرِ غالب

یہ ایک شعری مجموعہ ہے جو انجمن ترقی اردو (ہند) ماڈل ٹاؤن شالہ کی جانب سے غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اس مجموعہ میں غالب سے متعلق اُن کی زمینوں میں کہی گئی غزلیں اور نظمیں شامل ہیں۔ بہت سے شعراء نے اس کتاب کی ترتیب میں حصہ لیا ہے جب جا کر یہ شعری مجموعہ تیار ہوا ہے۔

نذرِ غالب

پاکستان کے فاضل ادیب اردو کے مشہور انشاء پرداز اور بہت سی تنقیدی کتابوں کے مصنف جناب ڈاکٹر وحید قریشی ایم اے پی ایچ ڈی لٹ پروفیسر اورینٹل کالج لاہور نے غالب پر بھی متعدد تحقیقی مضامین مختلف علمی جرائد میں وقتاً فوقتاً لکھے ہیں۔ یہ سب مضامین اور مقالات یکجائی صورت میں سنگ میل پبلیکیشنز لاہور کی طرف سے نذرِ غالب کے نام سے عنقریب شائع ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۴ صفحات ہوں گے اور دس روپے قیمت ہوگی۔

نقش ہائے رنگ رنگ

یہ غالب کے اس اردو اور فارسی کلام کے انتخاب کا نام ہے جو نہایت اہتمام کے ساتھ رسالہ شاعر کے غالب نمبر مارچ ۱۹۶۹ء میں ۴۸ صفحات پر شائع ہوا ہے کاغذ رسالہ کے بہت عمدہ، سفید اور چکنا، لکھائی عمدہ ریب، چھپائی روشن۔ ہر صفحہ سرخ بیل سے مزین اردو کلام کا انتخاب اعجاز صدیقی نے کیا ہے جو ۲۵ صفحات پر مشتمل ہے فارسی اشعار کا انتخاب سکندر علی وجد نے کیا ہے جو ۲۳ صفحات پر پھیلا ہوا ہے سائز ۲۰×۲۶/۸ ہے۔ غالباً علیحدہ کتابی شکل میں نہیں چھپا۔

نقوشِ غالب

شعبۂ اردو جموں یونیورسٹی نے بڑی شان کے ساتھ غالب صدی کے موقع پر یہ کتاب شائع کی ہے۔ اس میں غالب کے متعلق جتنے مضامین ہیں وہ سب کے سب مختلف شعبوں کے اساتذۂ کرام کے لکھے ہوئے ہیں اور اس طرح ہر شخص نے اپنے فن کے مطابق غالبؔ میں حصہ لیا ہے۔ تاریخ اشاعت اپریل ۱۹۶۹ء ہے۔

نگارِ غالب

علی عباس صاحب امید اس کتاب کے مؤلف ہیں اور سید حسن عباس عابدی نے اسے حسن منزل نگاہ غازی پور (بھارت) سے شائع کیا ہے کتابت، طباعت اور جلد بندی بہت معمولی ہے اس میں غالب کی سوانح حیات۔ غالب کے اپنے قلم سے اور غالب کی تصانیف کا سرسری تعارف سالِ اشاعت ہے۔ مرتب کا ایک مضمون بھی غالب کے متعلق درج کتاب ہے اور غالب کے متعلق کتابوں اور رسائل کی ایک مختصر سی فہرست بھی کتاب میں دے دی گئی ہے۔ قیمت ایک روپیہ ہے

نوائے سروش

یہ انگریزی کتاب غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں غالب اکیڈمی

نئی دہلی سے نہایت نفاست کے ساتھ آرٹ پیپر پر شائع کی ہے۔ سائز [illegible] ہے۔ یہ غالب کے ۱۷ اشعار کا انگریزی ترجمہ ہے جو ہندوستان کے چودہ نامور اور مشہور ادیبوں نے کیا ہے۔ اکثر اشعار کا ترجمہ انگریزی نظم میں ہے۔ پیش لفظ حکیم عبدالحمید صاحب دہلوی صدر غالب اکیڈمی دہلی کا لکھا ہے۔ صفحات ۵۴ ہیں اور قیمت چھ روپے ہے۔ اس کتاب میں غالب کے بیس اشعار تصویری رنگ میں بھی پیش کیے گئے۔ جو تیس گراں کے موقلم کا نتیجہ ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ان چاروں تصاویر پر تجریدی آرٹ سایہ فگن نہیں۔ شروع میں اس مصور کی بنائی ہوئی غالب کی سہ رنگی تصویر کتاب کی زینت کو بڑھا رہی ہے۔ جن چودہ مترجمین نے غالب کے ان اشعار کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے ان کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ امیر ہاشم علی، ۲۔ ایس اے علی، ۳۔ ایم فرحت اللہ، ۴۔ قرۃ العین حیدر، ۵۔ ہما جوہری، ۶۔ جے ایل کول، ۷۔ میاں محمد رئیس بہادر، ۸۔ اندر جیت لال، ۹۔ مالک رام، ۱۰۔ مرزا احمر، ۱۱۔ ایم مجیب، ۱۲۔ شہاب الدین، ۱۳۔ ایچ سی روپ، ۱۴۔ رسول عمر۔

نوائے سروش

یہ غالب کا دیوان مع شرح ہے جسے مولانا غلام رسول مہر نے مرتب کیا ہے اور ۱۰۹۶ صفحات پر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا ہے۔ ساڑھے ستائیس روپے اس کی قیمت ہے۔

نسخۂ ناشنیدۂ غالب

اس کتاب میں اکبر رضا جمشید نے غالب کا غیر متداول کلام جمع کیا ہے اور اس مجموعۂ اشعار کو نسخۂ حمیدیہ، نسخۂ آسی اور نسخۂ عرشی کی مدد سے مرتب کیا ہے۔ اس پر ریویو کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب رسالہ "آجکل" دہلی لکھتے ہیں کہ نسخۂ عرشی کی اشاعت کے بعد اس مجموعہ کا جواز صرف یہی ہو سکتا ہے کہ اس کی قیمت دو روپے ہے۔ کتابت و طباعت معمولی ہے۔ اور یہ کتاب امپوریم سری باغ پٹنہ سے ملتی ہے۔ (آجکل فروری ۱۹۶۹ء) کتاب کے صفحات ۱۱۶ ہیں اور یہ جنوری ۱۹۶۹ء میں شائع کی گئی ہے۔

ہنگامۂ دل آشوب

برہان قاطع اور اس کی تنقید کے متعلق موافق اور مخالف

نظم و نثر مضامین کا مجموعہ جو پہلی بار ۱۹۶۷ء میں شائع ہوا۔ دوسری بار ۱۹۶۹ء میں ناشر انجمن ترقی اردو کراچی۔ صفحات ۴۹۴ ہیں۔ مرتب [illegible] نقوی۔ سائز ۱۸×۲۲ کاغذ سفید۔ چھپائی و بائنڈنگ [illegible] قیمت [illegible]

ہم عصروں پر غالب کا اثر

اس کتاب میں جس کے مؤلف ظہیر احمد صاحب ہیں یہ دکھایا گیا ہے کہ غالب کے ہم عصر شعراء نے کسی نہ کسی طرز میں تھوڑا یا بہت غالب کا ضرور اثر قبول کیا ہے۔ اور ہم عصر شعراء میں مؤلف نے مومن، آزردہ، صہبائی، ذوق اور ظفر کو شمار کیا ہے اور ان ہی کے کلام سے اسے ثبوت میں اشعار پیش کیے ہیں۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۲۰۴۔ قیمت ساڑھے سات روپے ناشر مکتبہ اردو۔ اردو بازار دہلی۔

اس کتاب کا اشتہار پرم پال اسک کی کتاب "روزمرہ محاورۂ غالب" میں دیا گیا ہے۔ جو فروری ۱۹۶۹ء میں دہلی سے شائع ہوئی۔ امید ہے کہ اب تک یہ کتاب چھپ گئی ہوگی۔

یادِ غالب

یہ کتاب ادارۂ مجلس اردو لاہور نے غالب صدی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کی۔ یہ کتاب غالب پر نظموں اور غالب کی زمین میں کہی ہوئی مختلف شعراء کی غزلوں پر مشتمل ہے اور اسے تین اصحاب نے مل کر مرتب کیا ہے۔ خالد بزمی، خالد شفیع اور رضا [illegible] اور چند تاجرانِ عظام کے عطیات کی بدولت چھپ کر غالب کے قدردانوں کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کی گئی ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۱۵۰۔ کاغذ اخباری لکھائی معمولی چھپائی ردی۔

یادگارِ غالب

یہ مرزا غالب کی وہ بے نظیر اور لاجواب سوانح عمری ہے جو ان کے نہایت لائق اور فاضل شاگرد شمس العلماء حضرت مولانا الطاف حسین حالی نے اپنے استاد کے انتقال کے ۲۹ برس بعد ۱۸۹۷ء میں لکھی اور آج تک برابر چھپتی چلی جا رہی ہے۔ لیکن زیرِ نظر کتاب اس کا وہ بہترین ایڈیشن ہے جو اس وقت تک شائع ہوا۔ اسے خلیل الرحمن صاحب داؤدی نے مرتب کیا۔ اور مجلس ترقی ادب لاہور نے شائع کیا ہے۔ غالب کے

متعلق غالب پرستوں کی تلاش و جستجو اور کاوش و کوشش خواہ کسی درجہ تک صحیح جائے مگر غالب کا کوئی مؤرخ "یادگارِ غالب" سے کبھی علیحدہ نہیں ہو سکے گی یہ ایک حقیقت ہے جسے شروع سے لے کر آج تک تمام ادیب اور نثار پرداز تسلیم کرتے آتے ہیں۔ کتاب کے صفحات ۵۶ ہیں اور مجلد کتاب کی قیمت صرف سات روپے ہے جو بہت ہی کم ہے

اس کتاب کا ایک ایڈیشن ۱۹۶۹ء میں حاجی فرمان علی تاجر کتب اردو بازار لاہور نے بھی شائع کیا ہے مگر اسے دیکھتے ہی دونوں تسلیم سے سر پیٹ لیا۔

مزید کتابیں

اُن کتابوں کے علاوہ جن کا ذکر اس مضمون میں ہوا مندرجہ ذیل کتابوں کی بابت بھی پتہ لگا ہے کہ غالب صدی کے موقع پر ہندوستان میں غالب کے متعلق شائع ہوئی ہیں لیکن چونکہ بہت کوشش سے ان کتابوں کے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہو سکے اس لئے صرف اُن کے اور ان کے مصنفین کے ناموں پر اکتفا کی جاتی ہے۔

ما حیاتِ غالب	از وجاہت سندیلوی
جانِ غالب	,, شمس علوی
غالب شناسی	,, ط۔ انصاری
غالب مع آپ بیتی غالب	,, نثار احمد فاروقی
گنجینۂ معنی	,, ڈاکٹر جعفر رضا
روحِ کلامِ غالب	,, غالب انصاری
وقائع غالب	,, رگھوی سحر
آئینۂ غالب	شائع کردہ حکومت ہند

اگر بعد میں بعض اور کتابوں کے نام معلوم ہوتے تو ان کی تفصیلات بھی انشاء اللہ آئندہ کسی رسالہ میں ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔

۱۹۶۹ء میں چھپنے والے رسائل و جرائد کے غالب نمبر

شیخ محمد اسماعیل پانی پتی

آج کل، دہلی
آفاق، لوئنگھم
آہنگ، کراچی
اخبارجہاں، کراچی
ادب لطیف، لاہور
اردو، کراچی
اردو ادب، علی گڑھ
اردو نامہ، کراچی
افشاں، کراچی
افکار، کراچی
اقبال ریویو، کراچی
الزبیر، بہاولپور
الشجاع، کراچی
العلم، کراچی
الماس، میسور
امروز، لاہور
انجمن اسلامیہ میگزین، کراچی
اوراق، لاہور
بیسویں صدی، دہلی

پربھا، بھوپال
پونم، حیدرآباد دکن
تحریک، دہلی
جامعہ، دہلی
جام نو، کراچی
جان نثار، امرتسر
جرنل آف ریسرچ، لاہور
جنگ، کراچی
حریت، کراچی
حمایت اسلام، لاہور
خیابان، پشاور
دبستان، لاہور
راوی، لاہور
سب رس، حیدرآباد دکن
ستارہ، کراچی
سوویت جائزہ، کراچی
سیرمین، کراچی
شاعر، بمبئی
شاہین، گجرات

شب خون، الہ آباد
شبستان، دہلی
سنگم، حیدرآباد، دکن
صبح امید، بمبئی
صحیفہ، لاہور
علم و فن، دہلی
علی گڑھ میگزین، علی گڑھ
غالب سٹیڈیم، دہلی
غالب ڈائری، کراچی
غالب سوئیر، کراچی
فاران، کراچی
فاران، لاہور
فردا، ساہیوال
فروغ اردو، لکھنو
فنون، لاہور
فیضان، لائل پور
قندیل، لاہور
قومی زبان، کراچی
کتاب، لاہور

کوہستان، لاہور
گلشاں، لاہور
لاہور، لاہور
ماہ نو، کراچی
مشرق، لاہور
مطالعہ، پٹنہ
معارف، اعظم گڑھ
منشور، کراچی
نقوش، لاہور
نگار پاکستان، کراچی
نیا دور، لکھنو
نئی قدریں، حیدرآباد سندھ
نوائے وقت، لاہور
وفات غالب، ساہیوال
ویمن ڈائجسٹ، لاہور
ھما، دہلی
ہماری زبان، علی گڑھ
ہمدرد صحت، کراچی
ہمدرد نونہال، کراچی

ہندوستانی ادب، حیدرآباد دکن	اعتمادیہ، دہلی	سٹرگل، کلکتہ	غالب، نئی دہلی
یادگار غالب، کراچی	السٹریٹڈ ویکلی، دہلی	سوویت دیس، دہلی	غالب، دہلی
یادگار، گوالیار	جام سفال، کلکتہ	سوویت ریویو، دہلی	فکر نو، دہلی
اردو مجلس، کلکتہ	اخبار حیات، دہلی	سوونیر، کلکتہ	مسیلمیٰ، بمبئی
اردوئے معلیٰ، دہلی	حیات نو، بنگلور	ریاست، حیدرآباد دکن	نذر غالب، گلبرگہ
افکار نو، گورکھپور	خاتون دکن، حیدرآباد	شمع حیات، دہلی	نذر غالب، عادل آباد
الہدیٰ، حیدرآباد دکن	رہنمائے دکن، حیدرآباد	غالب سوونیر، نئی دہلی	نور چشم، جموں

آج کل

یہ گورنمنٹ ہند کا سرکاری پرچہ ہے جو دہلی سے بہت بڑے سائز پر ماہوار شائع ہوتا ہے۔ موجودہ ایڈیٹر تہور حسین ہیں۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ کاغذ عمدہ۔ صفحات ۴۵ قیمت ۶۰ پیسے۔ جس زور و شور کے ساتھ ہندوستان میں غالب کی صد سالہ برسی منائی گئی جس شان کے ساتھ پندرہ پندرہ لاکھ روپے کی لاگت سے وہاں غالب ہال بنائے گئے اور سارا ہندوستان غالب کے نام سے گونج اٹھا اس شان و شوکت کا تقاضا تھا کہ اس سرکاری پرچہ کا غالب نمبر بھی نہایت شان کے ساتھ شائع ہوتا۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ غالب کے متعلق دوسری تقریبات میں بھارت سرکار کی اتنی زیادہ رقم خرچ ہو گئی کہ آج کل کے لئے کچھ نہ رہا۔ اس لئے پرچہ کے جو شمارے عام طور پر شائع ہوتے ہیں ان ہی میں سے فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ پر "غالب نمبر" لکھ دیا گیا۔ اور اس طرح کاغذ کا پیٹ بھر دیا گیا۔ رسالہ میں غالب کی تین تصویریں، ایک خط کا عکس، دو کتابوں کے سرورق، غالب ہال اور غالب اکیڈمی اور مزار غالب کی تصویریں دی گئی ہیں۔ نظموں کے علاوہ رسالہ کے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ کلام غالب کے صوتی آہنگ کا ایک پہلو، دلی کی سماجی زندگی خطوط غالب کے آئینہ میں، غالب کی شاعری میں حسن، سوالات عبدالکریم کا مصنف۔

دلی سے شائع ہونے والا ساٹھ پیسے کا یہ پرچہ مجھے لاہور میں بمشکل دو سو پیسے میں دستیاب ہوا۔ مالی چوروں کے لوٹ کی انتہا ہے۔

آفاق

یہ نہایت شاندار ماہنامہ ہمارے پاکستان سے سات سمندر پار انگلستان کے مشہور شہر نوٹنگھم سے اردو میں شائع ہوتا ہے۔ بسم شمائل یوسی اس کے اعزازی ایڈیٹر ہیں۔ کاغذ نہایت اعلیٰ سفید دبیز۔ لکھائی چھپائی بہترین۔ سائز بہت بڑا۔ صفحات ۶۴۔ قیمت فی پرچہ ۲ شلنگ۔ مضامین عام دلچسپی کے ہلکے پھلکے ہوتے ہیں۔ نظمیں اور غزلیں بھی ہوتی ہیں۔ غرض عام دلچسپی کا سب کافی سامان اس پرچہ میں ہوتا ہے۔ کارکنان کی بڑی ہمت ہے کہ وہ انگلستان سے اردو کا یہ رسالہ اس آن بان اور اس شان و شوکت سے نہایت باقاعدہ نکال رہے ہیں۔ اس رسالہ نے اس موقع پر خاص طور سے کوئی غالب نمبر تو نہیں نکالا مگر فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ کو جو اس رسالہ کا جلد ۴ نمبر ۱ کا شمارہ ہے، غالب کے تذکرہ سے اس طرح مربوط کیا ہے کہ سرورق پر غالب کی تصویر دی ہے اور اداریہ بھی غالب کے متعلق لکھا ہے اور اسی صفحہ پر غالب کے سات منتخب اشعار بھی نقل کر دئے ہیں۔ اس کے بعد مختلف مضامین اور نظمیں ہیں جن سے غالب کا کوئی تعلق نہیں۔

آہنگ

یہ ریڈیو پاکستان کا پندرہ روزہ رسالہ ہے جس میں ریڈیو کے پروگرام شائع ہوتے ہیں۔ پروگراموں سے پہلے کچھ صفحات پر بعض منتخب مضامین اور

تصویریں بھی ہوتی ہیں۔ بڑی تقطیع پر کراچی سے زیر ادارت محشر بدایونی شائع ہوتا ہے۔ زیر نظر شمارہ جلد ۲۲ نمبر ۳ ہے جو ۲۰ جنوری ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے۔ جو غالب نمبر کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اس میں غالب کے متعلق آٹھ مضمون وہ شائع ہوئے جو مختلف ادیبوں نے مختلف ریڈیو اسٹیشنوں سے نشر کئے۔ سال کے چند معاصرین کے اقتباسات بھی اس میں شریک اشاعت ہیں۔ مضامین مسلسل طور پر آہنگ کے پچھلے پرچوں میں چھپ چکے ہیں۔ رسالہ کی قیمت پچاس پیسے ہے۔

اخبارِ جہاں

بہت بڑی تقطیع پر یہ اخبار کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ یہ پرچہ ہفت روزہ ہے۔ مدیر میر خلیل الرحمٰن ہیں۔ اس کے ۲۴ فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں جو جلد نمبر ۳ کا شمارہ نمبر ۹ ہے دوسرے اخباری مضامین کے علاوہ دس کے قریب مضمون غالب پر ہیں۔ قیمت ۵۰ پیسے ہے۔ مضامین میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں۔ "غالب کا تخیل اعمال کے ہاں عملی شکل اختیار کر لیتا ہے"۔ غالب جو ابھی ہو سکے ۱۰۰ سال بعد بھی زندہ ہے۔ غالب کی ازدواجی زندگی، امراؤ اور غالب۔ بچوں کے لئے بھی اس میں ایک مضمون "چچا غالب" کے عنوان سے ہے

اَدبِ لطیف

یہ ادبی رسالہ لاہور سے مارچ ۱۹۳۵ء میں چودھری برکت علی نے ماہوار جاری کیا۔ اس وقت سے اب تک ملک کے مشہور ادیب اس کے ایڈیٹر رہے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ طالب انصاری، میرزا ادیب (جو مجموعی طور پر ۱۰ برس ایڈیٹر رہے)، فیض احمد فیض، احمد ندیم قاسمی، گوپال متل، ممتاز مفتی، مہندر سنگھ بیدی، عبدالمتین عارف، فضل شفائی، انتظار حسین، سید قاسم محمود۔ ۱۹۶۶ء سے اس وقت تک ناصر زیدی ایڈیٹر ہیں اور ان ہی کی زیر نگرانی کا غالب نمبر شائع ہوا ہے جو نومبر دسمبر ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے۔ ۱۹۶۹ء میں پاک و ہند میں رسائل و جرائد کے جس قدر غالب نمبر شائع ہوتے ان سب کا خاتمہ ادب لطیف کے اس خاص شمارہ سے ہوا۔ اس کا سائز ۲۰×۳۰/۸ ہے اور صفحات ساڑھے تین سو سے زائد۔ ونڈانگ آفسٹ کی عمدہ کتابت، دیدہ زیب گیٹ اپ، اخباری کاغذ، قیمت پانچ روپے فی پرچہ۔ ناصر زیدی صاحب نے پرچہ کو بہت خوبی اور سلیقہ کے ساتھ مرتب کیا ہے اور جملہ موصولہ مضامین موضوع وار تقسیم کر کے ان کو ترتیب کے ساتھ جمع کیا ہے اور اس طرح غالب سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کے لئے مضامین کا بہت اچھا ذخیرہ ہو گیا ہے۔ لکھنے والے بھی خوش قسمتی سے زیدی صاحب کو بہت اچھے مل گئے ہیں جن کی بدولت اگرچہ یہ پرچہ سب سے آخر میں آیا لیکن بہت سے پرچوں سے آگے نکل گیا۔ بعض خاص خاص مضامین کے عنوان یہ ہیں۔

غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے، غالب بت شکن، غالب کا فلسفۂ غم، غالب کا حادثۂ رشک، غالب کے چند علمی مباحث، غالب کے چند شاگرد، غالب کا سسر وغیرہ۔

اردو
(۱)

یہ انجمن ترقی اردو کا مشہور و معروف ادبی رسالہ ہے جسے بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب نے جاری کیا تھا اور روز اول سے اب تک اس کے نگراں اور مدیر ل و ہند کے کسی بھی اردو رسالے نے ایسے اعلیٰ درجہ کے ادبی مضامین شائع نہیں کئے جیسے اردو میں شائع ہوتے رہے۔ یہ رسالہ شروع میں اورنگ آباد دکن سے شائع ہوتا تھا پھر دہلی آ گیا اور تقسیم ملک کے بعد کراچی منتقل ہو گیا۔ سہ ماہی شائع ہوتا ہے اور بڑی شان سے شائع ہوتا ہے۔ موجودہ مدیر جمیل الدین عالی اور مشفق خواجہ ہیں۔ اس کا زیر نظر غالب نمبر حصہ اول بھی ان ہی کا مرتب کردہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خوب ہے۔ یہ خصوصی شمارہ جنوری، فروری اور مارچ ۱۹۶۹ء کا ہے۔ اور رسالہ کی پینتالیسویں جلد کا پہلا نمبر ہے۔ صفحات ۵۵ ہیں۔ کاغذ بہت اعلیٰ لگایا گیا ہے۔ چھپائی ٹائپ کی ہے۔ سرورق غالب کی ایک نادر تصویر سے مزین ہے جو مولوی حبیب الرحمٰن خان شروانی کے کتب خانہ سے حاصل کی گئی ہے۔ ملک اور بیرون ملک کے چوٹی کے ادیبوں نے اس نمبر کی ترتیب و تدوین میں حصہ لیا ہے۔ اور نہایت دلچسپ اور وسیع مضامین لکھے ہیں جن کی تعداد ۲۹ ہے۔ اس نادر اور ضخیم ذخیرۂ مضامین کی قیمت صرف آٹھ روپے ہے۔

جو مضامین کی رفعت ومتانت، کاغذ کی عمدگی ونفاست اور ٹائپ کی خوبی وصفائی کو دیکھتے ہوئے بہت کم ہے۔ یہ پرچہ واقعی دیکھنے، رکھنے اور پڑھنے کی چیز ہے

(٢)

اس پرچہ کا غالب نمبر حصہ دوم اپریل، مئی، جون ١٩٦٩ء کا پرچہ اور جلد ٥٤ کا شمارہ نمبر ٢ ہے۔ سرورق پر غالب کی وہ نادر اور رنگین تصویر ہے جو قلعہ معلّٰی دہلی کے عجائب خانہ میں محفوظ ہے۔ اس شمارہ کے ٢ حصے ہیں۔ پہلا حصہ ٢٩٤ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں صرف غالب کے متعلق مضامین ہیں جن کی تعداد ١٣ ہے۔ دوسرے حصہ میں عام ادبی مضامین ہیں۔ اس حصہ کے صفحات ٣١ ہیں۔ آخر میں "لغاتِ کبیر اردو" کی گیارہویں قسط کے ٤٤ صفحات ہیں۔ قیمت ٥ر پانچ روپیہ ہے۔ "اردو" کے دونوں غالب نمبروں کے بعض مضامین کی فہرست حسب ذیل ہے۔

(١) غالب کی صحیح تاریخ پیدائش۔ غالب کے متعلق چند غیر معتبر روایات۔ غالب اور تلامذۂ غالب۔ غالب کے اولین معارف نگار۔ غالب کا الحاقی کلام۔ غالب کی حجابات (٢) غالب کا سفر کلکتہ۔ غالب اور امال غالب کے دو قلمی دیوان۔ طرز غالب۔ نقش ورنگ۔

اردو ادب

یہ خالص ادبی رنگ کا پرچہ ہے جو انجمن ترقی اردو علی گڑھ کی طرف سے سہ ماہی شائع ہوتا ہے اور اب تک بہت اعلیٰ درجہ کے ادبی مضامین شائع کر چکا ہے۔ سائز ٢٠×٣٠/٨ اور صفحات مختلف ہوتے ہیں۔ فی پرچہ قیمت چار روپے ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب عمدہ اور بہترین ہوتے ہیں

اس رسالہ کا غالب نمبر جو پروفیسر آل احمد سرور کی نگرانی میں شائع ہوا ١٩٦٩ء کا پہلا شمارہ ہے اور [illegible] صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں ہندوستان کے نامور انشاپردازوں نے حصہ لیا ہے۔ اس میں غالب پر ١٤ مضامین اور غالب کے متعلق ایک نظم ہے۔ مختلف شعراء کی غزلیں بھی شریک اشاعت ہیں مگر ان کا غالب سے کوئی تعلق نہیں۔

اس رسالہ کے بعض مضامین کے عنوان یہ ہیں۔ غالب کی عظمت۔ مرزا غالب ایک ایرانی کی نظر میں۔ دیوان غالب (نسخہ بھوپال) کی کہانی کتاب سے گمشدگی تک۔ مکاتیب غالب کی ادبی افادیت۔ غالب کی قصیدہ نگاری۔

اردو نامہ

یہ بہت اعلیٰ پایہ کا ادبی مجلہ ہے۔ جو ترقی اردو بورڈ کراچی کی طرف سے ہر تین ماہ کے بعد شائع ہوتا ہے۔ اڈیٹر شان الحق حقی ہیں۔ اس کا ماہ جون ١٩٦٩ء کا شمارہ غالب نمبر ہے جس میں غالب کے متعلق بہت اعلیٰ اور وقیع مضامین ملک کے مشہور انشاپردازوں نے لکھے ہیں۔ یہ شمارہ اس پرچہ کا ٣٣ اور ٣٤ واں نمبر ہے۔ تقطیع ٢٠×٣٠/٨ صفحات ٢٢٢ چھپائی کچھ ٹائپ کی کچھ لیتھو کی۔ کاغذ عمدہ۔ غالب کے متعلق ایک طویل مضمون کی اس پرچہ میں دوسری قسط شائع ہوئی ہے۔ پہلی قسط ماہ جولائی ١٩٦٨ء میں نکلی تھی۔

افشات

یہ دیال سنگھ کالج لاہور کا علمی وادبی مجلہ ہے جو غالباً ماہوار شائع ہوتا ہے اس کا غالب نمبر جلد ٣ کا نمبر ٢ بابت ١٩٦٩ء ہے۔ پرچہ اردو اور انگریزی دونوں میں شائع ہوتا ہے۔ سائز ٢٠×٣٠/٨ کاغذ اچھا چھپائی ٹائپ کی۔ صفحات اردو کے حصہ کے ٩٢۔ اور انگریزی کے صرف ١٦ ہیں۔ اردو حصہ کے اڈیٹر علاء الدین خان نصر ہیں اور انگریزی کے خالد خان۔ سرورق بہت خوبصورت آرٹ پیپر کا جس پر غالب کی تصویر ہے۔ شروع رسالہ پر غالب کے ایک شعر کا فوٹو ڈاکٹر غلام یاسین خان صاحب نیازی پرنسپل کالج کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیا گیا ہے۔ پھر مضامین شروع ہیں۔ پہلا مضمون "مرگ بست غالب" دیال سنگھ کالج کے ایک پروفیسر صاحب کا لکھا ہوا ہے باقی مضامین کالج کے طلبا کے ہیں۔ آخر میں غالب کے متعلق غزلیں اور نظمیں ہیں۔ نثر مضامین کل نو ہیں۔

یہ عنوان سے درج کیے گئے ہیں اور منظوم کلام "قند سخن" کے عنوان سے۔ انگریزی حصہ بہت مختصر ہے جس میں صرف دو مضمون ہیں۔

افکار

کراچی کا یہ ماہنامہ زیر ادارت صہبا لکھنوی ۱۹۴۵ء سے جاری ہے اور اب تک متعدد موٹے موٹے نمبر بعض مشاہیر ادب کے متعلق شائع کر چکا ہے۔ گرانی کے باوجود اس کا غالب نمبر اشتہارات سمیت صرف ۳۲۲ صفحات پر مشتمل ہے اور نیوز پرنٹ پر شائع ہوتا ہے سائز ۲۲×۳۰ اور قیمت چار روپے ہے۔ یہ رسالہ فروری، مارچ ۱۹۶۹ء کا شمارہ اور جلد ۲۳ نمبر ۱۲، ۱۱ کا پرچہ ہے۔ شروع کا مضمون "واقعات غالب" بڑی محنت سے مرتب کیا گیا ہے جس میں غالب کی سوانح حیات سن وار جمع کی گئی ہے اور آخر میں رسالہ اردوئے معلّی سے لے کر دستنبو کا اردو ترجمہ مع اصل فارسی کے نقل کیا گیا ہے۔ رسالہ کے موضوعات مقرر کرکے ان کے مطابق مضامین لکھے گئے ہیں۔ رسالہ کا یہ شمارہ غالب نمبروں میں ایک مفید اضافہ ہے۔ میں یہاں تک لکھ چکا تھا کہ اچانک "پاکستان" غالب نمبر میری نظر سے گزرا جس میں مسعود برکھا بانکا نگار کے ہاتھ سے مضامین بعض دوسرے رسائل مثلاً "افکار کراچی کے غالب نمبر" میں پہلے سے شامل کیے جا چکے تھے:

اس رسالہ کے بعض مضامین یہ ہیں۔ غالب کی ایک نئی تحریر، شاعر بے نشکل، غالب کے بین نقاد، غالب مصری سوپ، غالب شکن وغیرہ۔

"اقبال ریویو"

علامہ اقبال کے نظریات کی اشاعت کے لیے کراچی سے یہ رسالہ اقبال اکیڈمی کی طرف سے سہ ماہی شائع ہوتا ہے جو اقبال کی زندگی، شاعری اور ان کے فکر کی تحقیق کے لیے وقف ہے۔ اور اس میں علوم و فنون کے اُن تمام شعبوں کا معتدبہ مطالعہ چھپتا رہتا ہے جن سے ڈاکٹر صاحب کو دلچسپی تھی مثلاً اسلامیات، فلسفہ، تاریخ، عمرانیات، مذہب، ادب، فن اور آثاریات وغیرہ۔ اس کے مدیر اعلیٰ بشیر احمد ڈار ہیں۔ اور رسالہ خوبصورت ٹائپ میں صفحات پر نکلتا ہے۔ اس کی جلد ۹ شمارہ ۴ بابت ماہ جنوری ۱۹۶۹ء کا پرچہ اگرچہ خاص طور پر "غالب نمبر" نہیں ہے۔ تاہم شروع میں دو مضمون غالب کے متعلق ہیں۔ اور دونوں دلچسپ، پرمغز اور نئے ہیں۔ پہلا مضمون "غالب کی داستان محبت" ہے جسے مسلم ضیائی صاحب نے لکھا ہے اور اس موضوع پر غالباً پہلا مضمون ہے۔ یہ مضمون باریک ٹائپ کے ۴۳ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اچھا خاصا مفصل ہے۔ دوسرا مضمون غالب کی فارسی مثنوی "درد و داغ" پر ہے جو محترم مولوی عبداللہ قریشی مدیر ادبی لاہور نے رقم فرمایا ہے۔ غالب نے فارسی میں گیارہ مثنویاں لکھی ہیں۔ جن میں سب سے بڑی ایک ہزار ۱۹۰ اشعار کی ہے اور سب سے چھوٹی صرف ۳۳ شعر کی ہے۔ زیر نظر مثنوی کے صرف ۱۰۸ اشعار ہیں۔ جن میں غالب نے ایک نہایت ہی پرلطف اور عجیب و غریب مضمون نظم کیا ہے جو پڑھنے کی چیز ہے۔ اقبال ریویو میں درج شدہ ان دونوں مضمونوں سے وہی اصحاب پورے طور سے مستفید ہو سکتے ہیں جو فارسی جانتے ہوں۔ کیونکہ ان میں بکثرت اقتباسات فارسی میں ہیں۔

اَلزُّبَیر

یہ اردو اکیڈمی بہاولپور کا سہ ماہی رسالہ ہے جو مسعود حسن شہاب کی ادارت میں نہایت خوبی اور باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ خالص علمی ادبی پرچہ ہے اور اب تک نہایت اعلیٰ مضامین اس میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے خاص نمبروں کی بھی خاص شہرت ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ کے لحاظ سے اس پرچہ کو کوئی امتیاز حاصل نہیں مگر مضامین کی افادیت کے لحاظ سے بڑا وقیع پرچہ ہے۔ ۲۲×۲۹ سائز پر شائع ہوتا ہے۔ اور عموماً صفحات ۱۳۶ - ۴ کے قریب ہوتے ہیں۔ فی پرچہ قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ زیر نظر شمارہ رسالہ کا پندرھواں نمبر ہے جو ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ کارکنان کا ارادہ اس شمارہ

کو غالب نمبر بنانے کا تھا۔ لیکن یہ ارادہ عمل کی شکل اختیار نہ کر سکا تاہم اس پرچہ میں دوسرے مضامین کے ساتھ چار مضامین غالب پر ہیں غالب اور بچوں کا ادب۔ غالب اور غدر۔ غالب ایک غدّار و متعصب۔ غالب کے چند بے رحم نقاد۔

اَلشُّجَاع

اس ماہنامہ کو کراچی سے ایس۔ ایم۔ شجاع الدین صاحب نکالتے ہیں سائز ۲۰×۳۰ ہوتا ہے۔ لکھائی چھپائی بھی خاصی ہوتی ہے کاغذ معمولی لگایا جاتا ہے۔ اس پرچہ کا غالب نمبر اس کی جلد ۱۷ کا پہلا اور دوسرا شمارہ ہے جو جنوری اور فروری ۱۹۶۹ء کا مشترکہ پرچہ ہے۔ ۱۶۰ صفحات ہیں۔ حیات الدین سلطان الارشد اور سلطان حکیم صاحبان نے مل کر اس نمبر کو مرتب کیا ہے مضامین عمدہ اور معیاری ہیں جن کو آٹھ مختلف عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ غالب کی مختلف تصاویر بھی رسالہ کی زینت ہیں۔ ایک فوٹو ان سے متعلق ہے اس میں ایک تحریر غالب کی جو دوست سوانح عمری کے ورق کا عکس ہے۔

الشجاع کے اس غالب نمبر کو مضامین کے لحاظ سے آٹھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ اسد اللہ طولانی ہے اس عنوان کے ماتحت تین مضامین ——— ۲۔ شاعر تو وہ اچھا ہے مگر بدنام بہت ہے۔ ۶ مضامین مزاحیہ ——— ۳۔ زیب دیتا ہے اُسے جس قدر اچھا کہیے۔ ۳ نظمیں بطور ہدیۂ عقیدت ——— ۴۔ زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب۔ ایک تمثیل ——— ۵۔ ہے خبر گرم کہ غالب کہیں جئے۔ غالب کے کلام پر تبصرے ، جائزے اور تنقیدیں ——— ۶۔ گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھئے۔ غالب کے کلام کا انتخاب ——— ۷۔ غالب کا ہے انداز بیاں اور۔ ۲ شعراء کی نظمیں غالب کی طرحوں میں ——— ۸۔ صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ۔ دستنبو کا ترجمہ۔

"العلم"

یہ ادبی اور علمی پرچہ کراچی سے سہ ماہی شائع ہوتا ہے زیر نظر شمارہ غالب نمبر ہے جو جنوری سے جون ۱۹۶۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہے صفحات ۶۴۲ ہیں اور قیمت دس روپے ہے اس کے مستقل اڈیٹر اگرچہ سید الطاف علی بریلوی ہیں مگر اس کا غالب نمبر جناب پروفیسر محمد ایوب قادری نے مرتب کیا ہے اور کوئی دقیقہ سعی و تلاش کا اس کی ترتیب میں باقی نہیں چھوڑا۔ اس دھن میں قادری صاحب نے ہر طرح کی قربانی کی۔ اپنے بچے کی بیماری کا خیال کیا نہ اپنی بیگم کی جھڑکی۔ اپنی بھوک پیاس کی پروا کی اور دن رات لگاتار محنت سے کام کیا۔ پانچ پانچ چھ چھ مرتبہ مضمون نگاروں کو مضمونوں کے لئے خطوط لکھے۔ کسی کی خوشامد کی کسی سے التجا کی، کسی سے گزارش کی، کسی پر زور ڈالا، کسی سے سفارش کرائی، کسی کو اپنی دوستی کا واسطہ دیا۔ تب جاکر ایسا عمدہ پرچہ شائع ہو سکا۔ مضمون جمع ہوگئے تو ان کی ترتیب و تسوید ایک بڑا زبردست کام تھا جو قادری صاحب کو اکیلے کرنا پڑا پھر کاتبوں سے کاپیاں لکھوانا، پھر ان کی تصحیح کرنا، پھر چھپنے کے لئے دینا، پھر پروف دیکھنا، پھر چھپائی کا انتظام و انصرام کرنا یہ سارے کام قادری صاحب نے تنہا انجام دیئے۔

رسالہ کے شروع میں چار مشہور اصحاب کے انٹرویو ہیں جو غالب کے متعلق قادری صاحب نے اُن سے لئے، اور پھر انہیں اپنے طور پر خود قلم بند کیا اس کے بعد مختلف عنوانات کے تحت غالب کے حالات و سوانح، اس کی شاعری، اس کے فن، اس کی زبان، اس کے تلامذہ و احباب اور اس کی نایاب تحریروں کے متعلق مضامین ہیں پھر غالب کی اپنی اور غالب کے متعلق دوسروں کی نظمیں ہیں۔ مشاہیر کے کچھ رائیں بھی غالب کے متعلق ہیں غرض مختصر الفاظ میں یہ نمبر غالب کے متعلق ایک خوبصورت اور خوشنما گلدستہ ہے ہمیں قادری صاحب کی ذات سے ایسے ہی شاندار نمبر کی توقع تھی لیکن اتنے ضخیم نمبر میں مجھے صرف ایک مضمون کے متعلق کچھ کہنا ہے اور وہ مضمون ہے "جستہ جستہ حال غالب" از شیخ وحید احمد مسعود صاحب۔ مضمون کا عنوان دیکھ کر میں نے خیال کیا کہ اس میں غالب کی جستہ جستہ حالات پر بحث کی گئی ہوگی۔ لیکن جب مضمون پڑھا تو بڑی مایوسی ہوتی۔ مضمون اگرچہ سات صفحات کا تھا مگر موضوع کے متعلق اس میں بہت ہی کم مواد ملا اِدھر اُدھر کی غیر متعلق باتوں سے کاغذ کا پیٹ بھر دیا گیا۔ کہیں غالب کے سوانحی حالات تھے کہیں غالب کے لطائف کا تذکرہ تھا کہیں غالب کی تصنیفی زندگی پہ

عث بھی کہیں اس کی نظم و نثر کی تعریف تھی کہیں اس کے کلام پر اعتراض تھے۔ کہیں اس کی پیشگوئیوں کا بیان تھا۔ کہیں اس کی فارسی تخلیقات کو شائع کرنے کا مشورہ تھا کہیں اس کی اردو اور فارسی غزلوں پر تنقید تھی۔ کہیں غالبیات میں اضافہ کی تجویزیں تھیں وغیرہ۔ نادری صاحب کو چاہئے تھا کہ مضمون کا صرف اتنا حصہ شائع فرماتے جو عنوان سے ہم آہنگ تھا۔ لیکن نادری صاحب شاید اپنے اعلیٰ اخلاق اور مروّت کے باعث ایسا نہ کر سکے۔

میں حضرت محترم نادری صاحب کی توجہ العلم میں شائع شدہ ایک اور مضمون کی طرف بھی مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ ہے غالب کے حالات میں پہلا مضمون' از ڈاکٹر فرمان فتح پوری ایڈیٹر نگار پاکستان اس مضمون میں مکرمی ڈاکٹر صاحب نے یہ لکھا ہے کہ" غالب کی وفات ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء کو ہوئی تھی اور اس کی وفات کے بعد اس پر جو مضمون سب سے پہلے لکھے گئے وہ دو تھے، پہلا یکم مارچ ۱۸۶۹ء کے رسالہ [illegible] گڑھ میں اور دوسرا ۱۹ مارچ ۱۸۶۹ء کے اودھ اخبار لکھنؤ میں۔"

مگر ادب کے ساتھ عرض کروں گا کہ یہ دونوں بیانات صحیح نہیں۔ صحیح بیان میرے خیال میں وہ ہے جو رسالہ نقوش غالب نمبر کے صفحہ ۶۶۸ پر شائع ہوا ہے۔ یعنی غالب پر اس کی وفات ۱۵ فروری کے بعد سب سے پہلا مضمون اکمل الاخبار دہلی کی ۱۷ فروری ۱۸۶۹ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ یعنی غالب کے انتقال کے صرف دو دن بعد اور یہ مضمون غالب کے بہت ہی چہیتے شاگرد میر مہدی مجروح کا لکھا ہوا تھا۔

العلم کے غالب نمبر کے بعض خاص خاص مضامین کی فہرست یہ ہے۔ ، غالب کی مؤرخانہ حیثیت، غالب کی فلسفیانہ شاعری، مرزا غالب کا علم الکلام، کلام غالب کے متروک الفاظ۔ غالب سے معاصرین کی ادبی چھیڑ چھاڑ، غالب کی معدوم تحریریں، غالب کا تنقیدی شعور، غالب قدر فرنگ میں وغیرہ۔

الماس

ہندوستان کے جنوب میں میسور کا علاقہ ہے۔ جہاں لڑکیوں کا ایک مدرسہ مہارانی کالج کے نام سے جاری ہے "الماس" اس رسالہ کا نام ہے جو اس کالج سے نکلتا ہے۔ تعجب ہے کہ ایسے دُور دراز علاقہ میں بھی عوام میں اور بالخصوص طالبات میں اُردو کا اتنا صحیح ذوق موجود ہے۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان میں اردو کا مستقبل تاریک ہے۔ ہمیں تو بظاہر یہی نظر آرہا ہے کہ ہزاروں اعلانوں اور مشکلوں کے باوجود اُردو کا مستقبل ہندوستان میں نہایت روشن ہے اور آخر کار اسے اس کا صحیح مقام حاصل ہو جائے گا۔ بشرطیکہ اردو کو ترقی دینے کی کوششیں ہندوستان کے رہنے والے ہندو اور مسلمانوں دونوں کی طرف سے مسلسل جاری رہیں۔ "الماس" ان محمودہ کوششوں کا ایک بہت ہی اچھا نمونہ ہے۔ اس کے غالب نمبر کے صفحات ۱۷۲ ہیں۔ اس کے مضامین کی تیاری میں کالج کی طالبات نے نہایت ذوق و شوق کے ساتھ حصّہ لیا ہے۔ اور وہ اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب ہوئی ہیں۔ رسالہ کے آخر میں کالج کے پروفیسروں کے مضامین بھی غالب کے متعلق ہیں جو کافی محنت سے لکھے گئے ہیں۔ رسالہ کے ایڈیٹر قیوم صادق صاحب لیکچرار مہارانی کالج میسور ہیں جنہوں نے رسالہ کے اس شمارہ کو بہت خوبی سے ایڈٹ کیا ہے۔ ان کا مضمون "تنقید کی چھاؤں" بہت دلچسپ ہے اور بڑی کاوش سے لکھا گیا ہے۔ پروفیسر سید مبارز الدین رفعت کی غالب کے متعلق ایک نثری نظم بھی رسالہ میں شامل ہے۔ جو پڑھنے کی چیز ہے۔

امروز

روزنامہ امروز لاہور کا ۱۷ فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ جو "اشاعت ہفت روزہ" کی شکل میں شائع ہوا غالب کی یاد کے لئے وقف تھا۔ روزنامہ کا نصف سائز کی صورت ۵ کالم لکھائی بہت باریک۔ چھپائی صاف و روشن کاغذ معمولی۔ ضخامت ۱۲ صفحات قیمت ۲۵ پیسے جو مضامین اس شمارہ میں شامل ہیں اگرچہ ان میں سے اکثر پہلے شائع ہو چکے ہیں" لیکن پھر بھی یہ پرچہ دلچسپ اور پُر لطف ہے۔ اور فاضل مرتب نے ان کو بڑے سلیقے سے زیب دیا ہے۔ شروع میں پورے سرورق پر غالب کی خوبصورت تصویر ہے۔ اندر بھی کئی مختلف تصویریں۔ اور غالب کی تحریروں کے عکس نمبر کی دلچسپی کو بڑھاتے

ہیں بعض خاص مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔ غالب ایک نفسیاتی شاعر، غالب کی شخصیت ان کے اشعار اور خطوط میں، غالب کی حسرت تعمیر، غالب کی اسیری، غالب کے خلاف پری زادوں کا مقدمہ، غالب کا مذہب وغیرہ۔

انجمن اسلامیہ میگزین

یہ ماہوار رسالہ مفتی انتظام اللہ شہابی اکبرآبادی مرحوم کی یاد میں کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰ صفحات ۴۰ کاغذ لکھائی، چھپائی معمولی قیمت ۳۷ پیسے ایڈیٹر ضیا اکبرآبادی اور معاون پاکٹ ہیں اور سب ایم اے ہیں۔ اس کا غالب نمبر جلد ۱۱ کا نمبر ۲ فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے اس غالب نمبر میں کل ۳۱ مضمون ہیں اور وہ سب کے سب غالب کے متعلق ہیں۔ کسی اور موضوع کے متعلق کوئی مضمون ایڈیٹر صاحب نے اس میں داخل نہیں کیا جیسا کہ عام طور پر ہو رہا ہے۔

اس رسالے ایک دلچسپ بات یہ کی کہ اپنے نام کی مناسبت سے غالب کے منظوم کلام میں جہاں جہاں "انجمن" کا نام یا ذکر آیا ہے ان سب اشعار کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اس کے بعض مضامین کے موضوع یہ ہیں غالب امامت کے آئینہ میں۔ غالب تخلص کے دوسرے شعراء، غالب اور ان کا دور اکبرآباد۔ غالب شخصیت کے آئینہ میں وغیرہ۔

اوراقؔ

ملک کے مشہور ادیب اور نقاد ڈاکٹر وزیر آغا اس ادبی مجلہ کے مالک اور مدیر ہیں۔ اور نہایت آب و تاب سے اس سہ ماہی پرچہ کو لاہور سے نکال رہے ہیں زیر نظر شمارہ اس کا سالنامہ بھی ہے اور غالب نمبر بھی اور یہ اپریل ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے۔ غالب کے متعلق اس میں مشہور ادیبوں اور انشاپردازوں کے مضامین ہیں اور کچھ نظمیں بھی ہیں۔ باقی دوسرے ادبی مضامین ہیں سائز ۲۰×۳۰ قیمت پانچ روپے۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ کاغذ معمولی کل صفحات ساڑھے ۶۱۵ ہیں۔ غالب کے متعلق اور ان کے بعض مضامین کی سرخیاں یہ ہیں:۔ غالب کی صد سالہ برسی کیوں؟ مرزا غالب کا مقام شعر گوئی غالب اور مضامین مسرت غالب کا دور جمال۔ غالب کی یاد وغیرہ۔

بیسویں صدیؔ

کچھ علمی کچھ فسانوی رنگ کا یہ ماہوار رسالہ بھارت کی راجدھانی دہلی سے نکلتا ہے۔ خوشتر گرامی اس کے ایڈیٹر ہیں۔ اس کے ماہ ستمبر ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں جو جلد ۳۴ کا شمارہ نمبر ۹ ہے۔ ایک مزاحیہ اور طنزیہ فیچر، صفحات پر "غالب کی پریس کانفرنس" شائع ہوا ہے جسے محمد بدیع الزماں نے لکھا ہے۔ رسالہ کا سائز ۲۰×۳۰ صفحات ۹۰۔ قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے ہے۔ کاغذ معمولی لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔

پربھا (بھوپال)

حمیدیہ کالج بھوپال سے جو سالانہ میگزین شائع ہوتا ہے اس کا نام "پربھا" ہے حال میں اس کے دو پرچے شائع ہوتے ایک گاندھی کے متعلق جو اردو، ہندی، انگریزی اور سنسکرت میں چھپا۔ اور دوسرا مرزا اسد اللہ خاں غالب کے متعلق۔ میگزین کے سالانہ شمارہ کا یہ اردو سیکشن غالب کے متعلق مقالات کے لئے وقف تھا اور اردو کے علاوہ ہندی، انگریزی اور سنسکرت میں بھی شائع ہوا تھا۔ یہ مجلہ غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر جلدی کیا گیا تھا۔ اس شمارہ میں صرف حمیدیہ کالج بھوپال کے طالب علموں اور پروفیسروں کے مقالات اور مضامین ہیں۔

پونم

یہ ایک غیر معروف ماہوار رسالہ ہے جو نامر کرولی کی زیر ادارت اعظم پورہ حیدر آباد دکن سے شائع ہوتا ہے۔ زیر نظر شمارہ اس کا غالب نمبر ہے۔ یوں تو رسالے کے ۴۴ صفحات ہیں جن میں سے ۲۲ صفحے غالب کے لئے وقف کئے گئے۔ باقی صفحات میں دوسرے مضامین ہیں۔ غالب کے متعلق لکھنے والوں میں مالک رام اور پروفیسر احتشام حسین وغیرہ جیسے مشہور ادیب بھی ہیں کچھ نظمیں بھی شریک اشاعت ہیں۔ مضمونوں کے دو ایک عنوان یہ ہیں۔ غالب اور رقیب۔ غالب اور کوچہ جاناں کا تصور وغیرہ۔

تحریک

اس ماہنامہ کے مالک، ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر سب کچھ گوپال متل ہیں جنہوں نے مخمور سعیدی اور پریم گوپال کو اپنے ساتھ حلقہ ادارت میں شامل کر لیا ہے۔ اس رسالہ کا "غالب نمبر" اس کی جلد ۱۷ شمارہ ۱۲ بابت ماہ مارچ ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے۔ سائز $\frac{20 \times 30}{8}$ صفحات ۸۰ اور قیمت ۷۵ پیسے ہے۔ رسالہ انصاری مارکیٹ۔ دریا گنج دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ کاغذ بیوپرنٹ اور لکھائی چھپائی خاصی ہے فی صفحہ دو کالم ہیں۔ شروع میں غالب، ان کے معاصرین ان کے شاگرد، غالب یادگاری ٹکٹ، غالب کے سکونتی مکانات، غالب کی کتابوں، غالب کے خطوں اور غالب کے مزار وغیرہ کے ۱۸ فوٹو ہیں جو ۹ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد مضامین ہیں جن میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں۔ غالب محمد بامقلد، غدر ۱۸۵۷ء، خطوط غالب کے آئینہ میں، غالب کی مشہور کتاب دستنبو کا ترجمہ بھی شامل اشاعت ہے جو مخمور سعیدی نے کیا ہے

جامعہ

یہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کا رسالہ ہے جو عرصہ دراز سے ماہوار شائع ہو رہا ہے۔ اس طویل عرصہ میں بڑے بڑے لائق اور قابل اصحاب اس کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ اور بہترین ادبی اور علمی مضامین اس میں شائع ہو چکے ہیں۔ زیر نظر شمارہ اس کا غالب نمبر ہے جو جلد ۵۹ نمبر ۲-۳ بابت فروری و مارچ ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے اور $\frac{20 \times 26}{8}$ سائز کے ۲۰۰ صفحات پر شائع ہوا ہے۔ کاغذ نفیس، لکھائی اعلیٰ اور چھپائی آفسٹ ہے۔ قیمت فی پرچہ دو روپے ہے۔ ایڈیٹر ضیاء الحسن فاروقی ہیں۔ یہ جامعہ نگر نئی دہلی ۲۵ سے ... ہے۔ غالب کے متعلق ۱۲ مضمون اس شمارہ میں ہیں۔ جو خاصی محنت سے لکھے گئے ہیں "اردو کے معلّٰی" کے دو ملاکوں کے علاوہ اس میں غالب کی کسی تحریر کا عکس یا کوئی فوٹو نہیں۔ صرف سرورق پر غالب کے اس مجسمہ کا فوٹو دیا گیا جو زیر تکمیل ہے اور بعد تکمیل جامعہ میں نصب کیا جائے گا۔ اس تعلیمی ادارہ کی بنیاد شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی نے رکھی تھی اور اس کا نام "جامعہ ملیہ اسلامیہ" تجویز کیا گیا تھا

اس کے بعض مضامین کی فہرست یہ ہے۔ مرزا غالب کا قابل شاگرد رفعت شروانی، غالب کی فارسی نثر، غالب اور غالب فہمی، غالب کا کلام (ایک لسانیاتی جائزہ)، غالب کی شوخیٔ انداز گفتار وغیرہ۔

جام نو

یہ نیا جام کراچی سے ہر ماہ اہل ذوق حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس نے اگرچہ کوئی خاص غالب نمبر نہیں نکالا۔ مگر بہر حال یہ ہو نہ سکا کہ شہیدوں میں ضرور داخل ہونا چاہا۔ اور اس غرض سے اس نے فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ اس کے لئے خاص کیا۔ جس میں متعدد مضامین غالب پر شائع کئے۔ اور بہت سی نظمیں بھی۔ بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ غالب بحیثیت نثر نگار، غالب اور عوارض، غالب کی عینک درس، ذکر غالب مدرعائیہ ...

جان نثار

یہ ایک ادبی رسالہ ہے جو امرتسر سے ماہانہ شائع ہوتا ہے۔ ۱۹۶۶ء میں جاری ہوا تھا۔ مدیر اعلیٰ اعزازی، معروف شاعر میلارام وفاؔ ہیں۔ اور مالک طابع، ناشر اور مدیر جناب ایم لال بھنڈاری۔ یہ نام پڑھ کر بے اختیار وہ مثل یاد آتی کہ "داتا دے اور بھنڈاری کا پیٹ پھٹے"۔ سائز ۲۰×۳۰ صفحات ۹۰ کاغذ اچھا، لکھائی بُری۔ چھپائی خراب قیمت ۵۰ پیسے۔ اس ماہنامہ کا یہ غالب نمبر ۱۲ اپریل ۱۹۶۹ء کو شائع ہوا جو چوتھی جلد کا چوتھا شمارہ ہے۔ سرورق اچھے ہی ایک عورت کی عریاں اور نیم برہنہ تصویر پہلے صفحہ پر نظر آتی ہے بعد کے چار صفحات بھی نوجوان لڑکیوں کی تصاویر سے مزین ہیں۔ مزید برآں رسالہ میں پانچ پورے صفحات پر سورماؤں کی تصویریں دی گئی ہیں اور پانچ ہی غالب کی مختلف تصاویر ہیں۔ رسالہ پیغامات سے شروع ہوتا ہے جن میں سے آخری پیغام شری مراج مدھوک ممبر پارلیمنٹ کا ہے جو یہاں من و عن بلفظ نقل کرتے ہیں۔

"مرزا غالب ہمارے دیش کے ایک مہان کوی تھے۔ میں ان کے پرتی اپنی شردھانجلی بھینٹ کرتا ہوں" اگر مرزا غالب جی کی یاد میں یہ نمبر نکالا گیا ہے یہ اُردو پڑھنے والا سامریٹ لیے۔ اس پرچہ میں بھی صفحہ ۴۶ پر مرزا غالب ان الفاظ میں فریاد کرتے ہیں ؎

میری پرستی مٹائی جا رہی ہے میری عظمت بڑھائی جا رہی ہے
مگر یہ کیا ستم ہے ہم وطنو میری بولی مٹائی جا رہی ہے

پرچہ بہت سی نظموں اور بہت سے مضامین پر مشتمل ہے جو کچھ نقل کئے گئے ہیں کچھ حاصل کئے گئے ہیں بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ مرزا غالب اور شعر، مرزا غالب زندگی کے لطیف، غالب کے مخمص، غالب کے شاہکار، غالب کا انداز بیاں، غالب کا فلسفہ حیات وغیرہ۔ یہ پرچہ شروع سے آخر تک غالب ہی کے متعلق مضامین سے مملو ہے کوئی اور مضمون اس میں نہیں ہے۔ غالب کے ایک خط کا عکس اور پرچہ کے مضمون نگاروں کے کچھ فوٹو بھی شریک اشاعت ہیں۔

جرنل آف ریسرچ

انگریزی نام کا یہ اردو و انگریزی پرچہ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے شائع ہوتا ہے اور جلد ۴ نمبر ۱ کا شمارہ بابت ماہ جنوری ۱۹۶۹ء ہے۔ صفحات ۳۹۵ ہیں۔ سارا پرچہ ٹائپ میں ہے مگر صفحات کی ترتیب انگریزی طرز پر ہے۔ رسالہ میں غالب پر ۹ مضامین ہیں جن میں سے ۷ اردو میں اور ۲ انگریزی میں۔ سارا پرچہ پروفیسر سراج الدین صاحب ہیڈ صدر انگلش پنجاب یونیورسٹی لاہور نے مرتب کیا ہے۔ اس پرچہ کے بعض مضامین کی فہرست یہ ہے:- غالب کا فن، غالب کی غزلوں میں ٹیس و فریاد کا تصور، غالب کی اردو نثر، غالب کا معاشرتی اور تاریخی پس منظر۔

جنگ

یہ کراچی کا مشہور روزنامہ ہے اور بڑی شان سے شائع ہوتا ہے۔ پاکستان کا کوئی روزنامہ اتنی زیادہ خوبصورتی اور اس قدر زیادہ صفحات پر شائع نہیں ہوتا۔ میر خلیل الرحمان اس کے ایڈیٹر ہیں۔ اور اخبار کی قیمت ۲۵ پیسے ہوتی ہے۔ صفحات سنڈے ایڈیشن کے عموماً میں ہوتے ہیں۔ اس اخبار نے غالب کے متعلق مختلف نظم و نثر مضامین اپنے دو پرچوں میں شائع کئے ایک ۱۵ فروری کا پرچہ اور دوسرا ۱۶ فروری ۱۹۶۹ء کا۔ فروری کے پرچہ میں غالب کے متعلق نسبتاً زیادہ مضامین ہیں اور یہ جلد ۲۳ نمبر ۴۶ کا شمارہ ہے۔

حریت (ادبی گزٹ)

یہ روزنامہ اخبار ہے جو کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کا ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ "غالب نمبر" کے نام سے شائع ہوا۔ غالب کی کئی تصوی-

اعداد ان کی تحریروں کے عکس اس نمبر کی زینت ہیں۔ آٹھ مضمون اس پرچہ میں غالب پر ہیں۔ جن میں سے بعض کے موضوع یہ ہیں :۔
غالب اپنے معاصرین پر فوقیت رکھتے تھے، غالب کی سوانح لکھنے سے انکار، غالب نے اردو شاعری کو فلسفہ کی موشگافیاں عطا کیں، میں غالب سے کتنی بار مل چکا ہوں، وغیرہ۔ آخری صفحہ پر غالب کے اشعار کے پانچ کارٹون ہیں۔

حمایتِ اسلام

اخبار حمایت اسلام مشہور قومی مجلس انجمن حمایت اسلام لاہور کا آرگن ہے جو سالم شاہجہانپوری کی زیر ادارت نہایت کامیابی سے جاری ہے بہت عمدہ عمدہ مضامین اسلامی، اخلاقی اور معاشرتی اس میں شائع ہوتے رہتے ہیں بچوں کے لئے بھی اس کا ایک صفحہ مخصوص ہوتا ہے۔ سائز $\frac{22}{2} \times 30$ صفحات ۱۲۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ کاغذ اخباری۔ قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے اس نے باقاعدہ کوئی خاص غالب نمبر تو شائع نہیں کیا مگر ۱۲ فروری کی اشاعت میں ایک اہم مضمون "تحقیق غالب کے چند پہلو" شائع کیا ہے جو پڑھنے کی چیز ہے۔

خیابان

خیابان شعبۂ اردو پشاور یونیورسٹی پشاور کا رسالہ ہے۔ اس کا شمارہ ۶ بابت فروری ۱۹۶۹ء "غالب نمبر" کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ اور محمد شمس الدین صدیقی اور سید مرتضیٰ احمد جعفری نے مل کر اسے مرتب کیا ہے۔ تقطیع $\frac{22}{2} \times 26$ ہے۔ صفحات ۳۶۲ ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی ہے۔ اس خصوصیت میں یہ رسالہ فرد ہے کہ پاک و ہند کے تمام غالب نمبروں کے برخلاف اس میں غالب کے متعلق کوئی تصویر، نقشہ یا فوٹو نہیں۔ مگر ہاں مضامین سارے کے سارے صرف غالب کے متعلق ہیں۔ اور وہ بہت کافی ہیں۔ غالب پر معروف آدمیوں کے لکھے ہوئے ۲۷ مضامین اس شمارہ میں شریک اشاعت ہیں بہت سی وہ غزلیں بھی شامل ہیں جو مختلف شاعروں نے غالب کی زمین میں کہی ہیں۔ مضامین کے علاوہ چار نظمیں غالب کے متعلق ہیں۔ سب سے آخر میں چند آٹوگراف غالب کی زمینوں میں بہت ہی دلچسپ اور پُرلطف ہیں۔ مضامین میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں :۔
غالب کی کہانی اُن کی اپنی زبانی، غالب کا فن مکتوب نگاری، غالب کا تصور محبت، غالب کا تر جمان کی فارسی شاعری پر، غالب سو سال بعد۔
رسالہ کی قیمت کہیں نہیں لکھی کالج کے طلباء کے علاوہ شاید بعض اہل علم کی خدمت میں مفت پیش کیا گیا ہے کیونکہ اس پر لکھا ہے "کی تعلیم کے لئے محدود ہے"۔
رسالہ شاہین برقی پریس پشاور میں چھپا ہے۔

دبستان

یہ رسالہ گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج وحدت روڈ لاہور کی طرف سے شائع ہوتا اور ٹائپ میں چھپتا ہے۔ سرپرست کالج کے پرنسپل حافظ منظور الحق عثمانی ہیں اور زیر ادارہ افسر حسین، عمر فیضی اور رجاد دا احمد پر مشتمل ہے۔ اس کا یہ غالب نمبر جولائی ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے اور ۲۲۶ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ تقطیع $\frac{20}{2} \times 30$ ہے۔ کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔ پرچہ محنت اور قابلیت سے مرتب کیا گیا ہے۔ شروع میں حسب معمول کچھ پیغامات ہیں۔ اور پھر مضامین شروع ہوتے ہیں جو تین شاعرانہ حصوں میں تقسیم کئے گئے ہیں یعنی (۱) بوئے گل میں مقالات ہیں (۲) نالۂ دل میں جناب غالب کے لئے وقف ہے اور (۳) دودِ چراغ محفل غالب کے متعلق نظموں اور غزلیات پر مشتمل ہے۔ ان میں سے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں :۔
مرزا غالب کی والدہ ماجدہ، مطالعہ غالب کے بنیادی مسائل، غالب اپنے معاصرین کی نظر میں، غالب کا ذہنی سفر، غالب، حالی اور اقبال، غالب کی شاعری میں جمالیاتی پہلو، غالب کی شخصیت کا ایک اہم پہلو، غالب کی انانیت، غالب کی خود بینی، غالب کا نفسیاتی مطالعہ وغیرہ۔

راوی

یہ گورنمنٹ کالج لاہور کا آرگن ہے جو اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ آج کل اس کے مدیر اجمل نیازی صاحب ہیں۔ کالج کے طلبا نے باہمی تعاون سے اس کا "غالب نمبر" شائع کیا ہے جو رسالہ کی جلد ۶۲ کا دوسرا نمبر ہے اور اپریل ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے۔ چھپائی ٹائپ کی ہے کاغذ اچھا لگایا گیا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ہے اور صفحات ۷۲ ہیں لکھنے والوں میں کالج کے طلبا بھی ہیں اور باہر کے ادیب بھی۔ جنھوں نے ایک دوسرے کے تعاون سے غالب کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ باہر کے ادیبوں کے نظم و نثر مضامین ۱۹ ہیں جو ۴۳ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں باقی کے ۲۷ صفحات میں کالج کے طلباء کے ہلکے پھلکے مضامین ہیں۔ اس رسالہ کے بعض مضامین کی فہرست یہ ہے:۔

عظمتِ غالب، غالب کے نئے حلقے، غالب کے چند جمالیاتی تصورات، غالب کی شاعری میں مذہبی عقائد کی جھلکیاں، غالب کی چند [illegible]، غالب خودداری کا مظہر وغیرہ

سب رس

یہ اعلیٰ درجہ کا ادبی ماہنامہ جو حیدرآباد دکن سے ۱۹۳۹ء میں جاری ہوا تھا ادارہ ادبیاتِ اردو کا آرگن ہے۔ اور بہت قاعدے کے ساتھ ایڈٹ کیا جاتا ہے۔ کاغذ اچھا لگایا جاتا ہے سائز ۲۰×۳۰/۸ ہوتا ہے۔ اس کا ماہ ستمبر و اکتوبر کا شمارہ 'غالب نمبر' ہے جسے مکرمی پروفیسر محمد اکبرالدین صدیقی ایم اے نے مرتب کیا ہے اس خصوصی شمارہ کے صفحات ۲۲۴ ہیں اور قیمت پانچ روپے ہے۔ اب تک یہ میرے پاس نہیں آیا۔ مگر پروفیسر اکبرالدین جیسے ادیب کا اسم گرامی اس بات کی ضمانت ہے کہ یہ پرچہ بہترین مضامین کا حامل اور غالب کے شایانِ شان ہوگا۔ مجھے معلوم ہے کہ پروفیسر صاحب شروع سال سے اس کی تیاری میں لگے ہوتے تھے۔ اب جاکر اس کی تکمیل ہوئی ہے۔

یہ سطور لکھنے کے بعد پرچہ آگیا۔ اور جیسی توقع تھی ویسا ہی پایا۔ اس نمبر کو پروفیسر صاحب نے چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ حصہ اوّل میں غالب کے متعلق مختلف ادیبوں کے مضامین ہیں حصہ دوم میں غالب کا اپنا کلام ہے۔ حصہ سوم میں شعرائے کرام کی وہ نظمیں ہیں جو انھوں نے غالب کی شان میں کہی ہیں حصہ چہارم میں کچھ رسائل کے غالب نمبروں اور غالب پر بعض کتابوں کے ریویو ہیں غرض پرچہ سارے کا سارا غالب کے لئے مخصوص ہے۔ اور صحیح معنوں میں غالب نمبر ہے۔ حصہ اول میں غالب پر ۲۸ مضمون ہیں۔ جو اکثر و بیشتر پروفیسروں کے ہیں اور محنت سے لکھے گئے ہیں۔ اُن میں سے بعض کے عنوان یہ ہیں:۔ غالب کی وارستہ مزاجی، غالب اور متنبی کا تقابلی مطالعہ، مکاتیبِ غالب میں سماجی اور تہذیبی پس منظر، غالب فارسی شاعری کے آئینہ میں، غالب کی شعری بول چال، غالب کی شاعری میں عصری رجحانات، کیا مرزا غالب بھی میر تقی کے ممنون تھے، مرزا غالب کی چکی ڈلی۔

ستارہ

یہ جامعہ ملیہ کراچی کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ اور چھوٹے بچوں اور بچیوں کا گلدستہ ہے جو ماہوار چھپتا ہے اس کا فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب کے لیے مخصوص کیا گیا ہے اور اس میں بچوں کے لئے ایسے سادہ اور سلیس مضامین بڑی قابلیت سے جمع کئے گئے ہیں جو ان کی سمجھ میں آسانی سے آجائیں۔ یہ نمبر غالب سے متعلق پانچ مضامین اور مختلف نظموں پر مشتمل ہے مضامین میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں۔ پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟ غالب اور ان کا بچپن، غالب کے حکیمانہ لطیفے وغیرہ۔

سوویت جائزہ

سوویت یونین کا پروپیگنڈہ کرنے کے لئے یہ رسالہ شعبۂ اطلاعات سفارت خانہ سوویت یونین ۲۵۔ کھمبا روڈ نئی دہلی سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔

یہ رسالہ انگریزی کے علاوہ ہندوستان کی ۹ زبانوں میں چھپتا ہے۔ جلد ۳ کا نمبر ۱ بابت ۲۵ فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ اس کا غالب نمبر ہے۔ جو نہایت عمدگی اور نفاست کے ساتھ بہترین لکھائی چھپائی اور اعلیٰ کاغذ پر اردو میں شائع ہوا ہے۔ صفحات ۴۴ ہیں حصۂ اردو کے اسسٹنٹ ایڈیٹر احمد معظم ہیں۔ اور رسالہ میں غالب کے متعلق آٹھ مضمون ہیں جن میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں۔ انیسویں صدی کا ہندوستانی ادب اور مرزا غالب۔ حالی اور مرزا غالب، غالب اور اقبال، سوویت یونین میں غالب کی تخلیقات کا مطالعہ۔ سرورق پر غالب کی دو تصویریں ہیں۔ اور آخر میں غالب کی ان دو کتابوں کے سرورق کے فوٹو ہیں جو سوویت یونین میں چھپی ہیں۔

سیربین

یہ ہفتہ وار اطلاعات ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا ماہوار رسالہ ہے جو کراچی میں چھپ کر راولپنڈی سے شائع ہوتا ہے۔ سارا رسالہ تصویروں سے مزین اور انتہائی نفاست کے ساتھ چھپتا ہے۔ بہت بڑی تقطیع۔ نہایت اعلیٰ کاغذ، لکھائی بہترین۔ چھپائی روشن۔ قیمت فی پرچہ پچاس پیسے۔ اس کا اگست ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر سمجھئے۔ سرورق پر غالب کی ایک بہت ہی دلاویز اور خوبصورت تصویر چھاپی گئی ہے جو شعبہ اطلاعات ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے آرٹسٹ اسحٰق ستو رنے بڑی خوبی سے تیار کی ہے۔ اس تصویر میں غالب ایک بادشاہ یا دائی ریاست کی شان سے نظر آتے ہیں۔ اس کے اردو حصہ کے ایڈیٹر حسن احمد صدیقی ایم اے ہیں۔ رسالہ میں غالب کے اشعار کے متعلق تین تصاویر جغتائی کی بنائی ہوئی اور غالب کے متعلق دو مضمون ہیں۔ ایک کا عنوان ہے "غالب کلی سیم اور ربعہ کا علم بردار اور دوسرے کا "امریکی شاعروں پر غالب کا اثر" اس کے علاوہ بعض اور تصاویر بھی غالب کے متعلق ہیں۔ اس رسالہ کا جو انگریزی ایڈیشن نکلتا ہے اس کے اگست ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں بھی وہی تصاویر اور مضمون غالب کے متعلق ہیں جو اردو ایڈیشن میں ہیں۔

شاعر

ہندوستان میں مختلف جرائد و رسائل کے جس قدر "غالب نمبر" شائع ہوئے رسالہ شاعر کا غالب نمبر ان سب سے زیادہ بہتر اور سب سے زیادہ شاندار ہے سنتے ہیں یہ پرچہ اگرچہ فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہو گیا تھا مگر مجھے یہاں پاکستان میں بے حد تلاش کے بعد بھی نہیں مل سکا میں نے خط بھی لکھا مگر انھوں نے جواب تک دینے کی زحمت گوارا نہ فرمائی۔ اپنی کوشش میں ناکام اور مایوس ہونے کے بعد میں نے اپنے محترم دوست اور غالبیات کے امام جناب مالک رام کو دہلی لکھا کہ وہ اس رسالہ کے مفصل حالات مجھے لکھ بھیجیں تاکہ انھیں میں اپنے مضمون میں شامل کر سکوں۔ محترمی مالک رام صاحب نے نہایت مہربانی فرما کر مجھے اس رسالہ پر ایک تفصیلی تبصرہ لکھ کر بھیج دیا۔ یہ تبصرہ جامع بھی ہے اور مفصل بھی۔ اور میں اس کو موصوف ہی کے الفاظ میں یہاں درج کرتا ہوں جس سے ناظرین کرام کو اس رسالہ کے غالب نمبر کی مفصل کیفیت نہایت اچھی طرح معلوم ہو جائے گی۔ مالک رام صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

نئی دہلی۔ ڈیفنس کالونی ۱۹ ستمبر ۱۹۶۹ء

کرم فرمائے من۔ آداب و تسلیمات!

آپ کے خط کا جواب بہت دیر سے جا رہا ہے۔ جس کے لئے بے حد شرمسار ہوں لیکن کچھ باعث تاخیر بھی تھا اب جواب ملاحظہ فرمائیے۔
شاعر (غالب نمبر) فروری و مارچ ۱۹۶۹ء کا مشترک شمارہ۔ صفحات ۶۱۰۔ قیمت آٹھ روپے ایڈیٹر، عجاز صدیقی اور جہدر نامہ۔ یہ پرچہ جناب سیماب اکبرآبادی نے ۱۹۳۰ء میں آگرہ سے جاری کیا تھا۔ آزادی ملک کے بعد ان کے صاحبزادے اعجاز صدیقی اس کا دفتر بمبئی لے گئے اور یہ اب تک وہیں سے چھپ کر شائع ہوتا ہے۔ زیر نظر شمارہ غالب کے لئے مخصوص ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ بہت کام کا رہا ہے۔
شروع رسالہ میں وزیر اعظم ہندوستان شریمتی اندرا گاندھی، وزیر اعلیٰ جموں و کشمیر جی ایم صادق، ڈاکٹر رس دکر یادو ر بمبئی اور جناب محمد علی وزیر حکومت میسور کے پیغامات ہیں۔ اس کے بعد مضامین شروع ہوتے ہیں اور اس حصے (بقدر نگاہ) میں ہمارے بعض مشہور اور معتبر لکھنے والوں کے نام ملتے ہیں

ملا، قاضی عبدالودود، مولانا امتیاز علی عرشی، مولانا سعید احمد اکبرآبادی، مہر محمد خاں شہاب مالیرکوٹلوی، مکین اکبرآبادی اس سعید کے حصے میں ۲۴ مضامین ہیں — نوجوان اور نسبتاً غیر معروف لکھنے والوں کے گیارہ مضمون اس کے بعد بعنوان (ماثر ادنیٰ) ہیں ان میں بھی بعض ایسے ہیں جو اس سعید کو تحریروں نے باعث نوبا منوا چکے ہیں مثلاً ڈاکٹر ریاض عا — مزاحی اور فکاہی حصہ (شوخیٔ تحریر) بھی بہت قابل قدر ہے، اور اس میں کنہیا لال کپور، فکر تونسوی اور یوسف ناظم جیسے لکھنے والوں کے نام ملتے ہیں۔

ایک حصہ غالب کے کلام کی شرح کے لئے مخصوص ہے۔ اس میں ڈاکٹر گیان چند، احمد لاری اور خود ایڈیٹر نے حصہ لیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب سہاب اکبرآبادی مرحوم نے بھی ایک شرح اردو دیوان غالب کی لکھنا شروع کی تھی لیکن وہ اسے مکمل نہ کر سکے — منظومات کا حصہ بھی بہت قابل قدر ہے۔ اس میں وہ نظمیں جمع کی گئی ہیں جن میں مختلف شعرا حضرات نے غالب کی جناب میں منظوم خراج عقیدت پیش کیا ہے — حواشی کے مضامین الگ عنوان (کفت گل فروش) کے تحت ملتے ہیں اس حصے میں سات مضامین ہیں جن میں سے بیشتر تنقیدی ہیں — پرچے میں غالب کی آٹھ اپنی تصویریں (اصلی اور نقلی) دی ہیں اور ان کے علاوہ ان کے بعض شاگردوں اور کتابوں کی ابتدائی اشاعتوں کے سرورق کی تصویریں دی ہیں — رسالہ کی طباعت میں ایک جدت یہ کی ہے کہ ہر صفحہ کی پیشانی پر وسط میں غالب کے بالائی دھڑ کی (چھوٹی سی) تصویر دی گئی ہے۔

- عرض (شاعر کی) یہ اشاعت ہر لحاظ سے غالب کے شایان شان ہے۔ ہندوستان میں اور متعدد رسالوں نے بھی اس موقع پر خاص نمبر شائع کئے ہیں لیکن شاعر کا یہ خاص نمبر اتفاق سب سے سبقت لے گیا ہے۔ والسلام والاکرام — خاکسار۔ مالک رام

شاعر کے "غالب نمبر" کے متعلق مزید معلومات حسب ذیل ہیں۔

سارے پرچے کو لائق مرتبین نے ۱۲ حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حصے کے متعلق بہتر سے بہتر مضامین حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعض خاص مضامین کے عنوان یہ ہیں — غالب کی کہانی، غالب اور حافظ کا تقابلی مطالعہ، مرزا غالب کا مذہب، غالب کے شعروں کی اردو، غالب کی غزلیہ شاعری میں شہر دہلی کا سماجی پس منظر، غالب کا دربار اور خلعت، غالب کا کلام جدید میزان میں، کلام غالب میں شعری پیکر تراشی، سید چین اور غالب کے اثر، ممدوح، غالب کی تشبیہیں اور استعارے، نئی یادگار غالب، غالب اپنی صد سالہ برسی میں، دل کے بہلانے کو غالب یہ جواب اچھا ہے، غالب سے ملئے، مذاکرہ ادبیہ دہلی، سہاب اکبرآبادی کی شرح دیوان غالب۔

پرچے کے آخر میں دو مضمون خاص محنت سے مرتب کئے گئے ہیں۔ ایک تو ان مضمون نگاروں کا ایک ایک سطر کا تعارف ہے۔ جنہوں نے اس نمبر میں مضامین لکھے ہیں — دوسرے میں غالب کی تمام تصانیف کی فہرست مع سن طباعت دی گئی ہے۔ پھر غالب پر اور ان کے فن پر جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں ان کی فہرست مع سن طباعت درج کی گئی ہے۔ یہ حصہ بالخصوص غالب پر کام کرنے والوں کے نہایت درجہ مفید ہے — اس نمبر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ دیگر مختلف تصاویر کے علاوہ اس میں غالب کی ۹ تصویریں مختلف موقعوں کی دی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے: ۱۔ غالب کی جوانی کی تصویر، ۲۔ تصویر جو غالب نے خود بنوا کر غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے بہادر شاہ ظفر کی خدمت میں پیش کی تھی، ۳۔ تصویر جو ۱۸۶۳ء میں غالب کی فارسی کلیات میں شائع ہوئی، ۴۔ ۱۸۶۵ء کی بنی ہوئی تصویر جو نواب صدر یار جنگ مولوی حبیب الرحمان شروانی مرحوم رئیس بھیکم پور کے کتب خانہ میں محفوظ ہے، ۵۔ تصویر تیار کردہ غالب کے انتقال ۱۸۶۹ء سے کچھ پہلے کی، ۶۔ تصویر جو مولانا حالی نے ۱۸۹۷ء میں اپنی کتاب یادگار غالب میں شائع کی، ۷۔ تصویر جو بدکردہ لالہ سری رام ایم اے خمخانۂ جاوید مطبوعہ پیسہ اخبار مورخہ ۳ اگست ۱۹۰۱ء، ۸۔ تصویر جو ڈاکٹر ذاکر حسین نے ۱۹۲۵ء میں دیوان غالب مطبوعہ کاویانی پریس برلن میں شائع کی، ۹۔ جو مارچ ادب لکھنؤ مرتبہ رام بابو سکسینہ محمد عسکری میں ۱۹۲۹ء میں چھپی۔ غالب کی تصویروں کے بعد اس نمبر میں غالب کے شاگردوں کے دس فوٹو دیئے گئے ہیں۔ غالب کے آگرہ والے مکان اور غالب کی قبر کی تصویر ہے۔ ازاں بعد غالب کی تحریروں کے تین فوٹو ہیں۔ سب سے آخر میں غالب کی کتابوں کے سرورق ہیں۔ رسالہ کی تقطیع ۲۰×۲۶ ہے لکھائی نہایت گنجان ہے۔ ایک صفحہ میں ۳۱ سطریں ہیں لیکن چھپائی ایسی صاف اور روشن ہے کہ پڑھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی

شاہین

یہ رعنا رکالج گجرات کا علمی اور ادبی جریدہ ہے جو سہ ماہی شائع ہوتا ہے۔ اس کا جلد ۶ کا پہلا شمارہ بابت ماہ جون ۱۹۶۹ء غالب نمبر ہے —
سائز ۲۰×۳۰ کاغذ اخباری۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ قیمت رسالہ پر کہیں نہیں لکھی۔ سرورق عمدہ آرٹ پیپر پر چھاپا گیا ہے۔ جو غالب کی بہت خوبصورت تصویر سے مزین ہے
اندر غالب کے دو شعر تصویری رنگ میں آرٹ پیپر پر دیئے گئے ہیں۔

یہ رسالہ پاکستان کے تمام غالب نمبروں میں اس لحاظ سے نمایاں ہے کہ تین زبانوں میں شائع ہوا ہے۔ اردو، پنجابی اور انگریزی تینوں حصے علیحدہ علیحدہ ہیں
اور تینوں کا ملا غالب کے لئے وقف ہیں۔ حصہ اردو کے مدیر ارشد ملک ہیں۔ پنجابی حصہ کا نام دلیس پنجاب ہے اور اسے چودھری محمد ناصر صاحب نے مرتب کیا
ہے انگریزی حصے کے ایڈیٹر محمد حنیف ہیں۔ تینوں حصوں کے مضامین عموماً بہت دلچسپ اور پرلطف ہیں۔ ایک اہم خصوصیت اس رسالہ کی یہ ہے کہ اس
میں فرسی احمد حسن صاحب متخلص بہ احمد امر ارائے قلعہ وادی پوپلیسر زمیندار کالج گجرات نے غالب کا وہ اردو دیوان جو ۱۸۶۱ء میں چھپا تھا اور جس کی اصلاح
خود غالب نے کی تھی مع ایک قاصلانہ مقدمہ کے تمام و کمال ۹۶ صفحات پر شائع کر دیا ہے۔ میں اس نمبر کے لئے اپنے محترم دوست پروفیسر قریشی احمد حسین احمد
کا نہایت ممنون ہوں کہ موصوف نے عنایت فرما کر مجھے یہ گجرات سے مدرسہ ڈاک بھیجا۔

شب خون

یہ ایک ماہوار رسالہ ہے جو الٰہ آباد سے شائع ہوتا ہے سائز ۲۰×۳۰ صفحات ۔ لکھائی چھپائی معمولی۔ قیمت فی پرچہ ایک روپیہ ایڈیٹر شمس الرحمٰن فاروقی
اس کے ماہ مئی ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں غالب پر کئی مضامین ہیں۔

شبستان

• یہ ادبی پرچہ دہلی سے زیر نگرانی یوسف دہلوی ماہوار شائع ہوتا ہے ونس ادریس اور الیاس صاحبان اس کے مدیر ہیں ڈائجسٹ سائز کاغذ لکھائی
چھپائی نہایت عمدہ۔ قیمت ۲۰ روپیے سالانہ۔ اس کا نہایت شاندار غالب نمبر غالباً فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اس کی قیمت دس روپیے ہے۔ سارا پرچہ
غالب کے متعلق بے شمار تصاویر اور بکثرت نظم و نثر مضامین سے بھرا ہوا ہے اور تقریباً سارے مضامین دلچسپ اور پرلطف ہیں آخر میں پندرہ نسخے
دیوان غالب کے سامنے رکھ کر ایک نیا دیوان غالب مرتب کیا گیا ہے جو سارے کا سارا تصاویر سے بھرا ہوا ہے۔ دیوان غالب کا اتنا اچھا اور ایسا
اعلیٰ مصور ایڈیشن شاید اب تک شائع نہیں ہوا یا کم از کم ہماری نظر سے نہیں گزرا۔ اس دیوان کی صحت میں بھی خاص اہتمام کیا ہے۔ اکیلے اس دیوان کی قیمت
دس روپیے ہوتی تو زیادہ نہ تھی مگر یہاں پورے پرچہ کی قیمت دس روپیے ہے جو واقعی بہت کم ہے۔
مضمونوں کے درج کرنے میں مدیران نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ مضمون حتی الامکان بہت مختصر ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ مضامین
رسالہ میں کھپ سکیں۔ بعض مضامین کے عنوان یہ ہیں۔ غدر ۱۸۵۷ء میں غالب پر کیا بیتی؟ غالب کو خراج عقیدت، حضرت غوث علی شاہ اور
غالب، پہلا غالب پرست، غالب کی بہو سے ایک ملاقات، غالب کی محبوبہ، غالب کے ایک شعر کی شرح (مزاحیہ) غالب کارٹونوں میں وغیرہ — اس
رسالہ میں بھی غالب پر پہلے مضمون پر بحث کرتے ہوئے ایک بڑے فاضل ادیب سید مسعود حسن رضوی نے اسی غلطی کا اعادہ کیا ہے جس کی طرف ہم "العلم" کا ذکر
کرتے ہوئے اشارہ کر چکے ہیں۔ اس رسالہ کے ۲۷۶ صفحات ہیں جن میں سے ۹۰ صفحات میں تو غالب پر نظم و نثر مضامین ہیں۔ باقی ۱۷۶ صفحات پر
نہایت نفاست کے ساتھ دیوان غالب کا جدید مرتب اور مصور ایڈیشن شائع کیا گیا ہے۔ جو یقیناً اس قابل ہے کہ علیحدہ جلد بندھوا کر اپنی لائبریری میں رکھا جائے۔

شگوفہ

زندہ دلان حیدرآباد (دکن) کا یہ مزاحیہ پرچہ سید مصطفیٰ کمال کی زیرِ ادارت نکلتا ہے۔ اور اسی اس حیثیت میں غالباً منفرد ہے کہ ڈیڑھ ماہ پیچھے شائع ہوتا ہے جہاں تک معلوم ہے پاک و ہند میں اور کوئی رسالہ ایسا نہیں جو "ڈیڑھ ماہی" ہو۔ اس کا جلد نمبر ۱ شمارہ ۲ بابت ماہ مارچ و اپریل ۱۹۶۹ء کا شمارہ "غالب نمبر" ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات پورے ایک سو۔ جس طرح یہ پرچہ ڈیڑھ ماہ پیچھے شائع ہوتا ہے اس طرح اس کی قیمت بھی ڈیڑھ روپیہ ہے کاغذ اچھا، لکھائی چھپائی معمولی۔ ایک جدت ایڈیٹر صاحب نے اس میں یہ کی ہے کہ رسالہ کے متعلق ہر شخص کا نام بہت فیاضی اور فراخ حوصلگی سے رسالہ پر لکھ دیا ہے یعنی مجلس مشاورت، مجلس ادارت، جنرل منیجر، منیجر اشتہارات، سرکولیشن منیجر، سرورق کا ڈیزائن تیار کرنے والے، کتابت کرنے والے، طابع، ناشر، ایڈیٹر، بائنڈر اور پریس سب کے نام لکھ دیئے ہیں۔ تاکہ سند رہیں اور وقت ضرورت کام آئیں۔

آج کل بھارت میں اس فقرہ کو بہت اچھالا جا رہا ہے کہ "اردو کو اس کا موزوں مقام دیا جائے گا"۔ اس پر ایڈیٹر صاحب نے اداریہ میں ایک بڑا چست فقرہ استعمال کیا ہے فرماتے ہیں "شاید قائدین ملک جان بلب اردو کے مرقد کے لئے 'موزوں مقام' کی فکر میں ہیں اور اردو کا جنازہ ذرا دھوم سے نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔" نام کے ساتھ اس رسالہ کا کام بھی شامل ہے یعنی جیسے مضامین اس رسالہ میں شائع ہوتے ہیں خواہ نظم ہوں یا نثر سب کے سب مزاحیہ اور شگفتہ ہیں اور ایڈیٹر صاحب نے ۱۰۰ صفحے میں ناظرین کے لئے ہنسنے ہنسانے کا خاصا ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔ شروع میں "سوانح غالب" بھی خالص مزاحیہ رنگ میں لکھی ہے۔ بعض مضامین اور نظموں کے عنوانات یہ ہیں۔

ومس مارگریٹ دو عالم مرزا گردش پر غالب کے کلام کی مزاحیہ تشریح، غالب کا حسن طلب اور حسن اعتراض، مرزا نوشہ کا عقد ثانی، دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے، غالب نکس ہے، غالب اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ، ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے، دیوان غالب صاحب، غالب کا مزاحیہ انتخاب وغیرہ وغیرہ۔

صبح امید

یہ ماہوار ادبی پرچہ کمائی پور بستی سے زیرِ ادارت عبدالحمید جوہر سے شائع ہوتا ہے اس نے خاص طور پر تو کوئی غالب نمبر نہیں نکالا مگر ماہ جولائی ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں غالب پر متعدد مضامین خصوصیت سے شائع کئے ہیں جسے آپ بلحاظ طور پر "غالب نمبر" کا نام دے سکتے ہیں۔ اس کے بعض مضامین کی فہرست یہ ہے۔ غالب کا فلسفۂ حیات، غالب کا فلسفۂ غم، غالب کی جمہوریت پسندی، غالب آئینہ ایام میں وغیرہ۔

"صحیفہ" (حصہ اول)

یہ بلند پایہ خالص علمی سہ ماہی رسالہ مجلس ترقی ادب لاہور کی طرف سے شائع ہوتا ہے فاضلِ جلیل ڈاکٹر وحید قریشی ایم اے، پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ڈی لٹ اس کے اعزازی مدیر ہیں۔ غالب کے متعلق شائع ہونے والے تمام پاکستانی جرائد میں صحیفہ غالباً وہ منفرد رسالہ ہے جو سب سے پہلے بازار میں آیا۔ یعنی جنوری ۱۹۶۹ء میں اس رسالہ کی دوسری دلچسپ خصوصیت یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب محترم نے جنوری ۱۹۶۹ء سے لے کر دسمبر ۱۹۶۹ء تک اس پرچے کے جتنے شمارے شائع کئے ہیں وہ سارے کے سارے غالب نمبر ہیں۔ یہ خصوصیت پاک و ہند کے اور کسی رسالہ کو حاصل نہیں۔ تعجب ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو غالب کے متعلق اتنے بے شمار مضامین کہاں سے مل گئے۔ تیسری نمایاں خصوصیت اس رسالہ کی یہ ہے کہ پاک و ہند میں جس قدر غالب نمبر شائع ہوئے ان میں سے کسی میں بھی غالب کی تاریخ گوئی پر کوئی مضمون شائع نہیں ہوا۔ سوائے صحیفہ کے جس میں اس موضوع پر کسریٰ صاحب منہاس کا ایک بہت مبسوط مقالہ ۲۵ صفحات پر چھپا۔ نقوش کے غالب نمبر میں بھی اس موضوع پر ایک مضمون شائع ہوا ہے مگر وہ صرف چھ صفحے کا ہے۔ اور وہ بھی کسریٰ صاحب کا لکھا ہوا ہے۔

اس رسالہ کا زیرِ نظر شمارہ اس کا چھیالیسواں نمبر ہے جو جنوری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اس کے مضامین سب کے سب نہایت اعلیٰ، عمدہ اور دلچسپ ہیں اور چوٹی کے ادیبوں کے لکھے ہوئے ہیں جن کی غالبیات میں کوئی تنبیہ ہو سکتا ہے، نہ ادب میں۔ سارے مضامین ٹھوس قسم کے ہیں۔ اور شائقین ادب کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ۔ یوں سمجھئے کہ اردو کے نامور انشاپردازوں نے مل کر نہایت کاوش اور محنت کے بعد خوشنما اور ادبی پھولوں کا ایک پر بہار گلدستہ تیار کیا ہے۔ جسے صحیفہ کے غالب نمبر کا نام دے دیا گیا ہے۔ رسالہ کے سارے مضامین اور مقالات پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو تحقیقی بھی ہیں اور دلچسپ بھی۔ اس رسالے کے مضامین اور مقالات کی کل تعداد ۲۰ ہے جو پانچ سو نہایت گنجان صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ہر صفحہ کی سطریں ۳۰ ہیں۔ رسالہ بہت حسین و جمیل، خوشنما، خوبصورت ٹائپ میں چھپا ہے۔ تقطیع 20×26 ہے کاغذ نہایت عمدہ اور قیمت دس روپے ہے۔ یہ قیمت رسالہ کے غیر معمولی اخراجات کو دیکھتے ہوئے زیادہ نہیں ہے۔ مگر عوام کی جیبوں کے لحاظ سے کچھ زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ اگر قیمت میں رعایت کی جاتی تو یقیناً زیادہ لوگ اس مفید مجلّہ سے مستفید ہو سکتے۔ اس ادبی صحیفہ کی عمدگی و خوبی کا اندازہ اس بات سے لگتا ہے کہ غالبیات کے امام مالک رام مجھے اپنے ایک خط میں دہلی سے لکھتے ہیں کہ "یہاں (ہندوستان میں) بھی چند پرچوں نے (غالب کے متعلق) خاص نمبر شائع کئے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی نقوش اور صحیفہ کی گرد کو بھی نہیں پہنچا۔"

(حصّہ دوم)

صحیفہ کا حصّہ دوم اپریل ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اور یہ اس کا سینتالیسواں شمارہ ہے جو ۱۲۸ صفحات پر محیط ہے۔ اور اس میں غالب پر بہترین لکھنے والوں نے ۸ عدد مضامین تحریر فرمائے ہیں جو خالص علمی رنگ کے ہیں۔ ان میں ہر مضمون نگار نے نئے رنگ سے غالب کو دیکھا ہے اور اس کے فن اور شخصیت کو پرکھا۔ اور ناقدانہ نظر ڈالی ہے۔ قیمت ڈھائی روپے ہے۔

(حصّہ سوم)

یہ صحیفہ کا تیسرا غالب نمبر ہے جو ماہ جولائی ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا اور رسالہ کا اڑتالیسواں شمارہ ہے۔ اس کے صفحات ۱۵۴ ہیں اور اس میں نہایت اعلیٰ پایہ کے آٹھ مضامین ہیں جو بڑے بڑے فاضلوں کے لکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً مولانا عرشی، ڈاکٹر شوکت سبزواری، محمد ایوب قادری، مشفق خواجہ اور ڈاکٹر خلیل انجم وغیرہ۔ قیمت اس پرچہ کی بھی ڈھائی روپے ہے۔

(حصّہ چہارم)

صحیفہ کے "غالب نمبر" کا چوتھا حصّہ ہے۔ اس کے صفحات ۱۷۶ ہیں اور غالب کے متعلق اس میں ۱۳ مضمون ہیں۔ یہ ماہ اکتوبر ۱۹۶۹ء کا رسالہ اور صحیفہ کا انچاسواں شمارہ ہے۔ اس کی قیمت بھی ڈھائی روپے ہے۔ ان نمبروں کے ذریعہ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ غالب کے متعلق بہترین لٹریچر اہلِ دوق کے سامنے پیش کیا ہے اور یہ سلسلہ صحیفہ کا بہت بڑا ادبی کارنامہ ہے۔ صحیفہ کے ان چاروں غالب نمبروں کے مضامین میں سے بعض کے عنوان یہ ہیں (۱) آبِ حیات کے مسودہ میں غالب کے حالات، غالب اور ان کی ہمعصر صحافت، غالب پر مولانا ابوالکلام کا مقالہ، محاسن خطوطِ غالب، غالب کی مذہبی شخصیت۔ (۲) غالب کی شاعری میں تسکینِ ضمیر، غالب اور شعورِ حیات، غالب کی مسلک پسندی (۳) نسخہ حمیدیہ کی فروگزاشتیں، غالب کے دو جعلی شاگرد، غالب اور مارہرہ، غالب اور اصول لغت نگاری (۴) غالب تخلص کے اردو شعراء، غالب کے نقاد، غالب کا سیاسی ماحول، غالب کی ادا شناسی اور نواسی، غالب کے اشعار پر تین نظمیں، غالب اور ان کی بیگم

علم و فن

یہ ٹھوس تحقیقی قسم کا رسالہ دہلی سے ماہوار نکلتا ہے۔ سلطان احمد اس کے مدیر مسئول ہیں جنھوں نے اپنے رسالہ کا یہ غالب نمبر نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتھ نکالا ہے۔ یہ رسالہ کی جلد ۳ شمارہ ۴ کا اپریل ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے اور نہایت عمدہ لکھائی چھپائی اور اعلیٰ کاغذ کے ساتھ ۱۴۴ صفحات پر شائع ہوا

ہے۔ مضامین کے انتخاب میں متانت و سلامت سے کام لیا گیا ہے۔ سرورق پر غالب کے متعلق ہندوستانی ڈاکخانے نے جو ٹکٹ جاری کئے تھے ان کے ... ہیں۔ شروع میں بہت سے مشاہیر کے انٹرویو ہیں جن میں غالب کے فن کے متعلق تمام ضروری امور پر گہری روشنی ڈالی گئی ہے۔ پھر غالب کے متعلق نظم و نثر مضامین ہیں اور یہ بلاشبہ بڑی محنت اور خلوص سے لکھے گئے ہیں۔ مثنوی چراغ دیر کا منظوم ترجمہ بھی شریک اشاعت ہے۔ آخر میں غالب کے چند خطوط کے فوٹو ہیں۔ مضمون نگاروں کی تصاویر بھی ہر مضمون کے ساتھ دے دی گئی ہیں۔ غرض کتابت مجموعی طور پر اچھا نہیں بلکہ بہت اچھا ہے۔ قیمت فی پرچہ تین روپے ہے۔ اس رسالہ کے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔

واقعات غالب ہیں کے آئینہ میں، شجرۂ غالب، منظوم ترجمہ مثنوی چراغ دیر، غالب کا انداز بیاں، غالب روسیوں کا پسندیدہ شاعر وغیرہ۔

علی گڑھ میگزین

شروع میں یہ رسالہ "محمڈن اینگلو اورینٹل کالج میگزین" کے نام سے انسٹی ٹیوٹ گزٹ علی گڑھ کے ضمیمہ کے طور پر ۵ مئی ۱۸۹۱ء کو نکلا۔ بعد میں جولائی ۱۸۹۴ء سے علیحدہ رسالہ کی شکل میں شائع ہونے لگا۔ اس وقت یہ انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں نکالا کرتا تھا۔ اردو حصہ کے پہلے ایڈیٹر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی مقرر ہوئے جو اس زمانہ میں علی گڑھ کالج میں پروفیسر تھے۔ اس وقت اس میں کالج کی خبروں کے علاوہ اعلیٰ درجہ کے علمی اور ادبی مضامین بھی شائع ہوتے تھے۔ اور یہ پرچہ بڑی شان سے نکلتا تھا۔ مئی ۱۸۹۸ء میں مولانا شبلی کالج سے چلے آئے اور رسالہ کی ادارت اس کے مہتمم خواجہ محمد حسن نے سنبھال لی ۱۹۰۲ء میں اس رسالہ کا نام بدل کر علی گڑھ منتھلی رکھ دیا گیا۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد علی گڑھ میگزین" جو آج تک جاری ہے مولانا شبلی سے لے کر پروفیسر ... تک اس کی ادارت کالج کے پروفیسر کرتے رہے۔ ۱۹۲۱ء میں پہلی مرتبہ اس کی ایڈیٹری کالج کے ایک لائق طالب علم کو سونپی گئی جو آج پروفیسر رشید احمد صدیقی ہیں۔ اس کے بعد سے اس وقت تک علی گڑھ کالج کے طلبا ہی اس کے ایڈیٹر ہوتے رہے ہیں جن میں سے بعض بعد کے زمانہ میں بہت مشہور ہوتے مثلاً پروفیسر خواجہ منظور حسن، پروفیسر عبدالباسط، پروفیسر آل احمد سرور، پروفیسر ظفر احمد صدیقی، پروفیسر ابواللیث صدیقی، زار مراد آبادی، پروفیسر مجاز الدین احمد آرزو، ڈاکٹر خلیل الرحمٰن اعظمی وغیرہ۔ موجودہ ایڈیٹر (یعنی ۱۹۶۹ء میں) اسرار ہیں اور رسالہ پروفیسر آل احمد سرور سکریٹری انجمن ترقی اردو کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔ ماضی میں اس رسالہ نے بڑی ادبی خدمات انجام دی ہیں اور جو خاص نمبر اس پرچے نے اب تک شائع کئے ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ سلطان جہاں نمبر، اقبال نمبر، علی گڑھ نمبر، احسن نمبر، حالی نمبر، غالب نمبر، اکبر نمبر، طنز و ظرافت نمبر وغیرہ۔ موجودہ غالب نمبر ۴۲۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اور جنوری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے تقطیع ۱۸×۲۲ ہے۔ اس رسالہ کی دو خصوصیتیں قابل ذکر ہیں۔ ایک تو یہ کہ غالب پر کوئی مضمون باہر سے نہیں لیا گیا۔ سارے مضامین جن کی تعداد ۱۳ ہے یا کالج کے پروفیسروں نے لکھے ہیں یا کالج کے طلباء نے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ سارے مضامین پہلی بار شائع ہوتے ہیں۔ پرانے رسالوں کی نقل نہیں ہیں۔ "غالب نمبر" کے علاوہ یہ رسالہ میگزین کا ڈائمنڈ جوبلی نمبر بھی ہے۔ کیونکہ اس کو مستقل رسالہ کی صورت میں شائع ہوتے ہوئے ۷۵ برس ہو چکے ہیں اردو کا شاید ہی کوئی رسالہ اتنی طویل عمر کا اس وقت موجود ہو۔ مگر رسالہ پر کہیں قیمت لکھی ہوئی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ صرف مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے طلباء میں تقسیم ہوتا ہے۔ اس شمارہ میں غالب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چند تحریروں کے فوٹو بھی دئے گئے ہیں اور غالب کی دو تصویریں بھی ہیں اور عہد مہدی کے سرورق کا فوٹو بھی۔ اس کے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔

آثار غالب (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں غالب کے متعلق اوراق کا مجموعہ) غالب کی حصہ پسندی، غالب کی شاعری کا پس منظر، غالب کی شاعری میں شخصی کشمکش، دستنبو پر ایک نظر، غالب کا نفسیاتی شعور، غالب اور رنگم غالب، غالب غم دیدہ، علی گڑھ میگزین کے گزشتہ پرچوں میں غالب کے متعلق مضامین کی تفصیل

غالب اسٹڈیز

رام پور انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز کلاں محل دہلی کی طرف سے غالب کے متعلق یہ سہ ماہی شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ ہر سال اس سہ ماہی کے

چھ شمارے چھپ کر بِک گئے۔ پہلے چھ شمارے پہلے سال کے شائع ہوگئے ہیں جن کی قیمت تیس روپے ہے۔ اس سلسلہ کے ایڈیٹر ہندوستان کے مشہور ادیب اور مصنف جناب ڈاکٹر عابد رضا بیدار ہیں۔ اور انہوں نے کا کہنا ہے کہ کوشش کی جائے گی کہ غالب کے بارہ میں تمام ضروری اور اہم چیزیں ان سیریز میں آجائیں۔ پہلے سیریز میں علی گڑھ اور دہلی سمیناروں کی مکمل روداد ہیں۔ غالب کا وہ دیوان جو انہوں نے خود رام پور بھیجا تھا غالب کے ایک معاصر تسکین کا دیوان وغیرہ چیزیں شامل ہیں

غالب ڈائری

یہ انتہائی قیمتی اور بے حد نفیس و دلکش اور نہایت ہی حسین و جمیل ڈائری ہے جو غالب کے صد سالہ جشن کے موقع پر لونا ملٹ بک کراچی نے شائع کی ہے اور جناب آغا حسن عابدی (سربراہ پاکستان ہیومنگ ڈائرکٹر) لونا ملٹ بک لمیٹڈ کراچی نے خاکسار راقم الحروف کو ہدیۃً ارسال فرمائی ہے۔ جسے دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ شاید ہی کوئی ڈائری ایسی نفاست اور عمدگی سے شائع ہوئی ہو جیسی یہ ڈائری ہے۔ جلد نہایت ہی نرم و نازک، خوشنما، مضبوط اور منقش۔ سائز بہت بڑا، ایک صفحہ پر چار تاریخیں، کاغذ نہایت نفیس، کتابت بہترین، طباعت نہایت روشن، ہر صفحہ پر غالب کی کسی غزل کا خلاصہ (صرف چار شعروں کا) شروع میں غالب کے ایک خط کا بہت بڑا اور نہایت خوبصورت عکس، ہر ماہ کی ابتدا میں غالب کا کوئی مشہور شعر تصویری زبان میں۔ یہ ہیں اس تاریخی اور علمی ڈائری کی خصوصیات۔ جس کی تیاری، تہذیب اور آرائش میں دل کھول کر روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ اور اس کو بہتر سے بہتر دلکش صورت میں پیش کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی گئی لیکن کتابت کی بعض فروگذاشتیں اس میں بہت بُری طرح کھٹکتی ہیں۔ مثلاً ماہ فروری کے شروع میں جس شعر کو تصویری رنگ میں پیش کیا گیا ہے اس کو ان الفاظ میں لکھا گیا ہے ؎

کنج میں بیٹھا رہوں یوں پر کھلا — کاش کے ہوتا قفس کا در کھلا

حالانکہ یہاں "کاش کے" کی بجائے "کاشکے" لکھنا چاہئے تھا۔ ممکن ہے کہ جس دیوان سے یہ شعر نقل کیا گیا ہو۔ وہاں کاتب صاحب نے یہی اصلاح کر رکھی ہو۔ اور اسے ڈائری کے لئے نقل کرنے والے کاپی نویس نے نقل مطابق اصل کا ہی سے خیال رکھا ہو۔ لیکن اسی احتیاط کے باوجود غلطی پھر بھی غلطی ہی ہے۔ سنا ہے اگر جھوٹ ہو تو اس کا وبال بر راویان، کہ اس ڈائری پر فی کتاب تیس روپے لاگت آئی ہے جب جا کر ایسی نفیس اور ایسی شاندار ڈائری غالب کے قدر دانوں کی خدمت میں پیش کی جا سکی ہے اس ڈائری کی تصاویر صادقین کے موئے قلم کا شاہکار ہیں۔ جن پر مولانا عبدالماجد نے صدق جدید میں بہت ناک بھوں چڑھائی ہے۔ مگر فن آخر فن ہے اور ظاہر ہے کہ حضرت مولانا کو مصوری کے فن سے کوئی لگاؤ نہیں۔

غالب سوینیر

یہ سوینیر ادارہ فروغ اردو لکھنؤ کی طرف سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع کیا گیا ہے۔ جو اس ادبی تقریب کی مفصل روداد پر مشتمل ہے جو ۸، ۹ دسمبر ۱۹۶۸ء کو لکھنؤ میں فروغ اردو کے رسالہ کے غالب نمبر کی رسم افتتاح پر منعقد ہوئی۔ یہ سوینیر غالب کے متعلق مضامین کا اچھا ذخیرہ ہے۔

فاران

یہ پرچہ کراچی سے مولانا ماہر القادری کی زیر ادارت ماہوار شائع ہوتا ہے۔ عام ادبی، اسلامی، علمی اور تاریخی مضامین کے علاوہ خصوصیت سے مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق اس میں بہت تحقیقی اور دلچسپ مضامین اکثر شائع ہوتے ہیں اس کے ماہ فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں جو رسالہ کی جلد ۲۰ گیارہواں شمارہ ہے صرف کلام غالب کا ایک انتخاب دیا ہے اور مئی کے رسالہ میں غالب پر ایک تنقیدی مضمون بھی شائع کیا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰ صفحات ۴۸ کاغذ معمولی۔ چھپائی لکھائی اچھی۔ قیمت فی پرچہ ۶۲ پیسے۔

فاران

یہ رسالہ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور کا آرگن ہے جو اردو، پنجابی اور انگریزی تینوں زبانوں میں نکلتا ہے اور تینوں حصے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں
سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات اردو کے ۹۶۔ پنجابی کے ۲۴ اور انگریزی کے ۴۴ ہیں۔ چھپائی ٹائپ کی ہے اور کاغذ اخباری ہے۔ بہت کچھ الٹنے پلٹنے
بعد بھی یہ نہ لگ سکا کہ پرچہ ماہوار ہے یا سہ ماہی یا ششماہی۔ زیر نظر شمارہ جلد ۱۲ کا دوسرا نمبر بابت ماہ جولائی ۱۹۶۹ء ہے اور حصہ اردو کے ایڈیٹر تنویر ظہور
ہیں۔ اس کے اداریہ کا ارادہ فروری ۱۹۶۹ء میں غالب نمبر نکالنے کا تھا مگر شروع سال میں جو زبردست ہنگامے ملک میں ہوئے ان کی وجہ سے کارکنان کا یہ
عمل کی شکل اختیار نہ کر سکا۔ اس جولائی کے شمارہ میں بھی جب حالات کچھ سازگار ہوتے وہ اپنا پورا رسالہ غالب کے لئے وقف نہ کر سکے۔ تاہم "ذکر غالب" کے
سے چھ مضمون اس شمارہ میں شامل ہیں جو مختلف اہل علم کے لکھے ہوئے ہیں مثلاً "غالب کی شاعری میں طنز" اور "غالب اور نفسیات" وغیرہ۔ غالب کے متعلق
مضامین ۳۲ صفحات میں ہیں۔ رسالہ کے باقی صفحات میں دوسرے مضامین ہیں۔ پرچہ کی قیمت کہیں درج نہیں۔

فردا

یہ پندرہ روزہ رسالہ ادارہ معاشرتی بہبود ساہیوال (سابق منٹگمری) سے زیر ادارت اشرف قدسی شائع ہوتا ہے۔ اس رسالہ نے اپنا کوئی خاص
شمارہ "غالب نمبر" کے نام سے شائع کرنا نہیں چاہا۔ اور جو "غالب ڈائری" ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کر چکا ہے اسی کو کافی سمجھا۔ تاہم فروری ۱۹۶۹ء کی اشاعت
میں غالب کے چند اشعار اور غالب کے متعلق دو مضمون شامل ہیں۔ غالب اور جدید ذہن، غالب لندن میں۔ رسالہ کا سائز ۲۰×۳۰/۸ اور صفحات ۲۴ ہیں۔ قیمت
فی پرچہ ۵۰ پیسے ہے۔

فروغ اردو

یہ رسالہ چھوٹے سائز پر لکھنؤ سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ مگر اس کا غالب نمبر نہایت شان کے ساتھ بڑے سائز پر شائع ہوا ہے۔ غالب نمبر
کی ضخامت کے لحاظ سے پاک و ہند میں سب سے موٹا سالنامہ نقوش ہے اور اس کے بعد اس رسالہ کا نمبر ہے جو ۳۲۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ سائز
۲۰×۳۰/۸ کاغذ سفید، لکھائی چھپائی معمولی قیمت پندرہ روپے۔ شروع میں بہت سی معمولی تصاویر ہیں جن میں محمد حسن شمس اور سید انصار حسن ہیں۔ یہ غالب نمبر
رسالہ کی جلد ۱۵ کا شمارہ نمبر ۸ ہے۔ اس رسالہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ غالب صدی کے موقع پر ہندوستان میں سب سے پہلے شائع ہوا
یعنی یہ نومبر و دسمبر ۱۹۶۸ء کا پرچہ ہے اور ۲۷ دسمبر ۱۹۶۸ء کو شائع ہوا ہے۔ جبکہ غالب کی وفات ۱۵ فروری کو ہوئی تھی۔ غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر
رسائل کے جس قدر غالب نمبر شائع کئے گئے ان میں یہ سب سے پہلا ہے۔ رسالہ کے شروع میں بہت سی ضروری اور غیر ضروری تصاویر اور فوٹوؤں کے
بعد رسالہ کے مضامین کو آٹھ موضوعات پر تقسیم کیا گیا ہے۔ یعنی حیات غالب، تنقیدات، تحقیقی مضامین، فارسی کلام، مزاحیہ حصہ، مکتوبات اور منظومات غالب
اور غالب کے متعلق مشاہیر ادب کے مطبوعہ مضامین۔ رسالے کے سارے مضامین بہت ہلکے پھلکے اور مختصر ہیں۔ مثلاً غالب کے سفر کلکتہ کا حال صرف
۵ صفحات میں لکھا گیا ہے۔ جبکہ نقوش کے غالب نمبر میں یہی مضمون ۲۶ صفحات پر شائع ہوا ہے۔ اس مختصر نویسی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ رسالہ کا کوئی ایک مضمون
بھی ٹھوس، علمی اور تحقیقی نہیں ہے اور ہر مضمون کو پڑھ کر بڑی تشنگی محسوس ہوتی ہے تاہم اتنے بہت سے مضمون اس رسالہ میں ایسے جمع کر دئیے گئے
ہیں کہ ہر شخص کچھ نہ کچھ دلچسپی اُن میں لیتا ہے۔ غالب کی مشہور فارسی مثنوی "ابر گہربار" اس میں پوری مع ترجمہ اور تشریحات کے شائع کر دی گئی ہے جسے
امید ہے کہ لوگ بہت شوق سے پڑھیں گے۔ اس طرح غالب کی "چراغ دیر" کا بھی پورا ترجمہ موجود ہے۔ کل چھوٹے بڑے ایک سو پانچ مضامین اس
رسالہ میں غالب کے متعلق ہیں۔ ایک بہت ہی عجیب "جدت" اس رسالہ میں یہ اختیار کی گئی ہے کہ سارے رسالہ کو آٹھ حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر
حصہ کے صفحات الگ الگ دئیے گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کسی مضمون کو تلاش کر کے نکالنے کے لئے سخت دقت اور تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ پھر مکتوبات

قومی زبان (۱)

یہ انجمن ترقی اردو پاکستان کا وقیع رسالہ ہے جو کراچی سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ موجودہ ایڈیٹر جمیل الدین عالی اور مشفق خواجہ ہیں۔ سائز ۲۲×۳۰ صفحات ۱۴۰، قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ اس کا فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ جو جلد ۴۳ نمبر ۲ کا پرچہ ہے "یادِ غالب" وقف ہے۔ یہ غالب کے متعلق ۱۲ مختلف دلچسپ مضامین پر مشتمل ہے۔ ان مضامین پر "علم" کراچی کے غالب نمبر میں حسب ذیل دلچسپ تبصرہ شائع ہوا ہے۔

"اس پرچے کے عنوانات کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ پرچہ میں غالب کے فکر و فن پر مختلف زاویوں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ بعض مضامین میں غالب کا دوسرے عظیم شعراء سے مقابلہ کر کے اس کے کلام کی خصوصیات کو نمایاں کیا گیا ہے۔ بعض میں اس کے فکر و فن کا جائزہ لے کر کلام میں مختلف عناصر کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اور بعض میں اس کے تلامذہ اور عقیدت مندوں کی کثرت دکھا کر اس کے اثرات کی وسعت بتائی گئی ہے۔ غرض کلام غالب کو سمجھنے اور اس کی عظمت کا اندازہ لگانے کے لئے شیدائیان غالب کے واسطے کافی سامان اس رسالہ میں جمع کر دیا گیا ہے۔"

اس پرچے کے مندرجات کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔ بیادِ غالب، حافظ و غالب، غالب و اقبال، جدید شرح دیوانِ غالب، غالب کے ہماری ملامدہ، فکر غالب میں ہندوستانی عنصر، غالب کا اخلاقی تخیل، غالب کی اردو نثر کے چند نادر نمونے، دیوانِ غالب نسخہ مالک رام، یونیورسٹیوں میں غالب پر تحقیقی کام، اشاریہ غالب، غالب تذکروں میں

(۲)

قومی زبان کا مارچ ۱۹۶۹ء کا شمارہ بھی تمام تر غالب کے لئے وقف ہے۔ اس پرچہ میں ان مضامین کا انتخاب درج کیا گیا ہے جو غالب کے متعلق قومی زبان میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے ۔ یہ کام بہت اچھا ہوا۔ اور غالب پر کام کرنے والوں کے لئے بڑی آسانی ہو گئی۔ اس نمبر کے صفحات ۱۲۰ ہیں اور قیمت ایک روپیہ۔

(۳)

قومی زبان کے اپریل ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں بھی دوسرے ادبی مضامین کے علاوہ غالب پر تین مضمون ہیں مادۂ ہائے فرا، شمارہ میں غالب اور صد سالہ جشن غالب۔ صفحات ۱۲۰ - قیمت ایک روپیہ۔

کتاب

یہ نہایت مفید اور دلچسپ رسالہ "قومی کتاب مرکز لاہور" کی طرف سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ سید قاسم محمود اسسٹنٹ ڈائرکٹر قومی کتاب مرکز اس کے مدیر ہیں۔ اور ان کی ادارت میں رسالہ نہایت باقاعدگی اور پوری شان کے ساتھ ماہوار شائع ہوتا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰ سالانہ قیمت پانچ روپے اور فی پرچہ صرف ۵۰ پیسے ہے۔ جو بہت ہی کم ہے۔ کاغذ نیوز پرنٹ لگایا جاتا ہے اور رسالہ ہر ماہ مصنفین اور ناشرین کتب کے لئے نہایت مفید معلومات لے کر شائع ہوتا ہے۔ زیر نظر شمارہ جلد ۳ اور نمبر ۹ ہے۔ جو فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں غالب کے لئے ایک معقول حصہ علاوہ وقف کیا گیا ہے جس میں دیوان غالب طاہر ایڈیشن پورا نقل کر دیا گیا ہے۔ جس کی تمہید گوہر نوشاہی صاحب ایم۔ اے ماہر ادبی مجلس ترقی ادب نے لکھی ہے۔ "حیاتِ غالب" پر ان کا ایک مختصر مضمون بھی شریک اشاعت ہے نسخہ طاہر" کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ نسخہ ۱۸۶۰ء کا ہے جس پر غالب کے دستخط اور مہر موجود ہے۔ ۶۲ اس کی صحت کی ضمانت ہے۔ یہ نسخہ آغا محمد طاہر نبیرۂ آزاد مرحوم نے ۱۹۳۶ء میں دہلی سے شائع کیا تھا۔ کی نقل ماہنامہ کتاب میں دوبارہ شائع ہوئی ہے۔ یہ دیوان مع تمہید اور تعارف کے ۶۶ صفحات میں آیا ہے۔ جو شروع میں غالب کی ایک شا

تصویر اور آخر میں غالب کی تحریر کے عکس سے مزین ہے۔ صرف آٹھ آنے میں غالب کا پورا دیوان۔ یوں سمجھئے کہ بالکل مفت ہے یہی وجہ ہے کہ چھپتے ہی سارا پرچہ نکل گیا اور اب دفتر میں ایک کاپی بھی موجود نہیں۔

ماہنامہ "کتاب" کا دوسرا "غالب نمبر" آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ عثمان راحت سال۔

کوہستان

لاہور کے روزنامہ اخبار کوہستان کا غالب نمبر پورے اخباری سائز پر ۱۶ فروری ۱۹۶۹ء کو شائع ہوا۔ صفحات ۸ تھے۔ کھائی بہت باریک لیکن روشن فی صفحہ ۷ کالم۔ قیمت ۲۵ پیسے۔ اخباری حصہ ۴ صفحات کا الگ ہے۔ بعض اہم مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔ غالب کا خاندانی سلسلہ' غالب کا قصیدہ مختارالملک کی شان میں' غالب اور کرایہ کا مکان' غالب عقیدہ اور عمل کے اعتبار سے صوفی تھے۔ غالب کی مختلف تصاویر اور غالب یادگاری ٹکٹ کے فوٹو اس نمبر کی زینت ہیں۔

گلفشاں

یہ پندرہ روزہ ادبی رسالہ ہے جو لاہور سے ایم۔ یاسین شاہد کی زیرادارت (غالباً فی الحال ماہوار) ڈائجسٹ سائز پر شائع ہوتا ہے۔ کاغذ بورڈ پرنٹ لگایا جاتا ہے۔ اس کے دو شمارے غالب نمبر کے نام سے نکل چکے ہیں۔ ان دونوں خاص نمبروں میں غالب کے متعلق بہت اچھے اچھے مضمون شائع ہوتے ہیں۔ جو غالبیات کا ایک بہت معقول حصہ بن سکتے ہیں۔ اس رسالہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں غالب کے متعلق جس شخص کی کوئی نظم یا مضمون شائع ہوتا ہے اس کا فوٹو اور مختصر سوانحی حالات بھی ساتھ دے دئے گئے ہیں۔ یہ بہت محمود طریقہ ہے اور اس کے ذریعہ سے بہت سے معروف اور غیر معروف لکھنے والوں کے حالات محفوظ ہو جاتے ہیں۔ ان حالات میں سے اکثر درج خود ہیں اور عجیب عجیب "گل کاریوں" سے مزین ہیں۔

(حصہ اول)

اس رسالہ کا غالب نمبر حصہ اول جلد ۳ کا شمارہ ۴ ہے جو ۱ مارچ ۱۹۶۹ء کو شائع ہوا۔ ایڈیٹر ایم یاسین شاہد۔ مرتبہ سیف زلفی صفحات ۱۹۲۔ قیمت دو روپے۔ غالب کے متعلق بعض فوٹو اور کچھ کارٹون بھی شریک اشاعت ہیں۔ اس کے بعض مضامین کی فہرست حسب ذیل ہے۔ نام و سلام رسی غالب ایک تہذیب' غالب کی ازدواجی زندگی' ڈرامہ متعلق غالب وغیرہ' رسالہ غالب کی تصاویر' غالب کے گھر کا فوٹو' غالب کا کتبہ از میر مہدی مجروح اور غالب کے غیر مطبوعہ خط کے عکس سے مزین ہے۔

(حصہ دوم)

اسے بھی سیف زلفی نے مرتب کیا ہے اور یہ رسالہ کا ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے۔ صفحات ۱۹۲ ہیں اور قیمت دو روپے ہے۔

اس نمبر کا تصویری حصہ حسب ذیل فوٹوؤں پر مشتمل ہے۔ غالب کی تصویر' اردوئے معلیٰ کے پہلے ایڈیشن ۱۸۶۹ء کے سرورق کا عکس لیکن بالکل اڑا ہوا' میر امن کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک رباعی جو غالب کی شان میں ہے' غالب کے مختلف مکانوں کے نقشے' اس حویلی خانہ کا فوٹو جس میں غالب پر علت قمار بازی قید ہے' غالب کا مقبرہ' غالب کے اشعار کے کارٹون۔ جو مضمون اس رسالہ میں غالب کے متعلق درج کئے گئے ہیں ان میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں:۔ نام و نشانم مپرس کا دوسرا حصہ۔ غالب کی انفرادیت' اندیشہ ہائے دور دراز' غالب کے بعض ہاتھ رنگ رنگ' غالب کا علمی ماحول' متوح قلم و متوح زبان غالب' غالب کے غم کا نفسیاتی پہلو' غالب میدان حشر میں' ہم سخن فہم ہیں وغیرہ۔

پہلے مضمون میں جو حضرت فاضل جلیل سید مرتضیٰ حسن صاحب کا لکھا ہوا ہے بہت سی تاریخی اور واقعاتی غلطیاں موجود ہیں۔ "فاضل" جیسے مشہور بزرگ سے ایسی غلطیوں کا سرزد ہونا عجیب سی بات ہے۔ صفحہ ۱۵۴ پر بجائے السلام وعلیکم کے اسلام وعلیکم لکھا ہوا ہے۔ جو قطعاً بے معنی

فقرہ ہے۔ پھر صفحہ ۱۵۴ کے بعد جو صفحہ ۱۵۵ آتا ہے وہ مضمون بالکل خبط ہو جاتا ہے۔ یہ کچھ اچھا ہی ہوا کہ اس مضمون میں مضمون نگار نے غالب پر کوشش کر کے آخر کار جنت میں داخل کرا ہی دیا۔ ورنہ معلوم نہیں کہ غریب کا کیا حشر ہوتا۔

لاہور

"لاہور" نام کا یہ ہفتہ وار جریدہ بہت آب و تاب کے ساتھ لاہور سے زیر ادارت مشہور شاعر و صحافی ثاقب زیروی بہت باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ مگر مدیر محترم جب بھی کبھی سر راہے ملتے ہیں تو بہت مایوسی کے لہجے میں فرمایا کرتے ہیں کہ یہ پرچہ چلتا نہیں عنقریب بند کر دوں گا۔ مگر ہم ہر بار یہی خیال کرتے ہیں کہ ثاقب صاحب کسر نفسی اور خاکساری سے کام لے رہے ہیں۔ ورنہ یہ پرچہ خوب چلتا ہے اور خاصا مقبول ہے کیونکہ اس کے مضامین عموماً مفید اور اس کے اداریہ نوٹ بہت دلچسپ اور پر لطف ہوتے ہیں۔ خصوصاً وہ مضامین جو ایڈیٹر صاحب فرضی ناموں سے لکھتے ہیں۔ ادبی، تاریخی، اسلامی، سیاسی، اصلاحی اور معاشرتی مضامین کا یہ اخبار ایک حسین گلدستہ ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۴ ضخامت ۱۶ صفحات کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ اس کا ۱۷ فروری ۱۹۶۹ء کا پرچہ "غالب نمبر" ہے۔ مگر اس نمبر میں دوسرے مضامین اس قدر بھر گئے ہیں کہ غالب مرحوم کے لئے گنجائش کم ہی نکل سکی۔ غالب کے متعلق اس شمارہ میں صرف دو مضمون اور دو نظمیں ہیں۔

"ماہِ نو"

یہ حکومت پاکستان کا سرکاری پرچہ ہے۔ جو شروع قیام پاکستان سے نہایت باقاعدگی کے ساتھ ماہوار کراچی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کا یہ غالب نمبر رسالہ کی جلد ۲۲ کا پہلا اور دوسرا یکجائی شمارہ ہے جو جنوری و فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ موجودہ ایڈیٹر فضل قدیر صاحب ہیں۔ چھپائی لیتھو کی ہے۔ کاغذ بہت اعلیٰ لگایا گیا ہے۔ صفحات ۸۴ ہیں۔ تقطیع سب ماہناموں سے بڑی ہے مگر قیمت بہت کم یعنی صرف تین روپے ہے۔ سرکاری پرچہ ہونے کے باعث اس سے اس امر کی بجا توقع ہو سکتی تھی کہ اس کا غالب نمبر اپنے معاصرین کے تمام خاص نمبروں پر غالب آ جاتا اور مضامین کی فراوانی اور صفحات کی زیادتی میں سارے پرچوں سے بازی لے جاتا مگر ہوا یہ کہ ع یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
اور ماہِ نو اطمینان سے بیٹھا "یارانِ تیز گام" کو دیکھتا رہا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ "اس سلسلہ میں ماہِ نو کو یہ فخر حاصل ہے کہ کم و بیش گزشتہ بیس سال سے یہ فروری کا شمارہ متواتر غالب کی یاد منانے کے لئے وقف کرتا آیا ہے۔" لہٰذا اس نے اس 'فخر' کو اپنے لئے کافی سمجھا اور موجودہ غالب نمبر کے لئے کوئی خاص تیاری نہ کی لیکن پھر بھی حکومت ہند کے سرکاری جریدہ "آجکل" سے بہتر رہا جس کا 'غالب نمبر' صرف ۴۵ صفحات کا شائع کیا گیا ہے۔

"ماہِ نو" کے اس غالب نمبر میں غالب پر ۳۴ مضمون شامل اشاعت ہیں ان میں سے ۱۰ مضمون نئے ہیں۔ اور ۲۴ مضامین ماہِ نو کے گزشتہ پرچوں سے نقل کئے گئے ہیں یعنی غالب پر ماہِ نو میں اس کے وقتِ اجراء سے لے کر اب تک جس قدر مضامین شائع ہوتے تھے "غالب نمبر" میں وہ یکجا کر دئیے گئے ہیں۔ ماہِ نو کے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔

غالب کے سیاسی افکار، غالب کے چند غیر مطبوعہ لطیفے اور اشعار، تلامذۂ غالب، غالب حالی جمالی، غالب اور غمِ دوراں، مولانا آزاد بنام غالب، غالب بحیثیت شارح، غالب کا دربار اور خلعت، غالب کی انفرادیت کے چند پہلو وغیرہ۔ اس فروری ۷۰ء میں ماہِ نو کا "غالب نمبر" حسب معمول پھر شائع ہو رہا ہے۔

مشرق لاہور

یہ روزنامہ مشرق لاہور کا سنڈے ایڈیشن ہے جو روزنامہ کے نصف سائز پر ۱۶ فروری ۱۹۶۹ء کو شائع ہوا۔ صفحات ۱۶ ہیں اور قیمت غالباً

• پیسے ہے۔ ایڈیٹر اقبال احمد زبیری ہیں۔ اس پرچہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جتنے بھی مضامین غالب کے متعلق درج کئے گئے ہیں سب کے سب پُرلطف، دلچسپ اور پرمغز ہیں۔ شروع میں پورے صفحہ پر غالب کی تصویر اس شان سے شائع کی گئی ہے جیسے وہ کسی ملک کے بادشاہ یا کم از کم کسی ریاست کے رئیس ہیں۔ پرچہ میں جگہ جگہ چغتائی کی بنائی ہوئی تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں۔ غالب کی مختلف تصویروں کے علاوہ غالب کی تحریروں کے عکس بھی دیئے گئے ہیں اور غالب کی مزار اور غالب کے مکانوں کے فوٹو بھی ہیں۔ پورے پرچہ میں سوائے غالب کے اور کوئی مضمون نہیں۔ پرچہ میں چغتائی، انجمن ترقی اردو کراچی اور ادارۂ فروغ اردو لکھنؤ کا شکریہ بھی ادا کیا گیا ہے جن کے تعاون سے یہ گلدستہ تیار ہوا۔ اس کے بعض مضامین کے عنوانات یہاں

درج کئے جاتے ہیں: غالب کی اپنی زبانی میں، غالب آخر عہد دہلی نکلے، غالب کی گمشدہ غزل، غالب کی محبوبہ ان کے اشعار میں، آم اور غالب، غالب کا خط عنایت بریلوی کے نام، غالب کا تصور درد و حسن، غالب بھی غلط فہمی میں گئے۔

روزنامہ مشرق لاہور کے علاوہ کراچی سے بھی ایک وقت شائع ہوتا ہے چنانچہ کراچی کے ۱۸، ۱۹ فروری ۱۹۶۹ء کے شماروں میں غالب کے متعلق مضامین شائع ہوئے ہیں۔

مطالعہ

ہمارا اردو آرٹس سرکل کا یہ آرگن علیگڑھ سے زیر نگرانی پروفیسر کلیم الدین احمد ماہوار شائع ہوتا ہے۔ پروفیسر صاحب اردو کے بہت مشہور نقاد بزرگ ہیں۔ ادارہ کے دیگر اراکین بھی بہت لائق اور قابل حضرات ہیں۔ جنھوں نے "مطالعہ" کے غالب نمبر کو خاص محنت سے قابل مطالعہ بنا دیا ہے۔ اس رسالہ کا "غالب نمبر" جسے مرتبین نے "فکر و نظر" کا عنوان دیا ہے، جنوری اور فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے۔ رسالہ کے کل صفحات ۹۶ ہیں جن میں سے ۶۰ صفحے غالب کی نذر کئے گئے ہیں اور باقی ۳۶ صفحات میں دوسرے مضامین درج کئے گئے ہیں۔ غالب کے متعلق مضامین چونکہ غالبیات کے ماہروں کے لکھے ہوئے ہیں اس لئے سب کے سب عمدہ، مفید اور وقیع ہیں۔ اس رسالہ میں ایک دلچسپ جدت یہ کی گئی ہے کہ دس مختلف ادیبوں سے درخواست کی گئی کہ غالب کے جو ۱۰ اشعار آپ کو پسند ہوں وہ لکھ کر بھیج دیں۔ اس طرح غالب کے ایک سو منتخب شعروں کا بہت ہی حسین اور دلکش مجموعہ تیار ہو گیا۔ جو بجا طور پر اس قابل ہے کہ علیحدہ کتابی شکل میں شائع کیا جاتا۔ غالب کے متعلق اس رسالہ میں درج شدہ مضامین میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں۔ غالب اور بہار، غالب کی غزل گوئی کے مآخذ، غالب کے پسندیدہ اشعار، جوش کی نظر میں غالب، غالب کے بہاری شاگرد وغیرہ۔

معارف

یہ بہترین علمی و ادبی پرچہ ہے جسے سید سلیمان ندوی نے اعظم گڑھ سے جاری کیا تھا اور اپنی پوری شان کے ساتھ آج تک جاری ہے جیسے اعلیٰ پایہ کے علمی، تحقیقی، تاریخی اور اسلامی مضامین اس میں شائع ہوتے ہیں ایسے کسی اور پرچے میں شائع نہیں ہوتے۔ اسی اس حیثیت میں یہ بالکل منفرد مجلہ ہے۔ اس کے فروری ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں غالب پر دو نہایت اعلیٰ مضمون چھپے۔ ایک "غالب کے بریلوی تلامذہ" اور دوسرا "غالب مدح اور قدح کی روشنی میں" موخر الذکر مضمون بڑا ہی دلچسپ اور نہایت تحقیقی مقالہ ہے جو فروری سے مئی تک چھپتا رہا۔ اس مضمون کی جامعیت کا اس سے اندازہ لگائیے کہ پہلی قسط جو فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ۴۰ صفحات پر پھیلی ہوئی تھی۔ یہ مضمون سید صباح الدین عبدالرحمن جیسے نامور محقق کا لکھا ہوا ہے۔

منشور

یہ رسالہ کراچی سے ماہوار شائع ہوتا ہے بہت بڑا سائز، خوبصورت اور معمولی لکھائی چھپائی۔ اس کے فروری و مارچ ۱۹۶۹ء کے پرچہ کو "اشاعت خصوصی" کا نام دیا گیا ہے جو جلد ۲ کا دوسرا اور تیسرا شمارہ ہے۔ صفحات ۴۷ ہیں اور قیمت پچاس پیسے ہے۔ اس میں دوسرے مضامین کے علاوہ

غالب پر صرف دو مضمون ہیں۔ ممتاز حسن کا "کچھ غالب کی رباعی کچھ اپنی غلط بیانی" اور حاجی عدیل کا "غالب خطوط کے آئینے میں" اور ایک اقبال کی نظم غالب کے متعلق اور خود غالب کی ایک منظوم عرضی بہادر شاہ کے حضور میں۔ بس یہ ہے اس رسالہ کی کائنات غالب کے متعلق۔ سرورق پر غالب کا بڑا شاندار اور خوبصورت فوٹو دیا گیا ہے۔

نقوش

لاہور کا "نقوش" پاک و ہند کا وہ شاندار رسالہ ہے جس کا عدیل و سہیم اس وقت اردو زبان میں کوئی دوسرا رسالہ نہیں۔ اس نے اپنے بے حد ضخیم اور از حد مفید و اہم خاص نمبروں کی مسلسل اشاعت سے تاریخ صحافت میں جو اعلیٰ مقام حاصل کر لیا ہے وہ بالکل منفرد حیثیت رکھتا ہے اور اس کا ریکارڈ اتنا مضبوط ہے کہ ماضی میں تو خیر اس کی کوئی نظیر ہے ہی نہیں۔ مگر امید نہیں کہ مستقبل میں بھی اس پایہ کا کوئی پرچہ شائع ہو سکے۔ اور کوئی ادیب یا صحافی اس ریکارڈ کو توڑ سکے۔ اس کا ثبوت درجن بھر سے زائد وہ خاص نمبر ہیں جو نقوش اب تک شائع کر چکا ہے۔ پاک و ہند کے کسی اور رسالے نے اب تک نہ اتنے خاص نمبر شائع کئے اور نہ اتنے ضخیم پرچے آج تک کوئی رسالہ نکال سکا۔ پہلے خاص نمبروں کی طرح "غالب نمبر" شائع کرنے میں بھی نقوش نے اپنی انفرادیت کو پورے طور پر قائم رکھا ہے۔ پاک و ہند کا کوئی بھی غالب نمبر اب تک اس سے زیادہ ضخیم شائع نہیں ہوا۔ ۸۴۰ + ۲۴ = ۸۶۴ بڑے سائز کے صفحات۔ سب باریک لکھائی نہایت روشن چھپائی اور نہایت خوشنما سرورق کے ساتھ یہ نمبر منصۂ شہود پر آیا ہے۔ اور اس شان سے آیا ہے کہ اہل دل نے اختیار پکار اٹھے کہ پیلے اسی طرح کا حسن ہو، ایسا جمال ہو۔

یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ محمد طفیل صاحب مدیر نقوش نے اپنے رسالہ کا یہ غالب نمبر شائع کر کے روح غالب کے حضور میں ایسا خراج عقیدت پیش کیا ہے کہ ایسا کسی اور سے بن نہ آیا۔ اردو ساہتیہ کا کوئی ادارہ، کوئی حکومت، کوئی مجلس اور کوئی بڑے سے بڑا غالب کا پرستار اتنا شاندار غالب نمبر پیش نہیں کر سکا۔ اس کے مضامین سب کے سب نہایت محنت، نہایت تحقیق اور نہایت کاوش سے لکھے گئے ہیں۔ اور اردو کے مشہور ادیبوں اور دانشوروں نے لکھے ہیں۔ اتنے موٹے پرچے میں ایک مضمون بھی بھرتی کا نہیں ہے۔ اور مضامین قریباً سب اوریجنل ہیں۔ ادھر ادھر سے لے کر جوڑے نہیں گئے۔ پھر غالب سے متعلق ہر موضوع کے مضامین اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اس طرح یہ نمبر غالب کے سلسلہ میں ایک انسائیکلوپیڈیا بن گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلا ایڈیشن چار پانچ روز میں ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اور اس کے بعد دوسرا ایڈیشن بھی۔ یہ پرچہ فروری ۱۹۶۹ء کا نمبر ہے۔ اور قیمت صرف ۱۲ روپے ہے۔ یہ خصوصی نمبر شائع کر کے طفیل صاحب نے ادب اردو کی تاریخ میں ایسا بلند مقام حاصل کر لیا ہے جو انشاء اللہ ہمیشہ روشن و تابندہ رہے گا۔ ع

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں

نقوش کا یہ غالب نمبر جب کہ ہندوستان پہنچا تو وہاں والے اس کی عظمت، اس کی رفعت اور اس کی ضخامت کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ ان کے وہم میں بھی یہ بات نہ تھی کہ پاکستان سے بھی غالب کی یاد میں ایسا شاندار پرچہ شائع ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ایک صاحب نے وہاں سے خط لکھا جس میں وہ فرماتے ہیں "ہم نے بارہ لاکھ روپے سے غالب اکیڈمی بنا ڈالی۔ ساری دنیا سے غالب شناسوں کو بلا لیا ہمارے متعدد رسالوں اور اخباروں نے اس موقع پر اپنے خاص نمبر نکالے۔ مگر افسوس کہ ہم نقوش جیسا رسالہ نہ نکال سکے۔"

اس موقع پر مدیر نقوش کی اس دلیری کی داد دینی پڑتی ہے کہ آج جب ہر طرف سے غالب پر تحسین و آفرین کے ڈونگڑے برس رہے ہیں۔ انھوں نے طعن و تشنیع کے خوف سے بے نیاز ہو کر غالب کے ایک معاصر شمس العلماء مولانا ذکاء اللہ کی غالب کے متعلق رائے نہایت دلیری کے ساتھ صفحہ اول پر شائع کر دی جو حسب ذیل ہے۔ "غالب کا حال یہ ہے کہ سوائے شاعر ہونے کے کوئی خوبی اس میں نہ تھی۔ حسد اس قدر تھا کہ کسی کی عزت کو نہ دیکھ سکتا تھا۔ تنگ دل ایسا تھا کہ سارے بھائی بندوں کی حق تلفی کرنے میں اس کو عار نہ تھا جس روز دہلی میں مرگا وحشت ہو ہو کر کہا تھا "آج بھٹیاروں کی بولی بولنے والا مرگیا"۔ رند مشرب ایسا تھا کہ کہا کرتا تھا "صہبائی شعر کہنا کیا جانے۔ نہ اس نے شراب پی، نہ معشوقوں کے ہاتھ سے جوتیاں کھائیں، نہ جیل خانہ میں پڑا۔ طامع

اساتذہ کرام ایک ایک قصیدہ دس دس جگہ سجا تھا۔ ویسے نقوش کا یہ نمبر گوناگوں خصوصیات کا حامل ہے۔ مگر بعض اہم خصوصیات حسب ذیل ہیں۔
۱۔ شروع میں چغتائی کی بنائی ہوئی غالب کی ایک تصویر۔ ۲۔ ادب کے ۲۲ ڈاکٹروں کے لکھے ہوئے غالب کے متعلق مضمون جو اس نمبر میں شامل ہیں
۳۔ ان تمام نامور اسکالروں کے مضامین جو غالب کے متعلق ریسرچ کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ ۴۔ ریاض خیرآبادی کا وہ قلمی دیوان جو انھوں نے
غالب کدے "خرابات" میں لکھا تھا۔ سب سے پہلی مرتبہ نقوش میں شائع ہوا۔ ۵۔ غالب کے استاد شیخ معظم اکبرآبادی کے متعلق بعض نئی معلومات۔ ۶۔ غالب
کے مقدمہ پنشن کی اصل مسل موجودہ نیشنل آرکائیوز دہلی جو پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ ۷۔ غالب پر پہلا مضمون جو میر مہدی مجروح نے ۱۷ فروری ۱۹۶۹ء کو لکھا۔
نقوش کے اس شمارہ میں غالب پر ۵۰ مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ جن میں سے بعض کے عنوان یہ ہیں۔ ۱۔ غالب کی شاعری میں اخلاقی اقدار۔ ۲۔
غالب کی آوارہ خرامی۔ ۳۔ غالب کے مذہبی اور فکری میلانات۔ ۴۔ غالب کی ازدواجی زندگی ۵ غالب کی رنگین نوائی۔ ۶۔ غالب کے آخری ایام۔ ۷۔ غالب
کی وفات پر معاصرین کے تاثرات۔ ۸۔ غالب کا مقدمہ پنشن۔

(۲)

"غالب نمبر" کے بعد نقوش کا دوسرا پرچہ اگست ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ جو پرچہ کا ایک سو بارہواں شمارہ ہے اور ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کہنے
کو عام نمبر ہے مگر ملک میں شائع ہونے والے بہت سے خاص نمبروں پر بھی بھاری ہے۔ اس میں دیوانِ غالب کے نودریافت نسخہ امروہہ کے متعلق جو
مبسوط مضمون درج ہے وہ غالبیات کے شائقین کے لئے خاصے کی چیز ہے۔ ایسا تفصیلی مضمون اس نسخہ کے متعلق اب تک اور کوئی شائع نہیں ہوا۔ غالب پر
جگن ناتھ آزاد کی دلکش نظم بھی پہلی مرتبہ اس پرچہ میں شائع ہوئی۔ نقوش کا یہ "عام نمبر" پانچ خاص عنوانات پر مشتمل ہے اور ہر حصہ بہت ہی دلچسپ ہے۔ رسالہ
کی قیمت فی حصہ ایک روپیہ کے حساب سے پانچ روپے مہنگی نہیں بلکہ کچھ سستی ہی ہے۔

نقوش غالب نمبر کے حصہ دوم کا افتتاح راولپنڈی میں ۲۹ نومبر ۱۹۶۹ء کو میجر جنرل نوابزادہ شیر علی خاں صاحب وزیر اطلاعات و قومی امور حکومت
مغربی پاکستان کے ہاتھوں اور ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء کو لاہور میں جسٹس انوارالحق صاحب جج ہائی کورٹ کے ذریعہ نہایت شان کے ساتھ عمل میں آیا۔ یہ نمبر شائع کرکے
طفیل صاحب نے بلا مبالغہ اردو ادب میں وہ بلند ترین مقام حاصل کر لیا ہے جو غالب کے نام کے ساتھ ساتھ ہمیشہ قائم رہے گا۔ کیونکہ انھوں نے بڑے ڈرامائی
انداز میں انتہائی حیرت انگیز طریقہ سے دیوانِ غالب کے اس نایاب نسخہ کا عکس اس نمبر میں شائع کر دیا ہے جو غالب نے ۱۸۱۶ء میں خود اپنے قلم سے لکھا تھا
اور جس کا ہندوستان میں ایک سال سے نہایت زبردست طور پر پراپیگنڈہ ہو رہا تھا۔ اور ابھی تک وہاں اس کے چھپنے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ یہ محض
طفیل صاحب کے طفیل سب سے پہلے پاکستان کو حاصل ہوا کہ یہ عجیب و غریب اور بیش بہا تاریخی یادگار یہاں سے شائع ہوئی۔ طفیل صاحب نے ایسا
غیر معمولی کارنامہ انجام دیا ہے کہ جب تک اردو زبان موجود ہے اور جب تک غالب کا نام زندہ رہے گا طفیل صاحب کا نام بھی اس کے ساتھ ہی یقیناً
زندہ رہے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ کتاب اس صدی کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ اہم علمی اور ادبی دریافت ہے جسے عام کرنے کا سہرا قدرت نے
طفیل صاحب کے سر پر باندھا اور طفیل صاحب کے نام کو زندۂ جاوید کر دیا۔ قدرت کے اس فیاضانہ عطیہ پر طفیل صاحب جس قدر بھی ناز کریں بجا
ہے۔ طفیل صاحب نے نہایت فیاضی کے ساتھ اس بیاض کے حصول، اس کی طباعت اور تیاری میں روپیہ پانی کی طرح بہایا ہے۔ یہ انمول گوہر نایاب
غالب کے قدردانوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ طفیل صاحب کا انکسار ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ یہ نسخہ "لاہور" کے نام سے موسوم ہونا چاہیئے۔ ہمارے خیال میں تو
اس کا نام "نسخۂ طفیلیہ" یا "بیاض طفیل" ہونا چاہیئے۔ جب نسخۂ نظامی، نسخۂ حمیدیہ، نسخۂ شیرانی، نسخۂ عرشی بلکہ "نسخۂ عرشی زادہ" تک نام ہو سکتے ہیں تو نسخۂ
طفیلیہ یا نسخۂ طفیل کیوں نہیں ہو سکتا؟ اس نمبر میں ترتیب اس طرح ہے کہ ایک صفحہ پر دیوان کا عکس ہے اور مقابل کے صفحہ پر انہی اشعار کو خوشخط اور صاف
حروف میں چھاپا ہے۔ اور اس التزام کے ساتھ تمام کتاب ختم کی ہے۔ نمبر نہایت نفاست کے ساتھ چھپا ہے اور اس میں کاغذ بہترین استعمال کیا گیا ہے۔
وہ کتاب جس کے متعلق ہندوستان میں کہا گیا تھا کہ جب چھپے گی تو تین سو روپیے اس کی قیمت ہو گی۔ وہ پاکستان میں چھپ گئی ہے اور صرف تیس روپیے میں

شائقین کو دی جا رہی ہے۔ "بیاضِ غالب" کے علاوہ غالب کے متعلق بعض اہم مضامین بھی اس نمبر میں شامل ہیں۔ صفحات ۴۰۳ ہیں اور متعدد اوراق صادقین کی رنگین تصاویر سے مزین ہیں۔ اس نمبر میں جو دیوان شائع کیا گیا ہے اس کی نہایت نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ موجودہ شائع شدہ دیوانِ غالب کے سینکڑوں نسخوں میں جو کثرت سے غلطیاں موجود ہیں غالب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ بیاض ان سب کی تصحیح کرتی ہے۔ مزید اس بیاض کے ذریعہ ہم کو غالب کی ۱۹ غزلیں اور ۱۳ رباعیاں ایسی ملی ہیں جو اب تک کسی مجموعہ میں شامل نہ تھیں۔ اور اس نمبر کے ذریعہ پہلی مرتبہ منظرِ عام پر آئی ہیں۔ آخر میں طفیل صاحب نے اس سلسلہ میں حصہ سوم کا بھی اعلان کر دیا ہے جو ایک ہزار صفحات پر مشتمل عنقریب شائع ہوگا۔

نگارِ پاکستان

علامہ نیاز فتحپوری مرحوم کا مشہور ادبی ماہنامہ "نگار" آج کل "نگار پاکستان" کے نام سے زیرِ ادارت ڈاکٹر فرمان فتحپوری کراچی سے ماہوار شائع ہو رہا ہے۔ اس کا جنوری و فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے۔ کاغذ بورڈ پیپر۔ لکھائی چھپائی معمولی۔ صفحات ۱۶۰۔ قیمت تین روپے۔ سارا ۲۰۳۰ ڈاکٹر صاحب رسالہ کی تمہید میں لکھتے ہیں کہ "غالب نمبر" نکالنے کے لئے دیوانِ غالب سے کئی بار فال دیکھی مگر فال نہیں نکلی۔ اس لئے ارادہ ترک کر دیا۔ مگر آخر میں فال نکل آئی لیکن وقت بہت گزر چکا تھا۔ اتنے تنگ وقت میں نئے مضامین کہاں سے دستیاب ہوتے اس لیے یہی طے کیا گیا کہ نگار کے ۴۴ سالہ فائل پر ایک نظر ڈال کر چند مضامین منتخب کر لئے اور ان کی کتابت کرا کے "غالب نمبر" کے نام سے شائع کر دیا۔ تاکہ "روحِ غالب" سے بھی سرخروئی ہو جائے۔ "قارئین نگار" بھی مطمئن ہو جائیں اور "پرستارانِ غالب" بھی خوش ہو جائیں"۔ لوگوں کی جیب کاٹنے کی یہ ترکیب بھی خوب رہی۔ ہلدی لگی نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آیا۔

اس نمبر کے بعض مضامین یہ ہیں۔ غالب کا معاشرہ، غالب کی شاعرانہ خصوصیات، غالب پھر اس دنیا میں، غالب کا اسلوب، فارسی غزل گو شعراء میں غالب کا رتبہ، غالب کا ذہنی ارتقاء، غالب اور [illegible]، غالب کا فلسفہ وغیرہ۔

نیا دور

یہ یو۔پی گورنمنٹ کے محکمہ اطلاعات کا سرکاری رسالہ ہے جو لکھنؤ سے ماہوار شائع ہوتا ہے اس کا یہ غالب نمبر جلد ۲۴ نمبر ۱۱، ۱۲ بابت فروری و مارچ ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے جو بہت بڑے سائز پر نہایت اعلیٰ لکھائی چھپائی اور بہت نفیس کاغذ پر شائع ہوا ہے۔ صفحات ۲۰۰ ہیں اور ری مصور کام غالب پر اس شمارہ میں ۵۰ نظم و نثر مضامین ہیں اور اکثر مضامین اہم اور قابلِ مطالعہ ہیں۔ سرورق نہایت اعلیٰ درجہ کے آرٹ پیپر پر بہت خوشنما ہے جس پر غالب کی بڑی خوبصورت تصویر چھپی ہوتی ہے باوجود اتنی شان اور اس قدر عمدگی کے، قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ ایڈیٹر خورشید احمد ہیں جنھوں نے پرچہ کو بڑی خوبصورتی سے مرتب کیا ہے۔ مرزا غالب کی تحریروں کے بیں نایاب عکس۔ غالب کی مصنفہ کتابوں کے سرورق۔ غالب کے آگرہ والے مکان اور غالب کے مقبرہ کا فوٹو اس نمبر کی زینت ہیں۔ سب سے آخر میں غنی الطالس کے ایک ورق کا فوٹو پورے صفحہ پر ہے۔ جس کے حاشیہ پر غالب کی تحریر ہے۔ کتابت کی غلطیوں سے آج کل کوئی کتاب اور کوئی پرچہ خالی نہیں اور یہ خصوصیت یہاں بھی موجود ہے چنانچہ صفحہ ۱۱۶ پر "آبِ حیات" کی اصلاح کاتب صاحب نے "آبِ حیات" لکھ کر کی ہے۔ اگرچہ یہ سرکاری پرچہ ہے مگر ایڈیٹر صاحب نے ازراہِ احتیاط و دور اندیشی یہ اعلان بھی کر دیا ہے کہ "نیا دور کے مضامین میں جن خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے ضروری نہیں کہ حکومت اتر پردیش ان سے بہرحال متفق ہو۔" اس پرچہ میں جو مضامین شاملِ اشاعت ہیں ان میں سے بعض کے عنوانات ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ غالب اردو کا سدا بہار پھول، ضرب الامثال اور مرزا غالب، محاوراتِ غالب، غالب کا تصورِ زندگی، غالب کی ہمتِ عالی، قاطعِ برہان، غالب چراغِ دیر کی روشنی میں، غالب کا تصوف، غالب زندہ دلانِ لکھنؤ میں

مرزا غالب کا واقعہ اسیری، غالب کا تنقیدی شعور، غالب کی اہم اسدی کا نفسیاتی تجزیہ، غالب کی کہانی غالب کی زبانی وغیرہ۔

نئی قدریں

یہ ایک ادبی پرچہ ہے جو پاکستان کے مشہور شہر حیدرآباد (سندھ) سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ مدیر اختر انصاری اکبرآبادی ہیں۔ واقعی سندھ میں اردو کی ترویج و اشاعت کے لئے اس رسالہ کا وجود بہت غنیمت ہے اور وہ بھی اکبرآباد کے ایک شخص کے ہاتھ سے۔ اس رسالہ کا "غالب صدی ایڈیشن" غالباً مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا جو اس رسالہ کا ساتواں شمارہ ہے اور جلد کا نمبر ۱۲ ہے۔ شمارہ ۲ تا ۳ صفحات ۱۳۲ کاغذ معمولی، لکھائی چھپائی خاصی۔ سرورق پر غالب کی مرصع تصویر۔ اندر غالب پر نظم و نثر کے علاوہ ۵ مضمون ہیں جن میں غالب کی شخصیت اور فن پر لوگوں نے دل کھول کر طبع آزمائی کی ہے۔ اردو کے غالب نمبروں میں یہ رسالہ ایک اچھا اضافہ ہے۔ بعض مضامین کے عنوان یہ ہیں۔ غالب اور اردو کی لسانی تاریخ، مرزا غالب اور ہے پور، غالب سانیٹ، لوار شاعر غالب اور کاما سات، سدا بہار شاعر غالب، بٹی ہوئی شخصیت، غالب اور اپریل فول ڈرامہ، غالب کی غزل کا ایپریس ڈرامہ، وارد دہلی میں حضرت غالب کا، غالب تے رب میں وغیرہ۔

روزنامہ نوائے وقت

یہ پاکستان کا مؤقر روزنامہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ یہ اخبار پہلے حمید نظامی کی زیر ادارت شائع ہوتا تھا اب اس کے ایڈیٹر مجید نظامی ہیں۔ مجید نظامی اب روزنامہ ندائے ملت کے ایڈیٹر ہیں۔ اس اخبار نے اگرچہ کوئی غالب نمبر تو شائع نہیں کیا مگر ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں ایک بہت دلچسپ فیچر جس کا عنوان ہے "ایک یادگار پریس کانفرنس جس سے مرزا غالب نے خطاب کیا" نکاہ رنگ میں دیکھنے کی چیز ہے۔ جس میں قابل مضمون نگار عبدالقادر حسن نے غالب کی شاعری کا تجزیہ بہت دلچسپ طریقہ پر کیا ہے اور اس میں دکھایا ہے کہ غالب نہ صرف یہ کہ اس صدی کا بہت اعلیٰ درجہ کا شاعر تھا بلکہ اس کی شاعری کی اقدار ہمہ گیر اور آفاقی تھیں اور اس لحاظ سے ہم غالب کو اپنے موجودہ صدی کا بہترین ذہن اور عظیم شاعر کہہ سکتے ہیں۔

وفات غالب کا سواں سال

اس نام سے ایک نہایت خوبصورت، شاندار اور دیدہ زیب ڈائری اشرف قدسی ایڈیٹر فردا ساہیوال نے مرتب کی ہے اور جناب مظہر قادر حسن سی۔ ایس۔ پی ڈپٹی کمشنر ساہیوال کی زیر سرپرستی بڑے سائز پر ادارہ معاشرتی بہبود ساہیوال کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ کاغذ نہایت اعلیٰ لگایا ہے۔ چھپائی لکھائی نہایت نفیس ہے۔ غالب کے متعلق بہت سی نایاب تصاویر، خطوط، ان کی کتابوں کے سرورق کے فوٹو، ان کے منتخب اشعار، کے دوستوں اور شاگردوں کے فوٹو نیز ان کے متعلق مختصر مفید مضامین اس ڈائری کی زینت ہیں۔ جن کے عنوانات یہ ہیں:-

حیات غالب پر ایک نظر، حیات غالب خطوط کے آئینہ میں، غالب کے خود نوشت حالات، غالب معاصرین کی نظر میں، غالب کی تصانیف (مصور)، غالب کے لطیفے، کلام غالب کا انتخاب وغیرہ۔ چونکہ غالب کی وفات ۱۵ فروری کو ہوئی تھی اس لئے یہ ڈائری ۱۵ فروری سے شروع کی گئی ہے۔ ڈائری ملف یادداشتیں لکھنے کے لئے بھی ہر تاریخ کے لئے کافی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ڈائری کے ہر صفحہ پر غالب کے متعلق مشاہیر اہل علم کے اقوال بھی ہیں۔ غرض ڈائری حاصل کرنے کی چیز اور رکھنے کے قابل ہے۔

ویمن ڈائجسٹ

یہ عورتوں کا ماہنامہ ہے جو مسرت عزیز کی زیر ادارت گارڈی بلڈنگ نیپر روڈ لاہور سے نکلتا ہے۔ زیر نظر شمارہ اس کا سالنامہ ہے جو فروری د

مارچ ۱۹۶۹ء کا شمارہ کا پرچہ ہے اور ۲۴۳ صفحات پر شائع ہوا ہے۔ اس میں "حصّہ غالب" بھی شامل ہے مگر اس ضخیم پرچہ میں غالب پر صرف دو مضمون اور ایک نظم ہے "نظم" "نذر غالب" کے نام سے جلیس ہاشمی کی ہے اور پہلا مضمون "مرزا اسد اللہ خاں غالب" کے عنوان سے زاہدہ رعنا کا۔ دوسرا مضمون "اردو شاعری میں **غالب کا مقام**" ہے جو نیلوفر علیم خاں کا لکھا ہوا ہے۔ اس سالنامہ کی قیمت دو روپے پچاس پیسے ہے۔

ھلال

یہ ایک سرکاری ماہنامہ ہے جو فارسی زبان میں کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ رسالہ ٹائپ میں چھپتا ہے اور بہت خوبصورت چھپتا ہے کاغذ نہایت اعلیٰ اور تصویریں لگایا جاتا ہے۔ صفحہ کے ہر دو کالم ہوتے ہیں اور ۴۸ صفحات کا پرچہ ہوتا ہے۔ اللہ بخش راجپوت اس کے اڈیٹر ہیں۔ اس کا فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے جو جلد ۱۷ کا شمارہ ۱۰ کا پرچہ ہے۔ اس میں غالب پر ۱۲ مضامین نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی سے لکھے گئے ہیں۔ اور فی پرچہ ۵۰ پیسے۔

ھما (ڈائجسٹ)

یہ ماہانہ رسالہ دہلی سے بہت عمدگی کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ چھپائی لکھائی بہترین، عمدہ کاغذ اس کا طرۂ امتیاز ہیں۔ اس کی جلد ۵ شمارہ ۱۲ بابت ماہ مارچ ۱۹۶۹ء کا پرچہ غالب نمبر ہے جو اہتمام شان کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس کے ۲۳۶ صفحات ہیں اور غالب کے متعلق بے انتہا مواد کے حامل۔ غالب کے متعلق اس رسالہ کے ۱۴۸ صفحات وقف کئے گئے ہیں باقی صفحات میں دوسرے مضامین ہیں۔ مضامین کا جو حصہ غالب کے لئے ہے اس کا نام غالب نامہ ہے اور وہ شاندار تصویروں سے مزین ہے۔ قیمت ڈھائی روپے جو رسالہ کی زیبائش و آرائش کے معاملہ میں بہت ہی کم ہے۔ یہ نمبر غالب کے متعلق ہر قسم کے دلچسپ اور پُرلطف مضامین سے مملو ہے۔ اور کارکنان نے اس کو بہتر سے بہتر طور پر پیش کرنے میں بڑی محنت اور کاوش کی ہے۔ شروع میں ہندوستان اور دوسرے ممالک کے مشاہیر کے پیغامات ہیں۔ پھر غالب سے پہلے کے اور غالب سے بعد کے شعراء کے مستند حالات ہیں۔ کلام غالب کے انتخاب میں غالب کے متعدد اشعار کو تصویری رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے جو چغتائی آرٹ کے نمونے ہیں۔ غالب کی بے شمار تصاویر بھی شریک اشاعت ہیں۔ جن کی موجودگی میں یہ فیصلہ کرنا ناممکن ہو جاتا ہے کہ اصلی کونسی ہے؟ بعض خاص مضامین کے عنوانات یہ ہیں - ہمارا محبوب شاعر، غالب کی کہانی غالب کی زبانی، غالب کی خانگی زندگی، ایک عظیم نثار جسے دنیا شاعر سمجھتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

ھماری زبان

یہ انجمن ترقی اردو ہند کا ترجمان ہے جو ۲۸ سال سے ہفتہ وار شائع ہو رہا ہے اور اردو کی بہت اچھی خدمت کر رہا ہے۔ سالانہ قیمت ۵ روپے ہے اور مقام اشاعت علی گڑھ ہے۔ تقطیع ۲۲×۳/۴ ہے اور صفحات ۱۴ ہوتے ہیں۔ کاغذ بہت اچھا سفید لگایا جاتا ہے۔ اور لکھائی چھپائی عمدہ ہوتی ہے۔ مستقل اڈیٹر پروفیسر آل احمد سرور ہیں مگر ان کے ایک سال کے لئے امریکہ جانے کی وجہ سے ڈاکٹر مسعود حسین خاں صدر شعبہ لسانیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء سے اس کے مدیر مقرر ہوتے ہیں۔ اس اخبار نے خاص طور پر تو "غالب نمبر" نہیں نکالا۔ مگر شروع سال سے اس میں غالب کے متعلق ان کے شاگردوں کے متعلق اور ان کے دیوان کے متعلق بکثرت مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جو ایک ضخیم غالب نمبر سے بھی زیادہ صفحات میں پھیلے ہوتے ہیں۔ اور غالب پر ریسرچ کرنے والوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ان مضامین کا سلسلہ اب تک جاری ہے ہندوستان اور بیرونی ممالک میں جہاں جہاں اس دوران میں غالب کی صد سالہ برسی کے متعلق جلسے ہوتے۔ ان کی روئیداد بڑی تفصیل کے ساتھ اس پرچہ میں برابر شائع ہوتی رہیں اور شائع ہو رہی ہیں۔ غالب کے متعلق ہندوستان میں جو کتابیں لکھی جا رہی ہیں ان کی کیفیت بھی اس میں باقاعدہ چھپتی رہتی ہے۔ غرض غالب کے متعلق

اس رسالے کے متعلق کے فائل میں اس قدر کافی مواد جمع کیا گیا ہے کہ اگر اسے ایک جگہ جمع کیا جاتے تو بہت اعلیٰ درجہ کا "غالب نمبر" بن جاتے۔

ہمدرد صحت ڈائجسٹ

یہ بہت ہی مفید رسالہ حکیم محمد سعید صاحب دہلوی صدر ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کی زیر ادارت نہایت پابندی وقت کے ساتھ کراچی سے ماہوار شائع ہوتا ہے جس میں حفظان صحت، طب اور عام معلوماتی مضامین بہت خوبی اور رنگینی کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں یہ پرچہ شروع سے آخر تک نہایت دلچسپ، مفید اور پُر از معلومات ہوتا ہے اور حکیم صاحب موصوف اس کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے میں برابر کوشاں رہتے ہیں چھپائی لکھائی نہایت اعلیٰ، کاغذ بورڈ پیپر، سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۶۰ کے قریب اور قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ۔ زیر نظر شمارہ جلد ۳۷ نمبر ۲ ہے جو فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ خاص طور پر "غالب نمبر" تو نہیں ہے مگر ایک تو اس کے سرورق پر غالب کی ایک نہایت ہی خوبصورت تصویر دی گئی ہے۔ دوسرے غالب کی یاد میں سات نظم و نثر مضامین شریک اشاعت کئے گئے ہیں جب غالب کی یاد میں رسالہ کا ایک حصہ مخصوص کیا گیا تھا تو اگر غالب پر کام کرنے والے مشہور ادیبوں سے اس کے لئے کہا جاتا تو حکیم صاحب کی شخصیت ایسی تھی کہ کوئی شخص انکار نہ کرتا۔ اس صورت میں بہترین طور پر غالب کی یاد منائی جا سکتی تھی جو اس حال میں محض رسمی طور پر منائی گئی۔

فروری کی اشاعت کے بعد مارچ ۱۹۶۹ء میں ہمدرد صحت کا جو پرچہ شائع ہوا اس میں بھی "غالب اور سرسید" پر ایک تحقیقی اور دلچسپ مضمون پروفیسر محمد ایوب صاحب قادری کا شائع ہوا ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مارچ کے بعد بھی غالبیات کا سلسلہ ہمدرد صحت ڈائجسٹ میں جاری رہا۔ چنانچہ اپریل کے پرچہ میں غالب کا گھرانہ از مرزا ادیب، مئی کے رسالہ میں غالب ایک معلم از سہیل برکاتی۔ جون کے شمارہ میں غالب شاعر امروز و فردا از ڈاکٹر فرمان فتحپوری اور جولائی نمبر میں غالب اردو کا سب سے بڑا جدید شاعر از ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم شائع ہوتے۔ اگست کے شمارہ میں غالب کے متعلق دو کتابوں پر تبصرہ شائع کیا گیا ہے۔ پہلی کتاب ہے غالب بارگ کے آئینہ میں مصنفہ سید مطلوب حسین رضوی اور دوسرا دلستان غالب مولفہ ناصر الدین ناصر ستمبر ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں سید ضمیر جعفری نے "جیدیڈیر سے غالب کے حضور میں" پیش کئے ہیں ۱۰ صفحات کی وہ طویل تقریر ہے جو جعفری صاحب نے ۴ فروری ۱۹۶۹ء کو راولپنڈی کی شام ہمدرد میں کی

ہمدرد نونہال

بچوں اور بچیوں کا یہ نہایت دلچسپ اور شاندار پرچہ کراچی سے ماہوار نکلتا ہے اور چھوٹے سائز پر خوبصورت تصویروں، آسان مضمونوں اور مفید نظموں کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ مجلس ادارت میں مسعود احمد برکاتی اور حکیم محمد یاسین دہلوی شامل ہیں مجلس مشاورت میں الحاج سید اشرف صبوحی دہلوی کا نام دیکھ کر تعجب ہوا۔ انصافاً تو انہیں چیف ایڈیٹر ہونا چاہئے تھا جنہوں نے ۲ کے قریب بچوں کے لئے صاف آسان دلچسپ کہانیاں لکھی ہیں۔ اور جو اپنی تحریرات میں دہلی کی خالص ٹکسالی بولی استعمال کرتے ہیں اور ادارت کا بھی سابقہ تجربہ رکھتے ہیں اس رسالہ کے نگراں حکیم محمد سعید صاحب دہلوی صدر ہمدرد فاؤنڈیشن ہیں۔ اس کے ماہ فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں جو جلد ۱۷ کا دوسرا شمارہ ہے۔ غالب پر چار مضمون ہیں جن میں غالب کون ہے؟ ۲۔ بچوں کا غالب ۳۔ قادرنامہ غالب ۴۔ غالب کے لطیفے شامل ہیں۔ رسالہ کے کل صفحات ۱۱۲ ہیں جن میں سے ۱۹ صفحات غالب کے لئے وقف ہیں اس رسالہ میں ایک عجیب جدت یہ کی گئی ہے کہ جن جن صفحات پر غالب کے متعلق مضمون ہیں ان میں سے ہر صفحہ کے اوپر کونے میں غالب کی ایک چھوٹی سی خوبصورت تصویر چھپی ہوتی ہے اور رسالہ کے شروع میں پورے صفحہ پر غالب کی خوبصورت تصویر دی ہوتی ہے چھپائی لکھائی خوبصورت رنگین اور خوشنما۔ کاغذ معمولی۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

ہندوستانی ادب

یہ پرچہ جی ایم۔ جان ایم اے کی زیر ادارت حیدرآباد دکن سے ماہوار شائع ہوتا ہے اور انجمن ترقی ہندوستانی کا ترجمان ہے کتابت بہت بُری۔

طباعت اس سے بھی بُری۔ کاغذ خاصا کاتب کا عدد کی طرح چھپائی لکھائی کی بہتری کا بھی خیال رکھا جاتا۔ اس کا غالب نمبر جنوری، فروری اور مارچ ۱۹۶۹ء کا مشترکہ پرچہ ہے اور جلد ۴۹ کا شمارہ ۴، ۵، ۶ ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۱۰۴ ہیں۔ رسالہ کے کاتب اور ایڈیٹر دونوں کتابت سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ ان دونوں نے مل کر الفاظ کی شکل اور حقیقت کو اس طرح مسخ کیا ہے جس کی انتہا نہیں۔ مثلاً قصص بافتہ کو قصص بافتے۔ ملکہ کو ملکے۔ مارکو مارکے۔ آٹھ کو آٹ۔ اعلیٰ کو اعلا معیار کو معار۔ کچھ کو کج۔ جسمہ کو جسما لکھا ہے۔ اور بھی انشا اور املا کی بے شمار غلطیاں اس میں ہیں۔ لکھائی اسی گندی ہے کہ غور کر کے بھی نہیں پڑھی جاتی غالب کے ایک خط پر بے انتہا فخر کیا ہے کہ صرف ہمیں ہی اس کے چھاپنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ بقول ایڈیٹر صاحب اس نمبر کی خصوصیات یہ ہیں کہ اوّل تو اس کا ہر مضمون غالب کے متعلق ہے۔ دوسرے ہر صفحہ میں ضرور غالب کا نام آتا ہے جس سے غالب کی سو سالہ برسی کی مناسبت سے سالہ کے بھی اصفحے ہیں۔ لیکن ہمارے ناقص خیال میں اس نمبر کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا سب سے زیادہ لغو ہونا ہے۔ مضامین کی تعداد ۵۵ ہے مگر پڑھنے کے قابل شاید ایک آدھ ہی ہو اور بدخطی کے باعث اس کا بھی پڑھنا دشوار ہے۔

یادگارِ غالب

یہ وہ نخلہ یادگار ہے جو روح غالب کی خدمت میں بطور خراجِ عقیدت نہایت ادب و احترام کے ساتھ غالب کی اس صد سالہ برسی کے موقع پر پاکستان سٹوڈنٹس کراچی کی طرف سے ۱۹۶۹ء میں پیش کیا گیا ہے۔ پیش کرنے والوں میں امر حسن جمی اور جاوید اظہر پیش پیش ہیں۔ یہ یادگار اس بات کا ثبوت ہے کہ تری گھر کے اصحاب کے علاوہ بھی نوجوان طلباء ادبی اور شعری مضامین میں کافی دلچسپی لینے لگے ہیں اور اگر ہمارے اساتذہ اُن کی درست رہنمائی کریں تو وہ بہت کچھ ترقی کر سکتے ہیں۔ اور ادب کے ایسے ایسے خوشنما گلدستے تیار کر سکتے ہیں جن سے ہماری ساری ادبی فضا معطر ہو سکتی ہے۔

اس یادگار میں جس قدر مضامین شامل ہیں وہ یا تو طلبا نے خود تیار کئے ہیں یا کہیں سے نقل کئے ہیں یا بعض مشہور آدمیوں سے لکھوائے ہیں اور ان سب کو ملا کر غالب کے متعلق ایک خوبصورت مجموعہ تیار کر دیا ہے جو غالبیات میں ایک اچھا اضافہ ہے۔ بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔ غالب زندہ ہیں۔ مرزا غالب کی انفرادیت۔ غالب اور عظمت انداز بیاں اور۔ ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا۔ غالب خطوط کے آئینہ میں وغیرہ۔

یادگار مجلہ

غالب کے متعلق۔ یادگار مجلہ غالب صدی تقریبات کمیٹی گوالیار کی جانب سے اپریل ۱۹۶۹ء میں شائع کیا گیا۔ جس میں دوسرے مضامین کے علاوہ مرزا غالب اور حضرت غمگین گوالیاری سے متعلق فارسی خطوط اور ان کا اردو اور ہندی ترجمہ پیش کیا گیا۔

خاتمہ

یہ ہے مختصر بیان اُردو کے اُن جرائد و رسائل کا جنھوں نے غالب صدی کے اس موقع پر اپنے پرچوں کے غالب نمبر شائع کئے یا جنھوں نے غالب نمبر تو خاص طور سے نہیں نکالے مگر اس موقع پر عام طور سے غالب کے متعلق مضامین شائع کئے ان میں سے جن پرچوں کو میں سرفرح سال سے اس وقت تک تلاش اور فراہم کر سکا یا جن کے حالات اور کوائف مجھے مل سکے ان سب کا ذکر میں نے اس مضمون میں کر دیا ہے۔ لیکن جن پرچوں تک میری رسائی نہ ہو سکی یا جن کے متعلق مجھے کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ وہ اس فہرست میں کس طرح شامل ہو سکتے تھے ان کے علاوہ جن جرائد و رسائل کے غالب نمبروں کا ناظرین کرام کو علم ہو وہ از راہ نوازش مجھے لکھ دیں تاکہ میں اپنی فہرست کو مکمل کر لوں۔

خاکسار۔ محمد اسماعیل پانی پتی ۱۰ رام گلی مزنگ لاہور

ہندوستانی اخبارات و رسائل

(ہندوستان کے کچھ اور رسائل و اخبارات کی تفصیل معلوم ہوتی ہے جو درج ذیل ہے:

"بزم و مجلس" کلکتہ

یہ رسالہ ہندوستان کے مشہور شہر کلکتہ سے نکلتا ہے اور اس کا ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر تھا۔

"اردوئے معلیٰ" دہلی

یہ بہت مشہور ادبی رسالہ ہے جو مشہور ادیب جناب خواجہ احمد فاروقی کی زیر ادارت دہلی یونیورسٹی دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ غالب صدی کے موقع پر اس نے بھی اپنا غالب نمبر فروری ۱۹۶۹ء میں نکالا تھا۔

"افکار نو" گورکھپور

یہ ہندوستان میں گورکھپور یونیورسٹی کا بہت اعلیٰ علمی مجلہ ہے جسے افغان اللہ خاں ایم اے فاضل ادیب مرتب کرتے ہیں۔ غالب صدی کے موقع پر اس نے بھی اپنا غالب نمبر شائع کیا

"المہدی" حیدرآباد دکن

یہ رسالہ کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن سے نکلتا ہے اس کی جلد ۶ شمارہ نمبر ۳ کا پرچہ غالب نمبر ہے جو مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا اس کے مدیر محمد علی صاحب ہیں۔

"اعتمادیہ" دہلی

یہ اینگلو عربک ہائر سیکنڈری سکول اجمیری گیٹ دہلی کا آرگن ہے اس نے بھی اپنا غالب نمبر، غالب صدی کے موقع پر شائع کیا جسے محمد قاسم صدیقی صاحب نے مرتب کیا

السٹریٹڈ ویکلی۔

اخبار السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا دہلی کا ہفتہ وار انگریزی پرچہ ہے اس کا ۲۳ فروری ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں غالب پر مضمون ہیں۔

جام سفال۔ کلکتہ

غالب کا مشہور مصرع ہے۔ جام جم سے مرا جام سفال اچھا ہے اسی مصرع پر اس رسالہ کا نام رکھا گیا ہے یہ رسالہ زیر اہتمام اردو لٹریری سائٹی سینٹ انتھونی ہائر سیکنڈری سکول کلکتہ شائع ہوتا ہے اس کا ۸ جون ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے جسے شاہ وصی الدین احمد نے شائع کیا ہے۔

"اخبار حیات" دہلی

یہ ہندوستان کمیونسٹ پارٹی کا ہفتہ وار پرچہ ہے جو نئی دہلی سے شائع ہوتا ہے اس کا جلد ۷ نمبر ۸ کا شمارہ جو ۱۳ فروری ۱۹۶۹ء کو چھپا غالب نمبر ہے۔

"حیات نو" بنگلور

یہ بنگلور کالج بنگلور کا آرگن ہے اور غالب صدی کے موقع پر اس نے بھی اپنا غالب نمبر شائع کیا تھا

خاتون دکن

عورتوں کے لئے یہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ اس نے بھی غالب صدی کے موقع پر اپنا غالب نمبر ۶۹ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے مندرجات میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں۔ غالب کا ابتدائی کلام، زندگی غزل اور غالب، حسن غالب۔

"رہنمائے دکن" حیدرآباد غالب نمبر

یہ حیدرآباد دکن کا ایک روزانہ اخبار ہے جو اکیس سال سے شائع ہو رہا ہے اس کا جلد ۲۱ نمبر ۶۴ کا شمارہ ۸ مارچ ۱۹۶۹ء غالب نمبر ہے اس کے مدیر نامہ کے اڈیٹر سید وقار الدین ہیں معمولی اخباری کاغذ پر چھپا ہے اور ۱۲ صفحات کا پرچہ ہے اخبار سب بڑے سائز پر شائع ہوا ہے یعنی ایک صفحہ کا طول ۲۲ انچ اور عرض ۱۴ انچ ہے قیمت ۳۰ پیسے ہے۔ لکھائی چھپائی پہلے صفحہ کی بہت اچھی۔ باقی صفحات کی سب بری پہلے صفحہ پر تین تصویریں ہیں اوپر غالب کی درمیان میں غالب کے شاگرد ساہ طفر کی اور سب سے نیچے کی تصویر پر لکھا ہے " غالب محفل مشاعرہ میں" مضامین بھی دو ایک غالب کے متعلق ہیں باقی سارا اخبار خبروں اور اشتہاروں سے بھرا ہوا ہے۔

سٹر گل۔ کلکتہ

یہ انگریزی کا ماہوار رسالہ ہے جو ۸-۱/۱۷ رفیع سرکار لین کلکتہ سے زیر ادارت ایم ڈبلیو شائع ہوتا ہے اس کا ستمبر ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے۔

"سوویٹ دیس"

یہ سوویٹ یونین کی طرف سے نکلنے والا ماہوار رسالہ ہے جو دہلی سے جی ایل کولوکولوو کی ادارت میں شائع ہوتا ہے اس کی جلد ۱۶ نمبر ۴ فروری ۱۹۶۹ کا رسالہ غالب نمبر ہے۔

سوویٹ ریویو، دہلی

یہ رسالہ انگریزی میں سوویٹ یونین کی طرف سے دہلی سے شائع ہوتا ہے جی ایل کولوکولوو اس کے ایڈیٹر ہیں اس کا فروری ۱۹۶۹ء کا پرچہ غالب نمبر ہے۔

سوونیر۔ کلکتہ

یہ اردو لٹریری سوسائٹی کلکتہ سے شائع ہوتا ہے اور اردو میں چھپتا ہے اس کا ۱۹۶۹ء کا پرچہ غالب نمبر ہے

"سیاست" حیدرآباد دکن غالب نمبر

یہ حیدرآباد دکن کا ایک اردو روزنامہ ہے جو ۲۱ سال سے شائع ہو رہا ہے اس کا نمبر ۴۵ بابت ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ کو آپ غالب نمبر کہہ لیجئے اگرچہ اس میں غالب نمبروں جیسی شان نہیں ہے تاہم سر چھوٹانے کو کچھ نہ کچھ غالب کے متعلق اس پرچہ میں ضرور ہے بہت بڑے سائز پر اخبار شائع ہوتا ہے ایک صفحہ پر ۷ کالم ہوتے ہیں کاغذ کتابت اور چھپائی تینوں نہایت معمولی۔ قیمت ۱۶ پیسے۔

اس روزنامہ کے ۱۶ اور ۱۷ فروری کے پرچوں میں بھی غالب پہ مضامین ہیں۔

شمع حیات

یہ دہلی کالج (ایوننگ) کا اردو میگزین ہے جس کے ایڈوائزر عظمت اللہ خاں ہیں غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں انھوں نے بھی اپنا غالب نمبر شائع کیا تھا۔

غالب اور اس کا عہد

یہ اس سووینیر کا نام ہے جو اردو میں زیر نگرانی صد سالہ یادگار کمیٹی نئی دہلی کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے اس کا ۱۶ار، ۲۳ر فروری ۱۹۶۹ء کا پرچہ غالب نمبر ہے

غالب ۱۸۶۹ء – ۱۹۶۹ء

یہ اردو اور انگریزی میں شائع ہونے والا سووینیر ہے جو یادگار غالب کمیٹی نئی دہلی کی طرف سے چھپا کر رہا ہے امسال یہ صرف غالب کے لیے مخصوص تھا جو غالب صدی کے موقع پر دہلی سے شائع ہوا۔

غالب ـــ لائف اینڈ ورک

یہ انگریزی کا رسالہ ہے جو پبلیکیشنز ڈویژن منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا۔

فکر نو۔ دہلی

یہ دہلی کالج دہلی کا اردو میگزین ہے اس کا غالب نمبر غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا جسے گوہر سلطانہ نے مرتب کیا

مسلینی۔ ہبلی

یہ رسالہ جاہن سائنس کالج ہبلی (بھارت) سے شائع ہوتا ہے اور اردو انگریزی دونوں زبانوں میں چھپتا ہے۔ چیف ایڈیٹر اے ایم خان ہیں اور اردو کے ایڈیٹر پروفیسر ایم اے بیابانی ہیں۔ غالب صدی کے موقع پر اس کا بھی غالب نمبر شائع کیا گیا تھا

نذر غالب

یہ "غالب نمبر" غالب صدی تقریبات کمیٹی گلبرگہ (میسور) نے غالب صدی کے موقع پر "نذر غالب" کے نام سے شائع کیا۔

"نذر غالب"

یہ ۱۹۶۹ء کا سالنامہ ہے جو غالب صدی تقریبات کمیٹی عادل آباد دکن سے سالانہ زیر نگرانی بزم تعمیر ادب عادل آباد شائع ہوتا ہے اس کا ۱۹۶۹ء کا سالنامہ غالب نمبر ہے جو "نذر غالب" کے نام سے شائع ہوا۔

نوری چشم

یہ اردو رسالہ ہے اور جموں (کشمیر) سے ماہوار شائع ہوتا ہے ایڈیٹر سد گوپال ہیں اس کی جلد ۱ نمبر ۲، ۳ کا شمارہ بابت فروری، مارچ ۱۹۶۹ء غالب نمبر ہے۔

ماہنامہ "آج کل" دہلی

مضمون	مصنف
ملاحظات	ادارہ
سریہ عامہ	
کلام غالب کے صوتی آہنگ کا ایک پہلو	مسعود حسین خاں
محاورات غالب	ضیا احمد بدایونی
دلی کی سماجی زندگی (خطوط غالب کے آئینے میں)	سمیع حسن نقوی
میں ہوں اپنی شکست کی آواز	شمیم حنفی
غالب کی شاعری میں تجنیس	سلیم اختر
رسالہ سوالات عبدالکریم کا مصنف	منظور الحسن برکاتی
انشائے نور چشم	حیدر نقوی دستوی
غالب اور ملازمت سرکار	یوسف ناظم

غالب کی زمین میں نذر عقیدت

فراق گورکھپوری   روش صدیقی   منور لکھنوی   بسمل سعیدی
سلام مچھلی شہری   گویا پال تفتہ   شمیم کرہانی   شہاب جعفری   حسن نعیم   کمار پاشی
محمود سعیدی   رفعت سروش   مضطر بسرواری - اسما سعیدی - طالب چکوالی
شارق   فصیح اکمل قادری   جگن ناتھ آزاد   مارش پرتاپ گڑھی   کرشن موہن -
حرمت الاکرام   سعادت نظر   واحد پریمی

"آہنگ" کراچی

۲۲ فروری ۱۹۶۹ء

مضمون	مصنف
غالب	اداریہ
مرزا غالب اور ان کے خطوط	صوفی غلام مصطفی تبسم
غالب اور فن کے تقاضے	مختار صدیقی
غزل (غالب کی زمین میں)	حفیظ ہوشیارپوری
غالب کا شہر آرزو	ناصر کاظمی
آشوب آگہی 'غالب'	ممتاز حسین
غالب انداز بیاں اور شخصیت	علی سجاد مہر
اسد اللہ خاں غالب	مرزا عابد عباس
غالب کی بذلہ سنجیاں	ڈاکٹر اسلم فرخی
گنجینہ معنی (فیچر)	سید عابد رضوی
غالب کی زندگی اور ان کی شاعرانہ شخصیت	ڈاکٹر شوکت سبزواری

خطوط غالب	حامد حسن قادری
غالب کی تصوف اشعار کے تیکھے پن	ڈاکٹر اختر مسعود رضوی
غالب کی شاعرانہ طبیعت	سید وقار عظیم
مرزا غالب کی فارسی شاعری	انعام الحق کوثر
مرزا غالب کے قصیدے	”
غالب کا رنگ تغزل	مقصود پرویز
غالب کی شہرت کے موسم	ادارہ

ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی

۲۷ فروری ۱۹۶۹ء

غالب کا تخیل اقبال کے ہاں عملی شکل اختیار کر لیتا ہے	ڈاکٹر مستمل
غالب جو اپنی موت کے ۱۰۰ برس بعد بھی زندہ ہے	میرزا ادیب
غالب کی ازدواجی زندگی	عظیم قادری صدف
رام پور اور غالب	نور الصباح بیگم
چار ادیبوں کے نام مرزا غالب کے خطوط	
چچا غالب (بچوں کے لیے)	

ماہنامہ ادب لطیف لاہور

نومبر دسمبر ۱۹۶۹ء

سخن میں خامۂ غالب کی آتش افشانی

نعت	غالب
منقبت	”
نوحہ	”
غزل	غالب
رشک فارسی	
انتخاب کلام غالب اردو	منتخبہ: پروفیسر مرزا محمد منور
نقش ہائے رنگ رنگ	
انتخاب اشعار فارسی غالب	منتخبہ پروفیسر مرزا محمد منور
ذکر اس پری وش کا	

(مضامین)

غالب کی کہانی غالب کی زبانی	غالب کے خطوط سے مرتبہ
غالب سارے جہاں کے ۔ ۔	ڈاکٹر قیوم صادق احمد
غالب ایک انسان ایک قدر	ڈاکٹر آمنہ خاتون
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے	ظہیر کاشمیری
غالب بت شکن	پروفیسر یوسف احمد
غالب کے کلام کا مطالعہ	سید قدرت نقوی
غالب کا ایک شعر	پروفیسر سید وزیر الحسن عابدی
غالب اور قول محال	پروفیسر سید حامد علی
غالب کی ایک پیش گوئی	سید صمد حسن رضوی
غالب کا فلسفۂ غم	نجمہ جعفری ایم اے
غالب کا جذبۂ رشک	ذوالفقار علی آغا
غالب جاگیرداری نظام کا مرثیہ خواں	پروفیسر اے بی اشرف
غالب اور فرہاد	پروفیسر ملک حسن اختر
غالب اور سر راس مسعود	چودھری محمد حنیف شاہد ایم اے
غالب کے چند علمی مباحث	پروفیسر سید نظیر حسنین زیدی
غالب — ما لہ و ما علیہ	پروفیسر منظور احسن عباسی
غالب کا حرام مستعار	ڈاکٹر س م عارف ماہر آروی
غالب کے چند شاگرد	پروفیسر محمد ایوب قادری ایم اے
غالب کا ایک شاگرد (بابا محمد جان سوکھ)	محمد العلوی مسرور
غالب کا ایک گمنام شاگرد (صبغت اللہ عظیم آبادی)	ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی

بحضور غالب (شعرائے کرام کا غالب کو خراج عقیدت)

مرثیہ غالب	مولانا حالی مرحوم
خراج عقیدت	علامہ اقبال مرحوم
غالب	خاور لدھیانوی
مرزا اسد اللہ خاں غالب	”
غالب	ہدایت اللہ اختر
گل ہائے عقیدت	واحد پرنسی
غزل فارسی اور ترجمہ اردو	گوہر ہوشیارپوری
یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا (پوری غزل کا منظوم انگریزی ترجمہ)	صوفی اے گیو نیاز

پردۂ ساز

شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک (غالب سے متعلق

ایک نیم تاریخی سوانحی ڈراما) — عشرت رحمانی

گل نغمہ

مندرجہ ذیل شعرائے کرام کی غزلیں غالب کی زمین میں :-

سید عابد علی عابد - احمد ندیم قاسمی ڈاکٹر سلیم واحد سلیم - ابو ظفر - ثاقب زیروی شیر افضل جعفری کرار نوری عبدالحمید عدم انجم رومانی بہزاد شیرازی - ناصر زیدی شمس الرحمٰن فاروقی امید فضلی کشور ناہید کسریٰ منہاس اکرم طاہر - ظفر ابن متین سلطان رشک -

شوخیٔ تحریر (طنز و مزاح)

مضامین

غالب کا ایک شعر — فکر تونسوی

غالب کا ایک اسکیچ — احمد جمال پاشا

غالب کا بستر — ارشد میر

نظم

غالب کو برا کیوں کہو — پروفیسر دلاور فگار

حکایات خونچکاں (رپورتاژ)

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا — مرزا ظفر الحسن

ان تمام مشکلات کا تذکرہ جو غالب صدی کے سلسلہ میں

مرزا ظفر الحسن معتمد ادارہ یادگار غالب کراچی کو پیش آئیں

اس انجمن گل میں

غالب سے متعلق رسالوں اور کتابوں پر بہت سے تبصرے — اداریہ

اس کے علاوہ مضمون نگاروں کی تصاویر - غالب کی تحریر کا عکس غالب کی تصویر اور نقش چغتائی وغیرہ -

رسالہ "اردو" کراچی غالب نمبر حصہ اول

جنوری، فروری مارچ ۱۹۶۹ء

غالب کی صحیح تاریخ پیدائش — سید صمد حسین رضوی

طلسم گنجینۂ معانی — ڈاکٹر شوکت سبزواری

ابوالفضل محمد عباس رفعت شیروانی — پروفیسر عبدالقوی دسنوی

"وہ زندہ ہم ہیں ..." — ڈاکٹر وزیر آغا

غالب کا فکری جائزہ — سید محمد تقی

مجموعہ دہلی اور غالب — قاضی عبدالودود

غالب کے متعلق چند غیر معتبر روایات — نادم سیتاپوری

غالب کا مزاج شعری — مخمور اکبر آبادی

غالب کا اجتماعی احساس (خطوط کے آئینے میں) — ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار

غالب - مرآۃ الاشباہ اور حکیم احسن اللہ — ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

غالب کے ہم معنی اردو اور فارسی شعر (مضمون بیان اور زبان کی مناسبت) — مولانا غلام رسول مہر

غالب اور تلامذۂ غالب تذکرہ بسیر میں — ادارہ

غالب کا آئینہ دل — پروفیسر ممتاز حسین

راز دل اپنا — جمیل جالبی

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل — تمیم احمد

مرزا غالب کی ایک الجھن — ڈاکٹر سہیل بخاری

غالب کے اولیں تعارف نگار — ڈاکٹر فرمان فتح پوری

غالب اور سبک ہندی — لطیف اللہ

غالب کا الحاقی کلام — ایک داستان — خلیل صدانی

غالب کے سفارش نامے — مسلم ضیائی

غالب و مجروح کی مکاتیب — سید معین الرحمٰن

غالب اور اس کا ماحول — ڈاکٹر وحید قریشی

دستان خرد (غالب کی ایک غیر معروف شرح) — ڈاکٹر عبدالغنی

غالب اور تفتہ — مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل

مطالعہ غالب اور اثر لکھنوی — نثار احمد فاروقی

غالب کی حالات — محمد علی صدیقی

کچھ تلامذۂ غالب کے بارہ میں — کلب علی خاں فائق

سبد باغ دودر (تصنیف غالب تعارف ملخص حواشی) امتیاز علی عرشی

رسالہ "اردو" کراچی غالب نمبر حصہ دوم

اپریل، مئی جون ۱۹۶۹ء

نورانی گورے تھے؟ — ڈاکٹر ریاض الحسن

عنوان	مصنف
غالبیہ سے چند نوادر	اکبر علی خاں
اوجِ قبول (غالب کا مسیحانہ کلام)	سید محمد حسین رضوی
غالب اور اقبال	بشیر احمد ڈار
غالب کا سفرِ کلکتہ (ایک تاریخی غلطی کی اصلاح)	ڈاکٹر محمود الٰہی
غالب کی انانیت	سلیم احمد
غالب کے دو قلمی دیوان اور میر علی بخش خاں رنجور	ڈاکٹر سید حامد حسین
آشوبِ آگہی	سید قدرت نقوی
گنجینۂ معنی کا طلسم اور ماتی الضمیر	ڈاکٹر ابو محمد سحر
کچھ غالب کے متعلق	پروفیسر محمد ایوب قادری
سخن در سخن (متعلق تلامذۂ غالب)	ادارہ
غالب - حیات و کلام پر ایک قدیم تحریر	ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار

"اردو ادب" علی گڑھ غالب نمبر

۱۹۶۹ء کا پہلا شمارہ

عنوان	مصنف
غالب کی عظمت	پروفیسر آل احمد سرور
ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں	ڈاکٹر گیان چند
نسخۂ حمیدیہ - چند غلط فہمیوں کا ازالہ	ڈاکٹر ابو محمد سحر
حیاتِ غالب ـــ ایک مطالعہ	ڈاکٹر محمد انصار اللہ نظر
غالب ایک ایرانی کی نظر میں	کبیر احمد جائسی
مرزا غالب ـــ ایک مطالعہ	ڈاکٹر نسیم احمد
خم خانۂ جاوید اور غالب	عبد القوی دسنوی
غالب تحقیق - اپریل فول	نادم سیتاپوری
دیوانِ غالب (نسخۂ بھوپال) کی کہانی	
کتابت سے گم شدگی تک	ڈاکٹر سید حامد حسین
غالب کی تین غزلوں پر تضمینیں	محمد رضا
مکاتیبِ غالب اور ان کی ادبی افادیت	احمد ابراہیم علوی
غالب کی قصیدہ نگاری	بشیر بدر
غالب کا پیکرِ غزل	ذکاء الدین شایاں
غالب (نظم)	ردکس صدیقی

"اردو مجلس" کلکتہ (غالب نمبر)

۱۲ اکتوبر ۱۹۶۸ء

عنوان	مصنف
شجرہ مرزا غالب اور تصانیف	ادارہ
غالب کی کہانی غالب کی	مرتبہ ۔ نواب دہلوی
مرزا غالب	"
اسد اللہ خاں غالب	رئیس کمار شاد
غالب کون ہے؟	جرح محمد آبادی
غزل	غالب
مرزا غالب	اقبال
(مختلف شعراء کی مانمس غزلیں)	
۱۸۵۷ء کے المیہ پر غالب کے نظم و نثر میں تاثرات	ادارہ

"آجکل" دہلی (اساد غالب)

۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
آہ ! غالب مسدس	اکمل الاخبار دہلی ۱۷ فروری ۱۹۶۹ء
شہنشاہ معانی مرزا غالب	رفعت سروش
غالب بسلسلۂ "استادانِ سخن"	مرزا محمود بیگ
مرزا نوشہ ـــ ایک خاکہ	سرور احمد علوی
سرمایۂ غالب	مولانا عبد الصمد صارم
مرزا غالب کے یہاں نئے دور کی آہٹ	سبطی
غالب کے زمانہ کی دلی	صمیر حسن
غالب - محقق صاحبِ طرز نثر نگار	وقار احمد رضوی
لسانی راویۂ غالب	خورشید الاسلام
مرزا غالب سے شرآنک کرنے والے طلبا کے نرغے میں	غلام احمد فرقت
مرزا غالب کی فطری ظرافت اور اس کا اثر ان کی ادبی زندگی پر	ابو سعید
اردو نثر پر غالب کی ظریفانہ شخصیت کا اثر	رضا احمد صدیقی
غالب شناسی	سید عبد اللہ
خطوطِ غالب کی انفرادیت	خلیق انجم
دیوانِ غالب اور غزل	مجنوں گورکھپوری
غالب عام فہم ہے	اسلم پرویز

رسالہ "افشاں" لاہور

جلد ۳ شمارہ ۱-۲ ۱۹۶۹ء

غالب اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی — محمد یونس بٹ
غالب اور نظریہ وحدت الوجود — میاں محمد لطیف
غالب کے عادات و اطوار — محمد عبدالرشید
غالب کا جہانِ دیگر دیکھیے — مقصود احمد
غالب کے دو شاگرد، دو دوست (مجروح اور تفتہ) — اعجاز محمد صدیقی
غزل — پروفیسر محمد نذیر مہل
غزل — حافظ محمد منیر قصوری
غزل — علاؤالدین خان نصیر
غزل — افتخار احمد راہی رسول
من چیستم کہ پیشِ ... غالب — حافظ محمد منیر قصوری
ارمغانِ عقیدت خدمت جناب غالب — علاؤالدین خان نصیر

GHALIB DURING THE WAR OF INDE-
-PENDENCE BY M NAZIR MEHAL.
GHALIB AFTER THE WAR OF IND-
EPENDENCE TILL DEATH
BY AHMAD SAEED

ماہنامہ افکار کراچی
فروری، مارچ ۱۹۶۹ء

متاعِ خانہ (نادر و نایاب تحریریں)
اشاریہ — صہبا لکھنوی
واقعات غالب — سحر انصاری
ذکر غالب کچھ نئے حالات — مالک رام
غالب کی ایک نئی تحریر — مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی

اعتبارِ نغمہ (نذر غالب - طرحی غزلیں)
غالب (فارسی کلام)
رفیع خاور (منظوم ترجمہ)
عبدالمجید عدم، شیر افضل جعفری، یزدانی جالندھری، انور حارث، کمار پاشی
پیکر واسطی، آل احمد سرور، ڈاکٹر وحید اختر، شہریار، بشیر بدر، جمیل الدین عالی
جعفر طاہر، حزیں لدھیانوی، شرفی بن شاکر، حسین اکبر کمال، شاہین حنیف
خلیل الرحمٰن اعظمی، وارث کرمانی، آفتاب شمس، صبا جائسی

گوشۂ بساط (نئے مضامین)
فکر غالب کی معجز بیانیاں — مولانا غلام رسول مہر
مسائل اسلوب اور بیانِ غالب — پروفیسر احمد علی
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں — ڈاکٹر سید محمد یوسف
غالب — شاعر بت شکن — بیگم افضل کاظمی
غالب اور آزادی — افتخار احمد عدنی
غالب بحیثیت غزل گو — عرش ملسیانی
غالب کا ذہن — عتیق احمد
غالب کے تیس نقاد — سحر انصاری
غالب و ناطق — ڈاکٹر انعام الحق کوثر
غالب - میری سوت — بلقیس جہاں
میرزا غالب - جو ہوتے اب تو کیا ہوتا؟ — مختار زمن

زبانِ سپاس (منظوم خراجِ عقیدت)
سخن فہم — قمر ہاشمی
غالب سے — عزیز قیسی
سانۂ تاج گل — شبنم رومانی
غالب — محسن احسان
احتساب غالب — عرفانہ عزیز
اعتراف — ابوالخیر کشفی
نذرانۂ عقیدت — رہبر کھجاہی
تضمین غالب — صبا اکبرآبادی
مرزا غالب — احمد سلیم

محشرِ خیال (منتخب مضامین)
محاسن کلام غالب — ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری
غالب شکن — مرزا یگانہ چنگیزی
کوئی بتاؤ کہ ہم بتلائیں کیا — رشید احمد صدیقی
دستنبو (مستند اردو ترجمہ مع اشعار فارسی) — ادارہ اردوئے معلیٰ
اخبار غالب — کوثر انصاری

"افکارِ نو" گورکھپور۔ (خاص نمبر)

۱۹۶۹ء

تو قیتِ غالب	احمد حسن
غالب کی شاعری میں سماجی شعور	منور حسن
غالب کے اردو خطوط	اسعان اعظمی
اردو نثر پر خطوطِ غالب کے اثرات	انجم عرفانی
غالب کی تشبیہیں اور استعارے	ڈاکٹر احمد لاری
تراکیبِ غالب	محمد انوار الحق
غالب کی حمالیات	غلام رسول کرانی
غالب کی کتابِ زندگی	ڈاکٹر محمود الہٰی
غالب کا مسلکِ فکر	ڈاکٹر انصار اللہ نظر
غالب کا مشاہدۂ باطن	ڈاکٹر سلام سندیلوی
نقش ہائے رنگ رنگ	ادارہ
امراؤ بیگم	طلعت فاطمہ
غالب اور شیکسپیئر	شاہد جمال الرحمٰن عباسی
غالب کا غم	عطیہ خانم
غالب تصوف کے آئینے میں	فیروز احمد
حالی ــ غالب کے نقاد	اوصاف احمد
غالب کے تنقیدی خیالات	کوثر جہاں
خطوطِ غالب	ناصر جہاں
غالب اور حسرت موہانی	اُمّ طیبہ
غالب کے ادبی معرکے	نسیم یوسف
غالب کے اردو معاصرین	محمد مسلم
ڈبنگ اول بر ایک نظر	موسیٰ محروح
غالب ــ ایک نئی آواز	افضل اللہ خاں
حالی کی صورت	مصطفیٰ کمال
جشنِ غالب کی افتتاحی تقریب	ادارہ

غالب کی یاد میں مشاعرہ۔ جس میں گورکھپور کے ۲۲ شاعروں نے اپنی اپنی غزلیں سنائیں

رسالہ اقبال ریویو کراچی

جنوری ۱۹۶۹ء

غالب کی داستانِ محبت	مسلم ضیائی
غالب کی فارسی مثنوی "درد و داغ"	مولوی محمد عبداللہ قریشی

سہ ماہی الزبیر بہاولپور

نمبر ۱۵ - ۱۹۶۹ء

غالب اور بچوں کا ادب	پروفیسر رحمت فرخ آبادی
غالب اور غدر	مسعود حسن شہاب
غالب ایک تہ دار شخصیت	عبدالصمد ارشد
غالب کے چند بے رحم نقاد	صدیق طاہر

"الشجاع" کراچی

جنوری فروری ۱۹۶۹ء

اس رسالہ کے اس غالب نمبر کے مضامین کو ایڈیٹر صاحب نے آٹھ حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حصے کا عنوان غالب کے اشعار کا کوئی مصرع ہے تفصیل حسبِ ذیل ہے ۔

حصہ اوّل بعنوان اسد کا قصہ طولانی ہے مگر مختصر یہ ہے۔ اس عنوان کے ماتحت سرگذشتِ غالب " از عاجز عابدی اور غالب ماہ و سین کے آئینے میں " از ہرنس لال مارنگ کے علاوہ ایک مضمون غالب کے حالات پر اور ہے ۔

حصہ دوم ، بعنوان شاعر تو وہ اچھا ہے پہ بدنام بہت ہے " اس حصہ کے ماتحت ۶ مضامین رسالہ میں درج ہیں جو سب مزاحیہ مضامین اور ظریفانہ نظموں پر مشتمل ہیں جو شوکت تھانوی کنھیا لال کپور وجاہت علی سندیلوی راجہ مہدی علی خاں سید ضمیر جعفری لکھنوی اور فرحت اللہ بیگ کے لکھے ہوتے ہیں ۔

حصہ سوم ، بعنوان " زیب دیتا ہے اُسے جس قدر اچھا کہئے " اس کے تحت ۱۲ مختلف شعرائے غالب کی تعریف و توصیف میں نظمیں لکھی ہیں

حصہ چہارم ، بعنوان زندگی اپنی جب اس شکل سے گذری غالب " اس عنوان کے تحت ڈاکٹر محمد اشرف کا لکھا ہوا ایک ڈراما شائع کیا گیا ہے جو چار ایکٹ پر مشتمل ہے

حصہ پنجم بعنوان "ہے مشتمل خیال کہ غالب نہیں رہے" اس عنوان کے تحت غالب کی شخصیت ان کے نظریات ان کے سوانح حالات ان کی فارسی اور اردو شاعری ان کی خطوط نگاری اور ان کی نثر کے متعلق گیارہ مضمون شائع کئے گئے ہیں، جو مندرجہ ذیل حضرات کے لکھے ہیں:-
پروفیسر آل احمد سرور۔ کوثر چاند پوری۔ ڈاکٹر وحید الدین ڈاکٹر محمد حسن ڈاکٹر احتشام احمد۔ ڈاکٹر میمونہ انصاری ڈاکٹر تنویر احمد۔ ڈاکٹر راہی معصوم رضا۔ شہیر نیازی و دارا استدی پروفیسر احتشام حسین

حصہ ششم بعنوان "گنجینہ معنی کا طلسم اس کو سمجھیے" اس عنوان کے تحت غالب کے کلام کا انتخاب از شاہد عشقی غالب کے دو قطعے ایک تضمین اور ایک فارسی قطعہ مع ترجمہ دیا گیا ہے

حصہ ہفتم بعنوان "غالب کا ہے انداز بیاں اور" اس عنوان کے تحت بیس شاعروں کی غزلیں دی گئی ہیں جو غالب کی بحروں میں ہیں۔

حصہ ہشتم: بعنوان "صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ" اس عنوان کے تحت غالب کی فارسی کتاب دستنبو اور اس کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ ترجمہ محمود سعیدی کا کیا ہوا ہے اور مالک رام کا ایک مختصر سا دیباچہ اس کے ساتھ شامل ہے علاوہ ازیں ملکہ وکٹوریہ کی شان میں ایک فارسی قصیدہ بھی غالب کی تصنیف اس میں شامل ہے۔

السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا۔ دہلی (غالب نمبر)

۲۳ فروری ۱۹۶۹ء انگریزی

غالب کی شاعری کے بعض گوشے	فراق گورکھپوری
غالب کی زندگی اور واقعات	مالک رام
شاعر الساعت	رالف رسل
غالب کے خطوط	قرۃ العین حیدر
انتخاب غالب	

رسالہ العلم کراچی

اپریل تا جون ۱۹۶۹ء

نگاہ اولین

عندلیب بہارستان سخن مرزا اسد اللہ خاں غالب	سرسید احمد خاں
غالب اور میں	ڈاکٹر ممتاز حسن
غالب کی موحدانہ حقیقت	ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی
غالب شناسی	پیر حسام الدین راشدی
غالب کی آفاقیت	سید ہاشم رضا

مرقع غالب

غالب کے آباؤ اجداد	نصیب اختر ایم اے
غالب	پروفیسر ممتاز حسین
غالب خستہ حال	شیخ وحید احمد مسعود
غالب میری نظر میں	پروفیسر حبیب اللہ خاں غضنفر
کیا غالب ولی تھا؟	مولوی احترام الدین احمد شاغل
غالب کا قیام دلی میں	نصیب اختر ایم اے
مثنوی غالب در تائید مسائل اختلافیہ	مولوی حفیظ اللہ
غالب اور ۱۸۵۷ء کے مصائب	ابو سلمان شاہجہانپوری
غالب کا کتب خانہ	الحاج محمد زبیر
چھیڑ غالب سے چلی جائے	فضل احمد صدیقی ایم اے
مرزا غالب کے حالات میں پہلا مضمون (وفات کے بعد)	ڈاکٹر فرمان فتح پوری
غالب اخبارات کے آئینے میں	سید مصطفیٰ علی بریلوی
غالب کی قدر وفات کے بعد	مولوی عبداللہ قریشی
غالب کی آخری آرام گاہ	خادم سیتاپوری

غالب رنگین نوا (۱۔ شعر و شاعری)

کشاف راز فطرت	ڈاکٹر سید محمود
داستان فرہاد اور غالب کا تصور محبت	مولانا غلام رسول مہر
غالب اور گوشے	محمود اکبرآبادی
غالب اور صہبائی	ڈاکٹر پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں
غالب نام آورم	سید علی حسین
شاعر نغز گوئے خوش گفتار	پروفیسر طاہر حسین نقوی
کلام غالب میں تصوف کا عنصر	ثناء الحق صدیقی ایم اے
غالب اور مسائل حیات	لطیف اللہ ایم اے
غالب کی فلسفیانہ شاعری	کلیم زیدی ایم اے

سالنامہ الماس (غالب نمبر) میسور

بابت ۱۹۶۹ء

غالب کی کہانی	ساجدہ شیریں
عکس غالب	امۃ الحلیم
غالب کی سیرت	شاہین زہرہ
غالب کے خصائل	پروین فاطمہ
غالب کی خصوصیات	مہ جبیں
کلام غالب پر ایک نظر	فہمیدہ یاسمین
غالب کی غزل سرائی	انیس ہدایت
غالب کی اپنے خطوط میں جدت طرازی	ثریا جہاں
غالب کی ظریف نگاری	م ن سعید
قلمدان غالب	امۃ البصیر
غالب کے لطائف و نوادر	عائشہ علی محمد
غالب کے کلام پر اجمالی نظر	کریم جامل
غالب میری نظر میں	سیدہ ام حبیبہ
غالب کا تصور حسن	صفی یار ساجدہ
غالب کے عشق کا تصور	عظمت النساء
غالب سوچ بچار کے آئینہ میں	ساجدہ حاکم
بلائے جاں ہے غالب	عظمیٰ اصغری خاتون
غالب کی فن کاری	شرف عشرین
غالب کی شاعری	شمیمہ خانم
غالب کی راست گوئی	نیلوفر تمبینہ
غالب کی عظمت	منیرہ بانو
غالب اور لال قلعہ کا تعلق	زبیدہ بیگم
غالب اور علی گڑھ	انیس جہاں نور
غالب کا فلسفہ	نورالعین
غالب کی مشکل پسندی	خالدہ بانو
غالب کا انداز بیاں	رفیعہ نیکری
[illegible]	زرینہ پروین
غالب حسب میں	رعنا بیگم
غالب کی انفرادیت	پروفیسر رفعت
غالب کی سحر بیانی	پروفیسر ہاشم علی
احوال غالب	مسعود اقبال
غالب کے لطیفے ؟	ابو تراب
جدید مخطوطہ غالب اور مہارانی کالج کی طالبہ	سلمیٰ تمنائی
تاور نامہ غالب	غالب
غالب صدی کی چھاؤں میں	قیوم صادق

(اشاعت: پروفیسر محمد اکبر الدین صدیقی - حیدر آباد دکن)

"المہدی" حیدر آباد دکن

غالب نمبر مارچ ۱۹۶۹ء

غالب کی کہانی غالب کی زبانی	مرتبہ: نواب مرزا
حیات غالب	پیر مسعودی قادری
غالب اور دہلی	مرزا محمود بیگ
غالب (ڈراما)	اظہر افسر
غالب صدی تقریبات حیدر آباد دکن میں	سید دلدار حسین
مشاعرہ غالب کا آنکھوں دیکھا حال	ناظم مرزا بی

روزنامہ "امروز" لاہور

۱۶ر فروری ۱۹۶۹ء

غالب - ایک نفسیاتی شاعر	وجاہت حسین سولاپتی
غالب کی شخصیت (اس کے اشعار اور خطوط کے آئینے میں)	ڈاکٹر ناظر حسن زیدی
غالب کی شخصیت کا ایک پہلو	ابوالاعجاز صدیقی
غالب کی حسرت تعمیر	احمد ندیم قاسمی
غالب کی غیر متداول کلام	وجاہت علی سندیلوی
غالب کی اسیری تاریخی شواہد کی روشنی میں	شمیم انجم
انتخاب غالب - غیر مروجہ کلام میں سے	ادارہ
غالب کے خلاف پیر زادوں کا مقدمہ	نذیر احمد خاں
غالب اور حالی کی فکر کا موازنہ	ظہیر احمد صدیقی
غالب کے چند منتخب [illegible]	ادارہ

غالب کے کلام میں تکرار	عبدالقدوس نقوی
غالب کی شاعری کے نمایاں خد و خال	پروفیسر خلوت
غالب کی زندگی عسرت میں کٹی	عباد اللہ فاروقی
غالب کی شاعری کے پانچ دور	"
غالب کا بے مثال حافظہ	مولانا حالی
غالب کا مذہب یہ تھا کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو	معراج نیّر

انجمن اسلامیہ میگزین کراچی

فروری ۱۹۶۹ء

شذرات	ادارہ
غالب ادبیت کے آئینے میں	سید احتشام احمد
غالب، ان کی حیات اور فارسی شاعری پر ایک نظر	مالک رام
مرزا غالب اور دوسرے غالب (غالب تخلص کے دوسرے شعراء)	عندلیب شادانی
غالب اکبرآبادی یا دہلوی	عزلت جعفر
غالب اور ان کا اکبرآباد	مجاہد علی
غالب کا تصورِ غم	ڈاکٹر محمد حسن
غالب کا الہام شعر و ادب	عبدالمالک آروی
نازشِ ارضِ تاج	اختر حسین اکبرآبادی
کلامِ غالب کے موضوعات	ابوبکر صدیقی
غالب شخصیت کے آئینے میں	آل احمد سرور
تضمین غالب	صبا اکبرآبادی
غالب کا اثر نئے لکھنے والوں پر	محمد حسن عسکری

"اوراق" لاہور

اپریل ۱۹۶۹ء

غالب کی صد سالہ برسی کیوں؟ (ایک مباحثہ)

محرک: پروفیسر غلام جیلانی اصغر

شرکائے بحث: وقار عظیم۔ ریاض احمد۔ عشرت رحمانی، عرش صدیقی، نظیر صدیقی، شہزاد احمد، صلاح الدین ندیم، اعجاز فاروقی

سلامِ غالب:

غالب زندہ ہے	شبنم رومانی
غزل (بزمیہ)	جعفر طاہر
غزل	انجم رومانی
"	اکبر حمیدی
"	بشیر احمد بشیر
"	جمیل یوسف
"	سبط احمد
"	عارف عبدالمتین
"	وزیر آغا
نقدِ غالب (مرزا غالب کا مقام شعرگوئی)	مولانا غلام رسول مہر
حیاتِ غالب پر چند مقالات	ڈاکٹر عبادت بریلوی
غالب	ڈاکٹر محمد اجمل
غالب اور مضامین حسرت	پروفیسر محمد مسعود
غالب کا ذوقِ جمال	انور سدید
غالب کی انا	اختر امان

(۲) "پونم" حیدرآباد دکن

فروری ۱۹۶۹ء

صد سالہ جشن غالب	ادارہ
بدر عصر بے حضور غالب (نظم)	ڈاکٹر اقبال
غالب کے نغموں میں وحدتِ انسانی اور آفاقیت کا عنصر	احتشام حسین
غالب اور رقیب	مالک رام
غالب کون ہے	جرم محمد آبادی
غالب اور کوچۂ جاناں کا تصور	ڈاکٹر جعفر رضا
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور	کیلاش ماتھر کول مکس کاسمری
غالب کے متعلق نظمیں اور غزلیں	ساحر لدھیانوی، مخدوم محی الدین

لکشمی پرشاد فارغ، نصیر پروانہ، معصوم شرقی، حرمت الاکرام، کاوش بدری، حسرت سہروردی، یوسف ناظم

(بشکریہ پروفیسر محمد اکبر الدین صدیقی۔ حیدرآباد دکن)

"تحریک" دہلی

مارچ ۱۹۶۹ء

غالب — شہرت اور مقبولیت کے سو برس

غالب سخن فہموں کے نرغے میں	گوپال متل
غالب مجتہد یا مقلد	”
"غدر ۱۸۵۷ء" خطوط غالب کے آئینے میں	مولانا غلام رسول مہر
غالب کی فارسی تصنیف "دستنبو" کا اردو ترجمہ	محمود سعیدی
دستنبو — واقعاتی پس منظر میں	مولانا غلام رسول مہر
یادگار غالب میں مولوی محمد حسین آزاد کا حصہ	ڈاکٹر وحید قریشی

"جام سفال" کلکتہ تقریب صد سالہ غالب

۲۸ جون ۱۹۶۹ء

غالب کا انداز بیاں	پروفیسر بیگم فاطمہ محمود
غالب کا شعور دروں	شاہ مقبول احمد
مرزا غالب کی ظرافت	اسرار احمد
غالب کا یادگار سفر	محمد یوسف اللہ
طرز تحریر غالب	وقار احمد
غالب کی خطوط نویسی	محمد شکیل الدین
غالب کا طرز بیاں	راحت جہاں بیگم نور
پیغام بہشت	شاہ مقبول احمد
نشان راہ	جاوید نہال
انکل غالب کے نام ایک خط	ظہیر الاسلام
غزلیں	مختلف اصحاب

"جامعہ" دہلی غالب نمبر

فروری مارچ ۱۹۶۹ء

شذرات	ضیاء الحسن فاروقی
ایک مترجم کی سرگزشت	پروفیسر محمد مجیب
متاع از دست رفتہ	ضیاء الحسن فاروقی
غالب — ارضیت اور جبریت کی کشمکش	انور صدیقی
بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے	ڈاکٹر عابد حسین
غالب	روش صدیقی
نذر غالب	محمد خلیق
اردوئے معلی کا ایک ایڈیشن	محمد ذاکر
ابوالفضل محمد عباس رفعت شیروانی (غالب کا فاضل شاگرد)	عبدالقوی دسنوی
تقریظ آئین اکبری	ضیاء الحسن فاروقی
غالب کی فارسی نثر	امیر حسن نورانی
غالب کا کلام — نفسیاتی زاویہ	ع۔ احمد ولی بخت
شوخی انداز گفتار	منظر اعظمی
غالب اور غالب لبی	عنوان چشتی
شبلی — منکر غالب	شعیب اعظمی
متاع گم کردہ (دیوان غالب کا دوسرا جرمن ایڈیشن)	قیصر زیدی
غالب — اہم تاریخیں	عبداللطیف اعظمی
غالب — ایک مستشرق کی نظر میں (پروفیسر ان ماری شمل کے تاثرات)	نامہ نگار
عود ہندی کا پہلا ایڈیشن	عبداللطیف اعظمی
تعارف و تبصرہ (مرکتاب غالب کی کہانی، غالب اور ابوالکلام)	ضیاء الحسن فاروقی

"جام نو" کراچی

فروری ۱۹۶۹ء

غالب بحیثیت نثر نگار	محمود الرحمٰن
تضمین غالب	صبا اکبرآبادی
غالب اور امراض	مناظر عاشق ہرگانوی
نذر غالب (نظم)	قدوس صدیقی
صوفی منیری کی زبان سے غالب کا تذکرہ	رخشاں ادالی
غالب کی ٹیکنیک ورس	عنبر چغتائی
غزل (غالب کی زمین میں)	محسن احسان
نذر غالب (نظم)	سعیدہ ناز
” ” ”	شاہدہ سلطانہ ناز
ہدیہ عقیدت ”	رہبر کیماہی

نذر حضرت غالب	ریحانہ ثمن

ماہنامہ "جہاں نثار" امرتسر

١٥ اپریل ١٩٦٩ء

مرزا غالب	میلا رام وفا
غالب میری نظر میں	سجاد ظہیر
غالب کے شعروں میں وحدت انسانی	سید احتشام حسین
غالب اکیڈمی	ادارہ
غالب شخصیت اور شاعری	مالک رام
غالب — ایک انسان اور شاعر	خواجہ احمد عباس
مرزا غالب زندگی کے نقیب	رام سرن
مرزا اسد اللہ خاں غالب	معز الدین
ایک عظیم شاعر اور انسان دوست	پروفیسر درانی
غالب کے محققین ۔ ایک جائزہ	علی جواد زیدی
چچا غالب کے نام ایک خط	فکر تونسوی

نظمیں اور غزلیں

غزل	عبدالحمید عدم
مرثیہ غالب	الطاف حسین حالی
خراج عقیدت	علامہ اقبال
نذر غالب	میلا رام وفا
غالب	سردار جعفری
حسن غالب	ساحر لدھیانوی
غزل	رسی پٹیالوی
غزل اور رباعیات	نوبہار صابر
غزل	صابر ابوہری
نذر غالب	ماہر القادری
"	گوپال متل
نذر نیاز	رام رتن مضطر
غالب	ڈاکٹر اجمل
نذر غالب	پورن سنگھ ہنر
غزل	موہن لال دل
غالب (پنجابی نظم)	گورمکھ سنگھ مسافر
غالب	گوہر سلطانی
نذر غالب	رام کشن تمنا
"	علی احمد فسکر
"	مہر چند کوثر
غزل	اختر وامق
"	جوہر بھارتی
"	برج لعل کوہلی

مضامین

غالب اور دلی	محمود بیگ
غالب کے شاہکار	صابر ابوہری
لطائف غالب	ادارہ
غالب	جے ڈی صابر
غالب کے تکیوں پر لکھے ہوئے اشعار	راجہ مہدی علی خاں
بیگم غالب کے تکیوں پر لکھے ہوئے اشعار	" "
غالب ایک ریستوران میں (ایک اینگلو انڈین حسینہ کے ساتھ)	" "
غالب کا انداز بیاں	دعا راشدی
غزل اور تغزل	مولوی محمد مصطفیٰ
نذر غالب	پروفیسر سید حسن
غالب کا فلسفہ حیات	پروفیسر نظام الدین

(٣) روزنامہ "جنگ" کراچی

١٥ فروری ١٩٦٩ء

• اسکاٹوں کی جگہ غالب ۔ غالب کی جگہ اسکاٹ (ٹی وی پر طلبا کا پروگرام)	رضیہ سلطانہ
نذر غالب (نظم)	ریحانہ تبسم
غالب کی تعلیم	سہیل برکاتی
حرف مکرر نہیں ہے وہ	عبدالمسن خاں
غالب اور اس کی عظمت	حکیم محمد سعید دہلوی

قصیدہ بہ بارگاہ حضرت غالب (در زمین غالب) — تابش دہلوی

غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے — رئیس فاطمہ

۱۷ فروری ۱۹۶۹ء

اضطراب غالب اور تاریخ کا مقدمہ — جمیل الدین عالی

غالب بقلم خود — ابن انشا

یاد غالب — رئیس امروہوی

غالب کا جہان دیگر — پروفیسر احتشام حسین

روزنامہ 'حریت' کراچی فروری ۱۹۶۹ء

غالب اپنے معاصرین پر فوقیت رکھتے تھے — یار عالم دہری

غالب کی زندگی میں ان کے متبنیٰ کی شادی ہو سکی — —

غالب کے بعد ان کی بیوہ سے پنشن لینے اور کچہری میں حاضر ہونے سے انکار کر دیا — -

غالب نے اردو شاعری کو فلسفہ کی جولانیاں عطا کیں — رشید طلعت

میں غالب سے کئی بار مل چکا ہوں — مالک رام

ہم غالب کی صد سالہ برسی کیوں منا رہے ہیں؟ — ممتاز دانش

پیغمبر کو غالب کی اردو نثر نگاری پر تقدم حاصل ہے — سید مرتضیٰ حسین بلگرامی

واقعات و لطائف متعلق غالب — ابراہیم تو دائی

دستہ گل (غالب کے منتخب اشعار غیر معروف کلام سے)

"حیات" نئی دہلی

۲۳ فروری ۱۹۶۹ء

چچا غالب کے نام ایک خط — فکر تونسوی

غالب کے فکری میلانات — صہبا وحید

روح غالب کو سلام (نظم) — گوہر امروہوی

غالب کی ہمہ گیر مقبولیت کا سبب — فراق گورکھپوری

ہم طرفدار ہیں غالب کے سخن فہم نہیں۔ — مجتبیٰ حسین

غالب میری نظر میں — سجاد ظہیر

غالب کا تصور حیات — ڈاکٹر وحید اختر

نذر غالب (غزل) — حسن فرخ

غالب کے اٹھ گئے گزرے — نما ساقی

نذر غالب (غزل) — علی عباس امید

ایک عظیم شاعر اور انسان دوست — واقی جلشت

غالب (غزل) — ڈاکٹر احسن احسن

غالب کی زبان اردو کو بھی اس کا جائز حق دیا جاتے۔

"خیابان" پشاور، غالب نمبر

فروری ۱۹۶۹ء

غالب کی کہانی ان کی اپنی زبانی — پروفیسر محمد طاہر فاروقی

غالب کے چند نقاد (حالی سے رشید احمد صدیقی تک) — ڈاکٹر عبادت بریلوی

غالب کے چند خطوط — " سید وقار عظیم

غالب کا فن مکتوب نگاری — " صفی حیدر دانش

غالب کا ذوق تماشا — ڈاکٹر وزیر آغا

غالب کے کلام میں مضامین کی تکرار — " سہیل بخاری

غالب کی عظمت — پروفیسر سید وصی رضا

مرزا غالب اپنے اردو مقطعوں کی اوٹ میں — ڈاکٹر نذیر مرزا برلاس

غالب کا فارسی کلام (طرز غزل گوئی) — سید غلام اکبر شاہ نقوی

غالب کی فارسیت — ڈاکٹر محمد صدیق

غالب کا تصور محبت — ڈاکٹر اسحاق حسین عثمانی

غالب کی شخصیت — پروفیسر محمد احمد شمسی

" " " — پروفیسر آمنہ حمیدہ اختر

غالب کے خاص تصورات اور افکار — پروفیسر مشیر ربانی

غالب ماتم یک شہر آرزو — " سید یونس شاہ

اقبال کی فارسی شاعری پر غالب کے اثرات — ڈاکٹر محمد ریاض

غالب کے صنائع بدائع — پروفیسر افضل حسین اطہر

گدازش سوال واقعی — خواجہ عبد اللطیف شمیم بھٹری

غالب اور فرہاد — میرزا ادیب

غالب کا زمانہ (۱۷۹۷ء تا ۱۸۶۹ء) — ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی

اردو قصیدہ کو غالب کا عطیہ — " سید مرتضیٰ اختر نقوی

غالب کی آواز — پروفیسر اعجاز الرحمان

اردو نثر کو غالب کا عطیہ — " عبدالستار جوہر پراچہ

اردو غزل کو غالب کا عطیہ — نصیر احمد ناصر
غالب کی لطافت — سید مظفر علی
غالب کے تنقیدی تصورات — پروفیسر سید اشرف بخاری
غالب سو سال بعد — بیگم منور رؤف

کچھ حضرات نے غالب کی زمین میں اردو اور فارسی غزلیں کہیں جو نمایاں طور پر اس غالب نمبر میں درج ہیں شعرائے کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں —

سید جگر کاظمی سید ضیا جعفری عارف عبدالمتین بخاری باقی صدیقی سید احمد فراز شیم بھیروی۔ کلیم جلیسری حافظ مرادآبادی مسعود انور شفقی ناصر حسین اطہر۔ عزیز احمد فاروقی ایوب صابر ہی بخش گوہر شمس القادری محمد طاہر فاروقی رضا ہمدانی ریاض لکھنوی سید اختر جعفری

غزلوں کے علاوہ اس نمبر میں بعض اصحاب نے غالب کے متعلق نظمیں بھی لکھ کر بھیجیں جن کی تفصیل یہ ہے :-

غالب — محسن احسان
شعر غالب — تنویر بخاری
غالب سے خطاب — ملک ناصر علی خاں
بحضور غالب — میجر محمد عاشق
چند آٹوگراف غالب کی زمینوں میں — ایوب صابر

یہ دس معلوم آٹوگراف ہیں اور سب انتہائی دلچسپ ہیں آخری آٹوگراف یہ ہے -

تیرے سہرے چرا رہا ہوں میں پھر بھی امید بر نہیں آتی
ادھر ہر بات آتی ہے استاد شرم مجھ کو مگر نہیں آتی

"دبستان" لاہور (جولائی ۱۹۶۹ء)

بوئے گل (مقالات متعلق غالب)

مرزا غالب کی والدہ ماجدہ — مولانا غلام رسول مہر
غالب — ڈاکٹر سید عبداللہ
کچھ غالب کے بارے میں — سید عابد علی عابد
مطالعۂ غالب کے بنیادی مسائل — ڈاکٹر عبادت بریلوی
غالب اپنے معاصرین کی نظر میں — سید وقار عظیم
ریختہ رشک فارسی — ڈاکٹر سید وزیر الحسن عابدی
غالب کا ذوق سفر — ڈاکٹر محمد اجمل
غالب کا ایک شعر — ڈاکٹر وحید قریشی
غالب، حالی اور اقبال — مولانا سعید اکبر آبادی
غالب کی شاعری میں جمالیاتی پہلو — ڈاکٹر عبادت بریلوی
غالب، ٹیگور اور مسئلہ رنگ — پروفیسر یوسف جمال انصاری
غالب اور تصوف — ڈاکٹر ابوالحسن احسان الٰہی
غالب کی شخصیت کا ایک اہم پہلو — پروفیسر حافظ محمود الحق نعمانی
مرزا غالب کی اردو نثر — سید اختر جعفری
غالب کی معشوقانہ شاعری — اسرار احمد
غالب کی انانیت — ملک نورجہاں شاہین
نامہ غالب بنام اسیر حسین رضوی — اسرار احمد
اسداللہ خاں تمام ہوا — ملک نورجہاں شاہین
غیب کے مضامین — اسیر رضوی
غالب کی نظم و نثر میں مزاحیہ عناصر — مقصود حمید متعلم سال دوم
غالب کی خودبینی — جاوید احمد خاں " " "
غالب کا نفسیاتی مطالعہ — تسنیم حمید " " "

"نالۂ دل" (رشحات غالب)

حیات غالب اردو خطوط کے آئینے میں — عمر فیضی
گل دستہ بو کا ترجمہ (خلاصہ) — جاوید احمد خاں
انتخاب کلام غالب — عمر فیضی

دود چراغ محفل (نذر غالب)

شاعر عہد آفریں (نظم) — ہوش ترمذی

غزلیات (غالب کی زمینوں میں)

حسن کی جالب نگاہیں، دل تماشا آشنا — احسان دانش
میرا دامن دیدۂ تر اروتے دریا جل گیا — احمد ندیم قاسمی
غم حیات سے یوں تو کسے فراغت ہے — یوسف جمال انصاری
سوائے آب گہر بحر و بر میں خاک نہیں — انجم رومانی
امید ہے کوئی دل بیمار میں آوے — شہرت بخاری

راہوں کے اونچ نیچ ذرا دیکھ بھال کے	سجاد باقر رضوی
میاں جلوۂ جاناں میں بھی خراب رہا	مشکور حسین یاد
بدلتا ہے زمانہ رنگ کیا کیا	کسریٰ منہاس
ہر صبح میں بھی گل کی طرح آبدیدہ ہوں	عمر فیضی
ہے آرزوئے عشق حسیناں جہاں اور	افسر رضوی
وہ نگاہیں ، بہ دلی کا سارا ساماں ہو گئیں	نسیم احمد خاں تشنہ سال دوم

"راوی" لاہور
اپریل ۱۹۶۹ء

عظمت غالب	ڈاکٹر سید عبد اللہ
غالب ۔ یادوں کی ایک شمع	سید وقار عظیم
غالب کے دو افسانے	ڈاکٹر عبادت بریلوی
من ہمایم مگس چرا باشم (غالب)	ڈاکٹر عبد الغنی
غالب کے چند جمالیاتی تصورات	« نصیر احمد ناصر
مرزا غالب ۔ اپنے کلام کے آئینے میں	« ناظر حسن زیدی
اے کاش کبھی معرض اظہار میں آوے	« فرمان فتح پوری
غالب کی انفرادیت کے چند پہلو	انور سدید
غالب کے اسلوب نثر نگاری کا مسئلہ	نصیر احمد نار
غالب کی شاعری میں مذہبی عقائد کی جھلکیاں	ڈاکٹر عبد اللہ
غالب جدید تنقید کی نظر میں	صدیق کلیم
ہمارے لیے غالب کی حیثیت	جلال کامران
غالب مغلوب	محمد منور
غالب اور اس کا فارسی کلام	ڈاکٹر آغا امین
غالب اور بودلیئر کے نغمہ ہائے غم	ڈاکٹر لئیق بابری
غالب خستہ	ڈاکٹر محمد اجمل
غالب کی صد سالہ برسی	اطہر وقار
غالب کی چند معدوم تصنیفات	سید معین الرحمن
غالب (انشائیہ)	ڈاکٹر وزیر آغا
مرزا غالب کا ایک خط	سجاد باقر رضوی
مرزا غالب کا پیغام مدیر راوی کے نام	۔

غالب خستہ کے بغیر (انشائیہ)	مشکور حسین یاد
غدر کے بعد (ڈراما)	غلام الثقلین نقوی
خودداری کا مجسمہ	ممتاز دانش ملک
غالب سے ایک انٹرویو	اختر وقار عظیم
غالب اور قبول عام	اکمل بیاری

حصۂ نظم

نالۂ حزن انگیز بر رحلت غالب	مولانا الطاف حسین حالی
غالب مرحوم	جگر مراد آبادی
عقیدت کے پھول	حلیمہ عبد الحکیم ایم اے
یوم غالب	سید حسن عسکری
التجا	ن م راشد
مدح غالب	احمد سلام امجد
ایک سو سال بعد	اشرف عظیم
آخری ہچکیاں	ارشاد صدیقی
روح غالب سے معذرت کے ساتھ	مستنصر میر
غالب دی غزل دا پنجابی روپ	منصور احمد خالد

غالب کی زمین میں مندرجہ ذیل شعرا کی غزلیں ۔

مرزا اسد اللہ خاں غالب ۔ احسان دانش احمد ندیم قاسمی ناصر کاظمی قیوم نظر ۔ ڈاکٹر وزیر آغا سجاد باقر رضوی ۔ سید انور زیدی ظفر اقبال کشور ناہید اصغر سلیم محمد منور احمد سلام امجد ۔ سرمد صہبائی الیاس کول اختر عظیم نگہت پروین رعنا ۔ سہیل صفدر حسن رضوی ۔ منظر عباس منظر صہبائی ۔ احمد حسن حمیں سید مسعود ہاشمی اکمل بیاری ۔

روزنامہ رہنمائے دکن ، حیدر آباد
غالب نمبر ۔ ۸ مارچ ۱۹۶۹ء

غالب کی داستان حیات	محترمہ وقار النساء
غالب کی شاعرانہ منصب سعر غالب کی روشنی میں	پروفیسر عالم چودھری
مرزا غالب	پروفیسر آغا حیدر حسن
غالب کی صحیح قدر شناسی ۔	ڈاکٹر سید عبد اللطیف
غزل برنگ غالب	علامہ حیرت بدایونی

"سب رس" حیدرآباد غالب نمبر (حصہ اول)

ستمبر، اکتوبر ۱۹۶۹ء

حصہ نظم

زمین غالب

تضمین غالب

"سب رس" حیدرآباد دکن غالب نمبر حصہ دوم

دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب اور ابوالکلام	ڈاکٹر رضی الدین احمد
خطوطِ غالب کی سوانحی تاریخی اور ادبی حیثیت	بشیر بدر
غالب کے کلام میں شوخی اور طنز و ظرافت	افتخار احمد فوز دھولیائی
غالب بحیثیت محقق لغت	محمد عبدالقادر اختر عزیزی
غالب ایک عظیم شاعر	تاج الدین خاں پیامی ایم اے
غالب میری نظر میں	محبوب واقف ایم اے
غالب اور نئی نسل	خواجہ تمیم الدین ایم اے
اردو املا میں مرزا غالب کا اجتہاد	پروفیسر غلام رسول
مرزا غالب کی موجِ زیست	قیوم صادق ایم اے

ماہنامہ "ستارہ" کراچی

فروری ۱۹۶۹ء

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟	ادارہ
غالب اور اس کا کیس	مسلم صابق
نکاتِ غالب	حکیم رضا خاں
بارے غالب کا کچھ بیاں ہو جائے	اخلاق اختر حمیدی
مرزا غالب کے حکیمانہ لطیفے	عزیز احمد

ماہنامہ سٹرگل (STRUGGLE) کلکتہ

(غالب نمبر۔ انگریزی)

مرزا غالب	
غالب۔ ایک انسان ایک شاعر	مالک رام
مرزا اسداللہ خاں غالب	فیض احمد فیض
غالب۔ ایک انسان ایک شاعر	حمید احمد خاں
غالب پر عکس	علی جواد زیدی
اپنے محبوب غالب کی مدح	قرۃ العین حیدر
(خراجِ دیگر)	
کئی درد ناک ہیں نہ یاد ہیں	مسز ریما چودھری
غزل	ایم۔ محسن

جواہرات غالب	مالک رام
انیسویں صدی کا ہندوستانی ادب اور مرزا غالب	ای۔ پی۔ چیلشیف
اسداللہ خاں غالب کا فلسفہ	پروفیسر ایل آر گورڈن پولونسکایا
غالب اور حالی (اسلوب کا تقابلی مطالعہ)	این پریگارینا
وسکونسن یونیورسٹی میں امریکی طلبا غالب کی شاعری پڑھتے ہیں۔	
غالب پر بین الاقوامی سمینار	
جشن صد سالہ غالب پر بوسٹن اور ہارورڈ یونیورسٹی کے اساتذہ کی شرکت۔	
سمو پلتے تارہ و اردان چمن	قرۃ العین حیدر
غزل	ایم محسن
غالب کے مستقبل غالب کا حال اور شاعری	پروفیسر احمد علی
غالب کی صد سالہ تقریبات جاری ہیں	
مرزا غالب کلکتہ میں	ڈاکٹر عبدالسبحان
مرزا غالب کی پنسن	جی حافظ جی
مرزا غالب۔ شاعر حیات	شمس الدین
اردوئے معلّی سے انتخاب	ساگر مل اگروال
غالب کا خط نواب کلب علی خاں آف رام پور کے نام از کلکتہ بنارس ۸ نومبر ۱۹۶۵ء	
غالب کی صد سالہ تقریبات مہاراشٹر میں	مادرنگا جھوجی
غالب کی صد سالہ تقریبات ڈنمارک میں	
غالب اور ساتن ساماگانی	
اکبر کا اسٹوڈیو غالب کے ساتھ	رضوان اللہ
غالب کی تقریبات چیکوسلواکیہ میں	

"سوویت جائزہ" نئی دہلی غالب نمبر

فروری ۱۹۶۹ء

سوویت یونین میں غالب کی مقبولیت	اکادمیشین باباجان غفوروف
	ڈائرکٹر ادارہ اقوام ایشیا
انیسویں صدی کا ہندوستانی ادب اور مرزا غالب	ای چیلیشیف
غالب کا فلسفۂ حیات	ایل آر گوردن پولونسکایا
حالی اور مرزا غالب	اے سوخاچیف

غالب اور اقبال (اسلوب کا تقابلی مطالعہ) — ایں۔ پریگریا
تاجکستان میں غالب کا رنگ تغزل — غضنفر علی اوف
غالب — ایک مطالعہ — باباجان غفوروف
سوویت یونین میں غالب کی تحقیقات کا مطالعہ — حی دائی علی اوف

"سوویت دیس" دہلی

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

غالب عظیم شاعر اور انسان دوست — پروفیسر چلیشف
غالب میری نظر میں — سجاد ظہیر
غالب اپنے آبائی وطن میں — ڈاکٹر محمد رئیس

سوویٹ ریویو نئی دہلی۔ غالب نمبر (انگریزی)

۲۵ فروری ۱۹۶۹ء

غالب سوویٹ یونین میں — اکیڈمیشین باباجان غفوروف
انیسویں صدی کا شاعر اور مرزا غالب — ای۔ پی۔ چیلی شیف
اسداللہ خاں غالب کا فلسفہ — پروفیسر ایل آر گارڈن پولونسکایا
الطاف حسین حالی اور مرزا غالب — اے سخوشیف
غالب اور اقبال۔ اسلوب کا تقابلی مطالعہ — این۔ پریگارینا
روس کا غالب پر کام کا مطالعہ — غضنفر علی اف

سونیر — غالب اور اس کا عہد نئی دہلی

۲۳ فروری ۱۹۶۹ء

غالب اور اس کا عہد — شمیم زیدی
غالب کون ہے؟ — سکریٹری صد سالہ کمیٹی یادگار غالب
کی صورت تو دیکھا چاہیے۔ — "
مال از خاک پاک تو راسم — "
ہم سے مانا کہ دلّی میں رہیں — "
دل گئے ہو کیسے کیسے لوگ پہنچے ہوں میں — "
خدا و مذہبی کہلاؤ
لرم جوں
لسع ہائے گراں مایہ

"سوونیر" — نذر غالب

موضع عادل آباد (حیدرآباد دکن)

شائع شدہ بموقع غالب صدی تقریبات

منظوم رشتے گزارش احوال واقعی — خورشید فرحت
مرزا غالب سے خطاب — سید معین الدین علی
مرزا غالب کی سوانح عمری — ابراہیم قاری
غالب یگانۂ اللسان — کے بی راؤ
شمع فروزاں — خورشید فرحت
مرزا غالب کے دوست اور شاگرد — ایس۔ سداشیو راؤ
غالب — ایک سرسری جائزہ — فرید انجم
اسے غالب! — عبدالکریم
فن شاعری اور غالب — ایم۔ حمید
مرزا غالب پر ایک نظر — محمد عبدالحمید
نجم الدولہ دبیر الملک مرزا اسداللہ خاں غالب — حبیب حسن وفا
اردو زبان اور غالب — فرید انجم
غزل (تری تصویر کے سوا کیا ہے) — صلاح الدین قاری
" (سوچتا ہوں کہ رو دیا کیا ہے) — فرید انجم
" (کوئی پوچھے کہ مدعا کیا ہے) — حبیب حسن وفا
" (صاف کہہ دے مری سزا کیا ہے) — اصغر علی اصغر
" (درد کی آہ کے سوا کیا ہے) — سید معین الدین علی خاں
" (ربط باہم کی صدا کیا ہے) — خدیجہ تبسم
" (ہوس والو انھیں ہوا کیا ہے) — جمیل احمد خاں تحریر
غزل (طلب مجھے ہوا کیا ہے) — شمس احمد خاں انور
" (ملک اور قوم سے دغا کیا ہے) — خورشید فرحت
" — محمد عبدالحمید خاں
" ردیف غالب — خورشید فرحت
" — حبیب حسن وفا
" — اصغر علی اصغر
" — سید معین الدین

سید محمد عثمان
غالب صدی تقریبات اور حیدرآباد — اسماعیل قریشی اڈوکیٹ

روزنامہ سیاست، حیدرآباد دکن غالب نمبر

۱۵ فروری ۱۹۶۹ء

غالب، شخصیت اور شاعری — مانک رام
غالب، ہر عصر اور ہر دور کی شخصیت — پروفیسر رشید احمد صدیقی
جہاں سرانقش قدم دیکھتے ہیں — اداریہ
مرزا اسد اللہ خاں غالب — ایڈیٹر کے قلم سے
غالب صدی تقریبات کو کامیاب بنانے کی اپیل (ممتاز اردو شاعروں اور صحافیوں کے بیانات اور ایڈیٹر)
غالب کے نسخے — ادارہ

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

"غالب" اردو کے علاوہ ہندوستان کی دیگر زبانیں بولنے والوں کے لئے بھی "گھریلو نام" — ادارہ
غالب اسے دو … کے بہت بڑے انطباق سے … کے بڑے بڑے لوگوں کے بیانات غالب کے متعلق)
غالب کے متعلق ہنگری کے ممتاز صحافی مسٹر … ادلا کے حالات — ادارہ
غالب ہماری ملی جلی تہذیب کا معیار — ادارہ
غالب ہندوستان کے تعامی ترکہ کا ایک اہم عنصر (صاحب کے تاثرات) — ادارہ

۱۷ فروری ۱۹۶۹ء

غالب سکولرزم کے علمبردار۔ انسانی اخوت پر مبنی اعلیٰ ہندوستانی اقدار کے وارث (غالب صدی دہلی کی تقریبات کا خلاصہ)
غالب صدی کی تقریبات حیدرآباد میں — ادارہ
جواہر لال نہرو حیدرآباد دکن میں غالب صد سالہ تقریب — ادارہ
شب غالب کا رنگارنگ پروگرام — ادارہ

"سیربین" راولپنڈی اگست ۱۹۶۹ء

غالب عملی پیمبر اور تغیر کا علم بردار — پروفیسر احمد علی
امریکی شاعروں پر غالب کا اثر — مسٹر باتی کراؤن

(۱۴) "شاہین" گجرات (غالب نمبر)

جون ۱۹۶۹ء

اردو حصہ

سوہنی کا شہر۔ مرزا غالب اور غالب ڈے — سلیم حسن سید
اداریاں اور — خورشید ہمایوں فریدی
ہم سخن فہم ہیں — حامد حسین سید
روایت و بغاوت — مفتی ریاض
غزل (زمین غالب میں) — … ابن اسلام آبادی
تضمین بر اشعار غالب — "
غالب ناکام — شریف کنجاہی
غالب و اقبال — چوہدری محمد احسن
پنجاب کا طالب (ایک اہم مطبوعہ مسئلہ) — محمد حسن آزاد
دیوان غالب (تاریخ سنہ ۱۸۶۱ء) — پیش کردہ فریقی احمد حسین احمد ملتوازی

پنجابی حصہ "دلیں سمار"

دلیں سہارا ئے — احمد حسین احمد
بردھاں ساعر — خالد اکبر نوشاد
غالب دے شعراں دا پنجابی ترجمہ — منشی لطیف

انگریزی حصہ

Ghalıb a Natıonal Poet — عبداللطیف سیاس
Goclhe and Ghalıb — محمد حنیف
Ghalıb ın a College Hostel — افتخار لے مرزا
Ghalıb Fore-Runner of Iqbal — محمد حنیف
Ghalıb and hıs Theory of Love — ممتاز احمد تاج
Ghalıb my Favourıte Poet — ریاض الحق عارف
Ghalıb and Persıan Poetry — نعیس علی خاں
Ghalıb and Urdu Prose — محمد حنیف
Mırza Ghalıb — اسلام الدین
Contemporarıes of Ghalıb — معصود اکرم

"شاعر" بمبئی۔ قصر الادب۔ غالب نمبر

نگارشات — مصنف اصحاب

غالب	علامہ اقبال
وہی اک حور	غالب
حرموں کی تاریخ	〃
ہم تخلص و ہم نام	〃
شراب اور گلاب	〃
وہ ادائیں	〃
حسرتِ مصافحہ	〃

شبستان دہلی غالب نمبر

فروری ۱۹۶۹ء

حالی کا مرزا غالب سے انٹرویو (غالب کے اپنے الفاظ میں)	مدراس
اے گہوارۂ علم و ہنر (نظم)	علامہ اقبال
غدر ۱۸۵۷ء میں غالب پر کیا بیتی؟	بہادر شاہ ظفر
غالب کے سفر	مرزا سجاد علی خان اختر
غالب کو خراجِ عقیدت	عرش ملسیانی
غالب کے متعلق حالی کا مرثیہ	حالی
حضرت غوث علی شاہ قلندر کی رند بلانوش سے ملاقات	مختار الدین احمد آرزو
غالب پر سرسید کا ایک سو بارہ سال پرانا مضمون	سرسید
غالب کے انتقال پر پہلا مضمون	سید مسعود حسن رضوی
پہلا غالب پرست (عبدالرحمٰن بجنوری)	محمد قاسم صدیقی
غالب کی بے بسی پر غالب کے نام کی تجارت	غلام احمد فرقت
غالب کے لطیفے	والی آسی
جادو رات کا میخوار (نظم)	سہم کرنالی
حیاتِ غالب کے چند ورق	مولوی محمد حسین آزاد
نواب رامپور کے نام غالب کی تحریر	غالب
غالب کی بیوہ سے ایک ملاقات	پروفیسر حمید احمد خاں
غالب کی شہرت کا راز	علیم اختر
غالب کی محبوبہ	حمیدہ سلطان
غالب کا اندازِ بیان	شہزاد احمد
گلکرتونسوی غالب کے شعر کی شرح کرتے ہیں	عشکر تونسوی

غالب کے اشعار کارٹونسٹ کی نظر میں	داب حیدر
میر مہدی مجروح کے آنسو	مجروح
غالب کے خطوط (بہت سے غیر ضروری خط)	—
خراجِ عقیدت (نظم)	جگر مراد آبادی
دیوانِ غالب (پندرہ دیوانوں سے منتخب کر کے یہ نسخہ مرتب کیا گیا)	

شبستان کا دوسرا ایڈیشن

فروری ۱۹۶۹ء میں غالب نمبر شائع کرنے کے بعد اس رسالہ کا ایک اور ایڈیشن بہت سے اضافوں کے ساتھ شائع ہوا۔ پہلے ایڈیشن کے صفحات ۲۷۴ تھے اور دوسرے ایڈیشن کے ۳۵۴ یعنی ۸۰ صفحات کا اضافہ تھا ان زائد صفحات میں جو مضامین درج کئے گئے تھے ان کی فہرست ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ یہ اضافہ شدہ ایڈیشن مجھے مکرمی محمد عالم صاحب کی مہربانی کی بدولت ملا جس کے لیے میں ان کا نہایت درجہ شکر گزار ہوں۔

غالب کا غیر مروجہ کلام (جسے مرزا غالب نے خود اپنے مرتب کردہ دیوان سے ۱۸۶۳ء میں خارج کر دیا تھا اور جو نسخہ بھوپال نسخہ شیرانی نسخہ رامپور اور نسخہ لاہور میں موجود ہے۔	ادارہ
قادر نامہ	
انتخاب، تحقیقات آسی لکھنوی (ایک قلمی بیاض سے لیا ہوا غالب کا نیا کلام)	ادارہ
غالب کے انتقال کی پہلی خبر (شائع شدہ اکمل الاخبار دہلی ۱۸ فروری ۱۸۶۹ء)	ادارہ
غالب کے دو عاشقِ طرز شاگرد (اسماعیل میرٹھی اور حالی پانی پتی)	عتیق طارق
مولانا نظم طباطبائی کی نظر میں کلامِ غالب کی غلطیاں	ادارہ
جب غالب نے اپنی شکستِ عزت کا دعویٰ کیا	مولوی عبدالحق مرحوم
غالب — دو شعر، دو ستارے	مولانا غلام رسول مہر
غالب پر بھی یہ لکھا گیا (انتخاب از مضامین مسیح الزماں، مالک رام اور دکالقدر)	
کرتا ہوں جمع پھر جگرِ لخت لخت کو	ڈاکٹر عابد رضا بیدار دہلی
کیا غالب کی موت ذیابیطس سے ہوئی	شمیم نکہت
غالب کے نام پر پورے ملک کو اپریل فول بنایا گیا	ادارہ
فیض احمد فیض کے آئینہ میں غالب کا عکس	مختار زمن
لکھنؤ کی دو طوائفیں رسوا اور مشتری غالب کی بڑی سخت دشمن تھیں	نادم سیتاپوری

شرح کلام غالب   مولانا حسرت موہانی
غالب شکن یگانہ چنگیزی کا بیان غالب کے متعلق
تصانیف غالب   ادارہ
یہ غالب کے حلقۂ شاگرد ہیں   مالک رام
غالب نے بیسویں صدی کی آہٹ سن لی تھی   ڈاکٹر ماکر حسین
دیوان غالب مصوروں کے لیے مشعل راہ   صہبا لکھنوی
(غالب کے متعلق) انھوں نے کہا   آل احمد سرور اور ابواللیث کی رائیں غالب کے متعلق
پیروڈی بر غزل غالب   شوکت تھانوی
غالب یادگار قائم کرنے کی تجویز سو سال پرانی ہے   ڈاکٹر فرمان فتحپوری
غالب کی صد سالہ برسی ایک نظر میں   ادارہ
غالب کی بیوی   ڈاکٹر قاضی عبدالستار
غالب پر آخری مضمون   سلامت علی مہدی
جب غالب کا انتقال ہوا تھا   شاکر جبل پوری
غالب سے امریکی شاعروں کی دلچسپی   ادارہ
روس میں غالب

رسالہ "شب خون" الہ آباد

مئی ۱۹۶۹ء

غالب کے شعری نظریات
غالب ایک جدید شاعر   وزیر آغا
پرچھائیاں — آرچ ٹائپ (غالب کی جمالیات)   شکیل الرحمٰن
غالب کے رد کردہ اشعار   نظیر صدیقی
تفہیم غالب   شمس الرحمٰن فاروقی

"شگوفہ" حیدرآباد دکن

مارچ - اپریل ۱۹۶۹ء

(غالب کے متعلق تمام تر مزاحیہ مضامین کا مجموعہ)

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف   اداریہ
غالب کو برا کیوں کہو (نظم)   دلاور فگار
سوانح غالب   ہری چند اختر
اردو کا پہلا طنز نگار غالب ہے   ڈاکٹر شوکت سبزواری

...... ہے انداز بیاں اور   عبدالبصیر شمیمی
تو مشق ناز کرو دو عالم میری گردن پر (نظم)   ماچس
کابلی والا حشر غالب میں (")   سلیمان خطیب
تشریح کلام غالب   برق آشیانوی
ماتم یک شہر (نظم)   وقار خلیل
غزل   ماچس
غالب کی روح سے معذرت کے ساتھ (غزل)   کے ایس علیگ
غالب کے مصرعے   شفیع عقیل
غالب کا حسن طلب اور حسن اعراض   داؤد اشرف
عقد ماہر (نظم)   مرزا نوشہ
دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے   بھارت چند کھنہ
جواب شکوہ   "
غالب کمتب میں   رشید قریشی
تضمین غالب   محمد سرور احمد
کوئی ہمیں اٹھائے کیوں؟   نامعلوم
غالب وہ شخص کہ سب اچھا کہیں جسے   یوسف ناظم
ذکر تیرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے   ریت ساجدہ
غالب کے لطیفے (۱)   ادارہ
غالب اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ   احمد جمال پاشا
ڈبلنگ بر غزل غالب   سرمٹ حیدرآبادی
ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے   مسیح انجم
پیروڈیاں   اسلم عمادی
ماہر غالبیات   وجاہت علی سندیلوی
دیوان غالب صاحب (ڈراما)   شاہ قیاس عالم
انتخاب کلام غالب (طنزیہ۔ شوخ و مزاحیہ)   ادارہ
غالب کے لطیفے (۲)   "

"سمنِ حیات" دہلی کالج دہلی

غالب نمبر ۱۹۶۹ء

غالب کی زبان اور اسلوب   ڈاکٹر عبدالقادر سروری کشمیر یونیورسٹی

مدہ جی ہے رحس بھر — ڈاکٹر محمد حسن
جشنِ غالب — ساحر لدھیانوی
غالب کی شاعری میں دنیا سے کنارہ کشی کے رجحانات — ڈاکٹر سلام سندیلوی
غزل — شمیم کرہانی
مرزا غالب دہلی کالج میں — ڈاکٹر قمر رئیس
سعر کس سر سے جاؤ گے غالب — غلام احمد فرقت
غالب کی حیات و شاعری کا حسی پہلو — جاوید وششٹ
قطعات — گلزار دہلوی
غالب دبستانِ اور زبانِ فارسی — سیّد ناصر حسن
غالب صدی میں اردو — جاوید وششٹ
غالب کی — عطاء اللہ جاوید ہاشمی
تضمین — ہلال رام پوری
غالب — ایک تجزیہ — معروف الحسن صدیقی
غالب اور ہم — ڈاکٹر اسلم پرویز
غالب کے مہربان — ظفر ادیب
غزل — ناصر سرسوی
قطعات — مستبر حسین جالوی
مرزا غالب — انداز گفتگو — عتیق صدیقی
غالب ہمہ رنگ شعر — غلام مہدی آزاد
مرزا غالب کی خطوط نگاری — قاضی اطہار احمد صدیقی
غالب اور ان کی انفرادیت — ایس ایم ظفر
موازنۂ غالب و مومن — اکبر علی ہاشمی
غالب اپنے خطوط کے آئینے میں — شمس الدین صدیقی
مرزا غالب بحیثیت نثار — کور رحمان
غالب کا انداز بیاں — ظفر محمود
غالب کی شاعری میں علم و نشاط کی ہم آہنگی — احسن الرحمٰن
رکھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے — عبدالرحمان

حصہ عربی

غالب احد نوابغ الفکر الاردی و فارسی — عمید الرمان الکیرانوی

مقدمہ دیوان غالب (و مشروحہ)
غالب شاعر العہد المعظم — زبیر احمد الفاروقی
غالب فی مدینۃ لندن (مزاحیہ)
حیات غالب — عبداللطیف

"صحیفہ" لاہور غالب نمبر حصہ اوّل
جنوری ۱۹۶۹ء

غالب کا زمانہ (۱۷۹۷ء تا ۱۹۶۹ء) — ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی
آبِ حیات کے مسودہ میں غالب کے حالات — آغا محمد باقر (نبیرۂ آزاد)
مرزا غالب کی ایک نئی غزل — ڈاکٹر حکیم چند نیّر
لبسملۂ غالب — اکبر علی خاں
غالب کی تاریخ گوئی — کسری منہاس
غالب ایران کی ہم عصری صحافت — ڈاکٹر عبدالسلام خورشید
غالب پر ابوالکلام آزاد کا ایک مقالہ — عتیق صدیقی
غالب اور دو اخبار میں — مولانا مرتضیٰ حسین فاضل
محققات نثر غالب — نجم الاسلام
مرزا غالب کا اسلوب نگارش (پنج آہنگ میں) — عندلیب شادانی
غالب اور دال مہم — سید قدرت نقوی
عکس خطوط غالب — ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار
قاطع القاطع — قاضی عبدالودود
غالب کا مسلک شعر — خواجہ احمد فاروقی
مرزا غالب کا سفر کلکتہ اور بیدل — ڈاکٹر عبدالغنی
مرزا غالب کی فارسی غزل — محمد منور
آدرگہربار کا ایک پہلو — اسلوب احمد انصاری
کلام غالب میں تمثال شعری کا مقام — اختر اقبال کمالی
غالب کی تہذیبی شخصیت کا تعارف — جیلانی کامران
غالب ایک جدید شاعر — ڈاکٹر وزیر آغا
غالب کی مشکل پسندی — انور سدید
غالب کی فن کارانہ ہمہ گیری — نظیر صدیقی
افکار غالب کے نئے زاویے — مولانا غلام رسول مہر

WHISPERS FROM GHALIB — مس زیتون عصر
صوفی لے کیو سیار
یورپ میں غالب کی صد سالہ برسی (تقریبات کے پروگرام) — ڈاکٹر اشفاق حسین

"صحیفہ" لاہور غالب نمبر حصہ دوم

اپریل ــــ ۱۹۶۹ء

غالب کی شاعری میں تشکیل ضمیر — ابن فرید
غالب سے شی ہوئی شخصیت کا مسئلہ — رشید امجد
غالب بیئت شناس اور بیئت ساز — انتق رجانب
غالب کی رندگی — ڈاکٹر سہیل بخاری
غالب اور خودداری — ڈاکٹر گوپی چند نارنگ
غالب کا شعور کائنات — عتیق احمد
غالب اور شعور حیات — ڈاکٹر تنویر احمد علوی
کلام غالب میں طنز و ظرافت (قسط اول) — یوسف جمال انصاری
غالب کی مشکل پسندی — شمس الرحمٰن فاروقی
غالب اور فلسفہ وحدانیت — حافظ عباد اللہ فاروقی

"صحیفہ" لاہور غالب نمبر حصہ سوم

جولائی ۱۹۶۹ء

نسخۂ حمیدیہ کی فرد گم گشتہ (نسخۂ بھوپال کی روشنی میں) — مولانا امتیاز علی عرشی
دیوان غالب (نسخۂ بھوپال) پر ثبت دستخط اور مہریں — سید حامد حسین
غالب اور صغیر بلگرامی (قسط اول) — مشفق خواجہ
غالب اور مارہرہ — پیر زادہ فضیر محمد ایوب قادری
غالب کا ایک خط اور ناظم سے منسوب غزل — اسرار الحق
غالب کے جعلی شاگرد اور جعلی تحریریں — ڈاکٹر خلیق انجم
غالب اور اصول لغت نگاری — ڈاکٹر شوکت سبزواری
کلام غالب میں طنز و ظرافت (آخری قسط) — یوسف جمال انصاری

"صحیفہ" لاہور غالب نمبر حصہ چہارم

اکتوبر ۱۹۶۹ء

غالب اور صغیر بلگرامی (دوسری اور آخری قسط) — مشفق خواجہ
غالب اور غالب تخلص کے اردو شعراء — ڈاکٹر فرمان فتح پوری

یادگار غالب اور مقدمہ شعر و شاعری میں غالب کے بعض اشعار — سعادت علی صدیقی
غالب کے نقاد — ڈاکٹر گیان چند
غالب اور ہمارا قومی شعور — فتح محمد ملک
غالب کا دہلی ذہن — میرزا ادیب
غالب کا سیاسی ماحول — ڈاکٹر محمد باقر
غالب کی احساسی اور لوازمی — عشرت رحمانی
غالب کی تفہیم — ڈاکٹر عابد علی عابد
غالب کے دو شاگردوں کے متعلق دو سوال — محمد اسماعیل پانی پتی
غالب کے پانچ اشعار (فرانسیسی میں ترجمہ) — ڈاکٹر عتیق باری
غالب کے اشعار پر سرسری تعلیقیں — حضرت کاج الاکرنقاش حضرت ایم اسلم
غالب اور ان کی بیگم (دیوان غالب میں سے ایک شعری مکالمہ) — سید مختار علی تاج

مضامین علی گڑھ میگزین غالب نمبر

جنوری ۱۹۶۹ء

ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہیے — لشر بدر ڈائرکٹر
غالب اور جدید ذہن — آل احمد سرور
غالب کے بابا — مسعود حسین
تک ثمر نار شوخی عنوان اٹھاتے — خلیل الرحمٰن اعظمی
آثار غالب (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں غالب کی تحریرات و تصاویر اور دوسرے نوادر) — مختار الدین احمد
غالب کی حسن پرستی — سلامت اللہ
غالب کے شعری اسلوب کا ایک پہلو — مظہر عباس
گنجینۂ معنی کے طلسم کی کلید — عکس احمد صدیقی
غالب کی شاعری کا سرمستی — وارث کرمانی
دیکھیں کیا گزرے ہے قطرہ پہ گہر ہونے تک — افسر فرشتی صاحبہ
غالب کی شاعری اور مضامین رشک — افتخار بیگم
غالب کی شاعری میں رنگ و روشنی کی تصویریں — ذکاء الدین
غالب کی شاعری میں شخصیت کی کشمکش — ابن فرید
دستور یہ ایک سطر — کبیر احمد
غالب استاد فن اور ادبی رہنما — آفتاب احمد

غالب اور حدیث غم — انجمن آرا بیگم
غالب کا عرفانی شعور — سعید احمد
غالب کا تصورِ محبوب — مرغوب حسن
غالب اور بیگم غالب — افکار اختر
تھے ہم ولی سمجھتے . . . — رئیس سبحانی
غالب اور سر سید — فرح جلال
غالب غم دیدہ — نور احمد
کلامِ غالب میں فلسفہ اور تصوف — فریدہ خانم
غالب کی مقبولیت کے اسباب — نسیم فاطمہ
غالب — شخصیت — امیر رہبر
غالب کا استغنا عہد میں — بشیر بدر
حیاتِ غالب کی چند اہم تاریخیں — ضیاء الدین انصاری
علی گڑھ میگزین کے گزشتہ پرچوں میں غالب کے متعلق مضامین کی تفصیل — لستریک
علی گڑھ میگزین کے مدیر — ”
علی گڑھ میگزین کے مخصوص شمارے — ”
شعروں کے انتخاب نے — ”
اس شمارے کے لکھنے والے — ”

مضامین علم و فن دہلی (غالب نمبر)

اپریل ۱۹۶۹ء

مختلف ہندوستانی، انگریزی اور روسی مشاہیر کے انٹرویو
غالب کی عظمت (ایک عظیم سمنار جس میں ہندوستان کے بڑے بڑے ادیبوں نے حصہ لیا)
واقعاتِ غالب سن کے آئینہ میں — از امیں الرحمٰن
تذکرۂ غالب — ” مالک رام
غالب کی سسرال — ” ”
غالب اور آم — ” مناظر عاشق
ہندوستانی اعلیٰ حکام کا خراجِ عقیدت غالب کو
غالب کے اردو فارسی اشعار کا انتخاب
مثنوی چراغ دیر کا منظوم ترجمہ — از مسلم الحریری
غالب کے خطوط کا انتخاب

فرہنگ اشعار فارسی
غالب کے مرثیے
غالب کا فارسی کلام
غالب کا اندازِ بیاں — از ... سعد فاروقی
غالب ایک عظیم شاعر
غالب روسیوں کا پسندیدہ شاعر
غالب گھر
رگ سنگ
غالب بنام امیں — از امیں الرحمٰن
غالب ایک عظیم شاعر اور انسان دوست
مشاعرہ
غالب پر لکھی گئی کتابیں
غالب کی فارسی اور اردو تصانیف
غالب کی سرخیں
حکایتِ غالب کے مجموعے
غالب کے بعض خطوط کے فوٹو

غالب اسٹڈیز دہلی

غالبیات نو — مرتبہ ڈاکٹر عابد رضا بیدار
غالب کی عظمت (علی گڑھ دہلی سمیناروں کی مکمل روداد)
انتخاب غالب اردو (جو غالب نے رام پور بھیجا تھا)
غالب کے اہم معاصرین کا دیوان
غالبیات نو (۲۳)
شریکِ غالب (نواب ناظم کے دیوان کا انتخاب)

غالب ڈائری - ساہیوال ۱۹۶۹ء

حیاتِ غالب ایک نظر میں
حیاتِ غالب خطوطِ غالب کے آئینہ میں
مرزا کا ایک خط جس میں پاک پتن (ضلع ساہیوال) کا ذکر ہے۔
غالب معاصرین کی نظر میں
غالب کی تصانیف (کتابوں کے پہلے ایڈیشنوں کے سرورق کے فوٹو حالات)

عنوان	مصنف
غالب کے چند تلامذہ (نوٹ)	
غالب کے چند خطوط (نوٹ)	
غالب کے لطیفے	
غالب کے اشعار کا انتخاب	
غالب (نظم)	علامہ اقبال

غالب لائف اینڈ ورک ۔ نئی دہلی ۔ انگریزی

فروری ۱۹۶۷ء

عنوان	مصنف
غالب کا ایک سوانحی خاکہ	ایم اے حبیبی
غالب کا اردو ادب میں حصہ	
غالب کی تخلیقات	
غالب کی زندگی میں واقعات نگاری	
اردو ۔ آزادی کے بعد کے ہندوستان میں	
ہندوستان کے فارسی ادب ۔	

"فکر نو" دہلی ۔ غالب نمبر

۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
غالب	مولوی
غالب سے ملئے (تمثیل)	مرزا محمود بیگ
مرزا غالب دہلی کالج میں (تمثیل)	ڈاکٹر قمر رئیس
غالب کی حیات اور شاعری کا علمی پہلو	جاوید وششٹ
تصور کا دوسرا رخ	تنویر احمد علوی
مطالعہ غالب	نثار احمد فاروقی
شارحین غالب	منصور سعید
غالب ۔ شخصی زندگی کے کچھ پہلو	رضیہ نثار
غالب کی مدح سرائیاں	رحمت الٰہی
غالب ایک موسیقار کی نظر میں	امیر احمد
خطوط غالب کی انفرادیت	خلیل احمد
غالب کی گلیوں میں	محمد شفیق
غالب ایم اے ایس کے آئینے میں	اقبال قریشی
غالب کا شعور حیات	سہیل احمد

عنوان	مصنف
غالب اور بہادر شاہ ظفر	شاہد احمد
خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو	سید ضمیر حسن
ہم خواب میں ہنوز (مزاحیہ)	عباس احمد صدیقی
نامۂ غالب فکر تونسوی کے نام "	شہزاد منظر

"فاران" اسلامیہ کالج لاہور

جولائی ۱۹۶۶ء

عنوان	مصنف
نذر غالب (نظم)	پروفیسر اختر اقبال کمالی
غالب کا ایک شعر	شیخ حامد علی عابد
غالب کی شاعری میں طنز	پروفیسر اختر اقبال کمالی
غالب اور تصوف	پروفیسر یوسف جمال انصاری
گنجینۂ معنی کا طلسم	پروفیسر شہرت بخاری
شاعری میں غالب کا لہجہ	سید عزیز ہمدانی

فروغ اردو لکھنؤ (یو۔پی)

جلد ۱۵ شمارہ ۷،۸

(۱) پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟

عنوان	مصنف
غالب کون ہے	محمد حسین شمس
غالب کے بارے میں کچھ دلچسپ باتیں	پروفیسر اختر قادری
غالب کے ساتھ ناانصافی	حامد اللہ افسر
کچھ غالب کے بارے میں	اکبر علی خاں
غالب ۔ غالب کے آئینے میں	شریف الحسن عثمانی
غالب کی شخصیت	شہید صفی پوری
عوض علی عدیل	
غالب کا سفر لکھنؤ	قمر الحسن اعظمی
غالب کا سفر کلکتہ	سعادت علی صدیقی

(۲) گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھئے

عنوان	مصنف
غالب کا تصور حسن و عشق	مولانا غلام رسول مہر
غالب نغز گو	علی عباس حسینی
غالب نئی داخلیت کی آواز	ڈاکٹر محمد حسن
غالب سہید جستجو	ڈاکٹر مسیح الزماں

عنوان	مصنف
غالب کا تصورِ عشق	حمیدہ سلطان
سودا اور غالب	ڈاکٹر عبدالاحد خاں خلیل
رفتارِ عمر قطعِ رہِ اضطراب ہے	مسعود الحسن
غالب کے کلام میں حزنیہ عنصر	ڈاکٹر سجاعت علی سندیلوی
کاوشِ خود غالب و مومن بر دیوانِ کعب	ڈاکٹر فرمان فتح پوری
غالب کی غزلوں میں تکرارِ بیت	ڈاکٹر سلام سندیلوی
غالب حقائق کی روشنی میں	یونس خالدی
غالب کی شاعری میں فارسی اثرات	ڈاکٹر محمود الحسن
غالب کا فلسفۂ زندگی	ڈاکٹر حبیب پرویز
غالب اور منکرینِ عالم	اخلاق حسن عارف
قصیدہ اور غالب	جان محمد عاطف
غالب کا تصورِ عشق	موسیٰ محرورح
غالب اور رنج	شرا احمد علوی
غالب اور مومن کا ذہنی ٹکراؤ	حسن عسکری کھنکوی
غالب ایک صنعت نگار شاعر	ڈاکٹر سید یحییٰ احمد ہاشمی
غالب اور رعایتِ لفظی	محمد عرفان
غالب کے خطوط کی انفرادیت	قمر الحسن
غالب کا تنقیدی شعور	احمر لاری
غالب منفرد شاعر	وسیم فاروقی
سرمایۂ کلامِ غالب	طالب کاشمیری

(۳) میں رو تر دکھاتا ہوں میں اک داغ نہاں اور

عنوان	مصنف
کلامِ غالب اور شرح طباطبائی	مسعود حسن رضوی
غالب کا ایک شعر	ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی
غالب کا ایک اور شعر	طالب صفوی
دیوانِ غالب کا مصور ایڈیشن	عبدالرحمٰن چغتائی
سو حمیدیہ اور میاں نوحیدا رحان	نادم سیتاپوری
چند اصطلاحاتِ غالب	طاہر محسن علوی کاکوروی
غالب کے کلام میں الحاقی عناصر	ڈاکٹر وصی احمد
غالب اور بنگلہ ادب	ڈاکٹر ساسی رنجن بھٹاچاریہ
غالب کا ایک شاگرد "سخن دہلوی"	حکیم عبدالقوی
آہ غالب بمیرد	ڈاکٹر جان رشید
مرزا غالب کی ایک غزل	ڈاکٹر حکیم حید ستر
غالب اور ڈاکٹر عبداللطیف	عطا محمد سعلہ
مرزا کا اندازِ بیان	ڈاکٹر سید رفعت حسین
صنم گر، لباسِ غالب	ام حسن نصری

(۴) فارسی بیں تا بہ بینی نقش ہائے رنگ رنگ

عنوان	مصنف
غالب کا فارسی میں ایک ترکیب بند	احسن علی طہری
مثنوی سرمہ ملتس	ڈاکٹر طہیر احمد صدیقی
غالب کا فارسی کلام ایک سرسری جائزہ	مرزا اعظم حسین
مثنوی چراغِ دیر (تشریح و ترجمے کے ساتھ)	ڈاکٹر امیر لعل عشرت
غالب کی فارسی مثنوی "ابرِ گہربار"	امیر حسن نورانی
غالب فارسی کا ایک عظیم شاعر	ڈاکٹر ریاض الحسن
فارسی میں تا بہ بینی نقش ہائے رنگ رنگ	ڈاکٹر انوار الحسن

(۵) دیوانگی اسد کی حسرت کش طرب ہے

عنوان	مصنف
بابر اور غالب	وجاہت علوی سندیلوی
غالب کا خط عبادت بریلوی کے نام	فرقت کاکوروی
غالب کا قاصد	سیدہ نسیم چشتی
ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے	عبدالمجیب سہالوی
غالب کے ایک ممتاز کارٹونسٹ وہاب حیدر	احمد جمال پاشا
آم اور غالب (ادارہ فروغ اردو ہند کی جانب سے ہونے والی تقریب کی رپورٹ)	عرفان لکھنوی
محمل چغتائی	ادارہ
غالب کے سو اشعار کے متعلق کارٹون	ادارہ

(۶) رکھیو یارب یہ درِ گنجینۂ گوہر کھلا (حصہ نظم)

عنوان	مصنف
انتخابِ کلامِ غالب	نیر عزیز مسعودی
زمزمۂ تحسین	جمیل مظہری
کہوں نہ غالب کہ ہے اقلیمِ سخن پر غالب	خرم محمد آبادی
غالب	نذر کاں پوری

غالب	جگر مرادآبادی
نقش ایجاد	رضا ابن حصی
الہی خاک میں (مرزا غالب کے سامنے بیٹھ کر لکھی گئی)	سیماب کربانی
غالب	رضا مظہری
تضمین	مغیث الدین فریدی
غالب	نارش رہان گڑھی
غالب	شاد لکھنوی کراچی
زندگی غزل اور غالب	حرمت الاکرام
غالب	عمر انصاری
غالب الکلام	مختار ہاشمی آنولوی
غالب	اشرف مالوی
شعر غالب (سانیٹ)	وقار خلیل
ہر بات ہے دنیا سے الگ غالب کی	ماہر بلگرامی
غالب	ماجد الباقری
غالب	ایم ظہیر آبادی
غالب	سائل جاوید کراچی
غالب	سہیل اقبال کراچی
غالب	محمد ہارون احمر سارسی
غالب	رشد عصری آنولوی
غالب (ایک منظوم تجزیہ)	فصیح اکمل قادری
غالب	نثر سواتی
غالب	واثق آسی
غالب نام آورم	رئیس صابی
تضمین	سلمان عباسی
صدائے غالب	اقبال ندیم
غالب کا سامان جنوں	تسنیم فاروقی
نسو غالب (مزاحیہ نظم)	ماجین لکھنوی

(۷) پھر کھلا ہے در خزینۂ راز (منقول مضامین)

مرزا کے کلام پر ریویو اور اس کا اسباب	مولانا الطاف حسین حالی

غالب علیہ الرحمۃ	سید فرزند احمد صفیر بلگرامی
محاسن کلام غالب	عبدالرحمٰن بجنوری
غالب کا فلسفہ	مولانا عبدالماجد دریابادی
مرزا غالب کا حاشیۂ استعاد	ڈاکٹر سید عبداللہ
غالب کا فلسفہ	شیخ محمد اکرام لاہور
تصنیفات غالب	مالک رام دہلی
غالب کی شاعری میں حسن و عشق	پروفیسر حمید احمد خان
غالب کی عظمت	پروفیسر آل احمد سرور
اردو شاعری اور غالب - ایک مطالعہ	پروفیسر احتشام رضوی
غالب کی عظمت	خواجہ احمد فاروقی
غالب کا تفکر	پروفیسر احتشام حسین
غالب نما (غالب کے متعلق رسالہ فروغ اردو کے گزشتہ مضامین)	اقبال صدیقی

فنون لاہور (غالب نمبر)

مئی، جون ۱۹۶۹ء

بحضور غالب

قصیدہ در مدح مرزا اسد اللہ خان غالب	گوہر ہوشیارپوری
شاعر نغز گوئے خوش گفتار	حفیظ تائب
۱۵ فروری ۱۹۶۹ء	محسن احسان
یاد غالب	سرماہ عزیز
غالب خوشنوا	امجد اسلام امجد
مرزا غالب	حریص لدھیانوی
غالب کی ایک فارسی غزل	ترجمہ گوہر ہوشیارپوری

(۲) انتخاب کلام فارسی

فارسی بیں تا ببینی نقش ہائے رنگ رنگ	صادق ندیم

(۳) غالب اور اس کا فن

مرزا غالب کا فارسی کلام	مولانا غلام رسول مہر
غالب کی جمالیات	سید علی عباس
مغنی نامہ	ڈاکٹر خورشید الاسلام
غالب کی لغاوت	مظفر علی سید

غالب کے بغیر — شیخ محمد ملک

اردو شاعری پر غالب کا اثر — شمس الرحمن فاروقی

غالب — روایت اور جدیدیت — ڈاکٹر ظہیر فتح پوری

[illegible] — سجاد باقر رضوی

غالب کی ہم عصریت — صدیق کلیم

غالب - محوری اور غیر محوری عروض — سید عابد علی عابد

غالب کی شعری کائنات — عزیز بٹ

غالب کی آبادکاری — غلام رسول تنویر

نذر غالب (غالب کی زمینوں میں غزلیں) جو حسب ذیل حضرات نے کہیں

حضرت احمد فراز، خلیل الرحمن، مانی، روحی کنجاہی، ظہور نظر، گلزار، محسن احسان، خلیل، احمد ظفر، انور مسعود، نشتر، جمیل یوسف، جمیل ملک، شہزاد احمد، جمیل الدین عالی، ظفر اقبال، گوہر، رشید، محمد خلیل، جون ایلیا، حمایت علی، عبدالرشید، عدم، محب احمد، اختر انصاری، عمار آصف، عبداللہ جاوید، خالد احمد، خلش، رفعت سلطان، صدیقی، عدیم ہاشمی، تسنیم، امجد اسلام، حفیظ تائب، احمد ندیم قاسمی۔

فیضان لائل پور

جنوری و فروری ۱۹۶۹ء

غالب - ایک مطالعہ

افکار غالب

قندیل لاہور (غالب نمبر)

۵ اپریل ۱۹۶۹ء

واردات اور رنج و غم — اکبر حمیدی

غالب اور اردو والحسن — شمیم اشرف

مرزا نوشہ کی تصنیفات اور تصانیف — زاہد الحسن زاہد

مومن دوں اور غالب — اصغر نگاہ

غالب اور فرہاد — مرزا ادیب

غالب کا فلسفہ ہستی — سیف الدین نوری

غالب (نظم) — مسطور حسن مسطور

غالب — عاطر ہاشمی

غالب — نظم — وجاہت حسن

غالب — " — سید افضل جعفری

غالب — " — انتخاب اجمل

غالب — " — ضیاء شمسی

غالب — " — کبیر ابو جعفری

غالب — " — خلش فریدی

بگزرد از مجموعہ اردو — احسن محب

غالب تحریک کا بھی شاعر تھا — نعیم نیازی

غالب کی عظمت — قمر اقبال ایم۔ اے

غالب کا نظریہ عشق — محمد یوسف عاطر ایم اے

مرزا غالب کی مکتوب نگاری — ایم افتخار

غالب کے کلام میں طنز — راشد جاوید

غالب سے امریکی شاعروں کی دلچسپی

ماہنامہ قومی زبان کراچی (غالب نمبر)

فروری ۱۹۶۹ء

یاد غالب — احمد حسن صدا

حافظ و غالب — ڈاکٹر ریاض الحسن

غالب و اقبال — محمود اکبر آبادی

دیوان غالب بخط مالک رام — محمد انصار اللہ نظر

جدید شرح دیوان غالب (اسباب اکبر آبادی) — اعجاز صدیقی

غالب کے مذہبی تلامذہ اور ارادت مند — رخشاں ابدالی

فکر غالب میں ہندوستانی عنصر — ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری

غالب کا اخلاقی تحمل — ڈاکٹر حامد سجاد

غالب کی اردو نثر کے چند نادر نمونے — مرزا طاہر علی دہلوی

اردو رسالوں میں غالب پر تحقیقی کام — ابو سلمان شاہجہانپوری

اشاریہ غالب — "

غالب تذکروں میں — ضمیر نیازی

ماہنامہ کتاب لاہور

جلد ۳، شمارہ ۲ ۔ فروری ۱۹۶۹ء

حیات غالب سنین کے آئینے میں — گوہر نوشاہی

تمہید و تعارف دیوان غالب "نسخہ طاہر" — گوہر نوشاہی

دیباچہ طبع اوّل "نسخہ طاہر" — طاہر نبیرۂ آزاد

دیوان غالب - نسخہ طاہر — مرزا اسداللہ خاں غالب

روز نامہ کوہستان لاہور (غالب نمبر)

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

مرزا اسداللہ خاں غالب مضمون مولانا محمد حسین آزاد - پیش کردہ

آغا محمد باقر نبیرۂ آزاد

غالب نے نواب مختار الملک کی شان میں قصیدہ لکھا تھا — مالک رام

غالب کا ایک خط مدہوسن بداوی کے نام — فرح جلالی

مرزا غالب عقیدہ اور عمل کے اعتبار سے صوفی تھے — مکش اکبر آبادی

گلفشاں لاہور (غالب نمبر) حصہ اوّل

مارچ ۱۹۶۹ء

غالب ایک فنکار — ادارہ

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟ (سوانح حیات) — محترمہ بلقیس احمر ایم اے

نام و نشان میرس (سوانح) (پہلی قسط) — سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی

غالب امیروں کے حلقے میں — "

غالب کے معاصر شعرا — "

غالب (نظم) — اقبال

غزل — غالب

انداز بیاں اور (نظم) — رئیس امروہوی

قصیدہ بہ بارگاہ حضرت غالب (در زمین غالب) — تابش دہلوی

نذر غالب (نظم) — آصف ثاقب

غالب کا ایک حال (نظم) — اکبر حمیدی

غالب، ایک حال — ادیب سہیل

غالب ایک عہد ہے — ڈاکٹر سید عبداللہ

غالب کا کلام معیت — سید علی عباس جلالپوری

تیرا یہ سال غالب — عشرت رحمانی

تماشائی نیرنگ تمنا — ڈاکٹر مسیح الزماں

غالب کی ازدواجی زندگی — علی حیدر ملک

غالب کا اسلوب ادب — [illegible]

غالب کی قصیدہ گوئی — [illegible]

غالب کے اشعار کے انگریزی ترجمے — سہیل اختر

غالب کے چار مصرعے کارٹونوں کی شکل

غالب — ڈاکٹر وزیر آغا

غالب خستہ کے بغیر (تمثیل) — آغا سہیل

محل میں ٹھوکھاں کی (غزل محو خاں کی) مزاحیہ — —

غزل — مرزا غالب

غالب کی نثر کا نمونہ — اردوئے معلیٰ و عود ہندی

میر مہدی کے نام غالب کے خط کا نمونہ — —

غزل — غالب

غزل — نگار جنگلی

غزل — احمد ندیم قاسمی

غزل غالب و شکیب جلالی

غزل غالب و احسان دانش

غزل غالب و پرتو روہیلہ

غزل غالب و ناقر انجم اور رحمان رام پوری

غزل غالب و یوسف ظفر

غزل غالب و سودا — جمیل یوسف اور کبیر انور جعفری

غزل غالب و مسرور سلطانہ لکھنوی

اس پرچے میں جن جن اصحاب کے مضامین اور غزلیں ہیں ان سب کے حالات زندگی اور فوٹو بھی شامل اشاعت ہیں۔

غالب نمبر (حصہ دوم)

اپریل ۱۹۶۹ء

غالب ایک فنکار — یوسف ظفر

نام و نشان میرس، غالب کے شاگرد (۱) مخالف — سید مرتضیٰ حسین فاضل

(۲) اولاد غالب (قسط دوم)

غالب (نظم) — محسن احسان

غالب " — عرفانہ عزیز

مرزا غالب نظم	رئیس امروہوی
[illegible]	رئیس فروغ
[illegible]	وزیری پانی پتی
اسد اللہ خاں غالب	جلیس نجمی
غالب شناسی کی روایت	عبداللہ جاوید
مکاتیب غالب کا نثری اسلوب	صفی حیدر دانش
غالب کی انفرادیت	انور سدید
اندیشہ ہائے دور و دراز	انوار احمد
نابغۂ عصر غالب	خواجہ سلطان عارف
غالب کے نقش ہائے رنگ رنگ	نصر صدیقی
غالب کا علمی ماحول	شاکر علمی
چچا غالب	آفاق صدیقی
سوچ قلم سوچ زبان غالب	زیب ملیح آبادی
غالب دو گردشوں کے درمیان	وسیم احمد بخاری
غالب ایک نثر نگار	آصف عمران
غالب کے غم کا نفسیاتی پہلو	حفیظ صدیقی
گل پھینکتے کہاں کی (چچا غالب کی زمین میں) مزاحیہ	——
غالب اکیڈمی پرائیویٹ لمیٹڈ	احمد جمال پاشا
غالب کالج میں	آغا سہیل
غالب میدانِ حشر میں	اکبر حمیدی
مرزا غالب کے لطائف	بلقیس احترام ایم۔ اے
مدیرِ غالب (غزل)	خلیل رامپوری
ہم سخن فہم ہیں (اقتباسات، اشعار)	سیف زلفی
اشعارِ غالب	غالب

ماہنامہ ماہِ نو۔ کراچی (غالب نمبر)

جلد ۲۲ شمارہ ۱-۲ جنوری فروری ۱۹۶۹ء

ابتدائیہ	فضلِ قدیر
مرزا غالب کی صد سالہ برسی	ممتاز حسین
غالب	صلاح الدین خدا بخش مرحوم
حسابِ غالب (چند گزارشیں)	مولانا غلام رسول مہر
مردِ قلندر	جلال الدین احمد
غالب ایک تہذیبی قوت	ممتاز حسن
غالب کے سیاسی افکار	میر محمد حسن عنقا بلوچ
غالب کا زائچہ	مولانا اعجاز علی برسی
غالب کے چند غیر مطبوعہ لطیفے اور شعر	مولانا احتشام الدین مرحوم
غالب کا کلکتہ	پروفیسر حمید احمد خاں
غالب اور بنگال	وقار راشدی
تلامذۂ غالب	ڈاکٹر وحید قریشی
کچھ تلامذۂ غالب کے بارے میں	کلب علی خاں فائق
میر مہدی مجروح (غالب کا سب سے چہیتا)	محمد اسماعیل پانی پتی
غالب کی شاعری	مولانا غلام رسول مہر
غالب کا تصورِ جنت و دوزخ	" "
غالب ـ خالقِ جمال	ڈاکٹر عبادت بریلوی
غالب اور غمِ دوراں	" "
غالب کے یہاں تخیل اور جذبے کی ہم آمیزی	ڈاکٹر یوسف حسین خاں
غالب نئی تنقید کی روشنی میں	ڈاکٹر فرمان فتح پوری
مردِ عاشق کی مثال (غالب)	سلیم اختر
غالب مکتبِ غمِ دل میں	سلیم اختر
مولانا آزاد و نامِ غالب	مالک رام
غالب میر و اقبال	ڈاکٹر سید عبداللہ
گوئٹے اور غالب	انعام الحق کوثر
مجموعۂ اردو میں فارسی کے ترجمے	اقبال سلمان
غالب کا حاشیۂ انتقاد	ڈاکٹر سید عبداللہ
غالب بحیثیت شارح	صغیر اصغر جارچوی
دیوانِ غالب اردو	خلیل الرحمٰن داؤدی
غالب کے اردو کلام کی اشاعت	ڈاکٹر شوکت سبزواری
دیوانِ غالب کی چوتھی اشاعت کا مسودہ	تحسین سروری
غالب کی فارسی شاعری	کرم حیدری

نقش ہائے رنگ رنگ — عبداللہ قریشی ایڈیٹر ادبی دنیا

غالب کے خطوط (ایک نئی تحقیق) — مولانا امتیاز علی عرشی

غالب کے فارسی خطوط (ایک نیا مجموعہ) — قاضی عبدالودود

نامۂ غالب — ڈاکٹر عبادت بریلوی

خطوط غالب — آغا حسن آغا

غالب کے خطوط کی تاریخیں اور ترتیب — سید قدرت نقوی

غالب کی نئی فارسی تحریریں — مولانا امتیاز علی عرشی

غالب کی چند نئی فارسی تحریریں — مولانا امتیاز علی عرشی

درفش کاویانی — سید قدرت نقوی

مہر نیم روز - ایک نادر مخطوطہ — سید قدرت نقوی

عمدۂ منتخبہ اور غالب — مسلم ضیائی

غالب کا دربار اور خلعت — مولانا امتیاز علی عرشی

غالب کی انفرادیت کے چند پہلو — انور سدید

ساقی نامہ (نظم) — ترجمہ رحمٰن خاور

مرزا غالب لندن میں — شان الحق حقی

قاطع برہان میں علامتے — سید قدرت نقوی

ہدیۃ الائمہ (میر مہدی مجروح کی ایک کتاب کے سرورق کا نوٹ) — سید آغا حسین آفاق

غالب کی قصیدہ گوئی — ڈاکٹر محمد ریاض

غالب کی انقلابی رومانیت — سحر انصاری

میر مہدی حسن مجروح (مصور) — سید آغا حسین آفاق

" مستلیبی " ہیلی (ہند) انگریزی

غالب نمبر - مئی ۱۹۶۹ء

مجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا — پروفیسر اے۔ ایم خان

غالب کے چند خطوط — "

غالب کی ظرافت — ڈی۔ نور محمد

غالب اور مزاح — صبغۃ اللہ خان

جشن غالب — مخدوم جبار ساگر

مجھے ہم ولی سمجھتے — صدرالدین

اصحاب مریدۂ غالب — حضرت شمس العلماء مولانا حالی

رسالہ "ماہ نو" کراچی غالب نمبر

فروری ۱۹۷۰ء

غالب اور خدا — سلطان صدیقی

غالب کا ذہنی ارتقاء — سید قدرت نقوی

غالب کا اثر ہمارے ادیبوں پر — ڈاکٹر فرمان فتح پوری

دیوان غالب کی ترجیحیں — مسلم ضیائی

غالب سے انٹرویو (خطوط غالب سے اقتباسات) — صغرا صغر حار جوی

غالب کی تاریخ پیدائش پر تبادلہ خیالات — سید صمد حسین رضوی

غالب کے فارسی قطعات — خواجہ عبدالحمید یزدانی

غزل (غالب کی زمین میں) — سید آغا حسین آفاق

" " " — عارف بخاری

" " " — شریف الحسن

تضمین غالب — ضیا اکبر آبادی

نذر غالب (نظم) — انور سدید

روزنامہ مشرق لاہور (غالب نمبر)

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

آئیے ذرا غالب کی باتیں کریں — ڈاکٹر عبدالسلام خورشید

میں دو رخ کا اسد بھی ہوں گا اور اس کی آنچ تیز کروں گا (غالب کے خود نوشت حالات) — شریف الحسن عثمانی

دنیا کی ہر زندہ زبان کا شاعر و ادیب غالب کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کر رہا ہے گا۔ —

(غالب کے متعلق) چھوٹی باتیں — نصیر انور

غالب کی گم شدہ غزل مل گئی — ڈاکٹر حکم چند نیر

محسوس ہو رہا ہے کہ جنگل اداس ہے —

غالب کے اشعار میں ان کی محبوبہ کی جھلک نظر آتی ہے — حمیدہ سلطان

غالب کا پہلا اردو دیوان بھوپال میں کیسے پہنچا؟ — نادم سیتاپوری

مرقع حسانی و مناظر کے عجائب گھروں کی زینت بنیں گے — عبدالرحمٰن چغتائی

اگر آم نہ ہوتے تو غالب بھی نہ ہوتے — مولانا حیدر بھوروی

ام۔ڈومنی اور غالب کی بیوی —

غالب کا خط عنایت بریلوی کے نام — فرحت کاکوروی

مرزا غالب خودداری کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ —

غالب کا تصور دوزخ و بہشت — مولانا غلام رسول مہر

کولمبس سے امریکہ اور حالی سے غالب کی نئی دنیا کا پتہ لگا — ڈاکٹر عبدالرحمن بجنوری

غالب فہمی — ان غلط فہمی ہو گئی ہے — حامد اللہ افسر

(غالب کے) یہ شعر کروڑوں مرتبہ پڑھے گئے —

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون تھا؟ — محمد حسین شمس کاکوروی

غالب (نظم) — علامہ اقبال

غالب کی تصانیف —

غالب ہم سب کا شاعر ہے —

موج خون سے غالب کے دل میں سرور اور آنکھوں میں نوید کا — خواجہ احمد فاروقی

غالب کے خط پڑھا ان سے ملاقات کرنا ہے

جب غالب اور میر سے مشترکہ اعلامیے جاری کیے — مولوی مدنی

مرزا غالب حیوان ظریف تھے

خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

"مطالعہ" کراچی

جنوری و فروری ۱۹۶۹ء

غالب اور بہار — قاضی عبدالودود

غالب — کلیم الدین احمد

ادبی تاریخ اور تنقید — پروفیسر اسلوب احمد انصاری

غالب کی غزل گوئی کے پانچ دور — قاضی عبدالودود

غالب کے مسترد اشعار جو داں کی نظر میں — عطا کاکوی

غالب کے بہاری شاگرد — ڈاکٹر خالد رشید صبا

صد جلوہ رو برو ہے جو مژگاں اٹھائیے — یاراں نکتہ داں

"معارف" اعظم گڑھ

فروری ۱۹۶۹ء

غالب کے بریلوی تلامذہ — ڈاکٹر سید لطیف حسین ادیب

اس مضمون میں مضمون نگار نے بریلی کے ان چند شاعروں کی حیات اور شاعری کا جائزہ لیا ہے جو غالب کے شاگرد تھے ان کے نام یہ ہیں۔

منشی سلطان حسن خاں احسن — متوفی ۱۸۸۲ء

منشی سید احمد خاں المتخلص بہ رشید — " ۱۸۵۸ء

غلام بسم اللہ بسمل — " ۱۸۹۸ء

قاضی عبدالجمیل جنون — " ۱۹۰۰ء

محمد حسن المتخلص بہ صاحب — " ۱۸۹۰ء

قاضی عبدالرحمن المتخلص بہ وحشتی

غالب۔ مدح اور قدح کی روشنی میں — سید صباح الدین عبدالرحمن

یہ طویل محققانہ مضمون معارف کے تین نمبروں میں شائع ہوا۔ بعد میں لاہور کے رسالہ "حمایت اسلام" میں بھی نقل ہوا۔

منشور کراچی

فروری و مارچ ۱۹۶۹ء

کچھ غالب کی زبانی کچھ اپنی غلط بیانی — ممتاز حسین

غالب خطوط کے آئینے میں — حاجی عدیل

نظم متعلق غالب — علامہ اقبال

غالب کی منظوم عرضی بہادر شاہ ظفر کے حضور میں — مرزا غالب

نقوش لاہور (غالب نمبر) حصہ اول

اپریل ۱۹۶۹ء

غالب (سہ سوانحی ڈراما) — ڈاکٹر محمد حسن

غالب کی شاعری کا پس منظر — ڈاکٹر وارث کرمانی

غالب کی شاعری میں اخلاقی اقدار — پروفیسر عبدالقادر سروری

غالب کی شاعری — مولانا غلام رسول مہر

غالب اور ریاض خیرآبادی — نادم سیتاپوری

غالب اور صہبائی کی فارسی غزل — ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

غالب کے ناپسندیدہ اشعار — ڈاکٹر اختر اورینوی

غالب اور علوم — ڈاکٹر احسن فاروقی

غالب کے رد کردہ اشعار — نیر صدیقی

غالب اور مثنوی — ڈاکٹر محمد عقیل

غالب ایک ڈراما نگار — ڈاکٹر سہیل بخاری

مضمون	مضمون نگار
غالب کی آوارہ خرامی	ڈاکٹر وزیر آغا
غالب اور عربی زبان	محمد منور
غالب کی ایک تقریظ	ڈاکٹر ظہیرالدین صدیقی
غالب کا نسخۂ عرشی	ڈاکٹر گیان چند
غالب کی اصلاحیں	کسریٰ منہاس
غالب سے تعریب نامے	مسلم ضیائی
غالب کے چند شاگرد (بنگال میں)	وفا راشدی
غالب کا فکری آہنگ	سعادت نظیر
غالب کے مذہبی اور فکری میلانات	حافظ عباداللہ فاروقی
غالب کے خطوط میں ظرافت کا عنصر	سلطان صدیقی
غالب (ایک ہم سوانحی ڈراما)	ڈاکٹر اعجاز حسین
غالب کے استاد شیخ معظم اکبر آبادی	مولوی مرتضیٰ حسین فاضل
غالب اور شاہان اودھ	ڈاکٹر اکبر حیدری
غالب کی ازدواجی زندگی	ڈاکٹر عبدالسلام خورشید
غالب کا تشکیلی دور	ڈاکٹر محمد حسن
غالب - دبستان دہلی کا نمائندہ شاعر	ڈاکٹر اے ڈی نسیم
غالب کے فارسی دیوان کا مقدمہ	مولانا امتیاز علی عرشی
غالب اور رمت	مالک رام
غالب کے بارے میں چند وضاحتی امور	قاضی عبدالودود
غالب کا جمالیاتی تجربہ	قاضی ڈاکٹر سی حسن
غالب کی نرگس نوازی	ڈاکٹر شوکت سبزواری
غالب کے ایک شاگرد اور دوست (میرن صاحب)	محمد اسماعیل پانی پتی
غالب اور بے خبر	ڈاکٹر خلیق انجم
غالب کی لسانی تصریحات	پروفیسر نجم الاسلام
غالب اور غیاث اللغات	پروفیسر محمد ایوب قادری
غالب اور ناسخ	ڈاکٹر سید عبداللہ
غالب کی فارسی شاعری	مادام مریم بہام
غالب ایک گونگا شاعر	یگانہ چنگیزی (غیر مطبوعہ)
اصلاحات غالب	نادم سیتاپوری

مضمون	مضمون نگار
غالب کے اشعار مولانا ابوالکلام آزاد کی تحریروں میں	محمد عتیق صدیقی
غالب اور گنجینۂ معنی کا طلسم	ڈاکٹر فرمان فتح پوری
غالب کے خلاف ایک کتاب کا تعارف	عبدالقوی دسنوی
غالب اور تصوف	یوسف جمال انصاری
غالب اور مارسٹ گوتی	کسریٰ منہاس
غالب کے خطوط	کوثر چاندپوری
غالب کا ایک سفر	ڈاکٹر آغا افتخار حسین
غالب اور تصور مرگ	انور سدید
غالب کے بارے میں معاصر اخبارات کی رائیں	اکبر علی خان
غالب کے آخری ایام	ڈاکٹر اکبر حیدری
غالب کے تعداد اشعار پر پہلا مضمون	سید معین الرحمٰن
غالب کی دعا پر تاثرات کی ایک جھلک	مولوی مرتضیٰ حسین فاضل
غالب - ایک بے یار ناظر	فراق گورکھپوری
غالب کا سعدی مزاج	سید وقار عظیم
غالب کا تصویری مرقع	عبدالرحمٰن چغتائی
غالب کا تصور سیرابی	ڈاکٹر وحید قریشی
غالب کا تصور آفاق	سید قصی
غالب اور سفر کلکتہ	محمد اسماعیل پانی پتی
غالب کا مقدمہ پنشن	ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی

حصہ دوم - اکتوبر ۱۹۶۹ء

مضمون	مضمون نگار
غالب کی یادیں	جسٹس سجاد احمد خان
ساحن غالب	نثار احمد فاروقی
ساحن غالب اور رباعیات بیاض بخط غالب محررہ ۱۸۱۹ء (عکسی)	مرزا اسداللہ خان غالب
دیوان غالب کا ایک نادر انتخاب	مولانا امتیاز علی عرشی
گل رعنا (بخط غالب) (عکسی)	سید معین الرحمٰن
غالب کے نام دو غیر مطبوعہ خطوط	ڈاکٹر سید حامد حسین
غالب اور عینۃ الطالبین (عکسی)	جلال الدین
میخانۂ آرزو و سرانجام "	مسلم ضیائی

غالب کے سات فارسی خطوط ۔ سید وزیر الحسن عابدی

غالب کے اشعار پر صادقین کی ۳ غیر مطبوعہ تصویریں

حصہ سوم

نقوش کی تقریبات، بسلسلہ غالب نمبر۔ حصہ لینے والے:

صدر ۔ نوابزادہ شیر علی خان، جسٹس انوار الحق

مضمون نگار: مولانا غلام رسول مہر، حمید احمد خاں، سید وزیر الحسن عابدی، سید وقار عظیم، ڈاکٹر وحید قریشی، کرنل محمد خان، ممتاز صدیقی، سید ضمیر جعفری، قیوم نظر اور محمد طفیل۔

غالب کے غیر مطبوعہ خطوط (عکس) عطیہ آغا ناصر احمد

صوفی منیری کے کلام پر غالب کی اصلاح (عکس) عطیہ خدا بخش لائبریری پٹنہ

دیوان غالب پر غالب کی تحریر (عکس) " " " "

دیوان غالب کے حاشیے پر غالب کی تحریر (عکس) " " " "

ایک لفافہ پر غالب کی تحریر (عکس) " " " "

غالب کی کتابوں کے اولین ایڈیشنوں کے سرورق (عکس) عطیہ مالک رام، سید وزیر الحسن عابدی

سید مرتضیٰ حسین فاضل

غالب کی تصاویر (عکس) ادارہ

غالب کی خود نوشت کہانی ثار احمد فاروقی

غالب کی زندگی کے تہتر سال سید قدرت نقوی

غالب کی زندگانی محمد اسماعیل پانی پتی

نگارشات غالب سید معین الرحمٰن

مکتوبات غالب بنام علوی (فارسی)، بنام مکلوڈ، امو جان، ترجمہ قاضی محمد عبدالرب

مکتوبات غالب (فارسی) ترجمہ سید وزیر الحسن عابدی

انتخاب کلام غالب (فارسی) —

انتخاب کلام غالب (اردو) —

غالب کی شخصیت اور فن ڈاکٹر وارث کرمانی

غالب کی شوخ بیانی رشید احمد صدیقی

غالب اور حزاعات ڈاکٹر مسیح الزمان

غالب کے لفظوں میں وحدت لسانی سید احتشام حسین

عظمت غالب کی حقیقی بنیاد عبدالمغنی

نگارشات غالب مالک رام

غالب اور اقبال جگن ناتھ آزاد

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے ڈاکٹر سید عابد حسین

غالب کی شاعری کا نیا موڑ جمیل مظہری

غالب اور دہلی مرزا محمود بیگ

غالبیات کا جائزہ علی جواد زیدی

سر سید اور مرزا غالب اکبر رضا جمشید

غالب کے چند سفر ڈاکٹر حکم چند نیر

پاکستان میں غالب کی صد سالہ برسی قیوم نظر

ہندوستان میں غالب کی صد سالہ برسی ڈاکٹر خلیق انجم

تصاویر عبدالرحمٰن چغتائی

"نگار پاکستان" کراچی (غالب نمبر)

جنوری و فروری ۱۹۶۹ء

غالب کی زندگی مالک رام

غالب کا معیار شعر و سخن امتیاز علی خاں عرشی

غالب کی شخصیت ڈاکٹر شوکت سبزواری

غالب کی شاعرانہ خصوصیات نیاز فتح پوری

غالب، مومن، ذوق حامد حسن قادری

غالب بحیثیت نقاد مولانا غلام رسول مہر

غالب بھرا ہوا ساغر فراق گورکھپوری

غالب، ہمہ رنگ مجنوں گورکھپوری

غالب کا ذہنی ارتقا آل احمد سرور

غالب کی بے بسی احتشام حسین

غالب اور تعلیمِ مہر محمد عظیم فیروز آبادی

غالب کا فلسفہ ڈاکٹر ابو محمد سحر

غالب کے کلام میں استفہام ڈاکٹر فرمان فتح پوری

غالب کا اسلوب پروفیسر جلیل صدیقی

غالب کے اسلوب سخن کا ایک اہم پہلو ڈاکٹر فرمان فتح پوری

فارسی غزل گو شعرا میں غالب کا مرتبہ نیاز فتح پوری

غالب کی فارسی شاعری	برہم ناتھ دت
غالب و معانی	ڈاکٹر انعام الحق کوثر

"نوری چشم" جموں (کشمیر)

فروری و مارچ ۱۹۶۹ء

بہارستانِ غالب

مخمس بر غزل غالب	جوش ملسیانی
سوانح غالب	ہری چند اختر
مرثیہ غالب	اقبال
محرابِ غالب	
غالب کا فلسفہ	شیخ محمد اکرام
نذرِ غالب (نظم)	امر چند قیس
گل افشانیٔ گفتار (لطائف)	راجیش گوہر
غالب — یاس اور امید کے دوراہے پر	مکش کاشمیری
آہ غالب (مرثیہ)	حضرت شمس العلماء مولانا حالی
غالب — جدید شعراء کی ایک محفل میں	کنہیا لال کپور
نذرِ غالب (نظم)	رگھبیر داس ساحر
طاؤس سرخ	گیان چند
مصرعے یا محاورے	
اسے ور لغا - وہ رند ساجد ما ر	منظر اعظمی
استاد اور شاگرد	غالب اور بسمل
غالب — محشر کے سامنے	محی الدین فاروقی
زبان و بیانِ غالب	رحمت سرکش
مرزا غالب کا خط پنڈت نہرو کے نام (مزاحیہ)	فرقت کاکوروی
نذرِ غالب (تضمین)	حکیم منظور
استاد غالب ہمیشہ غالب رہیں گے	پنڈت سمیلپوری
نادرۂ غالب	
مرزا غالب کی شاعری میں ترقی پسندانہ عناصر	موتی لال کپور
غالب پھر اس دنیا میں	فراق گورکھپوری
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور	مکش کاشمیری

ایک غالب کے نام ایک خط	نگر تونسوی
اردو شاعری اور غالب (ایک مطالعہ)	اختر احمد یوسفی

"نیا دور" لکھنؤ (غالب نمبر)

فروری و مارچ ۱۹۶۹ء

غالب اردو شاعری کا سدا بہار پھول (ڈاکٹر لی گوپال ریڈی گورنر یو۔پی کا پیغام)

اپنی بات	اڈیٹر
غالب کی فارسی غزل	سید اختر علی
غالب (نظم)	رئیس صدیقی
غالب اور عاشق رسوا و باوقار	علی عباس حسینی
رگِ سنگ (نظم)	شمیم کرہانی
رحم مظلوم دعا الصباح	افتخار علی عرشی
منصب شیفتگی و عظمت عشق (نظم)	عمر انصاری
ضرب الامثال اور مرزا غالب	ڈاکٹر اعجاز حسین
حق غالب آشفتہ سر ہے آج (غزل)	سالک لکھنوی
محاوراتِ غالب	ڈاکٹر گیان چند
غالب (نظم)	نازش پرتاب گڑھی
غالب کا تصورِ زندگی	سید شبیہ الحسن
یادِ غالب (نظم)	حفیظ بنارسی
غالب کی ہمت عالی	حبیب احمد
غالب (نظم)	جگن ناتھ آزاد
قاطع برہان	ڈاکٹر نیر مسعود
غالب کی ایک غزل	م۔ ندیم
دیوانِ غالب کا ایک اہم گمشدہ نسخہ (نسخۂ بھوپال)	ڈاکٹر ابو محمد سحر
رشک ظہوری و غالب	معصوم حسین
مرزا غالب	ابو ہاشم
تضمین بر غزل غالب	کاوش
جہانِ غالب	قاضی عبدالودود
غالب کے خطوط افراد خاندان کے نام	نادم سیتاپوری
شہنشاہ سخن (نظم)	درشن سنگھ

ماہنامہ نئی قدریں حیدرآباد (پاک)

غالب صدی اڈیشن۔ جلد ۱۲ شمارہ ۱ تا ۵ ۱۹۶۹ء

غالب کی صد سالہ برسی

مذاکرہ (غالب کی شخصیت اور فن)

مشاعرہ (غالب کی مختلف زمینوں میں)

غزلیں	گلزار نوری
غزلیں	احمد ہمدانی
غزل	مظفر ضیاء
غزل	مظفر ایلی
غزل	سید نذر حسن نظر
غزل	آغا صدیقی
غزل	احمر سکندری
غزلیں	احسان اطہر صدیقی
غزل	شیخ محمد ابراہیم خلیل
"	نازش حیدری
"	ڈاکٹر خاں رستم
"	سید منظور نقوی
"	جبرئیل صدیقی
"	اختر انصاری اکبرآبادی
"	سلطانہ مہر
"	مہرالنساء مہر
"	نکہت بریلوی
"	شاہد کاظمی
"	انور شعور
"	محمود صدیقی
"	ماجد عزیز
" مزاح	علیم عباسی
انداز بیاں اور (مزاح)	ساجد انوری
غالب کی غزل کا آپریشن (مزاح)	سیف سلطانپوری
غزل	انعام اسعدی
"	زمان شاہین سبحانی
دو غزلہ	کبیر انور جعفری
غزل	کریم رازی
"	برگ یوسفی

"	حسن اکبر کمال
"	درد اسعدی
"	رشید تبسم
"	ساغر دہلوی
تضمین غالب	حبیب غوری
غزل	عتیق احمد عتیق
غزل	ظفر احمد پوری

پرورتاثر

وارد ہوا شہر میں حضرت غالب کا	انوار احمد زئی
غالب ستے ردیف میں	صدرالدین انصاری

زاویۂ نگاہ

سلی مکاتیب کی روشنی میں	اختر انصاری اکبرآبادی
مکتوبات صدی	اختر انصاری اکبرآبادی
شہر صلیب و گل	اختر انصاری اکبرآبادی
غالب نام آورم	مبارک علی خاں

ویمن ڈائجسٹ لاہور

فروری و مارچ ۱۹۶۹ء

مرزا اسداللہ خاں غالب	محترمہ زاہدہ رضا
اردو شاعری میں غالب کا مقام	محمد منظور علیم خاں
نذر غالب (نظم)	جلیس ہاشمی

ہلال کراچی۔ غالب نمبر

فروری ۱۹۶۹ء

سخن ہائے گفتنی	زہرا شہریار نقوی
غالب سخندان ادب و شہنشاہ (نظم)	کتاب محمد کتابی
جشن صد سالہ غالب	سید منصور علی سلیم
شہرت شوم گیتی بعد من خواہد شدن	ڈاکٹر محمد ریاض
ہمنر لارڈ ال جنائی و غالب	فضل قدیر
خطاب بہ مرزا غالب	انوار حسین
نمونہ ای از قصائد غالب	غالب

منتخبے از گلستان عجم — حسین کاظمی
شعر فارسی در گذشتہ و امروز — یکتا مجید
قصیدہ در ثنائے مرزا غالب — صابر آفاقی
آثار غالب — علی حیدر ملک
ماخذ غالب — انعام الحق کوثر

"ہما" نئی دہلی

مارچ ۱۹۶۹ء

غالب اکیڈمی (انٹرویو) — عبدالوحید صدیقی
در غالب (نظم) — ابراہیم جلیل
ب کی تضمین قدسی کی نعتیہ غزل پر — غالب
ی آنکھیں روزن دیوار زنداں ہو گئیں (نظم) — نیاز حیدر
امات متعلق غالب — دی۔ وی گری نائب صدر

زیر ہند، مسز اندرا گاندھی وزیر اعظم حکومت ہند، سفیر سعودی عرب
، یوسف یاسین، مہاراج مدہوک ممبر پارلیمنٹ (جن سنگھ) دی کے آر
راؤ وزیر ٹرانسپورٹ، ان علی سفیر متحدہ عرب جمہوریہ، مولانا سعید العمی
ایم ایل بہار وواج پرنسپل العارییٹی آئیسر۔

محبوب شاعر — شیر کشمیر شیخ عبداللہ
ہ ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟ — مولانا سعید العمی ڈار
اور رشک — نفیس احمد صدیقی
اور ہم — سراج انور
کی کہانی غالب کی زبانی — فارون ارگلی
خانگی زندگی کی ایک جھلک — پروفیسر حمید احمد خان
الب کا فانوس خیال — پروفیسر نذیر احمد
ثار جسے دنیا شاعر سمجھتی ہے — محمد عبدالقادر
ت عظیم شاعر۔ ایک نابغہ — پروفیسر سید صمد حسن
وشی کا قطعہ تاریخ — سید وزیر حسن
یالعنہ مشاعرہ — " "
ب کے نام ایک خط (مزاحیہ) — فکر تونسوی
ی کا غالب سے پہلے اور غالب کے بعد اردو شاعروں

اور ادیبوں کا فوٹو البم مع حالات زندگی) خسرو، ولی، میر، سودا،
میر درد، میر حسن، انشا، مصحفی، ناسخ، آتش، نظیر، انیس، دبیر، ذوق، مومن،
امیر مینائی، میر امن، رجب علی سرور، سرسید، داغ، نذیر احمد، سجاد حسین،
عنایت اللہ دہلوی، آزاد، حالی، فرحت اللہ، اسد علی، شبلی، سید احمد دہلوی،
اکبر، اقبال، یلدرم، حسرت، پریم چند، حسن نظامی، آغا حشر، سرشار، امتیاز علی
تاج، چکبست، شاد عظیم آبادی، فانی، اصغر، جگر، جوش، صفی، سیماب،
سائل، ابوالکلام، سلیمان ندوی، عبدالحق، کیفی، تلوک چند محروم، فراق۔

عہد غالب کے مشاعرے (دلی کی آخری شمع) — فرحت اللہ بیگ
انتخاب دیوان غالب (مصور) — عبدالرحمن چغتائی
چوک جس کو کہیں وہ مقتل ہے — صدیقی آرٹسٹ
غالب کے لطیفے — شاہد صدیقی

"ہمدرد صحت" ڈائجسٹ

فروری ۱۹۶۹ء

غالب (نظم) — شاعر لکھنوی
شاعر سحر بیاں (نظم) — وحیدہ نسیم
غالب کی ابتدائی شاعری کا نفسیاتی پس منظر — مسلم ضیائی
غالب اور طب قدیم — حکیم محمود احمد برکاتی
نکات کا طالب غالب — عشرت رحمانی

ماہنامہ ہندوستانی ادب (غالب نمبر) حیدرآباد دکن

جنوری، فروری، مارچ ۱۹۶۹ء

ہمارے خیالات — ایڈیٹر
نمونے کلام غالب (غزلیات) — مرزا غالب
" " " — "
رباعیاں — "
قطعات — "
مثنوی — "
تصویر مرزا غالب دہلوی — "
گزارش غالب بحضور شاہ — "
قصیدہ در مدح بہادر شاہ ظفر شاہ ہندوستان — "

عنوان	مصنف / رسالہ
درمدح ڈلی	غالب
سہرا	"
قصیدہ	"
نوحۂ عارف	"
مرثیہ	"
بیان مصنف	"
خط منظوم بنام	"
مدح	"
آخری چہار شنبہ	مرزا غالب
دو سلطنتیں	"
خطوط غالب کے چربے اور تصویر اور مہر غالب	
غالب کا ایک نایاب خط	عمر یافعی حیدرآبادی
غالب ایک ریستوران میں	راجہ مہدی علی خاں
غالب ایک مشاعرے کی صدارت کر رہے ہیں (تصویر)	
غالب کی کہانی اپنی زبانی	مرزا غالب
غالب کا زائچہ اور تاریخ ولادت	مسلم ضیائی ایم اے
چاندنی رات کا مے خوار	شمیم کرہانی
کچھ غالب کی ازدواجی زندگی کے متعلق	عظیم قادری صدف بی ایس سی
قطعۂ تاریخ انتقال مرزا غالب	میر مہدی مجروح
غالب نام آور	قدرت نقوی
مرزا غالب	ملوک چند محروم
تصویر غالب	-
غالب ایک صاحب طرز انشاپرداز کی حیثیت سے	رشید احمد صدیقی
نذر غالب	صمد جاوید
چچا غالب دہلوی	وقار احمد رضوی
غالب	آل احمد سرور
ہندوستانی شاعری میں غالب کا مرتبہ	ڈاکٹر محمد حسن
غالب پر "سکہ" کا الزام اور اس کی حقیقت	مالک رام ایم اے
تصویر غالب	-

عنوان	مصنف
مرزا غالب	[illegible]
چہرہ صفحۂ اول دیوان غالب	
دیوان غالب	عارف نہاری
غالب نکتہ داں	جوش ملسیانی
خراج عقیدت بحضور غالب	جگر مرادآبادی
غالب کی خود پسندی	شفیق شکیب
تاجدار سخن	میر مہدی مجروح
غالب کی یادگار قائم کرنے کی اولین تجویز	ڈاکٹر فرمان فتح پوری
تصویر غالب	
غالب نے اقوام متحدہ کو پہچان لیا تھا	احمد ندیم قاسمی
غالب کا مشاہدۂ نفس	ڈاکٹر احتشام حسین ندوی
غالب کی موت پر	مولانا الطاف حسین حالی
گہوارۂ علم و ہنر	اقبال لاہوری
غالب کا فلسفۂ حیات	ڈاکٹر پروفیسر نظام الدین گوریکر
غالب کی فارسی شاعری حقیقت کے آئینے میں	ڈاکٹر عبداللہ ایم اے پی ایچ ڈی
درخشاں آفتاب	ابراہیم خلیل
غالب	رشید کیفی

سالانہ مجلہ "یادگار غالب" کراچی

۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
غالب نرغے میں	زیڈ اے بخاری
پیام غالب	پروفیسر احمد
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے	مولانا غلام رسول مہر
غالب اقبال کی نظر میں (نظم)	علامہ اقبال
انداز بیاں اور (نظم)	رئیس امروہوی
مرزا غالب کی انفرادیت	صوفی غلام مصطفیٰ تبسم
غالب اور عظمت	سید محمد تقی
انداز بیاں اور	سید عابد علی عابد
ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا	ڈاکٹر عبادت بریلوی
نجم الدولہ دبیر الملک اسداللہ خاں غالب	مولوی محمد حسین آزاد

غالب کا ذوق سفر ۔ ڈاکٹر محمد احسن ۔ فنون ۔ لاہور شمارہ نمبر ۱۹
جلد ۱۰ ۔ نمبر ۱ و ۲ ۔ نومبر ۔ دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب ۔ حریص لذت آزار ۔ سید محمد عارف ہاپوڑی ۔ ادبی دنیا
لاہور ۔ نومبر ۔ دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب اپنی تنقید کے آئینے میں ۔ ڈاکٹر سید احتشام احمد ندوی ہفت روزہ
لاہور جلد ۲۰ نمبر ۴۴ یکم دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب کی تلاش ۔ سید وقار عظیم (تقریر بر موقع افتتاح غالب نمائش)
امروز لاہور ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب کا سیاسی شعور ۔ اوراق کا عہد (ریڈیو پاکستان پشاور سے نشر
ہوا) آہنگ کراچی ۲۲ مارچ ۱۹۶۹ء

غالب کی پریس کانفرنس (مزاحیہ) محمد بدیع الزمان بیسویں صدی
دہلی ۔ ستمبر ۱۹۶۹ء ۔

غالب عمل پیہم اور تغیر کا علمبردار ہے سیر بیں اگست ۶۹ء
امریکی شاعروں پر غالب کا اثر ۔ " " "
غالب کی ایک پیشگوئی ۔ سید محمد حسن رضوی رسالہ محفل لاہور دسمبر ۱۹۶۹ء
شارحین غالب ۔ محمد دین تاثیر مرحوم ۔ نیرنگ خیال راولپنڈی دسمبر ۶۹ء
علامہ طباطبائی کی شرح غالب ۔ " " " "
مرزا غالب کے گھر میں ایک شام (ایک قصیدہ کی سرگزشت) محمد دین
تاثیر مرحوم ۔ نیرنگ خیال راولپنڈی ۔ دسمبر ۱۹۶۹ء

قدیم ترین نسخہ غالب کی دریافت جلال الدین در رسالہ نقوش لاہور اگست ۶۹ء
غالب (نظم) جگن ناتھ آزاد " " " "
عندلیب گلشن ناآفریدہ ۔ مسز شمائل نقوی در رسالہ آواز نوٹنگھم (انگلینڈ) فروری ۶۹ء
غالب کے کچھ منتخب اشعار ادارہ " " " "
پیام غالب (نظم) رئیس امروہوی گل فشاں لاہور ۱۰ مئی ۱۹۶۹ء
غالب ایک فن کار ۔ سیف زلفی " " " "
غالب دوراں کی اساس ۔ ڈاکٹر سید احتشام احمد ندوی " " "
غالب کے یہاں تحمل و جذبہ کی ہم آہنگی ۔ یوسف حسین " " "
مرزا غالب کا تصور حسن و عشق ۔ صوفی تبسم " " "
غالب اور ڈرامہ ۔ سید قدرت نقوی " " "
غالب کے اشعار کا استعمال ۔ فارغ بخاری " " "
میں اور غالب ۔ اسلم کمال " " "
مرزا غالب کے لطائف ۔ بلقیس اختر " " "
غالب کی اور غالب کی زمین میں مختلف شعرا کی غزلیں " "
توقیت غالب (سوانحی حالات) مالک رام در عیار غالب
غالب کی اردو شاعری کے چند پہلو ۔ فراق گورکھپوری در عیار غالب
غالب کا فن ۔ ڈاکٹر محمد حسن در عیار غالب
غالب کا نعتیہ کلام ۔ ضیاء احمد بدایونی در عیار غالب
جہان غالب ۔ قاضی عبدالودود در عیار غالب

چیکوسلوواکیہ میں غالب صدی تقریبات (الجمعیۃ) رسالہ ہماری زبان علی گڑھ ۱۵ فروری ۶۹ء
بہار میں غالب کی صد سالہ تقریبات 〃 〃 〃 〃 〃
پٹنہ یونیورسٹی میں شام غالب کی تیاری 〃 〃 〃 〃 〃
کلکتہ کارپوریشن اردو ٹیچرز سوسائٹی کے زیر اہتمام 〃 〃 〃 〃 〃
غالب صدی تقریب۔
سیاہ فام لکھنؤ میں پانچ لاکھ کی لاگت سے ادارہ غالب 〃 〃 〃 〃 〃
کی تعمیر کا منصوبہ (قومی آواز) 〃
لکھنؤ یونیورسٹی میں جشن غالب کا افتتاح (قومی آواز) 〃 〃 〃 〃 〃
الہ آباد یونیورسٹی میں غالب کے جشن صد سالہ کی 〃 〃 〃 〃 〃
تقریبات۔ ڈاکٹر جعفر رضا
دہلی یونیورسٹی میں غالب کے جشن صد سالہ کی تقریبات 〃 〃 〃 〃
دہلی میں غالب صدی کی تقریبات آل احمد سرور 〃 〃 ۲۲ فروری 〃
لکھنؤ میں ایوان غالب کا سنگ بنیاد (قومی آواز) 〃 〃 〃 〃
ہیرن پور میں غالب صدی کی تیاریاں 〃 〃 〃 〃
دہلی میں غالب صدی کی تقریبات کا آغاز 〃 〃 〃 〃
صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر ذاکر حسین کا خطبہ صدارت 〃 〃 〃
غالب کی شخصیت اور شاعری کی ہندوستانی اہمیت پر
نائب صدر جمہوریہ ہند وی۔ وی۔ گری کا غالب کو نذرانہ عقیدت 〃 〃 〃 〃
مرکزی غالب کمیٹی کے نام وزیر اعظم ہند کا پیغام 〃 〃 〃 〃
ہند کے ممتاز شعرا کا غالب کو خراج عقیدت 〃 〃 〃 〃
اشتراکی اقوام کا ادارہ ماہ مئی ۶۹ء میں مرزا غالب 〃 〃 یکم مارچ 〃
کی خصوصی جوبلی کا اہتمام کرے۔
غالب کی کتابوں کا تنقیدی ایڈیشن 〃 〃 〃 〃
اردو مجلس گیا کالج کا غالب انعامی مقابلہ 〃 〃 〃 〃
لال قلعہ (دہلی) میں غالب کی یاد میں مشاعرہ 〃 〃 〃 〃
غالب کون ہے؟ 〃 〃 〃 〃
غالب اور ابوالکلام۔ شمیم احمد 〃 〃 〃 〃
تاریخ رحلت حضرت غالب (نظم) حبیب اللہ ذکا 〃 〃 〃 〃
مرزا غالب کو مولانا ابوالکلام آزاد کا خراج عقیدت۔ محمد طفیل راستی 〃 〃 〃

انجمن ترقی اردو سنارس میں یوم غالب داراشکوہ ہماری زبان علی گڑھ یکم مارچ ۶۹ء
انجمن ترقی اردو ویلور کی جانب سے غالب صدی تقریب 〃 〃 〃 〃 〃
شکاگو میں یوم غالب 〃 〃 〃 〃
بھوپال میں مرزا غالب کی سو ویں برسی پر تقریب 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کے نام پر قربانی 〃 〃 〃 مارچ 〃
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں غالب صدی تقریب 〃 〃 〃 〃 〃
بھوپال اور غالب 〃 〃 〃 〃
غالب کا نسب نامہ سید محفوظ الحسن 〃 〃 〃 〃
نذر غالب (نظم) پروفیسر سید حسن 〃 〃 〃 〃
〃 〃 پریم ناتھ دت 〃 〃 〃 〃
دیوان غالب کا جواب۔ نادم سیتاپوری 〃 〃 〃 〃
غالب سے متعلق ذکا دہلوی کا قطعہ۔ عبدالوہاب سلیم 〃 〃 〃 〃
(غالب کے سلسلہ میں) ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری 〃 〃 〃 〃
کے حالات زندگی۔ ڈاکٹر حامد حسن
حیدر آباد میں غالب صدی تقریب 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کا تصور رہبانیت 〃 〃 〃 〃
احمد آباد میں جشن غالب 〃 〃 〃 〃
رتناگری میں غالب صدی تقریب۔ بڑودہ 〃 〃 〃 〃
فارس کالج میں جشن غالب 〃 〃 〃 〃
یونیورسٹی ہائی اسکول میں جشن غالب۔ احمد حسین جعفری 〃 〃 〃 〃
غالب اکیڈمی کا افتتاح 〃 〃 〃 〃
غالب کی زندگی پر مزید تحقیق کی ضرورت 〃 〃 یکم مارچ 〃
قاضی عبدالودود۔ (لیکچرار غالب صدی)
غالب کی فارسی شاعری کی اہمیت۔ جان محمود (تقریر برغالب صدی) 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کی آفاقیت۔ پروفیسر لطف علی صوبیکر (〃) 〃 〃 〃 〃 〃
غالب اور ۱۸۵۷ء۔ پروفیسر رالف رسل (〃) 〃 〃 ۸ مارچ 〃
غالب کے مذہبی حالات کا جائزہ۔ ڈاکٹر داؤد رہبر (〃) 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کی حب الوطنی۔ پروفیسر ریاں مارک (〃) 〃 〃 〃 〃
روس میں غالب پر کام ڈاکٹر سکوجوف (〃) 〃 〃

روس میں غالب کی مقبولیت کے اسباب - جان عثور (تقریر) غالب صدی، ہماری زبان علیگڑھ ۸ مارچ ۶۹ء

غالب ایک ہندی کی آبرو بڑھاتی - پروفیسر پوسالنی (〃) 〃 〃 〃 〃 〃

غالب کی شاعری کا مطالعہ - مسز لینا حشمودا (〃) 〃 〃 〃 〃 〃

غالب کے ماخذوں کا جائزہ - علی جواد زیدی (〃) 〃 〃 ۱۵ 〃

غالب کے اردو کلام کے صوتی آہنگ - ڈاکٹر مسعود حسین (〃) 〃 〃 〃 〃

غالب کی شاعری میں فکر اور نظر - پروفیسر احتشام حسین (〃) 〃 〃 〃 〃 〃

غالب کے کلام میں دو مرکز - ڈاکٹر محمد حسن (〃) 〃 〃 〃 〃 〃

غالب کے فکر و فن کے اہم پہلوؤں کا جائزہ (〃) 〃 〃 〃 〃 〃
ظ - انصاری

غالب کی شاعری میں کمرے سے آنے والے (〃) 〃 〃 〃 〃 〃
پیکر - پروفیسر اسلوب انصاری

غالب کا فلسفۂ عمل - احمد حسن (〃) 〃 〃 〃 〃 〃

غالب کی انسان دوستی - سجاد ظہیر (〃) 〃 〃 〃 〃 〃

غالب کی فارسی مثنویوں کے مطالعہ کی (〃) 〃 〃 〃
اہمیت - ڈاکٹر نور الحسن

جمالیات کے نظریات کی روشنی میں غالب (〃) 〃 〃 〃
کے افکار - ڈاکٹر زائف

غالب کی زبان کی حفاظت کے لئے کیا ہو (〃) 〃 〃 〃 〃
رہا ہے - گلزار دہلوی

غالب کی ہمہ گیری - پنڈت آنند نرائن ملا (〃) 〃 〃 〃 〃

الٰہ آباد یونیورسٹی میں غالب صدی تقریب 〃 〃 〃 〃

غالب اکیڈمی - علیس صدیقی 〃 〃 〃 〃 〃

غالب کی زبان (ترجمہ ہندوستان ٹائمز) 〃 〃 〃 〃 〃

ماسکو میں غالب صدی کی تقاریب (انجمن) 〃 〃 〃 〃

غالب کی زندگی اور تخلیقات اور فلسفیانہ اور شاعرانہ 〃 〃 〃 〃
افکار (تقریر) - پروفیسر اوگینی حسیب

غالب کا عہد اور اس کے افکار - ڈی پی دھر (تقریر) 〃 〃 〃 〃 〃

حیدرآباد دکن میں جشن غالب 〃 〃 〃 〃

کیا غالب اپنے ذہن میں ماندی کا شکار تھے - مالک رام (تقریر) حیدرآباد 〃 〃 〃 〃

اگر غالب آج زندہ ہوتا؟ ڈاکٹر سی ڈی دیش مکھ (تقریر) بر موقع جشن غالب تعمیر ہماری زبان ۲۲ مارچ ۶۹ء

غالب نے غزل کو ایک نیا مزاج دیا (تقریر 〃 〃) 〃 〃
ڈاکٹر حفیظ قتیل -

غالب کا آدم نو - پنڈت آنند نرائن ملا (〃 〃 〃 〃) 〃 〃

غالب اپنے خطوط کے آئینے میں - محمد مربت ساجد (〃 〃 〃 〃) 〃 〃

غالب کی زندگی کے چند پہلو - آغا حیدر حسن (〃 〃 〃 〃) 〃 〃

غالب کی شاعری کے مختلف پہلو - مالک رام (〃 〃 〃 〃) 〃 〃

اوٹے یونیورسٹی میں غالب صدی کی 〃 〃
تقریبات - شرف الدین زمری

غالب کی شاعرانہ خوبیاں - برج ناتھ اجارہ (تقریر) 〃 〃

غالب اپنے خطوط اور کلام کے آئینے میں - پروفیسر 〃 〃
نائب رضوی (تقریر)

غالب کی انفرادیت اور تمام دنیا میں جشن غالب کی 〃 〃
مقبولیت کے اسباب - ڈاکٹر مسیح الزمان (تقریر)

اردو شاعری میں جدیدیت اور غالب - ڈاکٹر مسیح الزمان (تقریر) 〃 〃

کورو کشیتر یونیورسٹی میں جشن غالب - جہدر زبان 〃 〃

غالب کی زندگی اور اس کا کلام - گورکھ سنگھ (تقریر) 〃 〃

غالب پر ایک جامع تقریر - پروفیسر مجیب وائس چانسلر 〃 〃
جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

غالب اردو اور ہندوستان - آل احمد سرور 〃 〃

مہارانی کالج میسور میں یوم غالب 〃 〃

نذر غالب (نظم) - سید فضل المتین 〃 〃

پاکستان میں غالب مسل اور غالب کیلنڈر 〃 〃

تلاش غالب 〃 〃

غالب کی رہبر شناسی - ڈاکٹر سید محمد حسن 〃 ۲۴ مارچ ۶۹ء
امریکہ میں غالب صدی کی تقریب

غالب کی زندگی اور شاعری - نواب علی یاور جنگ (امریکہ میں تقریر) 〃 〃

غالب اور ورڈس ورتھ 〃 〃

لندن میں جشن غالب 〃 〃

غالب کی آواز اور جذبات عالمگیر اپیل کرتے ہیں۔ ہماری زبان ۱ ۷/۶۹
پروفیسر ایس۔ وی۔ ادیکی (تقریر)
انگلش میں جشن غالب " "
مدھے پال (ضلع سمالور) میں جشن غالب صدی " "
حیات غالب کے مختلف گوشے حسن سلف (تقریر) " "
غالب اور اس کا کلام۔ پروفیسر پی۔ ایم ناگٹاں (") " "
غالب کے کلام میں قوت متخیلہ۔ پروفیسر ایم۔ اے
کھنڈاری۔ (تقریر)
رسمی لیٹرز آف غالب۔ عتیق صدیقی " ۸ ۷/۶۹
مرزا غالب کی تاریخ پیدائش۔ امتیاز علی عرشی " "
بھوپال میں غالب کے تحریر کئے ہوئے دو دیوانوں " "
کی دریافت۔ سید حامد حسین
غالب کی دو غیر مطبوعہ رباعیاں۔ اکبر علی خاں " "
نسخہ امروہہ کے بارہ میں۔ کلیم جستجو " "
مالک نسخہ امروہہ کا بیان۔ توفیق احمد قادری مالک " "
سیسل بک ڈپو امروہہ
بہرائچ میں جشن غالب " "
تقریر متعلق غالب جگ موہن لال ڈپٹی کمشنر بہرائچ " "
ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی کی تقریر غالب کی شاعری " "
نثر نگاری اور خطوط نویسی پر)
برطانیہ میں غالب صدی تقریبات " "
غالب کا صوتیاتی مطالعہ۔ اقبال کرسی " ۱۵ ۷/۶۹
دیوان غالب نسخہ امروہہ کی دریافت۔ نثار احمد فاروقی " "
مالک نسخہ امروہہ کا بیان۔ توفیق احمد چشتی " "
قدیم ترین دیوان غالب کی تاریخ کتابت " "
دیوان غالب نسخہ بھوپال چند انکشافات ڈاکٹر ابو محمد سحر " ۲۲ ۷/۶۹
دیوان غالب کا قلمی نسخہ میں نے دریافت نہیں کیا۔ " "
از مولوی شفیق الحسن نصلی
برطانیہ میں غالب صدی کی تقریبات " یکم اگست

غالب کی شاعرانہ عظمت۔ ڈپٹی ہائی کمشنر ہند۔ ہماری زبان یکم اگست
غالب کی فکری عظمت اور شعری محاسن پروفیسر محمد مجیب " "
محبوب نگر میں غالب ہال کی تعمیر " "
دیوان غالب نسخہ امروہہ کے بارے میں۔ جلال الدین " ۸ ۸/۶۹
" " " " " نثار احمد فاروقی " "
غالب کی حل کردہ ایک اور کتاب دریافت ہو گئی " ۱۵ ۸/۶۹
نودریافت نسخہ غالب اور شکوک " "
غالب اور رمز۔ دلکش کمار " ۲۲ ۸/۶۹
دیوان غالب نسخہ امروہہ کے بارے میں جمیل احمد خاں " "
" " " " ۔ گیان چند " "
" " " " عارف عباس " "
وسکانسن میں غالب صدی کا پروگرام " "
غالب کی حیات اور شخصیت ان کے خطوط میں " "
چودھری محمد نعیم (تقریر)
غالب کی شاعرانہ عظمت ڈاکٹر گوپی چند نارنگ (تقریر) " "
دستنبو اور غالب کی وطنیت۔ " " (") " "
غالب کے خطوط ڈاکٹر داؤد رہبر (") " "
شعبہ اردو گورکھپور یونیورسٹی میں جشن غالب " ۱ ۹/۶۹
غالب اور جدید ذہن۔ شمس الرحمٰن فاروقی (") " "
دیوان غالب نودریافت نسخہ۔ شریف الحسن عثمانی " ۱۵ ۹/۶۹
نسخہ بھوپال اول ہی درست ہے " "
غالب اور اس کا تعامل ڈاکٹر جعفر حسن (تقریر) " "
بھوپال میں غالب کے ملن اور خطوط کی دریافت (قومی آواز) " "
فارس میں غالب کی قیام گاہیں۔ ڈاکٹر حکم چند (تقریر) " "
غالب کا قیام بنارس۔ مولانا جیبہ پھوردی (") " "
حسب ریزل مرزا غالب محمد عبد الحلیم " ۲۲ ۹/۶۹
غالب صدی کے سلسلہ میں مالک رام کا سفر روس۔ سیفی پریمی " "
غالب کا نودریافت دیوان (نسخہ عرشی زادہ) آل احمد سرور " یکم اکتوبر ۶۹
غالب صدی کی عظیم ہمدرد ساتی تربات۔ غالب کے قلم کا لکھا ہوا دیوان " "

شعبۂ اردو گورکھپور یونیورسٹی میں جشنِ غالب — ہماری زبان ۸ 10/69
غالب اور اقبال۔ پروفیسر اسلوب احمد انصاری (تقریر) — " "
گورکھپور میں یومِ غالب — " 15 10/69
غالب کا جمالیاتی شعور۔ غلام رسول کرانی (" ") — " "
غالب کی خودداری۔ ڈاکٹر سلام سندیلوی (" ") — " "
مادھو کالج وکرم یونیورسٹی میں شامِ غالب — " 22 10/69
غالب صدی کی اہمیت۔ اطہر راہی لکچرار شعبۂ اردو (" ") — " "
غالب۔ ڈاکٹر دردود۔ پروفیسر گورنمنٹ گرلز کالج اجین (" ") — " "
غالب کی شوخی و ظرافت۔ پروفیسر مس سعیدہ فرحت (" ") — " "
غالب کی شاعری اور اس کی اہمیت۔ ڈاکٹر مس — " "
وائس چانسلر وکرم یونیورسٹی (تقریر)
غالب یادگار البار میں، کتب اور آرٹ کی نمائش۔ اسلام الدین — " "
غالب زندہ ہے "تبصرہ" ڈاکٹر سمیم حنفی — " "
عالمی ادب میں غالب کے مقام کا تعین مذاکرہ جس میں — " 1 11/69
حسبِ ذیل حضرات نے حصہ لیا ڈاکٹر احرار دہلوی، پروفیسر سید حسن،
جعفر صدیقی، ڈاکٹر ازماں لحمی۔

غالب کا خود نوشت دیوان۔ ڈاکٹر گیان چند — ہماری زبان ۸ 11/69
غالبیات کا جائزہ۔ علی جواد زیدی — " 22 11/69
روزمرہ و محاورۂ غالب۔ ڈاکٹر سمیم حنفی — " "
غالب اور سر سید احمد خاں۔ پروفیسر محمد ایوب قادری کراچی — ہمدرد صحت کراچی مارچ ۶۹ء
غالب کا گھر۔ مرزا ادیب — " اپریل "
غالب ایک معلم۔ سہیل برکاتی — " مئی "
غالب شاعرِ امروز و فردا۔ ڈاکٹر فرمان فتحپوری — " جون "
غالب اردو کا سب سے بڑا جدید شاعر۔ ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم — " جولائی "
غالب کا اسلوب، ہزار رنگ میں شخص، مذاکرہ بزم ’پیام‘ ۲۲ شاہ عالم
مارکیٹ لاہور ۱۵ دسمبر ۱۹۶۹ء
غالب کی زندگی۔ سید جمال الدین بخاری در کتابچہ غالب جشن (حیدرآباد سندھ)
غالب کی شاعری " " "
غالب کی نثر نویسی " " "

مرزا غالب کی تصویر سب سے پہلے کس دیوان میں شائع ہوئی؟ ایم حنیف شاہد
کوہستان ۱۶ مارچ ۱۹۶۹ء
لائل پور میں ہفتہ تقریباتِ غالب :۔
۱۔ اسد جسے جانِ معلیٰ عہد کی ہیں یادگاروں میں سے ایک ہے۔
۲۔ وہ عظیم شاعر جو آج تک بے خانماں ہے۔
۳۔ غالب ہمارے ادب کا معیار ہے۔ از بشیر حسین جعفری ایم اے
زرعی یونیورسٹی لائل پور۔

غالب پر متفرق مضامین سے۲

غالب کے متعلق ایک خط از حکیم محمد سعید (دعوت نامہ شام ہمدرد لاہور
صدر ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن ۶ فروری ۱۹۶۹ء)
کلماتِ ابتدائیہ متعلق غالب از حکیم محمد سعید (تعزیہ در شام ہمدرد لاہور ۶ فروری ۶۹ء)
صدر ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن
کلماتِ اختتامیہ متعلق غالب از پروفیسر حمید احمد خاں " " "
غالب از مولانا غلام رسول مہر " " "
غالب کی عظمت از ڈاکٹر عبادت بریلوی " " "
غالب کی فارسی شاعری از خانم مریم ہمام " " "
غالب اور "خاصِ غالب" کے متعلق اہلِ علم کی تقریریں ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء
بمقام پاکستان کونسل لاہور جس میں مولانا غلام رسول مہر نے صدر مجلس
عابدی اور محترمی ڈاکٹر وحید قریشی نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔
غالب پر چند متفرق مضامین (در روحِ غالب از صوفی تبسم)
غالب مرزا زاں غالب کی غزل۔ غالب کی تصویر آفرین۔ غالب
کا تصوف۔ غالب دور زماں شاعر۔ غالب کی فارسی شاعری۔ غالب معمہ میر۔
غالب میں رہ اقبال۔ غالب کی نثر وغیرہ، مضامین از ڈاکٹر سید عبداللہ۔
در اطرافِ غالب۔
غالب کی شخصیت اور اس کے فن پر دس مضامین از ڈاکٹر
عبادت بریلوی در "غالب کا فن"
"برسبیلِ تذکرہ" غالب کی شاعری کے محاسن از مشرف انصاری
در "اصحابِ غالب"

میں اور غالب : از صاحبزادہ احسن علی خاں در "مفہوم غالب"
غالب کی شاعری تنقید کی روشنی میں از پروفیسر ملک حسن اختر در
دیوان غالب میری لائبریری
سیمینارات متعلق غالب از ڈاکٹر ذاکر حسین صدر بھارت، مسز
اندرا گاندھی وزیر اعظم ہند، ڈپٹی ٹنڈن ریاستی وزیر اعلیٰ میسور، محمد علی وزیر
محل و نقل میسور، یونس سلیم وزیر قانون حکومت ہند۔
عابد علی خاں ایڈیٹر روزنامہ سیاست در کتاب نذر غالب شائع کردہ غالب صد سالہ کمیٹی گلبرگہ
غالب اور اس کے نقاد از پروفیسر سید محمد " " " " "
غالب ایک حیرت ... از پروفیسر سید مبارز الدین رفعت " " " " "
غالب کی ذاتی حالت از پروفیسر ہاشم علی در کتاب " " " " "
غالب ایک مجوسی از سید عبدالرحمٰن " " " " "
غالب اور عجم ... از راہی قریشی " " " " "
غالب کا تصور عشق از وہاب عندلیب " " " " "
شعر و سخن کا تاج محل از محمد عبدالقادر " " " " "
مرزا غالب کی باغ و بہار شخصیت از بوم صادق " " " " "
غالب کی کہانی از احمد محسن علوی " " " " "
غالب کی فارسی شاعری از نجیب شیرازی " " " " "
رقعات غالب کی خصوصیات از ستار الصابیگم " " " " "
غالب از عبدالعلیم نہاوری " " " " "
غالب کی ظرافت از محترمہ شمیم ثریا " " " " "
منظومات متعلق غالب۔ حسن محی الدین غریب، حمید الماس،
راہی قریشی، سرور، سلیمان خطیب، مختار ہاشمی، عبدالقادر ادیب،
ڈاکٹر صبح محمد خاتم، محمد فخر الدین ارمان، حامد اکمل، بشیر بیگ در کتاب
نقد غالب شائع کردہ غالب صد سالہ کمیٹی گلبرگہ (دکن)، (بشکریہ پروفیسر
محمد اکبر الدین صدیقی حیدر آباد دکن)
محکمہ اطلاعات حکومت ہند نے غالب صدی کے موقع پر فروری
۱۹۶۹ء میں غالب کے متعلق حسب ذیل مضامین مشہور ادیبوں سے لکھوا
کر ہندوستان کے اخبارات کو اشاعت کے لئے بھیجے۔
غالب کی شخصیت اور ان کی شاعری از جناب مالک رام
غالب کے شعروں میں وحدت انسانی اور آفاقیت کے عنصر از احتشام حسین
غالبیات کا جائزہ از علی جواد زیدی
غالب کی شاعری۔ ایک ساموڑ از جمیل مظہری
مرزا غالب کے ہمعصر از حکم چند نیر
کوچہ جاناں کا تصور از جعفر رضا
فارسی ادب میں غالب کے ذریعہ بھارت کا حصہ از امیر حسن عابدی
(بشکریہ پروفیسر محمد اکبر الدین صدیقی حیدر آباد دکن)
غالب کی یادگار قائم کرنے کی اولیں تحریک از ڈاکٹر فرمان فتحپوری۔ در قومی زبان مارچ ۶۹ء
یاد غالب از اختر حسین صدر انجمن ترقی اردو پاکستان " " " "
ذکر غالب از بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم " " "
غالب در زبان شاعر از ڈاکٹر سید عبداللہ " "
غالب کی غزل " " " " "
غالب کے متعلق میری رائے از سید قدرت نقوی " " " "
غالب نام آور " " " " "
عظمت غالب " " " "
دیوان غالب کی نادر شرح از مرتضیٰ حسین فاضل " " "
غالب کا فلسفہ امید و یاس از ڈاکٹر احتشام احمد ندوی " " "
کچھ غالب کے بارے میں از آغا حسن ارسطو جاہی " " "
غالب کا مشاہدہ حق از لطاف حسن کاظمی " " "
شارحین غالب از افسر صدیقی در قومی زبان اپریل ۶۹ء
یونیورسٹیوں میں غالب پر تحقیقی کام از ابو سلمان " " فروری
غالب کا سب سے پہلا خط از الیاس عشقی " " مئی
غالب کا ایک اور خط از تحسین سروری " " " "
دیوان غالب کی شرحیں از افسر صدیقی " " " "
اشاریہ غالب از ابو سلمان " " " "
غالب میری نظر میں از اقبال در غالب ذاتی تاثرات کے آئینے میں
" " " از پروفیسر حمید احمد خاں " "
" " " از مولانا غلام رسول مہر " "
" " " از میاں بشیر احمد " "

غالب میری نظر میں از ڈاکٹر محمد وحید مرزا   در غالب نامہ تاریخ کے آئینے میں
" " از علی عباس حسینی " "
" " از حسن ایس اے رحمان " "
" " از ڈاکٹر قاضی سعید الدین احمد " "
" " از ڈاکٹر سید محمد عبداللہ " "
" " از مولانا سعید احمد اکبر آبادی " "
" " از ڈاکٹر محمد باقر " "
" " از سید وقار عظیم " "
" " از ن ۔ م ۔ راشد " "
" " از احمد ندیم قاسمی " "
" " از اختر حسین رائے پوری " "
" " از شیخ منظور الہٰی " "
" " از الطاف گوہر " "
" " از ڈاکٹر محمد اجمل " "
" " از ڈاکٹر شمس الدین صدیقی " "
" " از صدیق حکیم " "
" " از ڈاکٹر وزیر آغا " "
" " از جیلانی کامران " "
" " از ڈاکٹر فرمان فتح پوری " "
" " از نظیر صدیقی " "

واقعات غالب از احسن الرحمٰن   در رسالہ علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء

رنگ سنگ رغالب کی تصویروں اور مجسموں کا تعارف " " "
از اکبر علی خان

غالب کا ایک حسابی آشتین کردار ۔ از شکیل الرحمان
در رسالہ صبح نو پٹنہ ۔ جنوری ۱۹۶۹ء

غالب کی اسیری ۔ از مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم
در رسالہ آواز دہلی ۔ ۲۲ جنوری ۱۹۶۹ء

مرزا غالب کا واقعہ اسیری از امیر حسن نورانی
در نیا دور لکھنؤ ۔ فروری ۱۹۶۹ء

تائیے غالب ۔ تاریخ کے آئینے میں از اسلم الہ آبادی
در اخبار انقلاب بمبئی ۔ ۱۰ فروری ۱۹۶۹ء

مرزا غالب زندگی میں از تاجور سامری
در رسالہ ہمایوں دہلی ۔ فروری ۱۹۶۹ء

غالب ۔ ہمارے ثقافتی اور ادبی ورثے کی روایت ۔ از جمیل الدین عالی
در اخبار حریت کراچی ۵ اپریل ۱۹۶۹ء

مغلوں کی تہذیب کی معراج ۔ غالب از صحبوری " " ۱۵ مارچ "
غالب ۔ آئینہ ایام میں علی رضا صبح نو پٹنہ جولائی ۱۹۶۸ء
غالب کی داستان حیات ۔ وقار النسا اردو زبان سرگودھا جنوری ۶۹ء
غالب کے عوارض خطوط کے آئینے میں ۔ ناظر عاشق جام نو کراچی فروری ۶۹ء
غالب کی بحث عالی ۔ حبیب احمد صدیقی ۔ نیا دور لکھنؤ " "
غالب کی خودداری ۔ ڈاکٹر سلام سندیلوی ۔ " " "
مرزا غالب نقاد کی حیثیت سے ۔ مولانا غلام رسول ۔ المعارف لاہور " "
بھوپال اور غالب ۔ عبدالقوی دسنوی ۔ نیا دور لکھنؤ " "
غالب اور دہلی ۔ مرزا محمود بیگ انقلاب بمبئی ۱۰ فروری "
غالب اور ددوں کی معاصرانہ چشمک ۔ نور احمد ۔ تحریک دہلی اپریل ۶۹ء
اقبال غالب کی نظر میں ۔ ملا واحدی ۔ جنگ کراچی ۲۰ فروری "
غالب کے شاگرد اور ان کا کلام ۔ احمد ندیم قاسمی ۔ امروز لاہور ۱۹ مارچ "
غالب کے دو غیر معروف اردو شاگرد ۔ ماہر اردو ۔ الحبیب پھلواری جنوری تا مارچ اپریل
غالب از مرزا ادیب ۔ اخبار جہاں کراچی ۲۴ فروری ۶۹ء
نوائے غالب از اکبر حمیدی اخبار لاہور لاہور ۷ مارچ "
غالب زندہ ہوتے تو از ایم ایم بشیر ۔ مشرق لاہور ۳ مارچ "
غالب ویسوں کا پسندیدہ شاعر ۔ علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء
غالب کی تعصب اور شاعری ۔ مالک رام ۔ انقلاب بمبئی ۱۰ فروری "
غالب کون ہے؟ رسالہ الیوکرامی فروری "
داستان فریاد در غالب مولانا غلام رسول مہر ۔ اردو زبان سرگودھا جنوری "
غالب کا ابتدائی کلام ۔ ڈاکٹر گیان چند ۔ ماہنامہ کتاب لکھنؤ فروری "
غالب کا غیر متداول کلام ۔ وجاہت علی سندیلوی امروز لاہور ۱۶ فروری "
بیان غالب ۔ در دکعبہ از سید احتشام حسین ۔ آواز دہلی ۲۲ " "

غالب ایک پیغمبر۔ از سید احتشام حسین۔ انقلاب بمبئی ۱۸ فروری ۶۹ء
غالب کی جمہوریت پسندی از اعجاز سیالی۔ صبح امید بمبئی جولائی ۶۸ء
مرزا غالب کی شاعری اور شخصیت۔ تاجور سامری۔ ہمایوں دہلی فروری ۶۹ء
نجم الثاقب از ترمذی اٹاوی۔ فاران کراچی مارچ 〃
غالب کا طبقاتی شعور۔ ڈاکٹر تنویر احمد۔ ہمایوں دہلی فروری 〃
غالب نے شاعری کو فکری عنصر عطا کیا۔ تنویر خالد۔ جنگ کراچی ۱۴ اپریل 〃
نکات غالب از جمیل رام پوری فیضان لائلپور فروری 〃
غالب ایک عظیم شاعر پروفیسر وائی جیلیشیف الحبیب پھلواری اپریل 〃
غالب کے کلام میں اخلاقی اقدار اور قومی ہم آہنگی۔ حسن کاکوروی۔ نیا دور لکھنؤ۔ فروری 〃
غالب۔ ابعاد ثلاثہ کا شاعر از سجاد نقوی۔ اردو زبان سرگودھا مارچ 〃
غالب کی ایک غزل کا تجزیہ۔ شمس الرحمان ساقی کراچی دسمبر ۶۸ء
غالب کا پہلو دار طرز ادا۔ طالب کاشمیری۔ صبح امید بمبئی فروری ۶۹ء
کلام غالب میں تشکیک از عبدالواحد اردو زبان سرگودھا اکتوبر ۶۹ء
غالب اپنے دور سے آگے۔ کاظم علی خاں نیا دور لکھنؤ۔ فروری ۶۹ء
مشکلات غالب از عبدالرب کوکب اردو نامہ کراچی جولائی 〃
غالب۔ شخصیت اور شاعری مالک رام مدینہ بجنور ۱۲ فروری 〃
غالب اور تصور غم۔ محمد جیلانی انقلاب بمبئی ۱۸ 〃 〃
غالب ہے دل پوشیدہ اور کافر کھلا۔ مسعود جاوید۔ چراغ راہ کراچی اپریل 〃
غالب اور غزل از مسعود گیلانی نخلستان ادب بہاولپور بہار نمبر ۶۹ء
مرزا غالب کی شاعری از محمد شفیع نیر مدینہ بجنور ۵ فروری ۶۹ء
تفہیم غالب پر گفتگو از نیر مسعود شب خون الہ آباد نومبر ۶۸ء
غالب کی شاعری۔ ایک عہد ایک تہذیب کی تاریخ۔ ولی رضوی۔ مشرق لاہور ۱۹ فروری ۶۹ء
مرزا غالب۔ اپنے وقت کا سب سے بڑا باغی۔ وہاب صدیقی 〃 〃 〃
غالب اپنے خطوط کے آئینے میں از حاجی عدیل۔ منشور فروری ۶۹ء
غالب جدید نثر کا بانی از کوکب رشدی حریت کراچی یکم فروری 〃
غالب بحیثیت نثر نگار۔ محمود الرحمان جام نو یکم فروری 〃
غالب کی فارسی شاعری پر مجموعی نظر۔ وارث کرمانی آواز دہلی ۲۲ 〃 〃
ابر گہربار کا تفصیلی مطالعہ۔ عبداللہ خاور حریت کراچی ۱۹ مارچ 〃
نسخۂ حمیدیہ کا مخطوطہ اور اس کی سرگزشت از مائل نقوی۔ امروز لاہور ۲۴ 〃 〃

کلام غالب کی مہک انگریزی کے گلدستے میں۔ امیر علی ہاشم۔ جامعہ دہلی دسمبر ۶۸ء
فکر غالب از احتشام حسین ماہنامہ کتاب لکھنؤ مارچ ۶۹ء
مجلس یادگار غالب کی خبریں مطبوعات از انتظار حسین مشرق لاہور ۸ فروری 〃
ایک یادگار کانفرنس جس سے مرزا غالب نے نوائے وقت لاہور ۱۱ فروری
خطاب کیا۔ از عبدالقادر حسن۔
غالب اور ہم۔ سعید رضا اخبار جہاں کراچی ۲۴ فروری 〃
انکل غالب کے نام ایک خط (مزاحیہ) فکر تونسوی۔ ہما دہلی مارچ 〃
غالب نے آشفتگی کے خوف سے مکان نہیں بنوایا۔ مصطفیٰ احمد مشرق لاہور۔ اپریل 〃
مولوی مدن مرزا غالب کے حضور میں مولوی مدن 〃 ۱۸ 〃 〃
مرزا غالب کی صد سالہ برسی اور خواتین از نجمہ مسعود کوہستان لاہور ۱۹ فروری 〃
غالب بنام انیس الرحمان از انیس الرحمان دہلوی علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء
مکتوبات غالب بنام جمیل الدین عالی ظفر الحسن، مولانا مہر اور فیض احمد فیض
از نصیر شیخ اخبار جہاں کراچی ۲۶ فروری ۶۹ء
مکتوبات غالب۔ عالم بالا سے از یعقوب امجد اخبار لاہور لاہور، ۴ اپریل 〃
چچا غالب۔ ابراہیم عادل اخبار جہاں کراچی ۲۶ فروری
ہم علم و ادب سے کتنی دور جا چکے ہیں (پاکستان میں غالب کا جشن صد سالہ
منانے پر اظہار خیال۔) از امین الحسن جنگ کراچی ۷ اپریل ۶۹ء
ہمارے چند یادگاری ٹکٹ از ظفر نظامی (غالب کے یادگاری ٹکٹوں کے
متعلق نیز اقبال اور قائد اعظم کے یادگاری ٹکٹوں کی بابت مضمون)
جنگ کراچی ۲۶ فروری ۶۹ء
گزارش احوال واقعی از حفیظ ہوشیارپوری 〃 ۲ مارچ 〃
(غالب کے یادگاری ٹکٹوں کے متعلق کچھ وضاحتیں۔)
غالب۔ کل، آج اور کل از عبدالحمید انقلاب بمبئی ۱۸ فروری 〃
غالب کو خراج عقیدت از عرش ملسیانی آواز دہلی۔ ۲۲ مارچ 〃
غالب صدی منانے کا حق از کرمی ترجمان۔ علی گڑھ۔ ۲۰ فروری 〃
غالب گھر از فیضان احمد (تعارف غالب اکیڈمی دہلی) علم و فن دہلی اپریل 〃
غالب ایک تہذیبی ورثہ از ڈاکٹر ذاکر حسین سابق صدر بھارت (تقریر یا خطبۂ
صدارت غالب کی صد سالہ تقریب منعقدہ دہلی ۲۳ فروری ۱۹۶۹ء)
علم و فن دہلی۔ اپریل ۱۹۶۹ء

غالب اور ہمارے عہد کے تقاضے (تقریر) فخرالدین علی احمد، علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء
تاج محل اور غالب از وی۔ وی۔ گری (تقریر) " "
غالب کی عظمت (ایک سمینار کی روداد جو جنوری ۶۹ء میں دہلی میں منعقد ہوا) اور جس میں ہندوستان کے مندرجہ ذیل نامور ادیبوں نے حصہ لیا۔ ڈاکٹر عابد رضا بیدار، ظل عباس عباسی، پروفیسر آل احمد سرور، خلیل الرحمن اعظمی، نعمان صدیقی، وحید اختر، حسن عسکری، وارث کرمانی، کوثر چاندپوری، سید اوصاف علی، سید امیر حسن عابدی، عبداللطیف اعظمی، صالحہ عابد حسین، ملک رام، شہریار، ڈاکٹر مختارالدین، پروفیسر رشید احمد صدیقی، ڈاکٹر یوسف حسین خاں، جسٹس آنند نرائن ملا، خواجہ غلام السیدین، قاضی عبدالودود و بریلوی از عابد رضا بیدار — علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء
غالب اور مستشرقین از محمود — اخبار جہاں کراچی ۲۷ فروری ۶۹ء
سہ پردہ بات چیت از مازا انصاری۔ مندرجہ ذیل اصحاب کے تاثرات غالب کے متعلق خواجہ احمد فاروقی، پروفیسر بوسانی، پروفیسر رسل، پروفیسر سوواچیجی، پروفیسر شمل، مولانا امتیاز علی عرشی، فراق گورکھپوری، مالک رام، پروفیسر مالینا، پروفیسر بان مارک۔ — علم و فن دہلی۔ اپریل ۶۹ء
امریکہ میں غالب کی سوویں برسی از رالف کے ویگن — پیام انقلاب سرینگر ۲۴ فروری ۶۹ء
دنیا بھر میں جشن غالب از کمال الدین حالی — جنگ کراچی ۹ دسمبر ۶۸ء
سوویت یونین میں غالب کی مقبولیت۔ وحید عثمانی — امروز لاہور ۲۳ فروری ۶۹ء
پنجاب یونیورسٹی لاہور کے زیر اہتمام مجلس یادگار — کوہستان لاہور ۱۵ اپریل "
غالب کے جلسہ کی روداد از احسان
رسالہ نقوش لاہور کے غالب نمبر کی افتتاحی تقریب " " "
مرگئے ہم تو زمانے نے... از شگفتہ مصور ریڈرز کلب ملتان میں غالب کی صد سالہ برسی کے سلسلہ میں ایک تقریب کی روداد۔
کوہستان لاہور ۱۵ اپریل ۱۹۶۹ء
جشن غالب کا عظیم الشان یادگاری جلسہ بمبئی میں — انقلاب بمبئی ۱۸ فروری "
اخبار غالب از کوثر انصاری۔ — افکار کراچی فروری "
ہم سخن فہم ہیں از عباس احمد عباسی — قومی زبان جون "
غالب اپنی تنقید کے آئینے میں۔ ڈاکٹر سید احتشام احمد " " "
قدیم ترین دیوان غالب۔ جلال الدین " جولائی "

غالب کی تاریخ پیدائش۔ مولانا امتیاز علی عرشی — قومی زبان ستمبر ۱۹۶۹ء
کلام غالب میں تمثال شعری کا مقام از اختر اقبال کمالی — در تنقید غالب کے سو سال
غالب کی غزلوں میں قفس و فریاد کا تصور از سید وقار عظیم " "
حیات غالب پر چند خیالات از ڈاکٹر عبادت بریلوی — در غالب اور مطالعہ غالب
غالب کے حالات زندگی اور شخصیت " "
غالب کا ماحول " "
غالب کی تصانیف " "
غالب کی شاعرانہ عظمت " "
غالب کی شاعری کا آفاقی پہلو " "
غالب کی شاعری کے نئے زاویے " "
غالب کی شاعری میں شوخی اور شگفتگی کے عناصر " "
غالب کی شاعری میں اجتماعی شعور " "
غالب کی شاعری میں غم دوراں " "
غالب کی عشقیہ شاعری " "
غالب کی شاعری کا جمالیاتی پہلو " "
غالب کی تصویر کاری " "
غالب کے علمی اضافے " "
غالب اور ان کے خطوط " "
غالب کے خطوط کی ادبی اہمیت " "
غالب کا ایک اہم خط (نامۂ غالب) " "
غالب کے اہم نقاد " "
مطالعۂ غالب کے سو سال " "
غالب از اختر اقبال کمالی — در غالب اور مطالعہ غالب
غالب لتی دا حلست کی آواز۔ از محمد حسن "
غالب کا تہذیبی اور معاشرتی پس منظر از ڈاکٹر ناظر حسن زیدی
در غالب و مطالعہ غالب — جالندھر
پنجاب یونیورسٹی ریسرچ جرنل لاہور
بقائے دوام کے دربار میں چچا غالب — از راشدہ افضال — [illegible]
سے ایک ملاقات — [illegible]

غالب بحیثیت خطوط نگار (زیر عنوان انشائے سحر) از اطہر علی ہاشمی ہفت روزہ لاہور ہاکی ۶۹ء
غالب کی ایک غیر مطبوعہ تحریر از تحسین سروری " " "
نسخۂ عرشی زادہ از کالی داس گپتا قومی زبان کراچی دسمبر ۱۹۶۹ء
غالب کی ۷۲ سالہ زندگی از سید قدرت نقوی " " "
بائیے غالب کا کچھ بیاں ہو جائے از اخلاق اختر حمیدی ستارہ کراچی فروری ۶۹ء
پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہیں؟ ادارہ رسالہ " " "
مرزا غالب کے اخلاق و عادات از پرتھوی چند رسالہ کتاب ماہ دہلی اپریل ۶۹ء
غالبیات ادارہ " " مارچ ۶۹ء
غالبیات " " " مئی ۶۹ء
غالب اور ان کا عہد از سید محمد امیر امام رسالہ نقش لطیف کراچی مئی ۶۹ء
غالب کی وفات اور برسی کی تاریخیں از حبیب ہوشیارپوری اردو نامہ کراچی ۳۳ ۶۹ء
غالب۔ شخصی زندگی کے کچھ پہلو از رقیہ ناز رسالہ فکر و دہلی غالب نمبر ۶۹ء
حیات غالب پر چند خیالات از ڈاکٹر عبادت بریلوی اوراق لاہور اپریل ۶۹ء
کیا غالب امیر ہو گئے تھے از عبدالرؤف عروج حریت کراچی ۳۰ جون ۶۹ء
غالب اور ان کا بچپن از مسلم ضیائی ستارہ کراچی۔ فروری ۶۹ء
مرزا غالب اور سے پور از الیاس عشقی رسالہ نئی قدریں حیدرآباد سندھ سمبر ۶۹ء
کشمیر اور غالب از ظ۔ انصاری ہفت روزہ لاہور ۲۱ جولائی ۶۹ء
غالب کا بھوپال سے تعلق از ڈاکٹر سید حامد حسین رسالہ نگار پاکستان سمبر ۶۹ء
غالب اور بہار از قاضی عبدالودود رسالہ مطالعہ پٹنہ جنوری و فروری ۶۹ء
غالب۔ نحوری اور علومی عروض از سید عابد علی عابد رسالہ فنون لاہور مئی جون ۶۹ء
بنگالہ حکیری۔ غالب سکی یا غالب کا مداح از رہبر روزنامہ امروز لاہور یکم جون ۶۹ء
غالب اور بہادر شاہ ظفر از شاہد احمد فکر و دہلی۔ غالب نمبر ۱۹۶۹ء
غالب کے بہاری شاگرد از ڈاکٹر سید خالد رشید رسالہ مطالعہ پٹنہ جنوری فروری
ختم جار جاوید اور غالب از عبدالقوی دسنوی رسالہ اردو ادب علی گڑھ نمبر ۶۹ء
غالب ایک ایرانی کی نظر میں از کبیر احمد جائسی " " " "
غالب کے دو غیر معروف شاگرد (۳) از م۔ ت۔ عارف مارہروی
المجیب پھلواری اپریل مئی ۶۹ء
شاہد حسن غالب از منصور سعید فکر و دہلی غالب نمبر ۶۹ء
مطالعۂ غالب اور اثر لکھنوی (غالب کے متعلق اثر لکھنوی کے خطوط)

از شاہد احمد فاروقی فکر و دہلی غالب نمبر ۶۹ء
غالب اور وحشت از وجاہت رشدی نگار پاکستان کراچی اگست ۶۹ء
غالب۔ امیر اور اقبال نوائے وقت لاہور ۲۱ اپریل ۶۹ء
مکاتب غالب اور ان کی ادبی افادیت از احمد ابراہیم علوی اردو ادب علی گڑھ نمبر ۶۹ء
پیغام غالب از پروفیسر احمد علی اخبار ساغر کراچی ۱۹ مئی ۶۹ء
غالب " " ۱۷ جون ۶۹ء
مرزا غالب کے آداب از سید مسعود حسن رضوی ادیب کتاب لکھنؤ اپریل ۶۹ء
غالب اپنی انانیت کے آئینے میں از محمد اقبال قریشی فکر و دہلی غالب نمبر ۶۹ء
انا پسند انسانیت نواز شاعر از الوار احمد نئی قدریں حیدرآباد سندھ نمبر ۶۹ء
غالب ایک موسیقار کی نظر میں از امیر محمد خان دہلوی فکر و دہلی غالب نمبر ۶۹ء
غالب کا ذوق جمال از انور سدید اوراق لاہور اپریل ۶۹ء
غالب کی مشکل پسندی " " اردو زبان سرگودھا نمبر ۵ ۶۹ء
غالب ہمارا ان سفر از ڈاکٹر بشارت علی افکار سمبر ۱۹۶۹ء
غالب کی قصیدہ نگاری از بشیر بدر اردو ادب علی گڑھ ۶۹ء
کلام غالب عالب الکلام از رام بابو سکسینہ (؟) نگار پاکستان کراچی جون ۶۹ء
غالب۔ تصویر کا دوسرا رُخ از سرور احمد علوی فکر و دہلی غالب نمبر ۶۹ء
غالب کی حیات و شاعری کا عصری پہلو از جاوید وشسٹ " " "
غالب اور مردہ پرست از جوش ملیح آبادی نقش لطیف کراچی مئی ۱۹۶۹ء
غالب کے اسعارے از شان الحق حقی اردو نامہ کراچی ۳۳ ۶۹ء
مرزا غالب از خان آصف حریت کراچی ۲۶ اپریل ۶۹ء
خطوط غالب کی انفرادیت از خلیق احمد اشرفی فکر و دہلی غالب نمبر ۶۹ء
مغنی نامہ از ڈاکٹر خورشید الاسلام فنون لاہور مئی جون ۶۹ء
غالب کی شوخ بیانی از رشید احمد صدیقی افکار کراچی۔ جون ۶۹ء
غالب پر ایک نظر از رہنما راج رہبر ہمایوں دہلی اپریل ۶۹ء
غالب از ف۔ م۔ ساقی ساغر کراچی ۱۹ مئی ۶۹ء
غالب ایک زندہ استعارہ از سجاد باقر رضوی فنون لاہور مئی ۶۹ء
غالب کا شعور حیات از سہیل احمد فکر و دہلی غالب نمبر ۶۹ء
غالبیات از شریف الحسن اردو نامہ کراچی ۳۳ ۱۹۶۹ء
غالب کی حالات از ڈاکٹر شکیل الرحمان مطالعہ پٹنہ جنوری فروری ۶۹ء

یہ ترا بیاں غالب — از صادق کشمیری — چٹان لاہور ۲۸ اپریل ۶۹ء

غالب کی ایک یاد (اردو دیوان کے آئینہ میں) از وحید صہبا — کامران سرگودھا پہلا ۶۹ء

ملفوظات غالب از مولانا عبدالقادر احمد بدایونی — عکس لطف کراچی اگست ۶۹ء

غالب کے معاند از صبا اکبر موسوی — ״ ״ مئی ״

مزار غالب کا مقام از عارف رضوی — ساغر کراچی ۱۵ جولائی ۱۹۶۹ء

غالب کی غزل گوئی کے پانچ دور از قاضی عبدالودود — مطالعہ پٹنہ جنوری فروری ۶۹ء

انشائے غالب از جوش — کتاب نما دہلی مارچ ۶۹ء

غالب کے پسندیدہ اشعار خود ان کی نظر میں از عطا کاکوی — مطالعہ پٹنہ جنوری ۶۹ء

غالب کی مرثیہ نگاری از فاضل لکھنوی — عکس لطف کراچی مئی ۶۹ء

غالب پر ایک عمومی نظر از قطب الدین احمد — ریحان دہلی مئی ۶۹ء

غالب اور طاؤس از ڈاکٹر گیان چند — کتاب لکھنؤ مئی ۱۹۶۹ء

غالب کا ابتدائی کلام ״ — خاتون دکن حیدرآباد دکن سالنامہ ۶۹ء

ذکر غالب از مالک رام — کتاب نما دہلی مارچ ۶۹ء

فکر غالب کی ترجمانی از ماہر القادری — فاران کراچی اکتوبر ۶۹ء

غالب — سو سال بعد از مجتبیٰ حسین — عکس لطف کراچی مئی ۶۹ء

غالب کی گلیوں میں از محمد شمس — فکر و نظر دہلی غالب نمبر ۶۹ء

غالب کا تصور ہستی از سید حسین بخاری — کامران سرگودھا شمارہ ۵–۶ ۶۹ء

غالب سائنس کی روشنی میں از مختار عامر — نگار پاکستان کراچی اکتوبر ۶۹ء

فکر غالب کی معنویت اور معاصرین از مولانا غلام رسول مہر — اردو زبان سرگودھا شمارہ ۱–۲ ۶۹ء

غالب شکن از مرزا یگانہ مرحوم — ہمایوں دہلی اپریل ۶۹ء

غالب اور ادبیات فارسی (فارسی) — فکر و نظر دہلی۔ غالب نمبر ۶۹ء

غالب طوسی در پیوند با ستے ادبا ایران (فارسی) ״ ״

مرزا غالب (فارسی) ״ ״

دیوان غالب کا المیہ از حامد سروش — سیارہ لاہور جولائی ۶۹ء

نسخہ حمیدیہ اور اس کی اہمیت از ڈاکٹر ابو محمد سحر — نگار پاکستان کراچی جون ۶۹ء

غالب کا خود نقل کردہ نسخہ دیوان اردو از عرشی رام پوری — آجکل دہلی۔ جولائی ۶۹ء

غالب کا خود نوشت اردو دیوان ״ — نگار پاکستان اگست ۶۹ء

دیوان غالب کا ایک مخطوطہ خود غالب کے قلم سے از نثار احمد فاروقی — آجکل دہلی۔ جون ۶۹ء

غالب کے نادر مخطوطے کی دریافت از عبدالواحد — اخبار جہاں کراچی ۳ نومبر ۶۹ء

اسد اللہ خاں تمام ہوا از ابن الحسن — نقش کراچی نمبر ۵ ۶۹ء

سوانح غالب از مہری بیگم اختر مرحوم — نیرنگ خیال لاہور جون ۶۹ء

جشن غالب از ارشاد احمد — مشرق کراچی ۱۶ مئی ۶۹ء

کہتے ہیں جس کو عشق از تنویر احمد علوی — فکر و نظر دہلی غالب نمبر ۶۹ء

غالب کے لطائف از شبیر حسن خاں — المجیب پھلواری اپریل مئی ۶۹ء

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو از سید ضمیر حسن — فکر و نظر دہلی غالب نمبر ۶۹ء

مرزا غالب کے حکیمانہ لطیفے از عزیز اللہ — ستارہ کراچی فروری ۶۹ء

مرزا غالب دلی کالج میں (ڈراما) از قمر رئیس — فکر و نظر دہلی غالب نمبر ۶۹ء

ہم جواب میں ہنوز از محمد عتیق صدیقی ״ ״

غالب سے ملئے (ڈراما) از مرزا محمود بیگ ״ ״

غالب۔ گالب لائبریری میں (مزاحیہ) از شوکت صہبائی۔ عکس لطف کراچی اگست ۶۹ء

ہوئی موت کہ غالب مرگیا پر یاد آتا ہے ״ ״ مئی ۶۹ء

غالب کی صد سالہ برسی از شاہ معین الدین احمد — نیرنگ خیال جون ۶۹ء

غالب صدی اردو زبان کی عظمت کا اعتراف (اداریہ) — خاتون دکن حیدرآباد دکن مئی ۶۹ء

ندر غالب از احسن امام — کتاب لکھنؤ مئی ۶۹ء

غالب صدی برائے اردو از جاوید وششٹ — ہمایوں دہلی۔ اپریل ۶۹ء

زندگی غزل اور غالب از حبیب اکرام — خاتون دکن حیدرآباد دکن سالنامہ ۶۹ء

جشن غالب از ساحر لدھیانوی ״ ״ ״ ״

ندر غالب (قطعات) از فرور خسرو — اردو زبان سرگودھا ستمبر ۶۹ء

روشن ان کا نام رہے گا از محشر بدایونی — ستارہ کراچی فروری ۶۹ء

غالب از مخدوم محی الدین — خاتون دکن حیدرآباد دکن سالنامہ ۶۹ء

غالب شکن دو آتشہ از یگانہ مرحوم — ہمایوں دہلی۔ اپریل ۱۹۶۹ء

غالب کے مکتوبات از افضل حسین اطہر — آہنگ کراچی ۲۲ اکتوبر ۶۹ء

جشن غالب نظم از فراق گورکھپوری — کتاب لکھنؤ اپریل ۶۹ء

״ ״ ساحر لدھیانوی ״ ״ ״

״ ״ مخدوم محی الدین ״ ״ ״

جشن غالب نظم از جرار چھولسی — کتاب لکھنؤ اپریل ۶۹ء

״ ״ خمار اکبر آبادی ״ ״